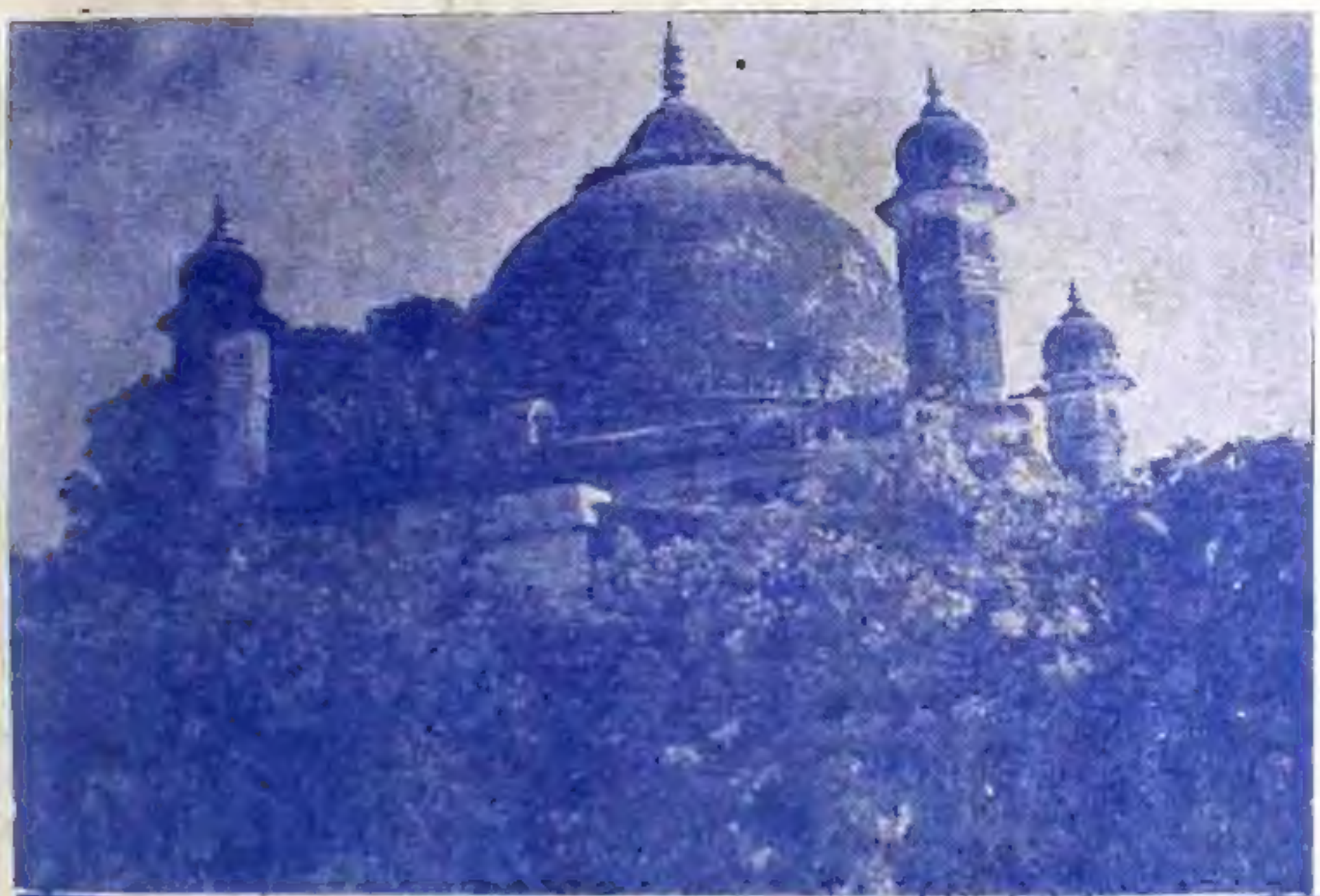


مکتوبات معصومیه



منزار مبارک حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ سررند

مِثْلُ كُلِّ طَبِيبٍ كَثْرَةُ طِبَّتِهِ تَابَتْ فِي السَّمَاءِ

لَهُ الْحَمْدُ بِرَأْسِ حِزْبِ فَاطِمِي خَوَاتِمِ نَبِيِّاتِ + آخِرُ آمَنَ زَيْلِ بِرُوحَةِ تَقْدِيرِ بَدِي

أَعْنَى

بِفَضْلِ حَمَانِي وَإِنْدَادِ يَزْدَوَانِي



حضرت خواجہ محمد معصوم قدس سرہ

بِأَمْنِ نَفْسِي

مطبوعہ

سول اینڈ ملٹری پریس لمیٹڈ کراچی

بامداد و یزدانی
و فضل حانی
الحمد لله رب العالمین
و بعد
حسن و حسن

جلد ثالث مکتوبات مصوبہ جمع کردہ حاجی محمد عاشق البخاری حسینی

۱۰۷۳ھ

بسم الله الرحمن الرحيم

سلاک ترتیب

الحمد لله رب العالمین اکمل الحمد علی کل حال و الصلوٰۃ والسلام الامت
الا کملان علی سید المرسلین و خاتم النبیین کما ذکرہ الذاکرون و
کما غفل عن ذکرہ الخافلون۔ اللهم صل علیہ و آلہ و سلم و علی نبیین
و آل کل و سائر الصالحین نہایتہ ما یشبعنی ان یسئلہ السائلون۔ اما بعد
عرض میدار و اضعف عباد اللہ الباری حاجی محمد عاشق بن حاجی مرزا محمد
البخاری حسینی غفر الله تعالی ذنوبہما و احسن سبحانہ عاقبتہما کہ این
لاکی است منشورہ کہ از رشحات سحاب فضل و مہبت در صدق باطن صدق
جمع آمدہ و جوابہر است منشورہ کہ از قعر بحر حکمت و ہدایت بساحل نطق افتادہ

عرضہ

۱۔ ورد آتہ ملکت علی الصغیر المجرور فی قولہ علیہ بدون اعادۃ اہبار کما یوزن بکوفین ۱۲

۲۔ پنج سیم و کسر دفع مودہ یعنی بخشش ۱۲ ۳۔ بختین خانہ مراد ۱۲ ۴۔ آیتانہ یکینہ ہر ۱۲

نا
خوری
تعالیٰ اللہ
خار و غارت

نظم بنام آیزد چہ خورم نو بہار است
ہزاران تازہ گل دوسے شکفتہ
خط مشکین او بر لوح کا فور
ہر آن حرفے کہ در دے چشم و است
دوش پچو غنچہ از ورق پر
زیکرنگی ہمہ بروئے وہم پشت
بتقریر لطافت لب کشایند
گے اسرار قرآن باز گویند
گے ہاشمہ چون صافی دروان
گے آزند در طے عبارت

کز و باغ ارم را غار خاریست
دو صد زر گیسو خواب ناز حفتہ
چو در بایں درختان سایہ نور
ز معنی موج زن صد شہ سارست
بقیمت ہر ورق زان یک طبق دہ
گرایشان را نہد کس بہ لب انگشت
ہزاران گوہر معنی منسایند
کہ از قول تمیم سر راز گویند
بانوار حقائق رہنمونان
ز رحمتہائے ربانی بشارت

چند

الہام التمام
سید

شیخ

مِنْ كَلَامِ الْإِمَامِ الْهَادِي الْأَنَامِ قَبْلَهُ الْأَبْدَالِ وَالْأَوْتَادِ مَرْجِعُ الْأَقْطَابِ
وَالْأَفْرَادِ سُلْطَانِ الْعَارِفِينَ سَنَدِ الْمُحَقِّقِينَ مَلَاذِ الْعَالَمِينَ عَيْنِ الْعَابِدِينَ
بُرْهَانِ الْمَلَكَةِ وَالذِّينِ قُدْوَةِ الْعُلَمَاءِ الرَّامِحِينَ وَأَقْفِ أَسْرَارِ الْمُتَشَابِهَاتِ
مُظْهِرِ مُؤْذَاتِ الْمُقْطَعَاتِ الْفَارُوقِ النَّسَبِ مُحَمَّدِي الْحَسْبِ شَيْخِ الْإِسْلَامِ
وَالْمُسْلِمِينَ شَيْخِنَا وَإِمَامِنَا الشَّيْخِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُعْصُومِ مَدَّ اللَّهُ تَعَالَى ظِلَّ

۱۰ قولہ بنام آیزد یعنی مجدد نام پاک حق جل و علا یا قسم بنام دے سبحانہ کہ این لالی خورشید و جواہر مشورہ چہ خورم نو بہار است الخ و مراد از ان مکاتیب معصومہ است رضی اللہ عن صاحبہا ۱۱

۱۲ قولہ غار غار یعنی تردد و تفکر و اندیشہ طبیعت برائے امر مطلوب و غیر مرغوب - از بران و بہار مجسم ۱۳ غیاث
۱۴ قولہ سار این لفظ برائے کثرت آمدہ چون کوہ سار و شاخسار یعنی مثل و مانند چون دیوسد و خاکسار و
یعنی یا چون نمکسار و یعنی شتر چون ساربان ۱۵ غیاث اللغات ۱۶ یعنی ہمہ کمال در کمال و خوبی و
خوبی است جائے انگشت نہاد نیست حق کہ پشت مدنگب دوست ۱۷ بیان قال و جواہر ۱۸
۱۹ اوائل سورۃ آنی ۲۰

گر بر تن من زبان شود هر موعی یک شکر تو از هر هزار نمر تو انم کرد
 دیگر بحسب اشارت صاحب و صاحبزاده جهان شمع بحر العرفان نور حقیقه الانیس
 وَ الْجَنَانِ مَظْهَرِ آیَاتِ الرَّحْمَنِ وَ اصِلْ مَنْ عَرَفَ اللَّهَ طَالَ الْيَسَارُ وَ اَقْبَلَ
 اَمْرًا مَقْطَعَاتِ الْقُرْآنِ شَفِيعِ دُخُولِ الْجَنَانِ مَحْدُومِ وَ مَحْدُومِ زَادِهِ اَرْحَمُ مِنْ
 حضرت خواجه محمد نقشبند قطعه
 از سر تا بقدم لطافت نیکوئی
 بر سر و قد تو جامه نیکوئی بنا هیچ منہ نگہ تار و مفتاد و سه که از لفظ
 مکاتبات قطب زمان ظاهر و موبد است مقصدی جمع آن گردید بیست
 نه مجتبه کتابے کران سپهر
 کتابے کرانے ز لطف سبحانی
 چو خواستم زول خود حساب تارین
 بیت اگر بر موعی من گرد زبانے
 نیارم گوهر شکر تو سفتن
 شاید کہ بنایت یکتائے بے همتائے حل و علا این فائده تام و مائده عام منظور نظر
 صاحب دلان شود و مقبول خاطر مقبلان گردد و جامع رادر وقت خوش بجا اندازے
 فرامینده الله تبارک و تعالی طالبان صادق را از مواجد این فوائد بهره مند سازد و
 این حقیر را بتوسل این خدمت حلیل الله سعادت و سعادت و ارجو بحق النبی الاُمّی و الیه
 الاتِّجَادِ عَلَیْهِ وَ عَلَیْهِمُ الصَّلَاةُ وَ التَّسْلِیْمَاتُ وَ الْبَرَکَاتُ وَ الْفَحِیَّاتُ الْعُلَیَّ

له حروف اول السور القرآنیة نون ق حم الم ذیرا ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰ ۱۰۱ ۱۰۲ ۱۰۳ ۱۰۴ ۱۰۵ ۱۰۶ ۱۰۷ ۱۰۸ ۱۰۹ ۱۱۰ ۱۱۱ ۱۱۲ ۱۱۳ ۱۱۴ ۱۱۵ ۱۱۶ ۱۱۷ ۱۱۸ ۱۱۹ ۱۲۰ ۱۲۱ ۱۲۲ ۱۲۳ ۱۲۴ ۱۲۵ ۱۲۶ ۱۲۷ ۱۲۸ ۱۲۹ ۱۳۰ ۱۳۱ ۱۳۲ ۱۳۳ ۱۳۴ ۱۳۵ ۱۳۶ ۱۳۷ ۱۳۸ ۱۳۹ ۱۴۰ ۱۴۱ ۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۵ ۱۴۶ ۱۴۷ ۱۴۸ ۱۴۹ ۱۵۰ ۱۵۱ ۱۵۲ ۱۵۳ ۱۵۴ ۱۵۵ ۱۵۶ ۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰ ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰ ۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰ ۲۰۱ ۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰ ۱۰۰۱ ۱۰۰۲ ۱۰۰۳ ۱۰۰۴ ۱۰۰۵ ۱۰۰۶ ۱۰۰۷ ۱۰۰۸ ۱۰۰۹ ۱۰۱۰ ۱۰۱۱ ۱۰۱۲ ۱۰۱۳ ۱۰۱۴ ۱۰۱۵ ۱۰۱۶ ۱۰۱۷ ۱۰۱۸ ۱۰۱۹ ۱۰۲۰ ۱۰۲۱ ۱۰۲۲ ۱۰۲۳ ۱۰۲۴ ۱۰۲۵ ۱۰۲۶ ۱۰۲۷ ۱۰۲۸ ۱۰۲۹ ۱۰۳۰ ۱۰۳۱ ۱۰۳۲ ۱۰۳۳ ۱۰۳۴ ۱۰۳۵ ۱۰۳۶ ۱۰۳۷ ۱۰۳۸ ۱۰۳۹ ۱۰۴۰ ۱۰۴۱ ۱۰۴۲ ۱۰۴۳ ۱۰۴۴ ۱۰۴۵ ۱۰۴۶ ۱۰۴۷ ۱۰۴۸ ۱۰۴۹ ۱۰۵۰ ۱۰۵۱ ۱۰۵۲ ۱۰۵۳ ۱۰۵۴ ۱۰۵۵ ۱۰۵۶ ۱۰۵۷ ۱۰۵۸ ۱۰۵۹ ۱۰۶۰ ۱۰۶۱ ۱۰۶۲ ۱۰۶۳ ۱۰۶۴ ۱۰۶۵ ۱۰۶۶ ۱۰۶۷ ۱۰۶۸ ۱۰۶۹ ۱۰۷۰ ۱۰۷۱ ۱۰۷۲ ۱۰۷۳ ۱۰۷۴ ۱۰۷۵ ۱۰۷۶ ۱۰۷۷ ۱۰۷۸ ۱۰۷۹ ۱۰۸۰ ۱۰۸۱ ۱۰۸۲ ۱۰۸۳ ۱۰۸۴ ۱۰۸۵ ۱۰۸۶ ۱۰۸۷ ۱۰۸۸ ۱۰۸۹ ۱۰۹۰ ۱۰۹۱ ۱۰۹۲ ۱۰۹۳ ۱۰۹۴ ۱۰۹۵ ۱۰۹۶ ۱۰۹۷ ۱۰۹۸ ۱۰۹۹ ۱۱۰۰ ۱۱۰۱ ۱۱۰۲ ۱۱۰۳ ۱۱۰۴ ۱۱۰۵ ۱۱۰۶ ۱۱۰۷ ۱۱۰۸ ۱۱۰۹ ۱۱۱۰ ۱۱۱۱ ۱۱۱۲ ۱۱۱۳ ۱۱۱۴ ۱۱۱۵ ۱۱۱۶ ۱۱۱۷ ۱۱۱۸ ۱۱۱۹ ۱۱۲۰ ۱۱۲۱ ۱۱۲۲ ۱۱۲۳ ۱۱۲۴ ۱۱۲۵ ۱۱۲۶ ۱۱۲۷ ۱۱۲۸ ۱۱۲۹ ۱۱۳۰ ۱۱۳۱ ۱۱۳۲ ۱۱۳۳ ۱۱۳۴ ۱۱۳۵ ۱۱۳۶ ۱۱۳۷ ۱۱۳۸ ۱۱۳۹ ۱۱۴۰ ۱۱۴۱ ۱۱۴۲ ۱۱۴۳ ۱۱۴۴ ۱۱۴۵ ۱۱۴۶ ۱۱۴۷ ۱۱۴۸ ۱۱۴۹ ۱۱۵۰ ۱۱۵۱ ۱۱۵۲ ۱۱۵۳ ۱۱۵۴ ۱۱۵۵ ۱۱۵۶ ۱۱۵۷ ۱۱۵۸ ۱۱۵۹ ۱۱۶۰ ۱۱۶۱ ۱۱۶۲ ۱۱۶۳ ۱۱۶۴ ۱۱۶۵ ۱۱۶۶ ۱۱۶۷ ۱۱۶۸ ۱۱۶۹ ۱۱۷۰ ۱۱۷۱ ۱۱۷۲ ۱۱۷۳ ۱۱۷۴ ۱۱۷۵ ۱۱۷۶ ۱۱۷۷ ۱۱۷۸ ۱۱۷۹ ۱۱۸۰ ۱۱۸۱ ۱۱۸۲ ۱۱۸۳ ۱۱۸۴ ۱۱۸۵ ۱۱۸۶ ۱۱۸۷ ۱۱۸۸ ۱۱۸۹ ۱۱۹۰ ۱۱۹۱ ۱۱۹۲ ۱۱۹۳ ۱۱۹۴ ۱۱۹۵ ۱۱۹۶ ۱۱۹۷ ۱۱۹۸ ۱۱۹۹ ۱۲۰۰ ۱۲۰۱ ۱۲۰۲ ۱۲۰۳ ۱۲۰۴ ۱۲۰۵ ۱۲۰۶ ۱۲۰۷ ۱۲۰۸ ۱۲۰۹ ۱۲۱۰ ۱۲۱۱ ۱۲۱۲ ۱۲۱۳ ۱۲۱۴ ۱۲۱۵ ۱۲۱۶ ۱۲۱۷ ۱۲۱۸ ۱۲۱۹ ۱۲۲۰ ۱۲۲۱ ۱۲۲۲ ۱۲۲۳ ۱۲۲۴ ۱۲۲۵ ۱۲۲۶ ۱۲۲۷ ۱۲۲۸ ۱۲۲۹ ۱۲۳۰ ۱۲۳۱ ۱۲۳۲ ۱۲۳۳ ۱۲۳۴ ۱۲۳۵ ۱۲۳۶ ۱۲۳۷ ۱۲۳۸ ۱۲۳۹ ۱۲۴۰ ۱۲۴۱ ۱۲۴۲ ۱۲۴۳ ۱۲۴۴ ۱۲۴۵ ۱۲۴۶ ۱۲۴۷ ۱۲۴۸ ۱۲۴۹ ۱۲۵۰ ۱۲۵۱ ۱۲۵۲ ۱۲۵۳ ۱۲۵۴ ۱۲۵۵ ۱۲۵۶ ۱۲۵۷ ۱۲۵۸ ۱۲۵۹ ۱۲۶۰ ۱۲۶۱ ۱۲۶۲ ۱۲۶۳ ۱۲۶۴ ۱۲۶۵ ۱۲۶۶ ۱۲۶۷ ۱۲۶۸ ۱۲۶۹ ۱۲۷۰ ۱۲۷۱ ۱۲۷۲ ۱۲۷۳ ۱۲۷۴ ۱۲۷۵ ۱۲۷۶ ۱۲۷۷ ۱۲۷۸ ۱۲۷۹ ۱۲۸۰ ۱۲۸۱ ۱۲۸۲ ۱۲۸۳ ۱۲۸۴ ۱۲۸۵ ۱۲۸۶ ۱۲۸۷ ۱۲۸۸ ۱۲۸۹ ۱۲۹۰ ۱۲۹۱ ۱۲۹۲ ۱۲۹۳ ۱۲۹۴ ۱۲۹۵ ۱۲۹۶ ۱۲۹۷ ۱۲۹۸ ۱۲۹۹ ۱۳۰۰ ۱۳۰۱ ۱۳۰۲ ۱۳۰۳ ۱۳۰۴ ۱۳۰۵ ۱۳۰۶ ۱۳۰۷ ۱۳۰۸ ۱۳۰۹ ۱۳۱۰ ۱۳۱۱ ۱۳۱۲ ۱۳۱۳ ۱۳۱۴ ۱۳۱۵ ۱۳۱۶ ۱۳۱۷ ۱۳۱۸ ۱۳۱۹ ۱۳۲۰ ۱۳۲۱ ۱۳۲۲ ۱۳۲۳ ۱۳۲۴ ۱۳۲۵ ۱۳۲۶ ۱۳۲۷ ۱۳۲۸ ۱۳۲۹ ۱۳۳۰ ۱۳۳۱ ۱۳۳۲ ۱۳۳۳ ۱۳۳۴ ۱۳۳۵ ۱۳۳۶ ۱۳۳۷ ۱۳۳۸ ۱۳۳۹ ۱۳۴۰ ۱۳۴۱ ۱۳۴۲ ۱۳۴۳ ۱۳۴۴ ۱۳۴۵ ۱۳۴۶ ۱۳۴۷ ۱۳۴۸ ۱۳۴۹ ۱۳۵۰ ۱۳۵۱ ۱۳۵۲ ۱۳۵۳ ۱۳۵۴ ۱۳۵۵ ۱۳۵۶ ۱۳۵۷ ۱۳۵۸ ۱۳۵۹ ۱۳۶۰ ۱۳۶۱ ۱۳۶۲ ۱۳۶۳ ۱۳۶۴ ۱۳۶۵ ۱۳۶۶ ۱۳۶۷ ۱۳۶۸ ۱۳۶۹ ۱۳۷۰ ۱۳۷۱ ۱۳۷۲ ۱۳۷۳ ۱۳۷۴ ۱۳۷۵ ۱۳۷۶ ۱۳۷۷ ۱۳۷۸ ۱۳۷۹ ۱۳۸۰ ۱۳۸۱ ۱۳۸۲ ۱۳۸۳ ۱۳۸۴ ۱۳۸۵ ۱۳۸۶ ۱۳۸۷ ۱۳۸۸ ۱۳۸۹ ۱۳۹۰ ۱۳۹۱ ۱۳۹۲ ۱۳۹۳ ۱۳۹۴ ۱۳۹۵ ۱۳۹۶ ۱۳۹۷ ۱۳۹۸ ۱۳۹۹ ۱۴۰۰ ۱۴۰۱ ۱۴۰۲ ۱۴۰۳ ۱۴۰۴ ۱۴۰۵ ۱۴۰۶ ۱۴۰۷ ۱۴۰۸ ۱۴۰۹ ۱۴۱۰ ۱۴۱۱ ۱۴۱۲ ۱۴۱۳ ۱۴۱۴ ۱۴۱۵ ۱۴۱۶ ۱۴۱۷ ۱۴۱۸ ۱۴۱۹ ۱۴۲۰ ۱۴۲۱ ۱۴۲۲ ۱۴۲۳ ۱۴۲۴ ۱۴۲۵ ۱۴۲۶ ۱۴۲۷ ۱۴۲۸ ۱۴۲۹ ۱۴۳۰ ۱۴۳۱ ۱۴۳۲ ۱۴۳۳ ۱۴۳۴ ۱۴۳۵ ۱۴۳۶ ۱۴۳۷ ۱۴۳۸ ۱۴۳۹ ۱۴۴۰ ۱۴۴۱ ۱۴۴۲ ۱۴۴۳ ۱۴۴۴ ۱۴۴۵ ۱۴۴۶ ۱۴۴۷ ۱۴۴۸ ۱۴۴۹ ۱۴۵۰ ۱۴۵۱ ۱۴۵۲ ۱۴۵۳ ۱۴۵۴ ۱۴۵۵ ۱۴۵۶ ۱۴۵۷ ۱۴۵۸ ۱۴۵۹ ۱۴۶۰ ۱۴۶۱ ۱۴۶۲ ۱۴۶۳ ۱۴۶۴ ۱۴۶۵ ۱۴۶۶ ۱۴۶۷ ۱۴۶۸ ۱۴۶۹ ۱۴۷۰ ۱۴۷۱ ۱۴۷۲ ۱۴۷۳ ۱۴۷۴ ۱۴۷۵ ۱۴۷۶ ۱۴۷۷ ۱۴۷۸ ۱۴۷۹ ۱۴۸۰ ۱۴۸۱ ۱۴۸۲ ۱۴۸۳ ۱۴۸۴ ۱۴۸۵ ۱۴۸۶ ۱۴۸۷ ۱۴۸۸ ۱۴۸۹ ۱۴۹۰ ۱۴۹۱ ۱۴۹۲ ۱۴۹۳ ۱۴۹۴ ۱۴۹۵ ۱۴۹۶ ۱۴۹۷ ۱۴۹۸ ۱۴۹۹ ۱۵۰۰ ۱۵۰۱ ۱۵۰۲ ۱۵۰۳ ۱۵۰۴ ۱۵۰۵ ۱۵۰۶ ۱۵۰۷ ۱۵۰۸ ۱۵۰۹ ۱۵۱۰ ۱۵۱۱ ۱۵۱۲ ۱۵۱۳ ۱۵۱۴ ۱۵۱۵ ۱۵۱۶ ۱۵۱۷ ۱۵۱۸ ۱۵۱۹ ۱۵۲۰ ۱۵۲۱ ۱۵۲۲ ۱۵۲۳ ۱۵۲۴ ۱۵۲۵ ۱۵۲۶ ۱۵۲۷ ۱۵۲۸ ۱۵۲۹ ۱۵۳۰ ۱۵۳۱ ۱۵۳۲ ۱۵۳۳ ۱۵۳۴ ۱۵۳۵ ۱۵۳۶ ۱۵۳۷ ۱۵۳۸ ۱۵۳۹ ۱۵۴۰ ۱۵۴۱ ۱۵۴۲ ۱۵۴۳ ۱۵۴۴ ۱۵۴۵ ۱۵۴۶ ۱۵۴۷ ۱۵۴۸ ۱۵۴۹ ۱۵۵۰ ۱

مکتوب اول (۱)

برادر بزرگ خود قدوة کاملین امام العارفین زبدة العلماء والراغبین الوارث الکامل
والتابع البالغ منظر اسرار الترتیب الجید حضرت شیخ محمد سعید قدس اللہ سرہ الاقدس
و ذکر لوازم شوق و محبت بموجب حدیث شریف من احب اخاه فلیعلم
ایاها مع اشارة اجمالیة الى حقیقة الوصل بسم الله الرحمن الرحیم
مصرع آمد از ان جناب صحیفہ بسوئے من + الحمد لله الذی اذهب عنا
الحزن + بعد از تقدیم مراسم عقیدت و نیاز معروض میدارد عنایت نامہ نامی
و ملاطفہ گرامی کہ از کمال کرم و مهربانی مصحوب ملا طاهر نامزد این مسکین بے
تسکین فرموده بودند بورد آن مستسعد گردید از راه تلمظ و مخلص پروری
مقدمات شوق آمیز و فقرائے عشق انگیز اندراج یافته بود مطالعہ آن آتش
مشتاقان را مضاعف ساخت و شعلہ شوق ایماز اسر بلند گردانید مصرع
آب و آتش را مد و شدت بمحو لفظ + بل لطف معشوق در رنگ استغنائے او عشق آمیز
و آتش انگیزست حالت سوخته مشتاقان را این مصرع ہندی بیان مینماید

لے الترتیب الجید

افرا

لے قوله مظهر ظرف است از ظہر یا اسم قائل از اظہار ۱۲ لے و نظم الحديث على ما في المشكوة من رواية
ابی داؤد والترمذی هكذا عن المقدم بن معد يكرب عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا احب الرجل
اخاه فليخبره انه يحبته يعني چون دوست دارد مردے برادر خود مسلمانے را پس باید کہ خبر کند آن مرد آن برادر خود
مسلمانے را کہ دوست میدارد او را - وفي المحسن المحسن واذا احب اخاه فليعلم ذلك ۱۳
لے فقط بالمسحوب بالفتح و دفعته است کہ از زمین میبوسد و بمجاز بادت را نیز گویند ۱۴

مصرع چوئے کی نسی کا کبریٰ جبت چھر لون تہجیر گل + عاشق مسکین را نہ تاب
 عتاب و نہ طاقت عنایت و نہ برداشت قہر و نہ یارائے مہر مصرع کہ وصل از
 بحر باشد جان سستان تر + حدیث نفیس لو کشفہ لا خرقۃ لہ سبحات و جہہ
 ما اثنی الیہ بصرۃ من خلقہ شاید این معنی است بیت گیرم کہ بغم خانہ ما
 یار غلام و کو حوصلہ و طاقت دیدار کہ دارد + بے لایحیل عطا یا الملک الا
 مطایاۃ استی عاشق تاہ میان ست مورد و صد بلاست صلاح او در نیستی ست و
 فلاح او در ترک ستی تاہ و ترے از ممکن معلوم نیست کہ کے باشد کمال و حق او نفی
 کمال ست و غیرت و سلب خیرت شخصی کہ کمال او در نفی کمال بود و صلاح او
 و نیستی از کمال مولائے خود چہ خبر داشتہ باشد و بحال ہوستی او چگونہ اعلام نماید
 مگر آنکہ بدانم نیستی صید ہستی نماید و بوجہ موموب موجود گردد و فصیح کون العادین
 هو المعروف والواجب هو الموجد و ان نفسی رفت شہ بندہ باید کہ حد خود
 دانند اظہار انتظار آمدن این مسکین فرمودہ اند مصرع از دوست یک اشارہ
 از ما بسر و دیدن سعادت فقیرست کہ خدمت برسد و از برکات صحبت کشیر
 البتہ مستفید و مستعد گردد

۱۔ معنی دل عاشق سنگدہ چون بے آب سیدہ است چون برآں آب پاشیدہ شود ہمان وقت برنگ آتش
 ۲۔ برآید ۳۔ قولہ مسکین را الہم یا کہ بعض نسخ حفظ را موجود نیست اما پس از لفظ عتاب و لفظ قہر لفظ دارد
 بطریق موجودست فافہم ۴۔ قولہ لو کشفہ الہم اولش مجاہد النور و ہذا قطعاً من حدیث طویل رواہ مسلم یعنی
 ہمدان سمانہ و قالے قدرت اگر بر فاشتہ این پردہ را برآینہ بسوختہ اوزار ذات وے ہر چیزے ما کہ نہایت
 رسیدہ است بسوئے آن چیز بصرے تعالی کہ خلق وے باشند بیت ہست از پس پردہ گفتگوئے من و تو +
 چون پردہ برافشد نہ توانی و نہ من + ۵۔ معنی نوازند کہ پردہ بخششہائے شاہ را اگر شرمین بار بردار شدہ
 ۶۔ یعنی کلام بطول انجامید ۷۔ بالغ شاعرانی و مذکور ذریبائی و غزلی ۸۔ غیاب اللغات

عاشق مسکین نہ تک عتاب طرد نہ طاقت عزالت نہ برداشت قہر و نہ یارائے مہر

۲۶

عاشق

چہ برد
 پنج کون
 مصرع
 بودند

دویم

مکتوب دوم

بمخند و مزاده گرامی شیخ عبدالاحد در بیان آنکه افضلیت و ائمت میان عالم خلق
و عالم امر لیکن فضل کلی مرعالم خلق راست و در شرح عبارت حضرت مجتد و الف
ثانی رَحِمَیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ که در مکتوب به واقع شده است که در تکمیل و دعوت محبت
آن سرور علیه الصلوٰۃ و السلام بر محبت حق جلّ و علا غالب میشود و در آنکه آنچه
حضرت خواجه بزرگ قدس سرّه فرموده اند که مقصد از سیر و سلوک آنست که استبدالی
کشفی گردد و اجمالی تفصیلی گردد نسبت باز باب چهل چگونه راست آید و در بیان آنکه
عروج حقیقت محمدی از مقام خود رسیدن آن بحقیقت احمدی بجه معنی است
و مایتناسب ذلک بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بَعْدَ الْحَمْدِ وَالصَّلٰوةِ وَتَبْلِیغِ
الدَّعَوَاتِ میرساند مکتوب مرغوب رسیده سبب مسرت گردید اللّٰهُ تَعَالٰی بَعَثَ
و استقامت و اراد و ابواب فتوح همواره مفتوح بود بمنته و کمال کرمیه نوشته
بودید که در مکاتیب حضرت مجتد و الف ثانی به واقع شده است که عالم خلق افضلیت
از عالم امر و در جائے دیگر نوشته اند که ولایت احمدی فوق ولایت محمدی است
چه در اسم احمدیک طوق عبودیت است و در اسم محمد دو طوق پس اول یکمقدم حضرت
اطلاق نزدیک است و نیز در مکاتیب شریف آمده است که ولایت احمدی بعالم
امر تعلق دارد و ولایت محمدی علی صاحبها الصلوٰۃ و السلام و الخیرة بعالم خلق
از اینجا تفوق عالم امر بر عالم خلق مفهوم میشود و چه توفیق چیست سعادت آثارا

مکتوب

دارد

بوده

باشد

۱۵ یعنی در مرتبه ارشاد و تبلیغ ۱۲ یعنی دعوت خلق بحق جل و علا ۱۱ یعنی ذات حق جل و علا ۱۰

و تفوق مستلزم است بر افضلیت را پس افضلیت عالم امر بر عالم خلق لازم آمد و قول ثانی متانی قول اول گشت پس وجه

توفیق چیست ۱۳

تفوق دلائل برافضلیت نذر و نور و است کہ مکان طبیعی یکے فوق از دیگرے
 بود و آن دیگر با وجود افضلیت مکان طبیعی او افضل بود و رنگ ملک کہ باعتبار
 چیز طبیعی فوق انس است این بر زمین است و او بر ملک است این در ولایت صغری
 و کبری است و او در ولایت علیا است و ایک فضل انس راست پس هیچ تدافع نبود
 حقیقت معاملہ آنست کہ عالم امر را بر خلق تفوق است و بالذات اقرب است بعالم
 قدس و عالم خلق چون مزگے و مطہر گردد و کمال خود برسد از عالم امر بالا رود و
 جائے برسد کہ عروج عالم لغزیم آنجا رسد پس باعتبار حال و چیز طبیعی تفوق مگر
 عالم امر راست و باعتبار عروج و آل فضل مر عالم خلق راست و بلا حلقہ این
 دو اعتبار حکم تفوق و افضلیت میان این ہر دو عالم دائر میشود بے تدافع لیکن
 فضل کلی عالم خلق راست چہ مدار فضل بر قرب است و قربی کہ عالم خلق راست
 بعد از کمال عالم امر راست ہر چند کمال خود برسد اگر گویند کہ مرقی عالم امر ولایت احمدی
 است و این ولایت را فضل است بر ولایت محمدی کہ مرقی عالم خلق است او علیہ السلام
 و السلام چہ او را تفوق است و اقربیت بحضرت ذات تعالی پس عالم امر افضل بود
 باعتبار فضل مرقی گوئیم کہ تفوق و افضلیت نیست کما مرق و بر تقدیر تسلیم فضیلت
 کہ از راہ مرقی باشد مستلزم فضیلت کلی نیست فضل من بعض الوجود ہم کفایت
 میکند و حکم نیست کہ عالم امر را چندین وجہ فضل است بر عالم خلق ہر چند معاملہ فضل
 کلی بر حکم است پس نہ بودند کہ مکتوبے از مکتوبات جلد اول واقع شدہ است کہ در کل
 و دعوت محبت آن سرور علیہ السلام و علیہ السلام بر محبت حق جل و علا غالب

بست
 است

بست
 فضل

۱۔ یعنی تفوق عالم امر عالم خلق کہ مفہوم کلام حضرت مجددت مسلم است اما تفوق چیزے دلائل برافضلیت آن نذر
 چنانچہ مزعم سائل است چہ راست کہ مکان الخ ۲۔ میان دو قول حضرت مجدد ۱۲۔ یعنی اعتبار محل و
 اعتبار آل ۱۳۔ یعنی عالم امر و عالم خلق ۱۴۔ یعنی مجموع خوبہائے عالم خلق من جہت المجموع بر مجموع خوبہائے
 عالم امر راجع است و افزون ۱۵۔ یعنی فضل کلی مر عالم خلق راست ۱۶۔

میشود معنی است بدانند که بن سخن در رنگ آن سخن است که در رساله مبدا و معاد
 آنحضرت رنگاشته اند و از علیہ محبت آنسر و علیہ و علیٰ الہ الصلوٰۃ والسلام
 خبر داده اند که حق سبحانہ و تعالیٰ را بواسطہ آن دوست میدارم کہ رب محمد است
 صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم و حل آنرا با بنما فرموده اند بآن رساله رجوع نمایند نوشته اند
 کہ محبت و معرفت در مرتبہ صفات است و پس در مرتبہ ذات تعالیٰ این قسم محبت
 را گنجایش نیست الخ اگر گویند کہ مخلوق نیست تقاضای اصل محبت میکند و در مرتبہ
 ذات کہ مرتبہ سقوط نسبت و اعتبار است ہر گاہ نسبت محبت ساقط باشد باید کہ
 محبت مغلوب ہم نباشد گوئیم در وقت عروج کہ ہنگام استہلاک است نسبت محبت
 در رنگ سائر نسبت ساقط است لیکن زمان نزول کہ زمان شعور است در و مخلوق اگر
 محبت نسبتی و بواسطہ علاقہ پیدا شود گنجایش دارد چنانچہ بعلاقہ آنکہ مثلارت
 محمد است صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم و مانند آن ایضا پرسیدہ بودند کہ حضرت ایشان
 نوشته اند و نیز از حضرت خواجہ بزرگ منقول است کہ مقصود از سیر و سلوک آنست
 کہ استیلائی کشفی شود و اجمالی تفصیلی کہ و این قول نسبت باطل کشف و از باب علم است
 آید اما از باب جہل کہ از کشف و فہم تفصیلی بہرہ ندارند نسبت باہنا چگونه راست
 آید و این مردم چہ چیز طلب نمایند بدانند کہ این قول نسبت بہرہ راست است مطابق
 نفس امر لیکن کسی کہ بطلب زسد گناہ قول چیست یا آنکہ گوئیم کہ حکم نمودن کہ
 از باب جہل مطلقا از کشف تفصیل بہرہ ندارند و چیز منع است چہ سزاوارت ایشان
 بکمال رسیدہ است باطن او از حجب برآمده است و کشف غطا و اذراک بیست

چنانکہ

نقشبند

تفہیم

ب

لمحہ صحت نسبت ازین مرتبہ کہ نسبت انجاء حیرت است یا جہل بلکہ بذوق نفی محبت دران مرتبہ میکند و هیچ وجہ
 خود را شایان محبت او نمیداند محبت ذاتی کہ گفتہ اند مراد از ان ذات احدیت نیست بلکہ ذات باطنی از
 اعتبارات ذات است و مبدا و معاد

حاصل نموده است که از ریاضیت مایوس ^{نفس} محترمشده است و بفنا و بقا رسید گفته
اند تا نیایی نرسد و یافت عین کشف و شهود است و از مضیق استدلال و اجمال ^{نفس}
برآمده است و بر تقدیر تسلیم آنکه کشف و شهود و رائے معرفت و یافت است گوئیم که
این قول موجب حصر نیست که غیر این مقصد از سیر و سلوک نیست چه معرفت الله
مقصد انسانی است از سیر و سلوک و آنچه درین قول مذکور است نیز از مقاصد است
بعضی را حاصل شود و بعضی را نه لیکن حصول معرفت همه را ناگزیر است که ولایت خاصه
بے آن صورت پذیر نیست مگر این تقدیر اگر حصر گوئیم حصر اضافی خواهد بود نسبت
با آنچه در اذمان علوم فتن بسته است که مقصود از سیر و سلوک طریق صوفیه مشابده اولی
و از ارضی است و کشف احوال مخلوقات و ظهور خوارق و کرامات بنابر آن فرموده که
مقصود از آن تکمیل ایمان است نه تماشائے صور غیبیه که دخل عبت خوش گفت بیت
کرامات تواند حق پرستی است + جز این کبر و ریاء و عجب پرستی است
یعنی چیزے را که کرامت خیال کرده از کشف و خوارق عادات کرامت نیست کرامت
حقیقی مقصود بر آنست که حق پرست باشی و از دقائق شرک بر آئی و معرفت راه یابی
و فنا و پستی حاصل کنی که کمال انسانی منحصر در آنست و هر گاه خواهی که اظهار کرامت
خارق عادت نمائی و خلق را معتقد خود گردانی و ازین راه از مردم امتیاز پیدا کنی بر این
کبر و ریاء و عجب و پستی پیدا کنی و از قرب جز بعد نیز آید و از معرفت بے نصیبی حاصل آید
تَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُودِ أَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا تَوْشِيَةً بِوَدَائِكِ اَيْنَ قَوْلِ نَسَبِ
بهر شرف فوق است یا خاص مبتدی و متوسط سواد است بطور این قول نسبت منتهی است
و استدلالی کشفی شدن و اجمالی تفصیلی کشفی شدن معالیه منتهی است مبتدی و متوسط
ازین کمال در راه اند نوشته بودند که چون حقیقت محمدی از مقام خود عروج فرموده
نه پس قول حضرت ایشان و آن حضرت خواجہ بزرگ ^{مولانا} ازین مبتدی متوسط و منتهی است پس قول این حضرت ایشان حضرت خواجہ

بحقیقت احمدی متحد شد و آن مقام خالی ماند پس باید که وصول درین ایام الی یوم
القیام بحقیقت محمدی محال باشد لکن آنها معذورند و هیچ مقامی مائل حقیقت
موسوی که محبت بر سر است و حقیقت احمدی که محبوبیت بخت است نهان شد و
موجود جز محبت و محبوبیت خالصین نبود و مرکز به دایره میباید که مستحق باشد این
حسب صورت محال است و میباید که محمدی الشرب در جهان پیدا نشود که ولایت
محمدی موجود نیست تا اصل آن گردد بدانند که حضرت ایشان قدس الله تعالی سره
در مکتوب بیست و نهم از جلد اول تصریح کرده اند که مراد از حقیقت احمدی و حقیقت محمدی
در اینجا تعین مکانی خلق و کما دوست علیه و علی الله الصلوة والسلام نه تعین
و جوی که تعین مکانی او ظل آنست چه عروج تعین و جوی را معنی نیست و متخی
گشتن بآن تعین معقول نه تم کلام برین تقدیر همه شبهات بهاء منشور میگردد چه
منشاء شبهات عروج تعین و جوی است و متخی گشتن بآن کما لا یخفی و لیس فلیس
عجب که بعضی کلام را مطالعه کرده اند و بعضی را نادیده اند و شبهات میمانند و بر تقدیر
تسلیم گوئیم که محقق ظل باطل موجب انعدام ظل نیست اینجا تبدل صفاتست فنا و
بقا که دور کرن ولایت اند آخا نیز تبدل صفاتست سالک بقا معدوم نمیشود
تبدل حقیقت محالست خلقتهم لا بد شنیده باشند عجب است که انعدام حقیقت را
کجا فهمیده اند و این شبهات بر آن نموده زیاده ازین نیست که پیغامبر صلی الله علیه
و آله وسلم از آن حقیقت عروج فرموده بحقیقت فوقانی رسیدند و باوصاف آن

نمود

فرستاده شد بحال بهاء

اعمال در است

عزیز

کرده

تبدیل

مستم

پیغمبر خدا

۱۵ یعنی مقام حقیقت محمدی ۱۲ یعنی بسبب عدم و مفقود بودن حقیقت محمدی در مقام خود ۱۲ ۱۵ چه
حقیقت محمدی مائل بود و آن عدم شده و منتقل گشته ۱۵ چه مرکز بین نقطه وسط دایره را گویند ۱۵
کلام حضرت البه در قدس سره ۱۵ در چون نیست مراد تعین و جوی که منشاء شبهات سابقه بود پس نیست و نبود گردید وجود
شبهات فافهم ۱۵ یعنی شبهات دارد کنندگان معنی حصص کلام را مطالعه کرده اند و بعضی حصص را تکرار نموده ایراد
شبهات الخ ۱۲ یعنی شایسته مدغم و همگی مخلوق شده مایه ۱۲

مکتوبات

نامی

دری از مکتوبات

نیز متصف گشته حقیقت سابق بریاست و وصول آن واقع و حصول آن بین
 الحقیقتین بر حال و مرکز و دائره بر یکسانگی تسمیه آن بحقیقت محمدیہ باعتبار مکان و زمان
 و آنچه حضرت ایشان نوشته کہ مقام حقیقت محمدیہ خالی ماند نیز ولایت وارد بر آن
 آن مقام بعد عروج آن سرور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بحال خودست پس آنچه لازم
 اوست از محبوبیت و محبت و مرکزیت و عدم مرکزیت نیز بحال خویش باشد و ہر کہ
 از راہ استعداد و مناسبت باین مقام وارد محمدی الشربست چہ این مقام مقام حقیقت
 مقام محمدی است والسلام علیکم و علی سائر من اتبع الہدای +

مکتوب سوم

بمخدوم مراد گرامی شیخ محمد خلیل اللہ در ذکر بعضی مناقب و آثار برادر کلان خود امام
 العارفین قدوة الواصلین واقع اسرار کلام مجید حضرت شیخ محمد سعید کہ بتقریب
 مرقوم گردیدہ **نَحْمَدُہُ وَنُصَلِّیْ عَلٰی حَبِیْبِہٖ وَآلِہٖ وَسَلِّمُ** از غروری بار آثار قبول
 کر است از ایشان پیدا بود و از زمان صبا اظہار ولایت و نجابت ہویدا در زمان حیات
 حضرت قطب الایۃ خواجہ محمد باقی رضی اللہ عنہ ایشان خورد سال بوده اند و بکار
 صوری خواجہ نرسیدہ لیکن خواجہ در حق ایشان فرمودہ بودند کہ محمد سعید حریف است از

۱۔ قولہ آثار بہ ہمزہ و کسہ ثانی شلثہ آثار نشانہائے نیکو کارانے پسندیدہ ۲۔ فرزند دوم حضرت مجدد مفسر
 اند مقام ملاقات شریف ایشان در حدود سال ہزار و پنج ہجری شہر شعبان بودہ ۱۲ زبدۃ المقامات ۳۔ کسر اول بے معنی
 کو دل ۴۔ بفتح اول اصالت و بزرگاری و گرامی شدن ۵۔ ملاقات ظاہری حضرت خواجہ محمد باقی ۱۲ ۳۔
 در زبدۃ المقامات آمدہ کہ حضرت ایشان میفرمودند کہ محمد سعید چہار و پنج سال بود کہ دسے راز بخوری پیش آمد در طلبات آن
 صنعت از دسے پرسیدہ شد کہ چہ میخواہی بے اختیار گفت حضرت خواجہ را میخواستیم من این حرف اورا بحضرت خواجہ
 قدس عرض کردم فرمودند کہ محمد سعید شامانی و حریفی نمود و فایانہ از ما نسبت ۱۳

کتابت
بہشت

ما فائزہ نسبت گرفته است ^ع فی المہدی یطیق عن سعادت جدم و تحصیل کمال
ظاہری و باطنی در خدمت والد بزرگوار خود نموده اند و در سفید سالگی علوم ظاہرہ
معقولہ و منقولہ را بدرجہ کمال رسانیدہ اند و در رنگ والد بزرگوار خود کمال شریعت و
تقوی آرستہ و متابعت سنت و عمل بعزیمت پیرستہ ^{بہشت} لکین کلام و تواضع تمام و
تفقد و زاد باہتمام و بذل موجود و نفی وجود طریقہ ^{بہشت} ایقہ ایشان است قرآن مجید را
بسنہ عالی بخوبی نموده اند و در حدیث نبوی علی مضیدہا الصلوٰۃ والسلام سند حجتہ
و رتبہ قصوی دارند و در فقہیات دستگاہ علیا حضرت ایشان از اکثر اوقات کہ احتیاج
بتحقیق مسئلہ فقہیہ میشد از ایشان بیان آن میخواستند و گاہی کہ حل مشکلات
مسائل میکردند و راہ خلاصی از بعضی از مضائق مینمودند آنحضرت بسیار خوشوقت میشد
و دہ بار بار ایشان میکردند و در حضور آنحضرت ہر اتب کمال و تکمیل رسیدہ بودند و بخلاف
ایشان در آن وقت نیز تعلیم طریقہ و ارشاد طلبہ میفرمودند و با وجود کمال عقل معاد و عقل
معاش نیز درجہ کامل دارند چنانچہ حضرت ایشان در اکثر امور مصلحت و مشورہ بایشان
مینمودند و رائے ایشان را پسندیدند و در امور باطن نیز ایشان صاحب ہر آنحضرت
بودند و امرارے بایشان در میان مے آوردند کہ کم کے دران شریک بود و با امرارے
غایب و محاطات خاصہ آنحضرت متبشر و متحقق اند از باب امراض صوری از توجہ
ایشان شفا میجویند و اصحاب علم معنوی از تصرف شان را بہ جمعیت مے پویند
باجملہ ایشان در صدق قول قطب المحققین و ارث المرسلین حضرت خواجہ نقشبند قدس

نقشبند

بہشت

بہشت

سلہ بنی ہود کہ در گورہ خود گویاست از سعادت بہشت خود مینویسد و سے آند سعادت بہشت یعنی نیک بہشت
بودن موجود است ۱۲ سے قولہ ایقہ بر وزن صحیفہ یعنی خوب و عجیب ماخوذ از انی یحقین یعنی شاد شدن و عجاہت
خوش شدن ۱۳ غیاث سے سند جید نیک و خوب باعتبار اروان و سناہان ۱۴ سے قولہ مشورہ بمعنی سیم
و ضم شین و سکون و ادسلج برسی و کشامش و باین معنی بسکون شین و ضم واد نیز آمدہ و افع واد بہ ثبوت
نیرسہ ۱۵ غیاث لغات

لا انا

بیت

ن

شبی

خ

سزا اند کہ فرمودہ اند کہ ما فضلیا نیم آین نقل در بزرگی ایشان کافی است کہ آری اند کہ
ایشان در میان ما بے بینند کہ اصحاب کرام رضی اللہ عنہم و حضرت پیغمبر ما علیہ و علیہ
الہ الصلوٰۃ والسلام جمع اند و ایشان با چندے از ارباب حضرت ایشان نیز در آن
مجلس حاضر اند وین میان اصحاب کرام کاغذے طلب مینمایند کہ بخندست آن سرور
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نامہ نویسد کاغذ حاضر کردند و نامہ نوشتند باین مضمون
کہ ایشانان و ایمان در غایت الہی جل سلطانہ بر ابریم و ما اینہم محسن و ریا طاعت
شاکہ کشیم و اینہم و ہمیشہ حبیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم در جوار
آن این لفظ قرآنی نوشته اند ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء و اللہ ذو الفضل
العظیم و در تبیین معارف و حقائق و شرح اسرار و دقائق زبان عالی و بیان شافی
دارند و چون نزو اہل محنی اعلائے کمالات و اظہر کرامات محسن در دقائق ذات و حقائق
صفات مت تعالت و تقدست کہ از جوش ذوق و خروش شوق سر برزودہ است
لا جرم از شرح کمالات و بسط کرامات ایشان لب فرو بستہ حوالہ بر طغوظات و مکتوبات
ایشان مینماید تا ازین بآن پے برند و از معنی بصورت گرایند و خوش گفت
مصرع قیاس کن ز گلستان من بہار مرا

مکتوب چہارم

بفقیر حقیر جامع این مکتوبات قدسی زیات محمد ماشور بخاری در بیان طریق اہل اللہ و
خلاصہ سیر و سلوک ایشان و بیان فنائے لطائف عالم لمر و بقائے آنہا مفصلاً

۱۔ یعنی این جامہ کہ خواجہ محمد سید از شانت فافہم ۲۔ مکتوبی گواہی از شرف صحبت و مدد آن در میان موجود
و تحقق فافہم ۳۔ بہر اہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ۴۔ مکتوبی یوقیہ حدیث رواہ دزین عن ابی
عبیدہ رحمہ اللہ یا رسول اللہ بعد خیر مناسکنا و جاهدنا معک کل قوم یکون من بعدکم یثمنون بی و لم یرونی و این
حدیث رواہ احمد طبری من رافعی و طبری سبہ مہات من لم یرنی و امن بی ۵۔ آخر الشکوۃ

وَمُنَا سَبَبِ لَطَائِفِ عَالَمِ خَلْقِ بَابِ رُكْبَةِ اَزِینِ لَطَائِفِ عَالَمِ اَمْرِ بِسْمِ اللّٰهِ
 الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مُحَمَّدٌ ؕ وَنُصِّلَ عَلٰی حَبِیْبِهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمْ۔ بداند کہ فناء قلب صحت
 از نسیان ماسوائے اوست سبحانہ و عدم خلط و غیر محدثے کہ اگر بتکلف از خطا و غیر نماید
 مخطوب نگردد و بقاء آن چیز است کہ فناء او از ظهور آن بحصول ثبوت و آن
 ظهور تجلی فعل حق است سبحانہ بر قلب اگر گویند کہ بعد از فناء ظهور آن تجلی است یا بعد
 از تجلی آن فناء است گوئیم کہ لازم و ملزوم ہم اند همان سخن شیخ الاسلام انصاریست
 قدس سرہ کہ تائیدی از ہی و تائیدی نیایی ندانم کدام یک پیش بود سبب یا
 پیوستن + چون از ظهور تجلی فعلی قلب فانی گردد و در آن فناء فعل سالک منغمی شود
 و خود را منسلوب الفعل باید بعد از آن بفعل حق باقی گردد و فعل خود را فعل حق باید بعد
 ازین فناء روح است و فناء روح از ظهور تجلی صفات او تعالی بحصول پیوند
 و بقاء روح نیز بدان صفات قدس بود بعد از آن فناء است کہ معنی آن شیون است
 و اعتبارات صفات و بقاء او بعد از فناء او بان شیونات و اعتبارات بود بعد
 از آن فناء مخفی است و معنی آن صفات سلطیه تنزیهیه است و بقاء آن بان
 بعد از آن فناء اخفی است و معنی آن مرتبه ایست کہ کالبرزخ است میان مرتبه
 تنزیهیه و میان احدیت مجزوه و بقاء اخفی بعد از فناء بان مرتبه مقدسہ چون سیر
 با سجاد در جات ولایت عالم امر بنهایت آید کہ این لطائف خمسہ در مرتبه ولایت
 بعد از آن اگر فضل الہی مدد فرماید سیر در کمالات لطائف خمسہ عالم خلق کہ نفس انسانی و
 غنا حیر از نجه است خواهد افتاد و این لطائف خمسہ عالم خلق اصل لطائف خمسہ عالم امر اند
 مواکہ لطیفہ نفس اصل مواکہ قلب است و مواکہ لطیفہ باد اصل مواکہ لطیفہ روح است

صلی علیہ السلام کہ شش اندیشہ بدل ۱۳ مکتوب منی احمد سبیل از اولاد حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ کہ از اکابر محدثین بود
 است او گفت کہ من از صد مرتب حدیث نوشتم کہ ہمہ سنی بودہ اند ۱۴ مکتوب از بادی آب آتش خاک ۱۵

جانب فائزہ بنت

وَمُعَامَلَةُ لَطِيفَةٍ آبِ هِلْ مُعَامَلَةُ لَطِيفَةٍ سِرِّسْت وَمُعَامَلَةُ لَطِيفَةٍ نَارِ هِلْ مُعَامَلَةُ لَطِيفَةٍ رُخْنِي
 اِسْت وَمُعَامَلَةُ لَطِيفَةٍ خَالِ هِلْ مُعَامَلَةُ لَطِيفَةٍ اَخْتِي سِت يَابِدِ دَانِسْت كِه قَامِدُهُ قَنَارِ زَوَالِ
 صِفَاتِ بَشَرِيَّةِ اِسْت وَرِفْعِ شَرِكِ خَفِي اَكْرَجِه سِرِ رُخْنِي وَاَخْفِي بَا خُكَايِمِ شَرَعِي مَكْلَفِ نَشْدِ
 اِنْدِو شَرِكِ اَنَهَارِ دَر اِسْلَامِ اَعْتِبَارِ نَمُوْدِه اِنْدِ لَكِيْن دَر مَرْتَبَةِ وِلَايَتِ خَاصَّةِ اَز رِفْعِ اَن
 شَرِكِ خَفِي چَارِه نِيَسْت وَبِهَرِ چِنْدِ اَنَهَا نَا زَكْتِو نَوْرَانِي تَر اِنْدِ شَرِكِ اَنَهَا خَفِي تَر سِت وَرِفْعِ
 اَن شَرِكِ دَقِيقِ تَر وَتَوَانِدِ بُوْدِ كِه بَعْضِي رَا فَنَاءِ قَلْبِ وَرُوحِ دِسْت وَبِهَرِ قَنَارِ بِيَسْرِ نَشُوْدِ
 بَعْضِي رَا قَنَارِ بِيَسْرِ شُوْدِ وَفَنَاءِ دَوَلِطِيْفَةِ كِه بَعْدِ اَز اَن سِت نَشُوْدِ وَبَقْنَارِ بِيَهَانِ لَطِيفَةِ قَلْبِ
 رُوحِ وَبِيَسْرِ اَكْتِفَارِ دَوْدِ اَز اَوَّلِيَا بُوْدِ لَكِيْن چَلْنِ فِرَا حَقَائِقِ بِيَرِكِ اَزِيْنِ لَطَائِفِ دَرْ طُوبِ
 اَيْدِ اَن لَطَائِفِ كِه دَرِيْنِ نَشَاءِ بَدَوَلَتِ قَنَاءِ وَبَقَامِ شَرَفِ نَشْدِ اِنْدِ اَز ثَمَرَاتِ نَتَائِجِ
 مَنَابِيَةِ اَن فَنَاءِ وَبَقَا فَايْدِ كَا بِلِ نَكِيْرِنْدِ مَن كَانِ فِي هَذِهِ اَعْنِي فَوُو فِي الْاٰخِرَةِ
 اَعْنِي وَاَصْلُ سَبِيْلَاةٍ وَالتَّسْلَامُ

مکتوب پنجم (۵)

بِقَائِمِي عَارِفِ كَشْمِيْرِي دَر شَرَحِ حَدِيثِ اَنْدَا حَتْمِ اَيِّ الشَّهَادَةِ فِي اَجْوَابِ طَلِبِ
 خُضْرِ اَلْمِ بِرِطَرِيقَةِ اَعْلَمَا وَصُوفِيَةِ مَعِ دَفْعِ الشُّبُهَاتِ الْوَارِدَةِ عَلَيْهِ بِسْمِ اللّٰهِ
 الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَا اَسْبَغَ مِنْ اَفْضَالِهٖ وَالصَّلَاةُ وَالتَّسْلَامُ عَلٰى نَبِيِّ

سَلَامِ بِيَرِكِ هَسْتِ دَرِيْنِ دِلْمِ دِيَا كُورِ دِه مَآخِرَةِ نِيَز كُورِ سِت - وَاقِعِ سِت دَر سُونِهٖ بَنِي اِسْرَآئِيْل ۱۱ عَرَبِيْنِ جَبَاتِ اَن رَسُوْلِ
 اللّٰهِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَیْهِ اَوَّلُ كُلِّ اَسْحَابِ اَلْمِلَّةِ اَلْمُحْسِنِ اَلْمُؤْمِنِ اَلْمُؤْمِنَةِ اَلْمُؤْمِنَةِ اَلْمُؤْمِنَةِ اَلْمُؤْمِنَةِ اَلْمُؤْمِنَةِ اَلْمُؤْمِنَةِ اَلْمُؤْمِنَةِ اَلْمُؤْمِنَةِ اَلْمُؤْمِنَةِ
 تَاكُلُ مِنْ ثَمَرِهَا وَتَادِي اِلَى قَنَادِيْلٍ مِنْ ذَهَبٍ مَعْلَقَةٍ فِي ظِلِّ الْعَرْشِ فَلَمَّا وَحَدَ اِلَهِتْ مَا كَلِمَتِهِمْ دَمَسْتَرِيْمِ دَمَقِيْنِهِمْ قَالُوا اَمِنْ
 يُسَلِّمُهُ اَخَوَاتُنَا هُنَا اَسْنَا اَحْيَاءُ فِي الْجَنَّةِ لَتَلَا يَزْهَدُوْا فِي الْجَنَّةِ وَلَا يَكُوْلُوْا فِي الْحَرْبِ فَقَالَ اللّٰهُ اَنَا اَطْعَمُهُمْ عَنكُمْ فَاَمَرَلِ
 اللّٰهُ قَالِ وَلَا تَحْسَبُ اَلَّذِيْنَ قَتَلُوْا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَالًا يَلْجِئُ اِلَيْهَا عِنْدَ رَبِّهِمْ يَرْزُقُوْنَ اِلَى اٰخِرَةِ اَيَّاتِ - وَوَاوَا
 اَبُو دَاوُد ۴، مَشْكُوَّةُ كِتَابِ اَلْجِهَادِ

الرَّحْمَةِ وَقَائِدِ الْخَيْرِ وَالْهَدَىٰ جَمِيعِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْأَكْلِ وَسَائِرِ الصَّالِحِينَ نِهَايَةَ
سُؤَالِ السَّائِلِينَ وَغَايَةَ أَمَلِ الْأَمِلِينَ - اللَّهُ بِعَاجِلِ جَنَابِ كَمَالَاتِ وَتَكَاثُرِ
فَضَائِلِ فَوَاضِلِ بِنَاءِ رَامِثْمُولِ عَنَائِيَتِ خَوَلِيهِ وَاشْتِهَائِهِ بِعَارِجِ قُرْبِ تَرْقِيَاتِ بِلَاغَاتِ
كَرَامَتِ فَرَايِدِ پَرَسِيدِ بُوْدُنْدِ كِهْ أَنْجَمِ وَرَعْدِثِ آدَمِ هَسْتِ كِهْ اَزْوَاجِ شَهَادِ در آخِوَافِ طَیْرِ
خَضِرَانْدِ بِجِهْ مَعْنِیْ سَتِ وَكَلَامِ شَرَفِ سَتِ اَزْوَاجِ كَمَلِ رَاكِهْ دَرِ جَوْنِ جَانُورِ بَاشَنْدِ مَخْجُورِ
اَوَّلِ حَدِثِ رَا بَاشِخِ اَنْ اِیرَادِ مِثَالِیْمِ بَعْدِ اَزْ اَنْ تَحْوِیْ شَبَهَاتِ كِهْ اِیرَادِ نُوْدَهْ اَنْدِ وَ اَجْوِبِ بِهَرِ
كَلَامِ مَكْتُوبِیْمِ عَنْ مَسْرُوقِ تَابِعِیْ جَلِيلِ قَالَ سَأَلْنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ عَنْ هَذِهِ

سَلَّمَ وَ اَفْعَالِ جَمْعِ فَضِيلَةِ بِنَةِ اَهْلَانِ اَزْ غَیْرِ مَتَحِ بِسُوئے فِرْعَانِ كِهْ حَسَنِ دُكَوَا حِیَا وَ اَصَالَتِ وَ نَجَاتِ وَ شَرَفِ وَ قَوْلِ
فَوَاضِلِ جَمْعِ فَاضِلَةِ بِنَةِ اَهْلَانِ مَتَحِ بِسُوئے فِرْعَانِ بِجِهْ مَطَاوَعِ اَعْلَمِ وَ هَسْتِ ۵۲ یعنی مرویت از مسروق که بصیحت جلیل
القدر از اعلام فقها گفت مسروق پرسیدیم ما این مسود را از تفسیر این آیت دگران بر تن کسان را گفته شده در راه خدا آمده
بلکه زندگانند نزد پروردگار خود رفته و داده میشود - تا آخر آیت - گفت یعنی این مسود تحقیق پرسیدیم یعنی پیغمبر خدا را از تفسیر این آیت
پس فرمود یعنی آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم ارواح شان یعنی ارواح کسان را گفته شده در راه خدا درون پرندگان سبزه
بر آنکه طیر جمع طائرست اما بر واحد نیز اطلاق کرده میشود و لفظ خضر بضم خاء معر و سکون مناد منقوطه جمع خضرست مراد اینست
که آفریده شود بر آنکه ارواح شهدا بعد از آنکه مفارقت کرد از ابدان خود جها و اشکال پرندگان قطع گیر و آن ارواح بان جسام
و باشد آن اجسام بماند و محل عوض از ابدان ایشان بسوئے و نه اشاعت است بقول حق تعالی بل اجساد عند ربهم پس
ارواح شهدا میرسند به وسیله آن اجسام بسوئے آن چیز که خواهمش دهند از لذت های حسی و بسوئے راه هدایت ترا قول حق عز
وجل یُرْزَقُونَ اَلْمَوْتِ مَلَأَنَ پرندگان را با ارواح شهدا را قند عیال او بخت شده بهر شش لبزله آتشیانهاست پرندگان
گفتند و بهر پرند و مسخرند از بدامان و لذت های بهشت هر جا که میخواهند بستر رجوع میکنند بسوئے آن قند عیال پس درنگریت
بسوئے ایشان پروردگار ایشان گریستن ببنایت خاص قبل مخصوص پس گفت پروردگار تعالی آیا خواهمش دارم چیزی را
تا هیچ آرزو دارم گفتند چه چیز خواهیم چه آرزو کنیم و ما که ما چه خواهیم از بهشت هر جا که خواهیم پس کرد پروردگار تعالی آنرا
یعنی سوال را با ایشان نه با پس بنگارید و دیدند داشتند که ایشان گفته بودند از خواستن و سوال کردن گفتند پس پروردگار
بخواهم که باز گزانی جانهاست ما را در تنهاست و ما را در دنیا بهرست تا آنکه گفته شویم در راه تو و شهید شویم در راه تو
بر دیگر پس چون دیدند داشتند پروردگار تعالی که نیست ایشانرا هیچ حاجت از جهت حصول ثواب عظیم گذشته
شده در روایت نمود این حدیث را مسلم رحمت الله علیه ۳

الْأَيَّةُ وَلَا تَحْسِبَنَّ الَّذِينَ قَتَلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ
 الْآيَةُ قَالَ أَيُّ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَا قَدْ سَأَلْتُ أَيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
 فَقَالَ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَرْوَاحُهُمْ أَيُّ أَرْوَاحِ الْمُقْتُولِينَ فِي
 سَبِيلِ اللَّهِ فِي أَجْوَابِ طَيْرِ خَضِرٍ الطَّيْرِ جَمْعُ طَائِرٍ وَيُطْلَقُ عَلَى الْوَاحِدِ وَخَضِرُ
 بِضَمِّمْ وَسُكُونٍ جَمْعُ أَخْضَرٍ أَيُّ يُخْلَقُ لِأَرْوَاحِهِمْ بَعْدَ مَا فَارَقَتْ أَبْدَانَهُمْ هِيَ كُلُّ
 مِنْ تِلْكَ الْهَيْئَةِ تَتَعَلَّقُ بِهَا وَتَكُونُ خَلْقًا عَنْ أَبْدَانِهِمْ وَالْيَهُ إِشَارَةٌ يَقُولُهُ
 تَعَالَى بَلْ أَحْيَاؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ فَيَتَوَسَّلُونَ بِهَا إِلَى نَيْلِ مَا يَشْتَهُونَ مِنَ اللَّذَاتِ إِذْ
 الْحَيَاتِيَّةِ وَالْيَهُ يُرِيدُ قَوْلَهُ عَزَّ وَجَلَّ يُرْزَقُونَ فَرَحِينَ بِمَا أَنْتُمْ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ
 لَهَا أَيُّ لِلطَّيْرِ أَوَّلُ الْأَرْوَاحِ قَنَادِيلُ مَعْلَقَةٌ بِالْعَرْشِ بِمِثْلِ أَوْ كَارِ الطَّيْرِ
 تَسْرَحُ أَيُّ تَسِيرُ وَتَرْغِي وَتَتَنَاوَلُ مِنَ الْجَنَّةِ أَيُّ مِنْ ثَمَرَاتِهَا وَلَكِنَّ أَهْلَهَا حَيْثُ
 شَاءَتْ ثُمَّ تَأْوِي إِلَى تَرْجِعُ إِلَى تِلْكَ الْقَنَادِيلِ فَاطْلَعُ إِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ أَطْلَاعَةً
 فَقَالَ هَلْ تَشْتَهُونَ شَيْئًا فَقَالُوا أَيُّ شَيْءٍ تَشْتَهُي وَنَحْنُ نَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ
 شِئْنَا نَفْعَلُ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا رَأَوْا أَنَّهُمْ لَمْ يَتْرَكُوا مِنْ أَنْ يَسْأَلُوا قَالُوا يَا رَبِّ
 نُرِيدُ أَنْ تَرُدَّ أَرْوَاحَنَا فِي أَجْسَادِنَا حَتَّى نَقْتُلَ فِي سَبِيلِكَ مَرَّةً أُخْرَى فَلَمَّا رَأَوْا
 أَنْ لَيْسَ لَهُمْ حَاجَةٌ تَرَكُوا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَرِجَالٌ شَبَّاهُ بِإِرَادِهِ مَا نَدَّ شَبَّاهُ بِإِرَادِهِ
 إِنْ تَنْزِيلُ وَتَقْيِصُ أَرْوَاحُ سَتَ كَمَا أَنَّ بَدَانَ الْإِنْسَانِي بِرَأْسِهِ بِأَبْدَانِ حَيَوَانِي وَرَأْسُهُ
 شَبَّاهُ ثَانِي أَنَّكَ جَمَاعَةٌ مَبْنِيَّةٌ وَنَقْلُ رُوحٍ قَائِمٌ بَيْنَ حَدِيثِ تَشْكِيهِمْ أَرْزَاقُ آبَائِهِ
 شَبَّاهُ بِحَبْدِ وَجْهِ سَتَ أَوَّلُ أَنَّكَ نَهَادِينَ إِنْ أَرْوَاحُ مَا أَجْوَابِ طَيْرٍ بِرَأْسِ إِنْ جَمَاعَةٍ

له في المشكوة أنا قد سألنا عن ذلك رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فقال الخ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰ ۱۰۱ ۱۰۲ ۱۰۳ ۱۰۴ ۱۰۵ ۱۰۶ ۱۰۷ ۱۰۸ ۱۰۹ ۱۱۰ ۱۱۱ ۱۱۲ ۱۱۳ ۱۱۴ ۱۱۵ ۱۱۶ ۱۱۷ ۱۱۸ ۱۱۹ ۱۲۰ ۱۲۱ ۱۲۲ ۱۲۳ ۱۲۴ ۱۲۵ ۱۲۶ ۱۲۷ ۱۲۸ ۱۲۹ ۱۳۰ ۱۳۱ ۱۳۲ ۱۳۳ ۱۳۴ ۱۳۵ ۱۳۶ ۱۳۷ ۱۳۸ ۱۳۹ ۱۴۰ ۱۴۱ ۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۵ ۱۴۶ ۱۴۷ ۱۴۸ ۱۴۹ ۱۵۰ ۱۵۱ ۱۵۲ ۱۵۳ ۱۵۴ ۱۵۵ ۱۵۶ ۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰ ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰ ۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰ ۲۰۱ ۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰ ۱۰۰۱ ۱۰۰۲ ۱۰۰۳ ۱۰۰۴ ۱۰۰۵ ۱۰۰۶ ۱۰۰۷ ۱۰۰۸ ۱۰۰۹ ۱۰۱۰ ۱۰۱۱ ۱۰۱۲ ۱۰۱۳ ۱۰۱۴ ۱۰۱۵ ۱۰۱۶ ۱۰۱۷ ۱۰۱۸ ۱۰۱۹ ۱۰۲۰ ۱۰۲۱ ۱۰۲۲ ۱۰۲۳ ۱۰۲۴ ۱۰۲۵ ۱۰۲۶ ۱۰۲۷ ۱۰۲۸ ۱۰۲۹ ۱۰۳۰ ۱۰۳۱ ۱۰۳۲ ۱۰۳۳ ۱۰۳۴ ۱۰۳۵ ۱۰۳۶ ۱۰۳۷ ۱۰۳۸ ۱۰۳۹ ۱۰۴۰ ۱۰۴۱ ۱۰۴۲ ۱۰۴۳ ۱۰۴۴ ۱۰۴۵ ۱۰۴۶ ۱۰۴۷ ۱۰۴۸ ۱۰۴۹ ۱۰۵۰ ۱۰۵۱ ۱۰۵۲ ۱۰۵۳ ۱۰۵۴ ۱۰۵۵ ۱۰۵۶ ۱۰۵۷ ۱۰۵۸ ۱۰۵۹ ۱۰۶۰ ۱۰۶۱ ۱۰۶۲ ۱۰۶۳ ۱۰۶۴ ۱۰۶۵ ۱۰۶۶ ۱۰۶۷ ۱۰۶۸ ۱۰۶۹ ۱۰۷۰ ۱۰۷۱ ۱۰۷۲ ۱۰۷۳ ۱۰۷۴ ۱۰۷۵ ۱۰۷۶ ۱۰۷۷ ۱۰۷۸ ۱۰۷۹ ۱۰۸۰ ۱۰۸۱ ۱۰۸۲ ۱۰۸۳ ۱۰۸۴ ۱۰۸۵ ۱۰۸۶ ۱۰۸۷ ۱۰۸۸ ۱۰۸۹ ۱۰۹۰ ۱۰۹۱ ۱۰۹۲ ۱۰۹۳ ۱۰۹۴ ۱۰۹۵ ۱۰۹۶ ۱۰۹۷ ۱۰۹۸ ۱۰۹۹ ۱۱۰۰ ۱۱۰۱ ۱۱۰۲ ۱۱۰۳ ۱۱۰۴ ۱۱۰۵ ۱۱۰۶ ۱۱۰۷ ۱۱۰۸ ۱۱۰۹ ۱۱۱۰ ۱۱۱۱ ۱۱۱۲ ۱۱۱۳ ۱۱۱۴ ۱۱۱۵ ۱۱۱۶ ۱۱۱۷ ۱۱۱۸ ۱۱۱۹ ۱۱۲۰ ۱۱۲۱ ۱۱۲۲ ۱۱۲۳ ۱۱۲۴ ۱۱۲۵ ۱۱۲۶ ۱۱۲۷ ۱۱۲۸ ۱۱۲۹ ۱۱۳۰ ۱۱۳۱ ۱۱۳۲ ۱۱۳۳ ۱۱۳۴ ۱۱۳۵ ۱۱۳۶ ۱۱۳۷ ۱۱۳۸ ۱۱۳۹ ۱۱۴۰ ۱۱۴۱ ۱۱۴۲ ۱۱۴۳ ۱۱۴۴ ۱۱۴۵ ۱۱۴۶ ۱۱۴۷ ۱۱۴۸ ۱۱۴۹ ۱۱۵۰ ۱۱۵۱ ۱۱۵۲ ۱۱۵۳ ۱۱۵۴ ۱۱۵۵ ۱۱۵۶ ۱۱۵۷ ۱۱۵۸ ۱۱۵۹ ۱۱۶۰ ۱۱۶۱ ۱۱۶۲ ۱۱۶۳ ۱۱۶۴ ۱۱۶۵ ۱۱۶۶ ۱۱۶۷ ۱۱۶۸ ۱۱۶۹ ۱۱۷۰ ۱۱۷۱ ۱۱۷۲ ۱۱۷۳ ۱۱۷۴ ۱۱۷۵ ۱۱۷۶ ۱۱۷۷ ۱۱۷۸ ۱۱۷۹ ۱۱۸۰ ۱۱۸۱ ۱۱۸۲ ۱۱۸۳ ۱۱۸۴ ۱۱۸۵ ۱۱۸۶ ۱۱۸۷ ۱۱۸۸ ۱۱۸۹ ۱۱۹۰ ۱۱۹۱ ۱۱۹۲ ۱۱۹۳ ۱۱۹۴ ۱۱۹۵ ۱۱۹۶ ۱۱۹۷ ۱۱۹۸ ۱۱۹۹ ۱۲۰۰ ۱۲۰۱ ۱۲۰۲ ۱۲۰۳ ۱۲۰۴ ۱۲۰۵ ۱۲۰۶ ۱۲۰۷ ۱۲۰۸ ۱۲۰۹ ۱۲۱۰ ۱۲۱۱ ۱۲۱۲ ۱۲۱۳ ۱۲۱۴ ۱۲۱۵ ۱۲۱۶ ۱۲۱۷ ۱۲۱۸ ۱۲۱۹ ۱۲۲۰ ۱۲۲۱ ۱۲۲۲ ۱۲۲۳ ۱۲۲۴ ۱۲۲۵ ۱۲۲۶ ۱۲۲۷ ۱۲۲۸ ۱۲۲۹ ۱۲۳۰ ۱۲۳۱ ۱۲۳۲ ۱۲۳۳ ۱۲۳۴ ۱۲۳۵ ۱۲۳۶ ۱۲۳۷ ۱۲۳۸ ۱۲۳۹ ۱۲۴۰ ۱۲۴۱ ۱۲۴۲ ۱۲۴۳ ۱۲۴۴ ۱۲۴۵ ۱۲۴۶ ۱۲۴۷ ۱۲۴۸ ۱۲۴۹ ۱۲۵۰ ۱۲۵۱ ۱۲۵۲ ۱۲۵۳ ۱۲۵۴ ۱۲۵۵ ۱۲۵۶ ۱۲۵۷ ۱۲۵۸ ۱۲۵۹ ۱۲۶۰ ۱۲۶۱ ۱۲۶۲ ۱۲۶۳ ۱۲۶۴ ۱۲۶۵ ۱۲۶۶ ۱۲۶۷ ۱۲۶۸ ۱۲۶۹ ۱۲۷۰ ۱۲۷۱ ۱۲۷۲ ۱۲۷۳ ۱۲۷۴ ۱۲۷۵ ۱۲۷۶ ۱۲۷۷ ۱۲۷۸ ۱۲۷۹ ۱۲۸۰ ۱۲۸۱ ۱۲۸۲ ۱۲۸۳ ۱۲۸۴ ۱۲۸۵ ۱۲۸۶ ۱۲۸۷ ۱۲۸۸ ۱۲۸۹ ۱۲۹۰ ۱۲۹۱ ۱۲۹۲ ۱۲۹۳ ۱۲۹۴ ۱۲۹۵ ۱۲۹۶ ۱۲۹۷ ۱۲۹۸ ۱۲۹۹ ۱۳۰۰ ۱۳۰۱ ۱۳۰۲ ۱۳۰۳ ۱۳۰۴ ۱۳۰۵ ۱۳۰۶ ۱۳۰۷ ۱۳۰۸ ۱۳۰۹ ۱۳۱۰ ۱۳۱۱ ۱۳۱۲ ۱۳۱۳ ۱۳۱۴ ۱۳۱۵ ۱۳۱۶ ۱۳۱۷ ۱۳۱۸ ۱۳۱۹ ۱۳۲۰ ۱۳۲۱ ۱۳۲۲ ۱۳۲۳ ۱۳۲۴ ۱۳۲۵ ۱۳۲۶ ۱۳۲۷ ۱۳۲۸ ۱۳۲۹ ۱۳۳۰ ۱۳۳۱ ۱۳۳۲ ۱۳۳۳ ۱۳۳۴ ۱۳۳۵ ۱۳۳۶ ۱۳۳۷ ۱۳۳۸ ۱۳۳۹ ۱۳۴۰ ۱۳۴۱ ۱۳۴۲ ۱۳۴۳ ۱۳۴۴ ۱۳۴۵ ۱۳۴۶ ۱۳۴۷ ۱۳۴۸ ۱۳۴۹ ۱۳۵۰ ۱۳۵۱ ۱۳۵۲ ۱۳۵۳ ۱۳۵۴ ۱۳۵۵ ۱۳۵۶ ۱۳۵۷ ۱۳۵۸ ۱۳۵۹ ۱۳۶۰ ۱۳۶۱ ۱۳۶۲ ۱۳۶۳ ۱۳۶۴ ۱۳۶۵ ۱۳۶۶ ۱۳۶۷ ۱۳۶۸ ۱۳۶۹ ۱۳۷۰ ۱۳۷۱ ۱۳۷۲ ۱۳۷۳ ۱۳۷۴ ۱۳۷۵ ۱۳۷۶ ۱۳۷۷ ۱۳۷۸ ۱۳۷۹ ۱۳۸۰ ۱۳۸۱ ۱۳۸۲ ۱۳۸۳ ۱۳۸۴ ۱۳۸۵ ۱۳۸۶ ۱۳۸۷ ۱۳۸۸ ۱۳۸۹ ۱۳۹۰ ۱۳۹۱ ۱۳۹۲ ۱۳۹۳ ۱۳۹۴ ۱۳۹۵ ۱۳۹۶ ۱۳۹۷ ۱۳۹۸ ۱۳۹۹ ۱۴۰۰ ۱۴۰۱ ۱۴۰۲ ۱۴۰۳ ۱۴۰۴ ۱۴۰۵ ۱۴۰۶ ۱۴۰۷ ۱۴۰۸ ۱۴۰۹ ۱۴۱۰ ۱۴۱۱ ۱۴۱۲ ۱۴۱۳ ۱۴۱۴ ۱۴۱۵ ۱۴۱۶ ۱۴۱۷ ۱۴۱۸ ۱۴۱۹ ۱۴۲۰ ۱۴۲۱ ۱۴۲۲ ۱۴۲۳ ۱۴۲۴ ۱۴۲۵ ۱۴۲۶ ۱۴۲۷ ۱۴۲۸ ۱۴۲۹ ۱۴۳۰ ۱۴۳۱ ۱۴۳۲ ۱۴۳۳ ۱۴۳۴ ۱۴۳۵ ۱۴۳۶ ۱۴۳۷ ۱۴۳۸ ۱۴۳۹ ۱۴۴۰ ۱۴۴۱ ۱۴۴۲ ۱۴۴۳ ۱۴۴۴ ۱۴۴۵ ۱۴۴۶ ۱۴۴۷ ۱۴۴۸ ۱۴۴۹ ۱۴۵۰ ۱۴۵۱ ۱۴۵۲ ۱۴۵۳ ۱۴۵۴ ۱۴۵۵ ۱۴۵۶ ۱۴۵۷ ۱۴۵۸ ۱۴۵۹ ۱۴۶۰ ۱۴۶۱ ۱۴۶۲ ۱۴۶۳ ۱۴۶۴ ۱۴۶۵ ۱۴۶۶ ۱۴۶۷ ۱۴۶۸ ۱۴۶۹ ۱۴۷۰ ۱۴۷۱ ۱۴۷۲ ۱۴۷۳ ۱۴۷۴ ۱۴۷۵ ۱۴۷۶ ۱۴۷۷ ۱۴۷۸ ۱۴۷۹ ۱۴۸۰ ۱۴۸۱ ۱۴۸۲ ۱۴۸۳ ۱۴۸۴ ۱۴۸۵ ۱۴۸۶ ۱۴۸۷ ۱۴۸۸ ۱۴۸۹ ۱۴۹۰ ۱۴۹۱ ۱۴۹۲ ۱۴۹۳ ۱۴۹۴ ۱۴۹۵ ۱۴۹۶ ۱۴۹۷ ۱۴۹۸ ۱۴۹۹ ۱۵۰۰ ۱۵۰۱ ۱۵

آبدان آن طیور نیست تا توئم تناسخ پیدا آید بلکه در رنگ آنست که مر و اید یا متاع
 نفیس را در صندوق بپند بجهت تشریف و تکریم آن هر چند این ارواح مخفی آن آبدان
 نباشند اما رواست که بتوشل آن آبدان نعم و لذات فراگیرند حتی که در بدن انسان
 تصرف میکنند هر چند مخفی انسان نیستند اما باالم و لذت انسان متلذذ و متارکم
 میگردند پس این آبدان طیور مر آن ارواح را در رنگ آلات و مرکبات باشند تا بسبب
 آن آبدان هر چه میخواهند در بهشت جائے میگیرند و تفریح مینمایند و مشاهد میکنند
 آنچه در بهشت است از از بار و ریاحین و مانند آن و بهیچ و ملتذذ و لذت از قرب حق
 جل و علا و جوار فرشتگان مقرب و جود دوم آنست که گفته اند که میتوانند این ارواح
 متمثل میشوند بصور طیر خضر چنانچه فرشته بصورت آدمی متمثل میشود پس آبدان سوائے
 از ارواح نیستند بلکه ارواح متجسد اند و مؤید این توجیه است آنچه در صحاح احادیث
 از طرق متعدده وارد شده است از و احم الشهداء طیر بیض و فی بعض الطرق فی
 صور طیر و فی بعضها از و احم الشهداء عند الله کطیر خضر و وجه تسمیة آنکه ظاهر
 این احادیث بر تمثیل این ارواح بصورت طیر مطابق مے افتد پس حدیث ما نحن فیہ
 ہم بر آن محمول باشد فان الحدیث یفسر بعضه بعضا و وجه سوم آنست که این آبدان
 بر صفت آبدان انسانیه اند و هر چند بر صورت طیر اند لیکن بر صفات طیر نیستند و معتبر
 صفات و معانی است نه صورت و ظاهر جعفر طیار که دو جناح دارد و طیران مینماید

نباشد
 نیستند
 میگردند

متلذذ

نموند

مجموعه

شیم

سیوم

میتند صفات

۱۰ آن چیز که بران سوار شوند از قسم راضی و کشتی ۱۱ شکوفاء و نابود و گلیا ۱۲ خورشید و گلهای غیر مرغ
 ۱۳ در نوید ما فی کتاب الجنائز من المنکرة ان رسول الله صلی الله تعالی علیه و آله وسلم قتل انما سمة المؤمن طیر
 تعلق فی شجر الجنة حتی یرجع الله فی جسد یوم یبعثه رواه مالک و النسائی و البیهقی ۱۴ یعنی جعفر بن ابی طالب
 کشته شد و عبدالله کان اشبه الناس خلقا و خلقا بر رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم و کان اکثر من علی و کان من المهاجر
 الاولین هاجر الی ارض الحبشة و قدم منها علی رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم حین فتح خیبر بعهده
 مائة و قاتل فیها حتی قطعت یداه جمیعاً ثم قتل فقال رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم ان الله ابدل ربی و جبا
 یطیر بها فی الجنة حیث شاء فمن هنالك قبل له جعفر ذوالجناح ۱۵ من الاستیجاب لمخلصا

نہیں کہ از بدن انسانی برآمد و بدن طیر و آدمی است و بعد نیست کہ جسم آن
 بطیر سبب انتقال آنهاست از جائے بجائے بر سیمت طیر نه مشی بر اقدام چنانچه
 آدمی در دنیا میگرد و پس هیچ تنزل و نقص لازم نیاید و گمان تنازع نیز باطل است چه
 این بدان متقرر و ائمی ارواح نیستند تا مستلزم نفی حشر و نشر گرد و چنانچه اهل تنازع
 بآن قائلند بلکه این بطلان تا روز حشر است چنانچه در حدیث دیگر آمده است **حَتَّىٰ**
يُجْعَلَ اللَّهُ إِلَىٰ جَسَدِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِبَعْثِ الْأَجْسَادِ و بعضی گفته اند کہ تنازع نزول
 تنازع روح ارواح است بآدمیان و دیگر درین عالم نه در آخرت چه این جماع منکر آخرت و
 بهشت و دوزخ اند و چه چهارم آنست کہ قاضی بصری آدمی گفته **حَيْثُ قَالَ الْحَدِيثُ**
تَمَثَّلُوا لِحَالِهِمْ وَمَا عَلَيْهِمْ مِنَ الْبَهْجَةِ وَالشَّعَادَةِ شَبِيهَتْ بِجَهَنَّمَ وَهِيَ أَوْ هُمْ وَ
تَمَثَّلُوا هُمْ مِنَ التَّلَذُّذِ بِأَنْوَاعِ الْمُسْتَهْجَاتِ وَالشُّبُوءِ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ يَشَارُونَ دَفُوقَهُمْ
مِنْ اللَّهِ تَعَالَىٰ وَانْخِرَاطِهِمْ فِي عَمَارِ الْمَلَا أَعْلَىٰ الَّذِينَ حَوْلَ عَرْشِ الرَّحْمَنِ بِمَا إِذَا
كَانُوا فِي أَجْوَابِ طَيْرٍ خُضِرَ تَسْرُجٌ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شَاءَتْ وَتَأْوِي إِلَىٰ قَنَادِيلَ
مُعَلَّقَةٍ بِالْحَرَمِ مِنْ وَجْهِ عَالَمٍ آنکہ بنی طر فایز این مسکین راہ یافته است آنست کہ میتوان
 کہ طیر خضر کنایہ از لطیفہ اخفی باشد از لطائف خمسہ عالم امر کہ قلب و روح و ستر و
 خفی و اخفی است و اخفی اعلائے لطائف عالم امر است و فوق همه آن در شان آن
 در حدیث قدسی کہ نقل میکنند آمده است **وَفِي الْأَخْفَىٰ أَنَا وَتَجَسَّرَ لِي لَطِيفَةُ لَطِيفِ**
بِرَأْسِ الْأَنْتِ کہ طیران عالم قدس مینمایند و از همه آن لطائف بالا میرود و چه اصل او
 در مراتب و جوب فوق اصول لطائف عالم امر است و خضر بجهت آنکہ نور اخفی را
 نور سبز قرار داده اند کہ بہترین رنگهاست و در سبب این روح بمقام اخفی کہ فوق او است
 بمراتب

ما
 الم

۱۔ یعنی حق تعالی فرماید کہ من در لطیفہ اخفی موجودم چنانکہ فرموده و لکن یعنی قلب عبدی المؤمن

۲۔ یعنی بہ درجہ و فوق روح سورت و ذوق بہ نخی سب و فوق آن اخفی و

و طیران آن در ضمن اخفی کمال اوست و باین طیران بجای میرسد که از اصل خود
 میگذرد و از استعداد خود ترقی مینماید و از همه آن لطافت بالا میرود و حق جوار برین
 فی الاخفی یوفی الاخفی انا واروده است پیدا میکند خوش گفت بدیت
 مورسکین موسی داشت که در کعبه رسد * دست دیپای کبوتر زد و ناگاه رسید
 و چون اخفی را این قرب منزلت باشد که قنادیل معلقه بالعرش در حق آن توان
 گفت وَالرُّوحُ بَعْدَ وُصُولِهِ فِي جَوْفِ الْأَخْفَى تَسْرِعُ مِنْ جَنَّةِ الْقُرْبِ وَالْوَصَالِ
 حَيْثُ شَاءَتْ ثُمَّ تَأْوِي إِلَى تِلْكَ الْقَنَادِيلِ وَيَعْرُجُ الْجُزْءُ إِلَى مَقَامِ الْكُلِّ وَيَخْجُو
 الْقَيْدَ فِي الْإِطْلَاقِ الْمَاحِي لَا تَارِ فَتَكُونُ فِي غَلِيَةِ الْقُرْبِ نَهَايَةِ الْوَصَالِ كَانَ الْأَوَّلُ
 إِشَارَةً إِلَى قَابِ قَوْسَيْنِ وَالثَّانِي إِيمَاءً إِلَى أَوَادِنِي وَهَذِهِ الْحَالَةُ تَحْصُلُ لِلرُّوحِ
 بِمُصَاحَبَةِ الْأَخْفَى وَزَوَالِ الْعَيْنِ وَالْأَشْرَافِ مِنْ أَثَارِ الْأَخْفَى وَلَقَدْ شَاهَدْنَا بَعْضَ
 السَّالِكِينَ الَّذِينَ وَلَا يَتَمُّ غَيْرُ وَلَا يَتَمُّ غَيْرُ الْأَخْفَى حَصَلَ لَهُمْ فِي صُحْبَةِ الشَّيْخِ الْمُتَحَقِّقِ
 بِكَمَالَاتِ الْأَخْفَى الْوَاصِلِ إِلَى الْوَلَايَةِ الْمُحْتَدِيَةِ الَّتِي هِيَ وَلَا يَتَمُّ الْأَخْفَى كَمَالَاتِ
 الْأَخْفَى وَتَحَقُّقِ بِمَآذِيهِ صُحْبَةِ الشَّيْخِ بِتِلْكَ الْوَلَايَةِ وَعَرَجَ بِبَرَكَةِ شَيْخِهِ فَوْقَ
 اسْتِعْدَادِهِ خُوشِ گُفْتُ بَدِيت اگر این لحظه ممکن کار شب نیست
 ز بخت مقبلان این هم عجب نیست و مَآیَسْبَغِي أَنْ يُعْلَمَ أَنَّهُ يُجُوزُ أَنْ يُحْمَلَ
 كَيْفُونَهُ تِلْكَ الْأَرْوَاحُ فِي جَوْفِ الْأَخْفَى وَعُرُوجُهَا إِلَى تِلْكَ الدَّرَجَةِ الْعُلْيَا مَحْمُولًا
 عَلَى ظَاهِرِهِ وَحَقِيقَتِهِ وَيُجُوزُ بِنَاءُ عَلَى أَنَّ الْأَخْفَى بِمُقْتَضَى الْحَدِيثِ النَّفْسُ مَحَلُّ الْقُرْبِ
 وَمَوْطِنُ الْوَصْلِ أَنْ يَكُونَ كِنَايَةً عَنْ حُصُولِ مَرَاتِبِ الْقُرْبِ لَهَا وَوُصُولُهَا إِلَى دَرَجَاتِ
 الْوَصْلِ سَوَاءً كَانَ بِوُصُولِهَا إِلَى مَقَامِ الْأَخْفَى وَتَحَقُّقِهَا بِكَمَالَاتِهِ أَوْ بِطَرِيقِ آخَرَ كَمَا لَا
 يَخْفَى عَلَى أَرْبَابِهِ فَإِنَّ مِنْ كُلِّ مَرَاتِبِ اللَّطَائِفِ طَرِيقًا مُوَصِّلًا إِلَى الْمَطْلُوبِ وَإِنْ كَانَ الطَّرِيقُ
 مُتَعَاوَنَةً فِي الْوُصُولِ وَالْإِصْطِلَاقِ بِتَفَاوُهِ الْعُلُوِّ وَالسُّفْلِ الْوَاقِعِ فَمَا يَنْبَغِي أَنْ يَنْقَلِبَ

از درگاه

والموصول

الوصول

بها

مقتضی قوله فی الاخفی انا ان یكون الطريق كلها منتهية الى الاخفی قلنا الظاهر
المراد بقوله وفي الاخفی انا ولاء الاخفی انا بحيث لا يكون بین الاخفی وبين
المطلوب حائل بخلاف الطريق الآخر من اللطائف لا خروجه الخائل والوسائط
بیننا وبين المطلوب علی ما يشهد به الذوق والوجدان + +

مکتوب ششم

بسلطان وقت و ذکر موا عظ و ادائے شکر نعمت من و امان بموجب من تو تشکر
الناس کم تشکر الله بسم الله الرحمن الرحيم سبحانک ما اعظم شأنک و اظهر
برهانک انت الشاهد فی العین و لا يشاهدک العین فانت اقرب الی الشیء من
عینه و قد حال الحجب فی البین صل علی الهادی الیک بعد ما وقب غاسق الجهالة
و ارتفع ظلم الضلالة محمد اشرف البریة و الیه و صحبه ذوی النفوس القدسیة
ما دارت الارمان و تسلسل الانساب و الاکوان عن معاذ بن جبل انه قال
قد اخذ بیدي رسول الله صلی الله تعالی علیه و الیه و سلم فمشی قلیلاً فقال یا معاذ
اوصیک بتقوی الله تعا و صدق الحدیث و وفاء العہد و ادایة الامانة و ترک الخيانة
و رحمة الیتیم و حفظ الجوار و کظم الغیظ و لین الکلام و بذل السلام و لزوم الا مامر النفع
فی القرآن و حب الآخرة و کبر من الحساب و قصر الامل و حسن العمل و انہاک ان
تسم مسلماً او تصدق کاذباً او تکذب صادقاً او تعصى مامراً عادلاً و ان تصدق الارض
یا معاذ اذکر الله عند کل شجر و حجر و احدث بكل ذنب توبة السیر بالسر و العلانية بالعلانية

له و عدم المحاولة بینا غیر الطرفیة فافهم ۱۰ حکایه و فی الحدیث عن النبی صلی الله علیه و سلم ۱۱ تجب نجیبة
عظم الشأن و ظهر البرهان ۱۲ قوله السیر منظر طاهر لکل من التوبة و تفصیل لها یعنی احدث الرجوع الخفی فی السوء
الخفی ۱۳ تمسک بظاهر الحدیث بعضهم فقالوا لا بد للذنوب العلانیة من التوبة العلانیة و المختار عند
ادامه الاخبار انه امر استحبای ۱۴ از ما شریف حسن حسین

۱۰۶۶-۱۲۸۱-۱۲۸۲-۱۲۸۳-۱۲۸۴-۱۲۸۵-۱۲۸۶-۱۲۸۷-۱۲۸۸-۱۲۸۹-۱۲۹۰-۱۲۹۱-۱۲۹۲-۱۲۹۳-۱۲۹۴-۱۲۹۵-۱۲۹۶-۱۲۹۷-۱۲۹۸-۱۲۹۹-۱۳۰۰-۱۳۰۱-۱۳۰۲-۱۳۰۳-۱۳۰۴-۱۳۰۵-۱۳۰۶-۱۳۰۷-۱۳۰۸-۱۳۰۹-۱۳۱۰-۱۳۱۱-۱۳۱۲-۱۳۱۳-۱۳۱۴-۱۳۱۵-۱۳۱۶-۱۳۱۷-۱۳۱۸-۱۳۱۹-۱۳۲۰-۱۳۲۱-۱۳۲۲-۱۳۲۳-۱۳۲۴-۱۳۲۵-۱۳۲۶-۱۳۲۷-۱۳۲۸-۱۳۲۹-۱۳۳۰-۱۳۳۱-۱۳۳۲-۱۳۳۳-۱۳۳۴-۱۳۳۵-۱۳۳۶-۱۳۳۷-۱۳۳۸-۱۳۳۹-۱۳۴۰-۱۳۴۱-۱۳۴۲-۱۳۴۳-۱۳۴۴-۱۳۴۵-۱۳۴۶-۱۳۴۷-۱۳۴۸-۱۳۴۹-۱۳۵۰-۱۳۵۱-۱۳۵۲-۱۳۵۳-۱۳۵۴-۱۳۵۵-۱۳۵۶-۱۳۵۷-۱۳۵۸-۱۳۵۹-۱۳۶۰-۱۳۶۱-۱۳۶۲-۱۳۶۳-۱۳۶۴-۱۳۶۵-۱۳۶۶-۱۳۶۷-۱۳۶۸-۱۳۶۹-۱۳۷۰-۱۳۷۱-۱۳۷۲-۱۳۷۳-۱۳۷۴-۱۳۷۵-۱۳۷۶-۱۳۷۷-۱۳۷۸-۱۳۷۹-۱۳۸۰-۱۳۸۱-۱۳۸۲-۱۳۸۳-۱۳۸۴-۱۳۸۵-۱۳۸۶-۱۳۸۷-۱۳۸۸-۱۳۸۹-۱۳۹۰-۱۳۹۱-۱۳۹۲-۱۳۹۳-۱۳۹۴-۱۳۹۵-۱۳۹۶-۱۳۹۷-۱۳۹۸-۱۳۹۹-۱۴۰۰-۱۴۰۱-۱۴۰۲-۱۴۰۳-۱۴۰۴-۱۴۰۵-۱۴۰۶-۱۴۰۷-۱۴۰۸-۱۴۰۹-۱۴۱۰-۱۴۱۱-۱۴۱۲-۱۴۱۳-۱۴۱۴-۱۴۱۵-۱۴۱۶-۱۴۱۷-۱۴۱۸-۱۴۱۹-۱۴۲۰-۱۴۲۱-۱۴۲۲-۱۴۲۳-۱۴۲۴-۱۴۲۵-۱۴۲۶-۱۴۲۷-۱۴۲۸-۱۴۲۹-۱۴۳۰-۱۴۳۱-۱۴۳۲-۱۴۳۳-۱۴۳۴-۱۴۳۵-۱۴۳۶-۱۴۳۷-۱۴۳۸-۱۴۳۹-۱۴۴۰-۱۴۴۱-۱۴۴۲-۱۴۴۳-۱۴۴۴-۱۴۴۵-۱۴۴۶-۱۴۴۷-۱۴۴۸-۱۴۴۹-۱۴۵۰-۱۴۵۱-۱۴۵۲-۱۴۵۳-۱۴۵۴-۱۴۵۵-۱۴۵۶-۱۴۵۷-۱۴۵۸-۱۴۵۹-۱۴۶۰-۱۴۶۱-۱۴۶۲-۱۴۶۳-۱۴۶۴-۱۴۶۵-۱۴۶۶-۱۴۶۷-۱۴۶۸-۱۴۶۹-۱۴۷۰-۱۴۷۱-۱۴۷۲-۱۴۷۳-۱۴۷۴-۱۴۷۵-۱۴۷۶-۱۴۷۷-۱۴۷۸-۱۴۷۹-۱۴۸۰-۱۴۸۱-۱۴۸۲-۱۴۸۳-۱۴۸۴-۱۴۸۵-۱۴۸۶-۱۴۸۷-۱۴۸۸-۱۴۸۹-۱۴۹۰-۱۴۹۱-۱۴۹۲-۱۴۹۳-۱۴۹۴-۱۴۹۵-۱۴۹۶-۱۴۹۷-۱۴۹۸-۱۴۹۹-۱۵۰۰-۱۵۰۱-۱۵۰۲-۱۵۰۳-۱۵۰۴-۱۵۰۵-۱۵۰۶-۱۵۰۷-۱۵۰۸-۱۵۰۹-۱۵۱۰-۱۵۱۱-۱۵۱۲-۱۵۱۳-۱۵۱۴-۱۵۱۵-۱۵۱۶-۱۵۱۷-۱۵۱۸-۱۵۱۹-۱۵۲۰-۱۵۲۱-۱۵۲۲-۱۵۲۳-۱۵۲۴-۱۵۲۵-۱۵۲۶-۱۵۲۷-۱۵۲۸-۱۵۲۹-۱۵۳۰-۱۵۳۱-۱۵۳۲-۱۵۳۳-۱۵۳۴-۱۵۳۵-۱۵۳۶-۱۵۳۷-۱۵۳۸-۱۵۳۹-۱۵۴۰-۱۵۴۱-۱۵۴۲-۱۵۴۳-۱۵۴۴-۱۵۴۵-۱۵۴۶-۱۵۴۷-۱۵۴۸-۱۵۴۹-۱۵۵۰-۱۵۵۱-۱۵۵۲-۱۵۵۳-۱۵۵۴-۱۵۵۵-۱۵۵۶-۱۵۵۷-۱۵۵۸-۱۵۵۹-۱۵۶۰-۱۵۶۱-۱۵۶۲-۱۵۶۳-۱۵۶۴-۱۵۶۵-۱۵۶۶-۱۵۶۷-۱۵۶۸-۱۵۶۹-۱۵۷۰-۱۵۷۱-۱۵۷۲-۱۵۷۳-۱۵۷۴-۱۵۷۵-۱۵۷۶-۱۵۷۷-۱۵۷۸-۱۵۷۹-۱۵۸۰-۱۵۸۱-۱۵۸۲-۱۵۸۳-۱۵۸۴-۱۵۸۵-۱۵۸۶-۱۵۸۷-۱۵۸۸-۱۵۸۹-۱۵۹۰-۱۵۹۱-۱۵۹۲-۱۵۹۳-۱۵۹۴-۱۵۹۵-۱۵۹۶-۱۵۹۷-۱۵۹۸-۱۵۹۹-۱۶۰۰-۱۶۰۱-۱۶۰۲-۱۶۰۳-۱۶۰۴-۱۶۰۵-۱۶۰۶-۱۶۰۷-۱۶۰۸-۱۶۰۹-۱۶۱۰-۱۶۱۱-۱۶۱۲-۱۶۱۳-۱۶۱۴-۱۶۱۵-۱۶۱۶-۱۶۱۷-۱۶۱۸-۱۶۱۹-۱۶۲۰-۱۶۲۱-۱۶۲۲-۱۶۲۳-۱۶۲۴-۱۶۲۵-۱۶۲۶-۱۶۲۷-۱۶۲۸-۱۶۲۹-۱۶۳۰-۱۶۳۱-۱۶۳۲-۱۶۳۳-۱۶۳۴-۱۶۳۵-۱۶۳۶-۱۶۳۷-۱۶۳۸-۱۶۳۹-۱۶۴۰-۱۶۴۱-۱۶۴۲-۱۶۴۳-۱۶۴۴-۱۶۴۵-۱۶۴۶-۱۶۴۷-۱۶۴۸-۱۶۴۹-۱۶۵۰-۱۶۵۱-۱۶۵۲-۱۶۵۳-۱۶۵۴-۱۶۵۵-۱۶۵۶-۱۶۵۷-۱۶۵۸-۱۶۵۹-۱۶۶۰-۱۶۶۱-۱۶۶۲-۱۶۶۳-۱۶۶۴-۱۶۶۵-۱۶۶۶-۱۶۶۷-۱۶۶۸-۱۶۶۹-۱۶۷۰-۱۶۷۱-۱۶۷۲-۱۶۷۳-۱۶۷۴-۱۶۷۵-۱۶۷۶-۱۶۷۷-۱۶۷۸-۱۶۷۹-۱۶۸۰-۱۶۸۱-۱۶۸۲-۱۶۸۳-۱۶۸۴-۱۶۸۵-۱۶۸۶-۱۶۸۷-۱۶۸۸-۱۶۸۹-۱۶۹۰-۱۶۹۱-۱۶۹۲-۱۶۹۳-۱۶۹۴-۱۶۹۵-۱۶۹۶-۱۶۹۷-۱۶۹۸-۱۶۹۹-۱۷۰۰-۱۷۰۱-۱۷۰۲-۱۷۰۳-۱۷۰۴-۱۷۰۵-۱۷۰۶-۱۷۰۷-۱۷۰۸-۱۷۰۹-۱۷۱۰-۱۷۱۱-۱۷۱۲-۱۷۱۳-۱۷۱۴-۱۷۱۵-۱۷۱۶-۱۷۱۷-۱۷۱۸-۱۷۱۹-۱۷۲۰-۱۷۲۱-۱۷۲۲-۱۷۲۳-۱۷۲۴-۱۷۲۵-۱۷۲۶-۱۷۲۷-۱۷۲۸-۱۷۲۹-۱۷۳۰-۱۷۳۱-۱۷۳۲-۱۷۳۳-۱۷۳۴-۱۷۳۵-۱۷۳۶-۱۷۳۷-۱۷۳۸-۱۷۳۹-۱۷۴۰-۱۷۴۱-۱۷۴۲-۱۷۴۳-۱۷۴۴-۱۷۴۵-۱۷۴۶-۱۷۴۷-۱۷۴۸-۱۷۴۹-۱۷۵۰-۱۷۵۱-۱۷۵۲-۱۷۵۳-۱۷۵۴-۱۷۵۵-۱۷۵۶-۱۷۵۷-۱۷۵۸-۱۷۵۹-۱۷۶۰-۱۷۶۱-۱۷۶۲-۱۷۶۳-۱۷۶۴-۱۷۶۵-۱۷۶۶-۱۷۶۷-۱۷۶۸-۱۷۶۹-۱۷۷۰-۱۷۷۱-۱۷۷۲-۱۷۷۳-۱۷۷۴-۱۷۷۵-۱۷۷۶-۱۷۷۷-۱۷۷۸-۱۷۷۹-۱۷۸۰-۱۷۸۱-۱۷۸۲-۱۷۸۳-۱۷۸۴-۱۷۸۵-۱۷۸۶-۱۷۸۷-۱۷۸۸-۱۷۸۹-۱۷۹۰-۱۷۹۱-۱۷۹۲-۱۷۹۳-۱۷۹۴-۱۷۹۵-۱۷۹۶-۱۷۹۷-۱۷۹۸-۱۷۹۹-۱۸۰۰-۱۸۰۱-۱۸۰۲-۱۸۰۳-۱۸۰۴-۱۸۰۵-۱۸۰۶-۱۸۰۷-۱۸۰۸-۱۸۰۹-۱۸۱۰-۱۸۱۱-۱۸۱۲-۱۸۱۳-۱۸۱۴-۱۸۱۵-۱۸۱۶-۱۸۱۷-۱۸۱۸-۱۸۱۹-۱۸۲۰-۱۸۲۱-۱۸۲۲-۱۸۲۳-۱۸۲۴-۱۸۲۵-۱۸۲۶-۱۸۲۷-۱۸۲۸-۱۸۲۹-۱۸۳۰-۱۸۳۱-۱۸۳۲-۱۸۳۳-۱۸۳۴-۱۸۳۵-۱۸۳۶-۱۸۳۷-۱۸۳۸-۱۸۳۹-۱۸۴۰-۱۸۴۱-۱۸۴۲-۱۸۴۳-۱۸۴۴-۱۸۴۵-۱۸۴۶-۱۸۴۷-۱۸۴۸-۱۸۴۹-۱۸۵۰-۱۸۵۱-۱۸۵۲-۱۸۵۳-۱۸۵۴-۱۸۵۵-۱۸۵۶-۱۸۵۷-۱۸۵۸-۱۸۵۹-۱۸۶۰-۱۸۶۱-۱۸۶۲-۱۸۶۳-۱۸۶۴-۱۸۶۵-۱۸۶۶-۱۸۶۷-۱۸۶۸-۱۸۶۹-۱۸۷۰-۱۸۷۱-۱۸۷۲-۱۸۷۳-۱۸۷۴-۱۸۷۵-۱۸۷۶-۱۸۷۷-۱۸۷۸-۱۸۷۹-۱۸۸۰-۱۸۸۱-۱۸۸۲-۱۸۸۳-۱۸۸۴-۱۸۸۵-۱۸۸۶-۱۸۸۷-۱۸۸۸-۱۸۸۹-۱۸۹۰-۱۸۹۱-۱۸۹۲-۱۸۹۳-۱۸۹۴-۱۸۹۵-۱۸۹۶-۱۸۹۷-۱۸۹۸-۱۸۹۹-۱۹۰۰-۱۹۰۱-۱۹۰۲-۱۹۰۳-۱۹۰۴-۱۹۰۵-۱۹۰۶-۱۹۰۷-۱۹۰۸-۱۹۰۹-۱۹۱۰-۱۹۱۱-۱۹۱۲-۱۹۱۳-۱۹۱۴-۱۹۱۵-۱۹۱۶-۱۹۱۷-۱۹۱۸-۱۹۱۹-۱۹۲۰-۱۹۲۱-۱۹۲۲-۱۹۲۳-۱۹۲۴-۱۹۲۵-۱۹۲۶-۱۹۲۷-۱۹۲۸-۱۹۲۹-۱۹۳۰-۱۹۳۱-۱۹۳۲-۱۹۳۳-۱۹۳۴-۱۹۳۵-۱۹۳۶-۱۹۳۷-۱۹۳۸-۱۹۳۹-۱۹۴۰-۱۹۴۱-۱۹۴۲-۱۹۴۳-۱۹۴۴-۱۹۴۵-۱۹۴۶-۱۹۴۷-۱۹۴۸-۱۹۴۹-۱۹۵۰-۱۹۵۱-۱۹۵۲-۱۹۵۳-۱۹۵۴-۱۹۵۵-۱۹۵۶-۱۹۵۷-۱۹۵۸-۱۹۵۹-۱۹۶۰-۱۹۶۱-۱۹۶۲-۱۹۶۳-۱۹۶۴-۱۹۶۵-۱۹۶۶-۱۹۶۷-۱۹۶۸-۱۹۶۹-۱۹۷۰-۱۹۷۱-۱۹۷۲-۱۹۷۳-۱۹۷۴-۱۹۷۵-۱۹۷۶-۱۹۷۷-۱۹۷۸-۱۹۷۹-۱۹۸۰-۱۹۸۱-۱۹۸۲-۱۹۸۳-۱۹۸۴-۱۹۸۵-۱۹۸۶-۱۹۸۷-۱۹۸۸-۱۹۸۹-۱۹۹۰-۱۹۹۱-۱۹۹۲-۱۹۹۳-۱۹۹۴-۱۹۹۵-۱۹۹۶-۱۹۹۷-۱۹۹۸-۱۹۹۹-۲۰۰۰-۲۰۰۱-۲۰۰۲-۲۰۰۳-۲۰۰۴-۲۰۰۵-۲۰۰۶-۲۰۰۷-۲۰۰۸-۲۰۰۹-۲۰۱۰-۲۰۱۱-۲۰۱۲-۲۰۱۳-۲۰۱۴-۲۰۱۵-۲۰۱۶-۲۰۱۷-۲۰۱۸-۲۰۱۹-۲۰۲۰-۲۰۲۱-۲۰۲۲-۲۰۲۳-۲۰۲۴-۲۰۲۵-۲۰۲۶-۲۰۲۷-۲۰۲۸-۲۰۲۹-۲۰۳۰-۲۰۳۱-۲۰۳۲-۲۰۳۳-۲۰۳۴-۲۰۳۵-۲۰۳۶-۲۰۳۷-۲۰۳۸-۲۰۳۹-۲۰۴۰-۲۰۴۱-۲۰۴۲-۲۰۴۳-۲۰۴۴-۲۰۴۵-۲۰۴۶-۲۰۴۷-۲۰۴۸-۲۰۴۹-۲۰۵۰-۲۰۵۱-۲۰۵۲-۲۰۵۳-۲۰۵۴-۲۰۵۵-۲۰۵۶-۲۰۵۷-۲۰۵۸-۲۰۵۹-۲۰۶۰-۲۰۶۱-۲۰۶۲-۲۰۶۳-۲۰۶۴-۲۰۶۵-۲۰۶۶-۲۰۶۷-۲۰۶۸-۲۰۶۹-۲۰۷۰-۲۰۷۱-۲۰۷۲-۲۰۷۳-۲۰۷۴-۲۰۷۵-۲۰۷۶-۲۰۷۷-۲۰۷۸-۲۰۷۹-۲۰۸۰-۲۰۸۱-۲۰۸۲-۲۰۸۳-۲۰۸۴-۲۰۸۵-۲۰۸۶-۲۰۸۷-۲۰۸۸-۲۰۸۹-۲۰۹۰-۲۰۹۱-۲۰۹۲-۲۰۹۳-۲۰۹۴-۲۰۹۵-۲۰۹۶-۲۰۹۷-۲۰۹۸-۲۰۹۹-۲۱۰۰-۲۱۰۱-۲۱۰۲-۲۱۰۳-۲۱۰۴-۲۱۰۵-۲۱۰۶-۲۱۰۷-۲۱۰۸-۲۱۰۹-۲۱۱۰-۲۱۱۱-۲۱۱۲-۲۱۱۳-۲۱۱۴-۲۱۱۵-۲۱۱۶-۲۱۱۷-۲۱۱۸-۲۱۱۹-۲۱۲۰-۲۱۲۱-۲۱۲۲-۲۱۲۳-۲۱۲۴-۲۱۲۵-۲۱۲۶-۲۱۲۷-۲۱۲۸-۲۱۲۹-۲۱۳۰-۲۱۳۱-۲۱۳۲-۲۱۳۳-۲۱۳۴-۲۱۳۵-۲۱۳۶-۲۱۳۷-۲۱۳۸-۲۱۳۹-۲۱۴۰-۲۱۴۱-۲۱۴۲-۲۱۴۳-۲۱۴۴-۲۱۴۵-۲۱۴۶-۲۱۴۷-۲۱۴۸-۲۱۴۹-۲۱۵۰-۲۱۵۱-۲۱۵۲-۲۱۵۳-۲۱۵۴-۲۱۵۵-۲۱۵۶-۲۱۵۷-۲۱۵۸-۲۱۵۹-۲۱۶۰-۲۱۶۱-۲۱۶۲-۲۱۶۳-۲۱۶۴-۲۱۶۵-۲۱۶۶-۲۱۶۷-۲۱۶۸-۲۱۶۹-۲۱۷۰-۲۱۷۱-۲۱۷۲-۲۱۷۳-۲۱۷۴-۲۱۷۵-۲۱۷۶-۲۱۷۷-۲۱۷۸-۲۱۷۹-۲۱۸۰-۲۱۸۱-۲۱۸۲-۲۱۸۳-۲۱۸۴-۲۱۸۵-۲۱۸۶-۲۱۸۷-۲۱۸۸-۲۱۸۹-۲۱۹۰-۲۱۹۱-۲۱۹۲-۲۱۹۳-۲۱۹۴-۲۱۹۵-۲۱۹۶-۲۱۹۷-۲۱۹۸-۲۱۹۹-۲۲۰۰-۲۲۰۱-۲۲۰۲-۲۲۰۳-۲۲۰۴-۲۲۰۵-۲۲۰۶-۲۲۰۷-۲۲۰۸-۲۲۰۹-۲۲۱۰-۲۲۱۱-۲۲۱۲-۲۲۱۳-۲۲۱۴-۲۲۱۵-۲۲۱۶-۲۲۱۷-۲۲۱۸-۲۲۱۹-۲۲۲۰-۲۲۲۱-۲۲۲۲-۲۲۲۳-۲۲۲۴-۲۲۲۵-۲۲۲۶-۲۲۲۷-۲۲۲۸-۲۲۲۹-۲۲۳۰-۲۲۳۱-۲۲۳۲-۲۲۳۳-۲۲۳۴-۲۲۳۵-۲۲۳۶-۲۲۳۷-۲۲۳۸-۲۲۳۹-۲۲۴۰-۲۲۴۱-۲۲۴۲-۲۲۴۳-۲۲۴۴-۲۲۴۵-۲۲۴۶-۲۲۴۷-۲۲۴۸-۲۲۴۹-۲۲۵۰-۲۲۵۱-۲۲۵۲-۲۲۵۳-۲۲۵۴-۲۲۵۵-۲۲۵۶-۲۲۵۷-۲۲۵۸-۲۲۵۹-۲۲۶۰-۲۲۶۱-۲۲۶۲-۲۲۶۳-۲۲۶۴-۲۲۶۵-۲۲۶۶-۲۲۶۷-۲۲۶۸-۲۲۶۹-۲۲۷۰-۲۲۷۱-۲۲۷۲-۲۲۷۳-۲۲۷۴-۲۲۷۵-۲۲۷۶-۲۲۷۷-۲۲۷۸-۲۲۷۹-۲۲۸۰-۲۲۸۱-۲۲۸۲-۲۲۸۳-۲۲۸۴-۲۲۸۵-۲۲۸۶-۲۲۸۷-۲۲۸۸-۲۲۸۹-۲۲۹۰-۲۲۹۱-۲۲۹۲-۲۲۹۳-۲۲۹۴-۲۲۹۵-۲۲۹۶-۲۲۹۷-۲۲۹۸-۲۲۹۹-۲۳۰۰-۲۳۰۱-۲۳۰۲-۲۳۰۳-۲۳۰۴-۲۳۰۵-۲۳۰۶-۲۳۰۷-۲۳۰۸-۲۳۰۹-۲۳۱۰-۲۳۱۱-۲۳۱۲-۲۳۱۳-۲۳۱۴-۲۳۱۵-۲۳۱۶-۲۳۱۷-۲۳۱۸-۲۳۱۹-۲۳۲۰-۲۳۲۱-۲۳۲۲-۲۳۲۳-۲۳۲۴-۲۳۲۵-۲۳۲۶-۲۳۲۷-۲۳۲۸-۲۳۲۹-۲۳۳۰-۲۳۳۱-۲۳۳۲-۲۳۳۳-۲۳۳۴-۲۳۳۵-۲۳۳۶-۲۳۳۷-۲۳۳۸-۲۳۳۹-۲۳۴۰-۲۳۴۱-۲۳۴۲-۲۳۴۳-۲۳۴۴-۲۳۴۵-۲۳۴۶-۲۳۴۷-۲۳۴۸-۲۳۴۹-۲۳۵۰-۲۳۵۱-۲۳۵۲-۲۳۵۳-۲۳۵۴-۲۳۵۵-۲۳۵۶-۲۳۵۷-۲۳۵۸-۲۳۵۹-۲۳۶۰-۲۳۶۱-۲۳۶۲-۲۳۶۳-۲۳۶۴-۲۳۶۵-۲۳۶۶-۲۳۶۷-۲۳۶۸-۲۳۶۹-۲۳۷۰-۲۳۷۱-۲۳۷۲-۲۳۷۳-۲۳۷۴-۲۳۷۵-۲۳۷۶-۲۳۷۷-۲۳۷۸-۲۳۷۹-۲۳۸۰-۲۳۸۱-۲۳۸۲-۲۳۸۳-۲۳۸۴-۲۳۸۵-۲۳۸۶-۲۳۸۷-۲۳۸۸-۲۳۸۹-۲۳۹۰-۲۳۹۱-۲۳۹۲-۲۳۹۳-۲۳۹۴-۲۳۹۵-۲۳۹۶-۲۳۹۷-۲۳۹۸-۲۳۹۹-۲۴۰۰-۲۴۰۱-۲۴۰۲-۲۴۰۳-۲۴۰۴-۲۴۰۵-۲۴۰۶-۲۴۰۷-۲۴۰۸-۲۴۰۹-۲۴۱۰-۲۴۱۱-۲۴۱۲-۲۴۱۳-۲۴۱۴-۲۴۱۵-۲۴۱۶-۲۴۱۷-۲۴۱۸-۲۴۱۹-۲۴۲۰-۲۴۲۱-۲۴۲۲-۲۴۲۳-۲۴۲۴-۲۴۲۵-۲۴۲۶-۲۴۲۷-۲۴۲۸-۲۴۲۹-۲۴۳۰-۲۴۳۱-۲۴۳۲-۲۴۳۳-۲۴۳۴-۲۴۳۵-۲۴۳۶-۲۴۳۷-۲۴۳۸-۲۴۳۹-۲۴۴۰-۲۴۴۱-۲۴۴۲-۲۴۴۳-۲۴۴۴-۲۴۴۵-۲۴۴۶-۲۴۴۷-۲۴۴۸-۲۴۴۹-۲۴۵۰-۲۴۵۱-۲۴۵۲-۲۴۵۳-۲۴۵۴-۲۴۵۵-۲۴۵۶-۲۴۵۷-۲۴۵۸-۲۴۵۹-۲۴۶۰-۲۴۶۱-۲۴۶۲-۲۴۶۳-۲۴۶۴-۲۴۶۵-۲۴۶۶-۲۴۶۷-۲۴۶۸-۲۴۶۹-۲۴۷۰-۲۴۷۱-۲۴۷۲-۲۴۷۳-۲۴۷۴-۲۴۷۵-۲۴۷۶-۲۴۷۷-۲۴۷۸-۲۴۷۹-۲۴۸۰-۲۴۸۱-۲۴۸۲-۲۴۸۳-۲۴۸۴-۲۴۸۵-۲۴۸۶-۲۴۸۷-۲۴۸۸-۲۴۸۹-۲۴۹۰-۲۴۹۱-۲۴۹۲-۲۴۹۳-۲۴۹۴-۲۴۹۵-۲۴۹۶-۲۴۹۷-۲۴۹۸-۲۴۹۹-۲۵۰۰-۲۵۰۱-۲۵۰۲-۲۵۰۳-۲۵۰۴-۲۵۰۵-۲۵۰۶-۲۵۰۷-۲۵۰۸-۲۵۰۹-۲۵۱۰-۲۵۱۱-۲۵۱۲-۲۵۱۳-۲۵۱۴-۲۵۱۵-۲۵۱۶-۲۵۱۷-۲۵۱۸-۲۵۱۹-۲۵۲۰-۲۵۲۱-۲۵۲۲-۲۵۲۳-۲۵۲۴-۲۵۲۵-۲۵۲۶-۲۵۲۷-۲۵۲۸-۲۵۲۹-۲۵۳۰-۲۵۳۱-۲۵۳۲-۲۵۳۳-۲۵۳۴-۲۵۳۵-۲۵۳۶-۲۵۳۷-۲۵۳۸-۲۵۳۹-۲۵۴۰-۲۵۴۱-۲۵۴۲-۲۵۴۳-۲۵۴۴-۲۵۴۵-۲۵۴۶-۲۵۴۷-۲۵۴۸-۲۵۴۹-۲۵۵۰-۲۵۵۱-۲۵۵۲-۲۵۵۳-۲۵۵۴-۲۵۵۵-۲۵۵۶-۲۵۵۷-۲۵۵۸-۲

رواہ البیہقی فی کتاب الزہد وعن عبد اللہ بن عمر بن الخطاب قال جاء رجل الى رسول الله
 صلى الله تعالى عليه وآله وسلم فقال يا رسول الله كم أعف عن الخادم فصمت عنه
 رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ثم قال يا رسول الله كم أعف عن الخادم قال كل
 يوم سبعين مرة رواه مسلم في صحيحه كثر من دعاكويان نیازمند بعض اشرف علی
 حضرت سلطان الاسلام ظل الله تعالى علی الانام باسط مہاد العدل والانصاف
 ہاد ماسیس الجور والافسار سے خلیفہ ملک الافاق بطونہ والحق کا مدد
 آیتہ سلکاً بخوم حول ذلہ العالمون کما تری الحجیم بیت اللہ معترکاً حضرت امیر
 المؤمنین انوار اللہ بزہانہ میرساند و اظہار نیاز مندی و خاکساری و ادائے شکر و شہاد
 نعمت امن و امان رونق اسلام و قوت شعائر آن میناید و بوظیفہ دعائے از دیار و عمر و
 اثہت و طف و نصرت کہ از مدت دید بان انس و الفیت یافته است در زاویہ نامردی
 و گوشہ شکستگی با جمعی از دویشان شہغال وار و اذان رو کہ این دعا از صمیم قلب است
 و عن ظہر الغیب امید است کہ قرین اجابت باشد آفتاب دولت و سلطنت بر افق مجتد
 و علی تابان باد بالنبی الامتی و الہ الامجاد علیہ و علیہم الصلوٰت و
 التسلیمات و التحیات و البرکات العکسہ

مکتوب ہستم

نہ

بیت

شیخ محمد صدیق سرہندی در رفع شبہ کہ بر معنی کلمہ طیب کہ نزد قوم بلاموجود الا اللہ مقرر
 است نمودہ بود۔ پسیم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین
 اضططے صمیمہ شریفہ رسیدہ سبب مسرت گردید چون شملہ سلامتی و جمعیت اجنبہ ہوسرت
 بر مسرت بخشید توقع کہ ہمہ برین بمنوال باز سال احوال خیر مال مبتہج و مسرور میساختہ باشند
 لہ نور اہت پسیم اول و شہید ہائے روح و غنیمت و دفع اہل غیبت ہنگامی

نہ

جزو

تا

چ

بر

از

نوشته بودند که لا اله الا الله و شریعتی که نفی و یکے اثبات آیا ازین
 نفی نفی ماسوی الله مراد است یا نفی آله باطله منجید ما هر دو معنی مجوز است سالکان این
 راه اکثر بمعنی اول تکرار میکنند و با خدا این کلمه طیبه نفی وجود و کمالات تابعه وجود از خود
 مینمایند و از هستی موهوم منخل گشته نیستی و عدمیت ذاتی مستحق میگردند و فنا که
 رکن عظیم ولایت است حاصل مینمایند نوشته بودند که اگر نفی ماسوی الله مراد باشد
 هیچ تضایقه نیست متحد و ماشیه که بر شوق ثانی ایراد کرده اند اینجا نیز وارد میشود و محصل
 تضایقه میگردد چرا که اگر ماسوی الله موجود است نفی ما منفی میگردد و اگر موجود نیست نفی
 آن تحصیل حاصل است در جواب گوئیم که سالک تکرار این کلمه بعنوان لا مقصود الا الله
 میکند و باین تکرار نفی مقاصد و مرادات خود مینماید هر مراد و مقصود است سکندری این راه
 است سالک تا از مرادات خود خبر آید هیچ مقصود غیر از حق سبحانه در ساحت سینه او
 نماند و تعلق حتی و سلمی او از انشیها گشته نشود بحوالی بارگاه عزت راه نیابد مصرع
 در تو یک آرزو و ابلیس شست و دج فلا اشکال اگر بعنوان لا موجود گوئیم هم محظوظ
 مدفع است چه برین تقدیر گوئیم ماسوی الله موجود نیست تعدوم است لیکن موجودات
 مصرع ماعد نهائیم بستیها نماند درنگ دایره موهوم که از گردش نقطه جواله بهم رسیده
 است بنا بر آن در زمین عوام و متخسین سالک بعنوان موجود مقرر شده است
 سالک بتکرار این کلمه نفی وجود آن مینماید تا از غلط حس بر آید و از جهل مرکب وارد و در
 دیده بصیرت او جز یک موجود نماند و در وصف خاص او که وجود است دیگر را شرکت نبود
 نوشته بودند که اگر مراد نفی آله است که معقده کفارت پس ما را که نه آله باطله در ذهن است
 و نه در خارج گفتن این نفی و اثبات چه فائده دارد و ما فائده آن تیرگی است از کفر و
 بیزاری است از شرک و تجدید ایمان است و اثبات توحید در حدیث آمده است

مسئله پس دل شایع تضایقه نیست چگونه راست می آید ؟ مسأله اذ یكون الخلق لا مقصود الا الله وهذا صحیح من غلب
 تکلف ؟ مسأله یعنی نسب موجودات به خودش ؟ مسأله ما لان انما لان خود ؟

جَدُّوْا اِيْمَانَكُمْ بِقَوْلِ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ بِهَرِ كَفَرْنَ اَنْ جَنَدِيْنَ خَسَنَاتِ صَانِعِ اَوْ مَيُونِيْسِيْنَ
 كَفَارَتِ جَنَدِيْنَ سَيِّئَاتِ مَيَانِيْنَ وَ دَرِ حَدِيْثِ سِتِّ مَنْ قَالَ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَ مَدَّةً هَاهُنَا
 اَرْبَعَةُ اَلْفٍ مِّنَ الْكُتُبِ وَ دَرِ الْاَلْفِ اَلْفِ مِائَةِ اَلْفِ سِتِّ سَالِكِيْنَ رَاةِ الْكُتُبِ بَعْنِ اَوَّلِ تَكَرُّرِ مَيَكْنِيْنَ نُوْشْتِ
 بُوْدَن اَكْرَفِي الْوَاقِعِ اَلِهَ بِالْاِطْلَاقِ بُوْدَن اَلِهَ بِيْ نَفِيْ اَنْ تَحْصِيْلُ حَالِ سِتِّ وَ اَكْرَفِي بُوْدَن اَلِهَ
 اَزِ نَفِيْ اَوْ مَعْنِيْ نِيْشُوْدُ وَ مَوْجُوْدُ نَفْسِ الْاَمْرِ مَعْدُوْمُ نِيْشُوْدُ وَ مَعْنِيْ نَفْسِ الْاَمْرِ بُوْدُ
 نِيْ اَيْدِ مَعْدُوْمِ اِيْنَ شَبِيْهِ بَرَقْدِ رِيْسِيْتِ كِه اَزِ لَا اِلَهَ لَا مَوْجُوْدُ خَامِيْمِ وَ نَفِيْ وَ جُوْدِ اَلِهَ كُنِيْمِ لِيْكِنِ
 اَكْرَفِي اسْتَحْقَاقِ عِبَادَتِ اَنْ نَايِمِ وَ مَعْنِيْ كَلِمَةُ طَيِّبَةٍ لَا سَتَحَقُّ لِلْعِبَادَةِ وَلَا مَعْبُوْدِيَا حَقُّ اِلَّا
 اَللهُ كُوْنِيْمِ چنانچہ علمِ اَلِهَ اَنْدَ اَسْبَحْ شَبِيْهِ اَرْ دِيْشُوْدُ وَ اَنچہ نُوْشْتِ اَنْدَ كِه مَوْجُوْدُ نَفْسِ الْاَمْرِ
 مَعْدُوْمُ نِيْشُوْدُ وَ مَعْدُوْمُ بُوْدَن اَيْدِ اِيْنَ ہر دو مقدمہ در حيز منع ست بر اصول اسلام
 درست نيشود و مذہب حکماست كَمَا حَقَّقَ فِيْ مَوْضِعِهِ وَ السَّلَامُ عَلَيَّ مِنْ اَتَّبَعَ الْهُدٰى قَالَتُمْ
 مُتَابَعَةُ الْمُصْطَفٰى عَلَيْهِ وَ عَلٰى اٰلِهِ مِنَ الصَّلٰوٰتِ وَ السَّلَامٰتِ اَفْضَلُهَا وَ اَكْمَلُهَا

بنفی

مکتوب ہشتم (۸)

بِخَوَاجَةِ عَبْدِ اِسْلَامِ خَانِيْ وَ حَلِّ سَوَالِ اَوَّلِ تَطْبِيقِ دِيْمِيَانِ قَوْلِ مَشَايِخِ لَا يَدْكُرُ اللهُ اِلَّا
 اللهُ كِه ثَانِي وَ جُوْدِ سَالِكِ سِتِّ وَ دَرِ آيَةِ كَرِيْمَةِ كِيْ مَسْتَحَقُّ كَثِيْرًا وَ نَدَّ كُرْكُ كَثِيْرًا اَكْمَلْتِ
 وَ جُوْدِ اَكْرَسْتِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ سَلَامٌ عَلٰى عِبَادَةِ الَّذِيْزِ اَصْطَفٰى
 نُوْشْتِ بُوْدَن كِه دَرِ كَلِمَاتِ اَكَا بَرِ وَاقِعِ شَدِ اَسْتِ مَا قَالَ اللهُ اِلَّا اللهُ وَ لَا يَدْكُرُ اللهُ
 اِلَّا اللهُ وَ اَمْتِثَالِ اَنْ اَزِيْنَ نَفِيْ وَ جُوْدِ اَكْرَفِيْ مَوْجُوْدِ وَ اَزِ آيَةِ وَ اَذْكُرْ رَبَّكَ اِذَا نَسِيتَ

۱۵ یعنی ہر کجوبی این کلمہ طیبہ را بگفتہ و در از کہ آید یعنی بد خدا را اَلہ را از بر لے بماند و نَفیِ اَلہ بیت غیر حق سبحانہ اقلندہ
 شود و بر طرف گردانیدہ شود چہ ہزار از گناہاں کَلان لے و اعلم انہ استحب العلماء ان يعد الصوت بقول لَا اِلَهَ اِلَّا
 اللهُ وَ الْحَدِيثُ هَذَا فِيْ كِتَابِ الْعِبَادَةِ فِيْ مَذْكُورَةِ الْمَوْضُوعَاتِ ۱۶ ۱۷ وَ اَنْ فِرَ مَجْرُزِ سِتِّ ۱۸ ۱۹ قَرَرِ دَرِ حِزِّ مَنَعِ
 مَنِيْ مَنَعِ سِتِّ وَ سَلَامِ سِتِّ وَ لِيْلِ سِتِّ وَ لِيْلِ بَرَانِ بَايْدِ اَوْرِدِ ۲۰ ۲۱ پُر شایانہ بَسْمَلِ اَزِ دِيْمَا

وآیہ کی نیتِ کثیرا وَاذْذُکُکَ کثیرا ووجود اگر معلوم است تطبیق چہ باشد بر آنند کہ
 بندہ بسیر و سلوک ہرگز حق نشود و در سبب وقت قید امکانی ازو سے زوال پذیر و بدیت
 یہ روی زمین در دو عالم ۛ جدا ہرگز نشد واللہ اعلم
 لیکن سالک در ہنگامِ محویت و ہستہ لکان تعین امکانی خود را متحقق بوجود حقانی و مخلوق
 باخلاق او تعالیٰ میابد و در عبادات و اذکار و جز آن وجود خود را در میان نے بیند و لا
 یذکر اللہ الا اللہ و امثال آنرا پر زبان سے آرد پس این معانی در شہود سالک است و پس
 عہ کے کو در خدا گم شد خدا نیست پس آنچه از آیہ کریمہ معلوم است حقیقت و نفس
 الامریت و آنچه در کلام اکابر واقع شدہ است معمول بر تشبیہ و تجویز است دیگر آنچه در
 کلام اکابر واقع شدہ است مَا قَالَ اللہُ الْاَللہُ مُراد از اللہ خاتمہ و جوت کہ جامع اسما و
 صفات و شئیون و اعتبارات است چہ فنا و بقا درین مراتب است و آنچه در آیتہائے
 قرآنی واقع است مُراد از ان مرتبہ ذات است پس در مرتبہ صفات و اعتبارات چونکہ نفی
 وجود سالک است باعتبار فنا و ہستہ لاک مَا قَالَ اللہُ الْاَللہُ لست و درست است در
 مرتبہ ذات بے ملاحظہ اعتبار سے از اعتبارات فنا و بقا مقصود نیست پس اگر را در ان
 موطن نسبت اثبیتیت با مذکور است ہر چند با اصول خود فنا و بقا یافتہ باشد پس
 در اینجا وَاذْذُکُکَ و کی نیتِ کثیرا صادق بود ۛ ۛ

اثر

مفسر

در آنجا

مکتوب (۹) ہم

دہشتہ

مشرق و شمس

بقاضی عنایت اللہ در نصائح ضروریہ و در تعلیم طریقہ علیہ کہ غائبانہ از آنحضرت طلب نمودہ
 بود بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ الْعَلِیِّ الْاَعْلٰی وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ
 مُحَمَّدٍ وَاٰلِہٖ وَسَلَامٍ اٰمَنَّا بِحَدِّ صَیْفِہِ گرامی کہ نامزد این مسکین نمودہ بودند پور و آن مہیج و
 مشرف گردید و اگر رفتاری ملاوین حق جل و علا از اشد امراض قلبیہ است فکرا لہ ان

از اینهم تمام است مصرع در خانه اگر کس است یحرف لب است . مکتوب شریف بعد رسیدن
و مطالب نمودن گم شده توقف در جواب آن همین شد که هرگاه بهم رسد بعد نظر ثانی جواب
آن نوشته شود تا حال بهم نرسید تا چار بکار چند تصدیق ده گشت اظهار شوق و انجا از دور
طلب نموده بودند این شوق را نعمت عظمی دهند و این در در اسراره سعادت تصور فرمایند عزیز
گفته است اگر بخوانی داد نداده خواست حق سبحانه آتش این شوق را شعله سازد و
شعله طلب را سر بلند گرداند تا از ماسوی الله بکل یگانه کند و از کاشاکش لاطائل تمام وار ماند
طلب طریقه نموده بودند مخدوم مادر کار در طریقه ما بر صحبت است بصحت و توجیه پیر کارل
طالب صادق ترقیات میفرماید و بد ابرج قرب عروج میکند این معامله به پیام و نوشتن
راست نیاید بهر حال طریقه را بنویسد عمل کنند از خلوت بهتر است فرود گزدارم از شکر
جز نام بهر زمین بے بهتر که اندر کام زهره بداند که اول شرط این راه توبه است توبه
بکنند و بگویند خداوند ابر کناست و تقصیر که از من بوقع آمده است بدستگلی من یا بیدستگلی
من ازان توبه کردم و بر شتم و نه بار این استغفار بخوانند استغفر الله العظیم الذی
لا اله الا هو النحی القیوم و انوب الیه بعد ازان زبان بکام چسپانند و بهار بپزند
و متوجه قلب صنوبری که آشیانه حقیقت جامع قلبیه است و محل آن پهلوی چیست
زیر پستان چپ گردند و زبان دل تکرار لفظ مبارک الله الله بکنند چنانچه در دل حرف
بگذرانند درین ذکر جبریس دم نکنند و نه دم را در ذکر داخل دهند و دم بطور خودی آمده باشد و زبان
را اصلا حرکت ندهند و مداومت برین ذکر نمایند چه در نشستن و چه در برخاستن و چه در
خواب و چه در خفتن با وضو و بی وضو همه وقت بگویند گفته اند دست بکار دل بیار محل نظر
مولی دل است دل پاک باید داشت و از التفات بآودن حق سبحانه کیس باید کرد و بیعت

طلب

بیت

در عمل از اعمال

یعنی از ضرورتین ضروریات است ۱۰ یعنی اگر حق سبحانه و تعالی اراده داد و مهربانی نمودن نداشته این خواست و
شوق و اراده و پیدائش پس این شوق و اراده علامت عنایت حق است جل جلاله ۱۱ در فی الحدیث من قال هذه الکلمه
عفوله وان کان قد فر من الزحف فی دایه من قال ثلث مرات و فی دایه خمس مرات عفر له وان کان علیہ مثل ذلک یحرم ما خیر

کن

ذکر گوذرتا زبان ست + پاکی دل ز ذکر حسانت
وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَعَلَىٰ سَائِرٍ مِّنْ أَشْبَعِ الْهَدَاةِ +

مکتوب دهم (۱۰)

بیرزا

بمزا الطیف بخاری و در غیب بر ما اوست ذکر و تحریر بر تحصیل قنای قلبی بِسْمِ اللَّهِ
الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْأَعْلَىٰ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَىٰ رَسُولِهِ مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْوَرَىٰ وَعَلَىٰ آلِهِ
وَصَحْبِهِ الْبَرَّةِ الثَّقَىٰ آخِوَالِ وَأَوْصِيَاءِ فَقَرَأَ اِنْ صَدَقَ سَتُوجِبُ حَمْدُ اميد که آن عزیز
الوجود نیز سلامت و بجا فیت بود و بر جاده شریعت علیته و سنت سنیة مستقیم و مستقیم
باشند و از قشر لب آیند و از لفظ یعنی گرانید خوش گفت بیت توے ز وجود خوش فانی
رفته ز حروف در معانی + اوقات را بذر و فکر نمود و از در کتب مرصیات مولای حقیقی
جل شانہ بجان کوشند و خدمت رفعت شمرند و توشه آخرت را آماده سازند چندان بر اوست
بذکر قلبی نمایند که ذکر و حضور ملکه دل شود و صفت لازمه او گردد که بتقی متقی نشود چنانچه
سمع صفت سامعه و بصر صفت باصیره و انقطاع تام دل را از مایوسنی حاصل شود و نیایان
ما دون او تعالی نمایند بحدی که اگر بتکلف مایوس بیاد او دهند یادش نیاید این حالت
معبر بفتای قلبی است و منزل اول است از منازل اصول مصرع این کار و دولت است
کنون تا گرد دهند + قی و ماکر ماصلاح آثار تقوی شعار شیخ عبد الرحمن از عزیزان است و
از دوستان صمیم هر قدر رعایت و تفقد حال مشارالیه خواهند فرمود بیب ستر فقر خواهد شد

بیرزا

میشی

بسم الله الرحمن الرحيم

مکتوب یازدهم (۱۱)

بسم الله الرحمن الرحيم

بمحر باقر لاهیوری در ذکر بعضی از مضامین ضروری و آنکه بعضی از اقسام اجازت موقوف بر
کمال مجاز که نیست + بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الْحَمْدُ

عَلَى كُلِّ حَالٍ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ الْاَكْتِمَانِ الْاَكْمَلَانِ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَخَاتَمِ
 النَّبِيِّينَ وَالْاِئِمَّةِ كُلِّ وَسَائِرِ الصَّالِحِينَ. صحیفہ گرامی کہ از راہ محبت ارسال داشته بودند رسید
 خوشوقت گردانید باید که ہمیں عن منوال احوال را نویسان باشند کہ سبب توجہ غائبانہ است
 آنچه از سرگذشت خود و مقدمات طلب و هجوم و ساوِس اولاً و قلبت آن ثانیاً و از حلاوت
 ذکر و ظهور اَشواق و اذواق نوشته بودند ہمہ بوضوح انجامید خوش گنت بیت
 بصلح تاسم صمدار از پا افگند شوقم . کہ نور و ازم و شاخ بست آشیان دارم
 چون درین راہ در آمدہ اید مروانہ در آید و لوازم طلبکاری را کار فرماید و عروہ و نفی شریعت
 غرار از دست نہید و سخن نبویہ را علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام و النجیۃ بزدن
 محکم گیرید و از بدعت و صحبت مبتدع محترز باشید و کمر ہمت را در خدمت مولائے حقیقی
 جلّ سلطانہ چست بر بندید و دوام توجہ و اقبال بہ جناب قدس او تعالی از اجل نعم
 دانید و استہلاک و ضحلال مد فضاے اطلاق عظیم مقاصد شمرید و ہر چه مانع و
 منافی آن دولت باشد صد فرسنگ راہ از ان بگریزید و بر محبت و اطاعت شیوخ مستقیم
 باشید کہ در این راہ بر آن ست گفتمہ اند فنا فی الشیخ مقدمہ فنا فی اللہ است اجازت
 کہ بشما گفتمہ آمد موافق آن بعمل آید این نوع اجازت برائے آنست کہ چند کس یکجا
 نشسته مشغول کنند در طریقہ ما از تنہا نشستن این روش بہتر است تا فیض یکدیگر بہرہ من
 منعکس شود و توقف بر کمال مجازہ نہ نیست این قدر بہتر است کہ او سر حلقہ سے شود و درین
 ضمن ہم تربیت اوست و ہم تربیت سترشدان او جن بسجوانہ بدرجات کمال و امکان
 ترقیات دہد و از عجب و پندار برہنہ نادرہ. وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَعَلَىٰ سَائِرِ مَنْ اتَّبَعَ
 الْهَدَىٰ وَالتَّرَمُّ مَتَابَعَةُ الْمُصْطَفَىٰ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ الصَّلَوَاتُ وَالسَّلَامَاتُ
 وَالْبَرَكَاتُ الْعُلَىٰ.

بیت

پیش
اقتضیظہر
بہرہ من
قد است

۱۔ بعض اول و ضم و دوم و سکون ثانیہ شش و پنج قاف یعنی دستاویز محکم و عروہ کہ بمعنی رسن شہرت دارد و خطاست ۲۔ غایت

مکتوب دوازدهم (۱۲)

بمحافظة محمد شریف لاہوری در تذکرہ بسم اللہ الرحمن الرحیم بعد الحمد والصلوة
 وتسلیم الدعوات میرساند احوال و اوضاع اینجند و مستوجب حمدت و المسؤل من اللہ
 سبحانہ عافیتکم و استقامتکم علی جاذبة الشریعة العلیة و التثنية السنية المصطفی
 علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام و النجیة فانہا ملک الامر و مدار النجاة و دونه خروط
 القتل و احوال را نوسان باشند و توشہ آخرت را آلودہ سازند و گریہ سحر را معتمد شمارند و روزیہ
 بودند من استوی یوماء فهو مغبون و دوستان را بدعائے سلامتی خاتمہ یاد آرند و السلام
 علیکم و علی سائر من اتبع الهدی و التزم متابعة المصطفی علیہ و علی الہ الصلوٰۃ
 و التسلیمات و البرکات علی +

مکتوب سیزدهم (۱۳)

نیز بمحافظة محمد شریف لاہوری در موعظت بسم اللہ الرحمن الرحیم بعد الحمد والصلوة
 و تسلیم الدعوات میرساند مکتوب شریف کہ در نیولا ارسال داشته بودند رسیدہ سبب
 مسرت گردید جمعیست باشند و ہموارہ در ترقی بودند من استوی یوماء فهو مغبون چون
 نسبت شما باین اکابر قویست امید اریہاست باجملا آنچه نقدست از اینبار دارند و شکر
 آن بجا آرند لکن شکر کم لازید نگم و آنچه نسیم است مترصد حصول آن باشند فان
 المرء مع من احب گریہ سحر را معتمد شمارند و توشہ آخرت را آلودہ سازند جلالت الزاجفة
 تشبہا الزادۃ جاء الموت بخلافہ جاء الموت بما فیہ مامل از دوستان
 دُعائے سلامتی خاتمہ است والسلام

لے عرایں کتال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ذهب ثلث الليل قام فقال يا ايها الناس اذكروا الله اذكروا الله
 اذكروا الله حاشايت لاحقة تنبعها الزادۃ جاء الموت بما فیہ مامل از دوستان دُعائے سلامتی خاتمہ است والسلام

مکتوب چہارم (۱۴)

باسلام خان در انوار عشق و خواص آن بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله العلي الاعلى
والصلوة والسلام على رسوله المجتبیٰ وعلى سائر عبادہ الذین اصطفیٰ، الرغبات نامہ
گرامی کہ بصحوب ڈاک چکی ارسال داشته بودند رسید چون شعر از سلامتی آن مشفق مع تواب
بود سبب فرحت فراوان گردید اظهار گلمندی از قلیت ارسال مراسلات نموده بودند مگر ما
فقیر و این معنی بسیار کامل است مع ذلک مترودان آن حدود ہم کم اند معذور خواهند شد
خدا نخواست باشد جل شانه که در نسبتها قصور و در محبتها قصور رفته باشد بلکه بظلال
زمان امید است کہ نسبت معنوی بیفزاید و برود شہور آتش شوق مشتعل شود و بادہ محبت
در جوش آید شے شراب کہنہ مالوت و کردار و ہر چند کہ کل جدید کیند لیکن شوق
و محبت ہر قدر کہنہ بود و دیرینہ تر باشد نشے دیگر ارد و ثمرات بے اندازہ بخشد حب قدیم
کہ سلسلہ وجود و ایجاد را جنبا نیدہ است و عشق دیرینہ است کہ عاشق را از معشوق جدا نماند
و شوق ازلی است کہ آتش شوق بمعشوق منتسب گردانید و بر شوق حادث غالب آمدہ محب
معاملہ است عشق ہر چند فشا ظهور و افکار گشتہ و کثرت را از وحدت نمودار ساختہ است
نسبت انحلال کثرت و واسطہ استہلاک و قنائے عاشق در معشوق ہم عشق است عرفان
رقی بجنہ الاضداد شے در عشق چنین بود عجیبها باشد و ظہور اثینیت مقتضائے
ذات عشق است چہ نسبت را از وجود اثین چاہد نبود و محبت بے محب و محبوب صورت
نہ بندد و تمجید اثینیت تقاضائے صنعت عشق است کہ بالحد المنتسبین قائم است یا
گوئیم کہ عشق معشوق مثبت اثینیت است و وجود عاشق میخاہد و عشق عاشق سبب محبت
عاشق است و نافی اثینیت فنا و محویت عاشق کمال بے جذب معشوق صورت نمے بندد

فی الدین حسین الملقب اسلام خان السوی علیہ السلام - ۱۵۱ -

سلاج
کل موجود از آید است از انوار

ابت

خ معرق
نسبتین

صفت

۱۵ روز گن بآن اطراف ۱۶ سک و یک مشتق ایہا ۱۷ سک اشارت است بخدیث کہ وارد است ازین باب ۱۸ سک
یعنی نہرا کہ عشق نسبت است و نسبت با از وجود ۱۹

پس حمد و دین باب نیز عشق معشوق آمد خوش گفت بیت ادائے حق محبت عین
است زدوست + و گرنه عاشق مسکین هیچ خورسندست + وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ
عَلَىٰ سَائِرِ مَنْ اتَّبَعَ الْهُدَىٰ وَاللَّزِمَ مُتَابِعَةَ الْمُصْطَفَىٰ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ الْإِبْرَصَلَوَاتِ وَ
التَّسْلِيمَاتِ وَالْبَرَكَاتِ وَالنَّحِيَّاتِ الْعُلَىٰ +

مکتوب پانزدهم (۱۵)

نیز باسلام خان در بیان آنکه آدمی را ناگزیر است که تامل نماید که برائے فدا چه آماده کرده است
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ أَصْنَفَ مَا حَمَدَهُ جَمِيعُ خَلْقِهِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ
عَلَىٰ جَنِّبِهِ مُحَمَّدٍ خَيْرِ خَلْقِهِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ الَّذِينَ أَقَامُوا الدِّينَ وَلَحِقُوا الشَّيْئَةَ مِنْ خَلْقِهِ
أَحْوَالِ وَأَوْضَاعِ فَقَرَأَ هَٰذَا مَدَدُ وَدُسْتُ حَمْدُ الْمَسْئُولِ مِنَ اللَّهِ عَالَمَ سَلَامَتِكُمْ وَ
اسْتِغْنَاءِ مَتَكُمْ ظَاهِرًا وَبَاطِنًا قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَ
لَتَنْظُرَ نَفْسٌ مِمَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ هِيَ بِكُلِّ نَازِئَةٍ كَمَا تَحِلُّ كُلُّهُ وَقَدَرُ فِدَايِ خُودِ تَامِلِ
نماید و نیک بنگرد که برائے خود چه موجود که مقدار آن پنجاه هزار سال است چه آماده کرده است و از
حَسَنَاتِ او کدام قابل قبول است و کدام لائق رزق و عن قوت سبحانه و تعالیٰ آدمی را عیب
و مهمل نیافریده است و بطور او نگذاشته تا هر چه داند بکند و هر طور خواهد بندد کافی نماید مقصد
از خلقت او ادائے وظائف بندگی است و تحصیل فنا و نیستی که حاصل معرفت است عباد
که در آن وجود عابد در میان است آن عبادت شایان جناب قدس نیست آنجا همه دین خالص
میخواهند و بشرکت رهنی نه و تعادلات و مخالفت نفس طلبند و ما بوالهوسان در پی

۱۵۰ بدانکه این آیه کریمه واقع است در سورة عشر و آیه قدس (۱۰۰) ۱۵۱ و در پنجاه هزار سال است بکریمه که واقع
است در سورة مایه و آیه تبارک فی یوم کلان مقدار و خمین الف سنه ۱۵۲ قال الله تبارک الف سبعین امسا
خلقکم عبدا و قال عز وجل یا حسبه الانسان ان یتراک سک ۱۵۳ قال الله تبارک و تعالیٰ و ما خلقت الجن و
الانس الا لعیبدون ای بعرفونی ۱۵۴ قال عز وجل الا لله الدین الخالص ۱۵۵

مُرَاتِبِ نَفْسِمْ وَدَرْ سَتِيفَارِ لَذَّتِ عَاجِلِ سَعِیْ دَارِیمِ نِهَاتِ نِهَاتِ دَمَاطَلَمُ اللَّهُ وَلَکِنْ
کَانُوا أَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُونَ مَمُولِ از دُوسْتَانِ دُمَائِ سَلَامَتِی خَاتَمِ سِتِ وَالسَّلَامُ
عَلَيْكُمْ وَعَلَى سَائِرِ مَنْ اتَّبَعَ الْهُدًى + +

مکتوب شانزدهم (۱۶)

بمجم صاویق پیر نصیر خان در جواب آنوله او در دُوسْتَانِ جامع که خود را با بسند شعی گرفته اند
در تیر ضلالت مانده اند و معتقدات ایشان نه بر وفق شریعت عزراست و در تحقیق وحدت
وجود و فوائد کلمه طیبه لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَمَا يَنْسِبُ ذَلِكَ، بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
اَللّٰهُ اَصْنَعَتْ مَا جَدَّ لَا جَمِيعُ خَلْقِهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی اَفْضَلِ الرُّسُلِ وَخَيْرِ
خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِهِ وَاصْحَابِهِ الَّذِيْنَ اَقَامُوا الدِّيْنَ وَحَافِظُوْا عَلَيْهِ مِنْ خَلْفِهِ +
اما بعد مکتوب مرغوب که از راه محبت فرستاده بودند رسیده خوشوقت ساخت و چون
متضمن عافیت و استقامت دوستان بود فرحت بر فرحت افزود و خدا را بخت آنکه از محبت
فقر اخالی نیستند و تقریب یاد آوری نمایند از احوال بعضی از ساکنان آن دیار نوشته
بودند و پار و از معتقدات ایشان را بیان نموده بودند بوضوح انجامید نوشته بودند که مذکور
توحید بسیار است همه اوست میگویند و اسم ذات میگویند که اسم کل است چنانچه اسم زید که آنچه
مذید است و وجود زید است همه اسم علیحده دارد پیش کجاست هر حضور اسم مذید است زید
بیچ جانمست همچنین در اینجا هم میگویند که حق سبحانه و تعالی باین قسم در جمیع اشیا بطور
آمده است و ابد الله بر باین طور گذشته و خواهد گذشت پس اگر هر شئی را الله بگوئیم حاضر باشد
که فناء مطلق نیست مگر بحسب ظاهر وجود و هویت متحد و اما مودای این عبارات نفی وحدت
و اثبات کثرت است که منافی مذہب محققان صوفیه است و انحصار وجود مطلق است در

سه توریه یکسر یا بنی که رنده در آن پاک شود. غیث سه یعنی مجموع عالم و مجموع موجودات +

وجود مقیدات یعنی وجود حق جہ و علا در وجود ممکنات منحصرست و مطلق را جز در مراتب
تقیدات وجودی نہ و بطلان آن اظهر من الشمس است چه لازم می آید کہ حق سبحانه
در وجود و سایر کمالات محتاج بکمکن باشد چنانچہ کلی طبعی کہ منحصرست در افراد و در وجود خود
محتاجست بآنها بلکه درین ضمن نفی واجبست تعالی و این کفر صریحست پس البتہ
وجود واجب تعالی درائے وجود ممکنات باید شمر و اثبات باید کرد و مطلق را درائے مقیدات
باید فهمید و باید دانست کہ برین تقدیر نسبت اثبیت در وجود واجب و وجود ممکن پیدا
میشود و قضیہ مقررہ است الا نشان متغایران و چون تغایر آمد اتحاد ذاتی میان
واجب و ممکن نشد این اشکالیت صغیہ کہ بر سئلہ وحدت وجود واردست زیرا کہ
اگر مطلق را منحصر در مقیدات میگویند کفر لازمست چنانچہ گذشت و اگر منحصر نیست وجود
علیہ دارد پس توحید و اتحاد نشد و اگر گویند اثبیت وقتی باشد کہ عالم موجود بود عالم
نزد اینها جز در وہم نیست میگویند الا عیان ما شئت و ائحة من الوجود گوئیم برین
تقدیر اتحاد ذاتی نشد و ہماوست نمیتوان گفت مہوم را با موجود چه اتحادست و کدام
عنیت و اگر ہماوست باین معنی گویند کہ ہما نیستند موجوداوست تعالی پس درست و
راست است لیکن درین هنگام ہماوست گفتن بطریق تجوز خواهد بود نہ بر سبیل حقیقت
چنانچہ صورت زید را کہ در آئینہ منعکس شود بر سبیل تجوز گویند کہ این صورت عین زیدست
و یازید را در آئینہ دیدم با بطلان ظہورات و عکوسش را بطریق تشبیہ و تنظیر عین علی میتوان
گفت نہ بحقیقت و نفی امر مگر آنکہ اصطلاح برین معنی نمایند کہ خارج از بحثست چنانچہ
اسد را چار گویند و اصطلاح بر بندہ فی الحقیقہ اسد است و چار چار اصطلاح اند
چار نشود و آنچه بعض اکابر گفته اند ہماوست نہ باین معنیست کہ مطلق تنزل نمود و منحصر
در مقیدات شدہ و تنزیہ تشبیہ شدہ است و مرتبہ تنزیہ نامزدہ حاشا کہ افراد اکابر آن باشد

سہ معنی پس لازمست و واجب کہ وجود واجب را تعالی ۱۲ است یعنی بر تقدیریکہ وجود واجب و مطلق تا اولیے وجود ممکن مقید
اثبات باید کرد و باید فهمید ۱۳ معنی موجودات خارجیہ ہستند و وجود نہ تشبیہ مانند

تَعَالَى اللَّهُ عَنْ ذَلِكَ عُلُوًّا كَبِيرًا بلکہ یا معنی است کہ ہمہ ظہورات اوست چنانچہ از کثرت
رسائل شیخ محی الدین عربی کہ سرآمد موجدان است و تاب جان او انجمنی واضح و لایح
و بران معنی اشکال وارد نمیشود و آنچه گفته اند کہ ابد اللہ ہر باین طریق گذشتہ و خواهد گذشتہ
این سخن قول است بقدم عالم و این کفرست و نیز انکار است از قداشیا کہ قرآن مجید
بأن ما طبق است كل شيء هالك الا وجهه و نفخ في الصور فصعق من في السموات
و من في الارض و نوشته بودند کہ بعثت باین طریق میگویند کہ این وجود از خاک است
خاک شود و از خاک گیاه روید و گیاه را حیوانات بخورند و گوشت آنرا شخصے خورد و از آن بط
شود و از لطفہ باز آدم شود و قیامت ہمین را گویند الخ بدانند کہ این انکار است از حشر و نزع
روز قیامت کہ کفر و الحاد و زندہ است و انکار است از احادیث و خصوص قرانی کہ روز
قیامت آمدنی است و مردمان از گور برانگیخته شوند و اولین و آخرین درجا معین جمع گرد
و حساب و کتاب در میان آید و میزان برپا شود و بطراط نصب کنند مومنان شقی از
بگذرند و بہشت روند و کافران در دوزخ افتند و بعد از آنکہ گرفتار شوند انکار این
کفر صریح است قال الله تبارك وتعالى فاذا نفخ في الصور نفخة واحدة و تجلج
الارض و الجبال فذککاذکة واحدة فيومئذ وقعت الواقعة و انشقت السماء
يومئذ و اهيته و الملك على ارجائه و يجل عرش ربك فوقهم يومئذ ثنية الى
الآيات نوشته بودند کہ میگویند نماز برائے مردم ظاہرین است و ذکر قلبی و عبادات و
برائے صافی و جود است و اگر نہ آدم و جمیع اشیا بعبادت مشغول اند سوائے عبادت ظ
اگر چه خود اطلاع ندارند و شریعت از برائے مردم ناقص عقل آنست و گسترانیدہ اند کہ ف
برپا نشود و نماز و سایر احکام شرعیہ را چنین میگویند از جهالت و نقصان عقل

بحث کی بحث

بحث نماز اور
احکام شرعیہ

۱۵ یعنی بعضی از ساکنان آن دیار ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰ ۱۰۱ ۱۰۲ ۱۰۳ ۱۰۴ ۱۰۵ ۱۰۶ ۱۰۷ ۱۰۸ ۱۰۹ ۱۱۰ ۱۱۱ ۱۱۲ ۱۱۳ ۱۱۴ ۱۱۵ ۱۱۶ ۱۱۷ ۱۱۸ ۱۱۹ ۱۲۰ ۱۲۱ ۱۲۲ ۱۲۳ ۱۲۴ ۱۲۵ ۱۲۶ ۱۲۷ ۱۲۸ ۱۲۹ ۱۳۰ ۱۳۱ ۱۳۲ ۱۳۳ ۱۳۴ ۱۳۵ ۱۳۶ ۱۳۷ ۱۳۸ ۱۳۹ ۱۴۰ ۱۴۱ ۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۵ ۱۴۶ ۱۴۷ ۱۴۸ ۱۴۹ ۱۵۰ ۱۵۱ ۱۵۲ ۱۵۳ ۱۵۴ ۱۵۵ ۱۵۶ ۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰ ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰ ۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰ ۲۰۱ ۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰ ۱۰۰۱ ۱۰۰۲ ۱۰۰۳ ۱۰۰۴ ۱۰۰۵ ۱۰۰۶ ۱۰۰۷ ۱۰۰۸ ۱۰۰۹ ۱۰۱۰ ۱۰۱۱ ۱۰۱۲ ۱۰۱۳ ۱۰۱۴ ۱۰۱۵ ۱۰۱۶ ۱۰۱۷ ۱۰۱۸ ۱۰۱۹ ۱۰۲۰ ۱۰۲۱ ۱۰۲۲ ۱۰۲۳ ۱۰۲۴ ۱۰۲۵ ۱۰۲۶ ۱۰۲۷ ۱۰۲۸ ۱۰۲۹ ۱۰۳۰ ۱۰۳۱ ۱۰۳۲ ۱۰۳۳ ۱۰۳۴ ۱۰۳۵ ۱۰۳۶ ۱۰۳۷ ۱۰۳۸ ۱۰۳۹ ۱۰۴۰ ۱۰۴۱ ۱۰۴۲ ۱۰۴۳ ۱۰۴۴ ۱۰۴۵ ۱۰۴۶ ۱۰۴۷ ۱۰۴۸ ۱۰۴۹ ۱۰۵۰ ۱۰۵۱ ۱۰۵۲ ۱۰۵۳ ۱۰۵۴ ۱۰۵۵ ۱۰۵۶ ۱۰۵۷ ۱۰۵۸ ۱۰۵۹ ۱۰۶۰ ۱۰۶۱ ۱۰۶۲ ۱۰۶۳ ۱۰۶۴ ۱۰۶۵ ۱۰۶۶ ۱۰۶۷ ۱۰۶۸ ۱۰۶۹ ۱۰۷۰ ۱۰۷۱ ۱۰۷۲ ۱۰۷۳ ۱۰۷۴ ۱۰۷۵ ۱۰۷۶ ۱۰۷۷ ۱۰۷۸ ۱۰۷۹ ۱۰۸۰ ۱۰۸۱ ۱۰۸۲ ۱۰۸۳ ۱۰۸۴ ۱۰۸۵ ۱۰۸۶ ۱۰۸۷ ۱۰۸۸ ۱۰۸۹ ۱۰۹۰ ۱۰۹۱ ۱۰۹۲ ۱۰۹۳ ۱۰۹۴ ۱۰۹۵ ۱۰۹۶ ۱۰۹۷ ۱۰۹۸ ۱۰۹۹ ۱۱۰۰ ۱۱۰۱ ۱۱۰۲ ۱۱۰۳ ۱۱۰۴ ۱۱۰۵ ۱۱۰۶ ۱۱۰۷ ۱۱۰۸ ۱۱۰۹ ۱۱۱۰ ۱۱۱۱ ۱۱۱۲ ۱۱۱۳ ۱۱۱۴ ۱۱۱۵ ۱۱۱۶ ۱۱۱۷ ۱۱۱۸ ۱۱۱۹ ۱۱۲۰ ۱۱۲۱ ۱۱۲۲ ۱۱۲۳ ۱۱۲۴ ۱۱۲۵ ۱۱۲۶ ۱۱۲۷ ۱۱۲۸ ۱۱۲۹ ۱۱۳۰ ۱۱۳۱ ۱۱۳۲ ۱۱۳۳ ۱۱۳۴ ۱۱۳۵ ۱۱۳۶ ۱۱۳۷ ۱۱۳۸ ۱۱۳۹ ۱۱۴۰ ۱۱۴۱ ۱۱۴۲ ۱۱۴۳ ۱۱۴۴ ۱۱۴۵ ۱۱۴۶ ۱۱۴۷ ۱۱۴۸ ۱۱۴۹ ۱۱۵۰ ۱۱۵۱ ۱۱۵۲ ۱۱۵۳ ۱۱۵۴ ۱۱۵۵ ۱۱۵۶ ۱۱۵۷ ۱۱۵۸ ۱۱۵۹ ۱۱۶۰ ۱۱۶۱ ۱۱۶۲ ۱۱۶۳ ۱۱۶۴ ۱۱۶۵ ۱۱۶۶ ۱۱۶۷ ۱۱۶۸ ۱۱۶۹ ۱۱۷۰ ۱۱۷۱ ۱۱۷۲ ۱۱۷۳ ۱۱۷۴ ۱۱۷۵ ۱۱۷۶ ۱۱۷۷ ۱۱۷۸ ۱۱۷۹ ۱۱۸۰ ۱۱۸۱ ۱۱۸۲ ۱۱۸۳ ۱۱۸۴ ۱۱۸۵ ۱۱۸۶ ۱۱۸۷ ۱۱۸۸ ۱۱۸۹ ۱۱۹۰ ۱۱۹۱ ۱۱۹۲ ۱۱۹۳ ۱۱۹۴ ۱۱۹۵ ۱۱۹۶ ۱۱۹۷ ۱۱۹۸ ۱۱۹۹ ۱۲۰۰ ۱۲۰۱ ۱۲۰۲ ۱۲۰۳ ۱۲۰۴ ۱۲۰۵ ۱۲۰۶ ۱۲۰۷ ۱۲۰۸ ۱۲۰۹ ۱۲۱۰ ۱۲۱۱ ۱۲۱۲ ۱۲۱۳ ۱۲۱۴ ۱۲۱۵ ۱۲۱۶ ۱۲۱۷ ۱۲۱۸ ۱۲۱۹ ۱۲۲۰ ۱۲۲۱ ۱۲۲۲ ۱۲۲۳ ۱۲۲۴ ۱۲۲۵ ۱۲۲۶ ۱۲۲۷ ۱۲۲۸ ۱۲۲۹ ۱۲۳۰ ۱۲۳۱ ۱۲۳۲ ۱۲۳۳ ۱۲۳۴ ۱۲۳۵ ۱۲۳۶ ۱۲۳۷ ۱۲۳۸ ۱۲۳۹ ۱۲۴۰ ۱۲۴۱ ۱۲۴۲ ۱۲۴۳ ۱۲۴۴ ۱۲۴۵ ۱۲۴۶ ۱۲۴۷ ۱۲۴۸ ۱۲۴۹ ۱۲۵۰ ۱۲۵۱ ۱۲۵۲ ۱۲۵۳ ۱۲۵۴ ۱۲۵۵ ۱۲۵۶ ۱۲۵۷ ۱۲۵۸ ۱۲۵۹ ۱۲۶۰ ۱۲۶۱ ۱۲۶۲ ۱۲۶۳ ۱۲۶۴ ۱۲۶۵ ۱۲۶۶ ۱۲۶۷ ۱۲۶۸ ۱۲۶۹ ۱۲۷۰ ۱۲۷۱ ۱۲۷۲ ۱۲۷۳ ۱۲۷۴ ۱۲۷۵ ۱۲۷۶ ۱۲۷۷ ۱۲۷۸ ۱۲۷۹ ۱۲۸۰ ۱۲۸۱ ۱۲۸۲ ۱۲۸۳ ۱۲۸۴ ۱۲۸۵ ۱۲۸۶ ۱۲۸۷ ۱۲۸۸ ۱۲۸۹ ۱۲۹۰ ۱۲۹۱ ۱۲۹۲ ۱۲۹۳ ۱۲۹۴ ۱۲۹۵ ۱۲۹۶ ۱۲۹۷ ۱۲۹۸ ۱۲۹۹ ۱۳۰۰ ۱۳۰۱ ۱۳۰۲ ۱۳۰۳ ۱۳۰۴ ۱۳۰۵ ۱۳۰۶ ۱۳۰۷ ۱۳۰۸ ۱۳۰۹ ۱۳۱۰ ۱۳۱۱ ۱۳۱۲ ۱۳۱۳ ۱۳۱۴ ۱۳۱۵ ۱۳۱۶ ۱۳۱۷ ۱۳۱۸ ۱۳۱۹ ۱۳۲۰ ۱۳۲۱ ۱۳۲۲ ۱۳۲۳ ۱۳۲۴ ۱۳۲۵ ۱۳۲۶ ۱۳۲۷ ۱۳۲۸ ۱۳۲۹ ۱۳۳۰ ۱۳۳۱ ۱۳۳۲ ۱۳۳۳ ۱۳۳۴ ۱۳۳۵ ۱۳۳۶ ۱۳۳۷ ۱۳۳۸ ۱۳۳۹ ۱۳۴۰ ۱۳۴۱ ۱۳۴۲ ۱۳۴۳ ۱۳۴۴ ۱۳۴۵ ۱۳۴۶ ۱۳۴۷ ۱۳۴۸ ۱۳۴۹ ۱۳۵۰ ۱۳۵۱ ۱۳۵۲ ۱۳۵۳ ۱۳۵۴ ۱۳۵۵ ۱۳۵۶ ۱۳۵۷ ۱۳۵۸ ۱۳۵۹ ۱۳۶۰ ۱۳۶۱ ۱۳۶۲ ۱۳۶۳ ۱۳۶۴ ۱۳۶۵ ۱۳۶۶ ۱۳۶۷ ۱۳۶۸ ۱۳۶۹ ۱۳۷۰ ۱۳۷۱ ۱۳۷۲ ۱۳۷۳ ۱۳۷۴ ۱۳۷۵ ۱۳۷۶ ۱۳۷۷ ۱۳۷۸ ۱۳۷۹ ۱۳۸۰ ۱۳۸۱ ۱۳۸۲ ۱۳۸۳ ۱۳۸۴ ۱۳۸۵ ۱۳۸۶ ۱۳۸۷ ۱۳۸۸ ۱۳۸۹ ۱۳۹۰ ۱۳۹۱ ۱۳۹۲ ۱۳۹۳ ۱۳۹۴ ۱۳۹۵ ۱۳۹۶ ۱۳۹۷ ۱۳۹۸ ۱۳۹۹ ۱۴۰۰ ۱۴۰۱ ۱۴۰۲ ۱۴۰۳ ۱۴۰۴ ۱۴۰۵ ۱۴۰۶ ۱۴۰۷ ۱۴۰۸ ۱۴۰۹ ۱۴۱۰ ۱۴۱۱ ۱۴۱۲ ۱۴۱۳ ۱۴۱۴ ۱۴۱۵ ۱۴۱۶ ۱۴۱۷ ۱۴۱۸ ۱۴۱۹ ۱۴۲۰ ۱۴۲۱ ۱۴۲۲ ۱۴۲۳ ۱۴۲۴ ۱۴۲۵ ۱۴۲۶ ۱۴۲۷ ۱۴۲۸ ۱۴۲۹ ۱۴۳۰ ۱۴۳۱ ۱۴۳۲ ۱۴۳۳ ۱۴۳۴ ۱۴۳۵ ۱۴۳۶ ۱۴۳۷ ۱۴۳۸ ۱۴۳۹ ۱۴۴۰ ۱۴۴۱ ۱۴۴۲ ۱۴۴۳ ۱۴۴۴ ۱۴۴۵ ۱۴۴۶ ۱۴۴۷ ۱۴۴۸ ۱۴۴۹ ۱۴۵۰ ۱۴۵۱ ۱۴۵۲ ۱۴۵۳ ۱۴۵۴ ۱۴۵۵ ۱۴۵۶ ۱۴۵۷ ۱۴۵۸ ۱۴۵۹ ۱۴۶۰ ۱۴۶۱ ۱۴۶۲ ۱۴۶۳ ۱۴۶۴ ۱۴۶۵ ۱۴۶۶ ۱۴۶۷ ۱۴۶۸ ۱۴۶۹ ۱۴۷۰ ۱۴۷۱ ۱۴۷۲ ۱۴۷۳ ۱۴۷۴ ۱۴۷۵ ۱۴۷۶ ۱۴۷۷ ۱۴۷۸ ۱۴۷۹ ۱۴۸۰ ۱۴۸۱ ۱۴۸۲ ۱۴۸۳ ۱۴۸۴ ۱۴۸۵ ۱۴۸۶ ۱۴۸۷ ۱۴۸۸ ۱۴۸۹ ۱۴۹۰ ۱۴۹۱ ۱۴۹۲ ۱۴۹۳ ۱۴۹۴ ۱۴۹۵ ۱۴۹۶ ۱۴۹۷ ۱۴۹۸ ۱۴۹۹ ۱۵۰۰ ۱۵۰۱ ۱۵۰۲ ۱۵۰۳ ۱۵۰۴ ۱۵۰۵ ۱۵۰۶ ۱۵۰۷ ۱۵۰۸ ۱۵۰۹ ۱۵۱۰ ۱۵۱۱ ۱۵۱۲ ۱۵۱۳ ۱۵۱۴ ۱۵۱۵ ۱۵۱۶ ۱۵۱۷ ۱۵۱۸ ۱۵۱۹ ۱۵۲۰ ۱۵۲۱ ۱۵۲۲ ۱۵۲۳ ۱۵۲۴ ۱۵۲۵ ۱۵۲۶ ۱۵۲۷ ۱۵۲۸ ۱۵۲۹ ۱۵۳۰ ۱۵۳۱ ۱۵۳۲

ہست نماز آنست کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آنرا ستون دین فرمودہ است
 ہر کہ آنرا بپا داشت دین را برپا داشت و ہر کہ ہدم کرد نماز را دین خود را ہدم کرد و نماز را معیج
 و مین فرمودہ کہ الصلوۃ معراج المؤمن و راحت خود در نماز آنست و قرۃ عین در نماز
 فرمودہ ارجح یا بلال و قرۃ عینی فی الصلوۃ قریبکہ در حین ادائے نماز است بیرون آن
 است چنانچہ در حدیث آمدہ است اقرب ما یکون العبد الی اللہ فی الصلوۃ و نیز در
 حدیث آمدہ است حجاب کہ در میان بندہ و خداست جل و علا در نماز برداشتمہ میشود و نیز
 وارد شدہ است التاجد یسجد علی قدحی اللہ فلیسجد و لیرغب باجمہ ہر کمالے کہ است
 منوط بایشان با احکام شرعیہ است و رائے آن ضلالت و گمراہی است فاما بعد الحق
 لا الضلل قرآن مجید و احادیث نبوی علی مصادیرہا الصلوۃ والسلام ہمہ ناطق
 بایشان احکام شرعیہ اند صراط مستقیم این است و رائے آن ہمہ سبیل شیطانی است
 عن عبد اللہ بن مسعود قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ و علی آلہ وسلم خطبا
 ثم قال هذا سبیل اللہ ثم خطب خطوطا عن یمنیہ و عن شمالیہ و قال هذا سبیل علی
 کل سبیل منہا شیطان یدعو الیک و قرأ و ان هذا صراطی مستقیما فاتبعوا الا یہ
 و اہ احمد و النسائی و الداری کلمہ متفقہ جمیع انبیاء و مجمع علیہ علماء را بحیالات یکسا
 نمیتوان برداشت شریعت برائے ناقص عقلاں گفتن عین کفر و الحاد است اعاذنا اللہ
 بحکمانہ و ایاکم عن هذا الاعتقاد نوشتہ بودند کہ از بعض کتب و رسائل اینقدر مفہوم
 شدہ است کہ نہ اوست و نہ غیر اوست دین باب ہم حیران است کہ ہر گاہ نہ اوست نہ غیر او
 پس چیست جائے حیرانی است بداند کہ اگر عالم را منظر اسما الہی گفتہ شود تعالی پس عین
 ذات اوست و این ظاہر است و غیر ہم نیست بمعنی مباین و مستقل چہ اسما و صفات

۱۔ من حیات باطلہ از ادیت عنایت بیدت ۲۔ من عالم نہ من حق است و نہ غیر حق بل و عالم ۳۔ من
 علم برین تقدیر غیر ذات حق ہم نیست و مراد از غیر مباین و مستقل است یعنی مباین از حق نیست و نہ وجود مستقل دارد ۱۲

چونکہ قائم بذات اندہیں نہیں دیکھ سکتے ہیں نہ خود استقلال نہ اندہیں چنانچہ صورت زید کہ در آئینہ منعکس شود
 میتوان گفت کہ این صورت نہ عین زید است و نہ غیر زید نوشتہ بودند کہ وارو شدہ است ان
 اللہ خلق آدم علی صورۃ باز چون و بیگونہ و بے شبہ و بے نمونہ میگویند جائے حیرانی
 میزد و ما پس جگہ حیرانی نیست آنچه از دین بقطع و تواتر ثابت شدہ است بآن عقاید راجع
 باید داشت و این قسم الفاظ را از ظاہر صرف باید نمود یا علم از اہل حق سبحانہ حوالہ باید کرد و در عقاید
 مجمع علیہ شہداء راہ نباید داد حق سبحانہ حضرت آدم را علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام
 کمالات خویش آراستہ کرد و بصفات خود موصوف ساخت و ذرات اتم گردانید پس مشابہت
 و مشابہتہ اورا علیہ السلام با حضرت پیدا شد ہر چند آن مشابہت در اسم بود و آن مشابہت
 در صورت باشد نہ در حقیقت مثلاً علم ممکن را در جنب علم واجب تعالی چہ مقدار است و قدرت
 اورا با قدرت او تعالی کدام اعتبار دہے؟ ہذا القیاس سایر الصفات پس باعتبار این
 مشابہت صوری و مناسبت اسمی بسبیل تجوید و تشبیہ میتوان گفت ان اللہ خلق آدم
 علی صورۃ اینجا لطیفہ است دقیق در لفظ علی صورۃ گویا ایماست بہت بآنکہ این مشارکت
 و مناسبت در صورت و در اسم است نہ در حقیقت چہ این کمالات و اوصاف کہ در ممکن است
 در جنب صفات و کمالات واجب باعتبار اختلاف آثار گویا حقیقت دیگر دارند و ما بہت
 مختلف شمرکتے نیست مگر نام و صورت مآل للتراب و دبت الازباب نوشتہ بودند کہ قرآن
 را میگویند کہ معجزہ است اگر مراد آنست کہ مقصود از انزال قرآن آنست کہ معجزہ باشد
 چیز نائے دیگر کہ قرآن مضمین آنست از امر و نہی و اخبار پس این فی الحقیقت ناگروید نیست
 بانحکام الہی و استہزا و تحزیر است بایاتہائے قرآنی عجب است کہ باعجاز قرآن قائلند
 شک نیست کہ اعجاز قرآن ازین راہ است کہ کلام حق است تعالی نہ کلام بشر ہر گاہ نزول

اول صورت

الہی

بسم

بسم

بسم قرآن اور
مشابہت

بسم

۱۔ پس جگہ حیرانی است ۲۔ رواہ الشیخان بلفظ خلق اللہ آدم علی صورۃ ۳۔ بیان معنی مجازی حدیث
 مذکور است ۴۔ معنی بیسم مقدار نیست ۵۔ معنی کہیم اعتبار نیست ۶۔ چہ نسبت شک را با علم پاک ۷۔ معنی
 اگر مراد ایشان از قول ایشان کہ قرآن معجزہ است آنست کہ مقصود از انزال

از اہل

دفع

عالم

باز

باز

باز

ایشان حق تعالی را جوئے نیست جز در ممکنات چنانچہ خود میگویند کہ زید کجاست زید
 میج جائے نیست پس قرآن را کہ انزال کرد رسولان را کہ فرستاد قل من انزل الکتاب
 الذی جائیہ مؤمنی نوشتہ بودند کہ واقع شدہ است الا لانه بکل شیء محیط پس حکیم
 و بیہ طرز محیط است بدانند کہ احاطہ بر دو نوع است اگر احاطہ را با احاطہ علمی فرود آریم
 چنانچہ جمع از محققان بآن رفته اند و قرآن مجید نیز بآن ناطق است فان الله قد احاط
 بکل شیء علماً میج جائے تحیر و محل ریب نیست و اگر ورائے احاطہ علمی احاطہ ثابت کنیم
 پس گوئیم کہ احاطہ و معیت حق جل و علانہ از قبیل احاطہ جسم بحجم است کہ منافی تنزیہ و
 تقدیس است این احاطہ از جملہ تشابہات است در رنگ عکس و وجہ ایمان آریم کہ اولی
 محیط است و بااست و کیفیت آن مشغول نشویم و آنچه مذکور و کثوف میشود اولی
 را از ان منزہ و مبرا دانیم این است طریق انہم در تشابہات اگر در حضور میبودند زیادہ
 برین گفتہ میشد ہمیشہ اللہ سبحانہ احوال بہین قدر اکتفا نمایند نوشتہ بودند کہ لا
 اله الا اللہ اگر باین معنی بگوئیم کہ کافران بہتارا آلہ میگویند از انفی باید کرد و اللہ
 اثبات باید کرد درست است و اگر معنی لا معبود الا اللہ گفتہ میشود پس محمد رسول اللہ
 برائے چہ بگویند و لا الہ ہم برائے چہ بگویند درین ہم ثانی میشود و ہمین اسم ذات اللہ
 کافی است درین باب چہ حکمت است بدانند کہ کافران کہ بہتارا آلہ میگویند الہ بمعنی
 معبود گویند نہ الہ بمعنی خالق و واجب الوجود کہ اکثرشان مشرک فی العبادۃ اند پس مال
 ہر دو شق یکے بود تا نفی معبودات باطلہ نمایند اثبات معبود بحق صورت نہ ہند و
 لا الہ الا اللہ کلمہ توحید است و توحید موقوف است بر نفی شرکا پس اول نفی شرکا و

۱۰ نظم الایۃ هكذا وما قد والله حق قدہ اذ قالوا ما انزل الله على بشر من شيء قل من انزل الام هذه
 الکرمیۃ وقعت فی سورۃ الانعام من الجزء السابع (واذا سمعوا) ۱۰۲ الکرمیۃ هذه فی اخر سورۃ خم للجدۃ
 من الجزء الخامس العشرین (البیرد) ۱۰۳ اعلم ان هذه الکرمیۃ وقعت فی اخر سورۃ الطلاق من الجزء الثامن
 والعشرین (قد سمع الله) ۱۰۴ کہ آیات و احادیث بدان ماضی اند ۱۰۵ از تشقیق و تردید شامہ

ضروری آمد تا مقتضای را بوجدانیت بشناسد پس اینجا را دثانی برائے نفی است نہ برائے
اثبات ثانی و ثالث و رابع را الی ماشاء اللہ تعالیٰ نفی نکند اثبات واحد چگونہ نہایت
محمّد رسول اللہ را کہ میگویند نہ برائے اثبات معبودیت او بلکہ تا تصدیق رسالت او
صلی اللہ علیہ وسلم نمایند بعد تصدیق توحید کہ ایمان موقوف باین دو تصدیق است باید
دانست کہ صورت ایمان چنانچہ موقوف است بر نفی آلہ آفاقی کہ افسام و سایر معبودات
کفرہ است حقیقت ایمان موقوف است بر نفی آلہ انفسی کہ عبارت از ہوا ہائے نفسانی
است و گرفتاری است بادیون حق جلّ و علا آیہ کریمہ اَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ الْهَوهَ هَوًیً
شاہد این معنی است بزرگان گفتہ اند کہ ہر چہ مقصود است معبود است پس طالب حق
جلّ و علا از تکرار آن چارہ نیست لہذا اہل اللہ این کلمہ طیبہ را برائے سلوک و تسلیک
اختیار فرمودہ اند تا سالک بتکرار این کلمہ از ہوا ہائے نفسانی و وساوس شیطانی و مقاصد
انسانی بتمام برآید و مقصود و معبود و محبوب او غیر از ذات منزّہ نماند و فنا حاصل شود بیت
ہیچکس را تا لگرو دافنا + نیست رد و بارگاہ کبریا

پس لا الہ را برائے اثبات الہ نگویند تا بنویسند کہ این ثانی میشود بلکہ برائے نفی ثانی
میگویند کہ بآن گرفتاری و باین گرفتاری در بارگاہ کبریا خوار و بے اعتبار است آری
اسم ذات جذب و محبت مے آرد و قسمی از فنا بخشد لیکن کلمہ نفی و اثبات بر سلوک
و رفع ملالت ناگزیر است تا فنا حقیقی حاصل شود و محبّ بتمام مرتفع گردد
تا بجا روپ لا زربی راہ + نرسی سرے آلا اللہ

دین را غیب الغیب ہر خس و خاشاک این راہ بند را برائی آنا اللہ مے سراید و گرفتاری
خود ملالت میناید پیر کامل بمثل بلکہ سابقہ گرم میناید تا سالک بیچارہ را ازین گرداہا

۱۵۱ افہ لمرزائم است بر مہل چوب کہ دانستن آن ضرر و لا بہت ۱۵۲ ہا کہ این کریمہ واقع است در سورہ جاثیہ و پارک
الیہ یزد (۲۵) و سورہ فرقان ادویت من اتخذ الخ واقع است ۱۵۳ یعنی کفر لا الہ الا اللہ ۱۵۴
جوابت از قول ہا و اسم ذات اللہ کافی است ۱۵۵

۱۵۱

صورت ایمان
در حقیقت ایمانبجای
نہایت

۱۵۱

برآورد و بطلب اعلی دالات نماید طالب ذات احدیت را باید که از همه مشاهدات و تجلیات
بگذرد و در تحت لا آرد که این همه البسته بظلال است و تسلی است بشبه و مثال بلکه ابراهیم و
هم بطوط عارف نبود و قبله توجه را پراکنده نساند حضرت خواجہ شبنم قدس سره فرمودند
هر چه دیده شد و شنیده شد و دانسته شد آن همه غیر است بحقیقت کلمه لا نفی آن باید کرد
و شیخ ابواسحاق کازرونی پیغمبر خدا را صلے الله تعالی علیہ و علیٰ آلہ و سلم بخواب دید و
پرسید یا رسول الله ما التوحید فرمود کل ما لجس بیا لک او خطر فی خیالک فالله
تعالی ما و ذلك مخد و ما این قسم مردم که این نوع معتقدات دارند و خود را ببسنند شیخی
گرفته اند خصوص این اند از صحبت نشان دور باید بود و آزدین بگانه اند و از رتبه اسلام
بیرون در کجی تحولات مستغرقند و دیگر از اسم از راه میسرند ضلکوا فاضلکوا از اینها دور باشند
و صحبت نشان را هم قائل دانند که بوقت ابدی میسرساند فی زمین صحتهم و رؤیتهم اکثر
ما فیهم من الاسد عجب است از برادران شما که باین قسم مردم گرویده اند و دین ایمان
خود را از دست میدهند عجب تر آنکه شما نوشته اید که تربیت میابند که در دین و ایمان
سخت باشد تربیت او چه خواهد بود شه او خبیثی گم است که را بر میری کند + همنوزیم
هیچ نرفته است در مانے توبه مفتوح است ما که بغیر غیر ایمان را بر باد ندهند خبر کردن شرط

مکتوب (۱۷) مفت درم

بمزا ابوالمعالی در بعضی نصح ضروریہ و در بیان آنکہ مدار ترقی و وصول غالباً بر صحبت

۱۰ حضرت محمد شیرازی گفته بیت که برتر از خیال قیاس گمان دویم و در هر چه گفته اند شنیدیم و خواندیم و دفتر تمام
 گشت و بیابان رسیدیم و اینچنان را اول حضرت خوانده ایم و ۱۱ قور و عیسی از به غریب مینی آنچه گفته در دل تو یا خطور کند عقل
 تو پس ضایع تعالی بدست است ۱۲ که تسبیح نصبتین جبر لیس یکصد و صد و صد ۱۳ قور و عیسی از به غریب مینی آنچه گفته در دل تو یا خطور کند عقل
 موضع دریا مینی در میان دریا گری غرق اند ما ۱۴ اشاره الی حدیث و ما القی فی ذی و این حاکم طاهر علیه السلام علیه السلام
 الله یقبل توبته العبد الم یغفر مینی بدستیک ضایع تعالی قبول میکند توبه بنده را ما ۱۵ که غرغره کند مینی نرسد روح در حلقوم و غرغره
 آمد و شد کران آواز در گلو و جان در حلق ۱۶

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْأَعْلَى وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ الْمُصْطَفَى
 كَمَا يَلِيْقُ بِحَالِهِ وَيَحْزِي عَلَى إِلَهٍ وَصَحْبِهِ وَسَائِرٍ مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى الْيَقَاتِ نَامَهُ نَامِي وَ
 صَحِيفَهُ كَرَامِي كَهَيْئَةِ مَنْحَدَمِي مَنْحَدَمِي وَزَادِي كَرَمِ نَامِ زَادِي مَسْكِينِ نُوْدِهِ بُوْدُنِهِ بَطَالَعُهُ أَنْ
 مَشْرِفٍ وَمُفْتَحِ كَرُوْدِهِ أَتَى تَعَالَى سَلَامَتِ دَارِهِ وَبِرَّ جَادَةِ شَرِيعَتِ وَطَرِيقَتِ سِتْقَانَتِ نَحْشَدِ
 اِظْهَارِ شَوْقِ دُورِ دِلِّ بَلْبِ نُوْدِهِ بُوْدُنِهِ حَقِّ سَجَانَةِ وَتَعَالَى آتَشِ اِيْنِ شَوْقِ مَشْتَعِلِ سَارِ وَشَوْقِ
 طَلْبِ رَاسِ مِلَّةِ كَرُوْدِنَا اَزْ مَاسُوْمِ مَطْلُوْبِ حَقِيقَتِي بِحَقِيقَتِ بَرَانْدِ بَسْرَاتِ قُرْبِ وَعِرْقَانِ
 بِرِ سَانِدَانَةِ قَرِيْبِ نَحْبِ كَرَمِ نُوْدِهِ نُوْشْتِه بُوْدُنِهِ اَحْوَالِ اِيْنِ بَزْرگانِ رَا اَزْ نَفْعَاتِ وَغَيْرِ
 مَآخِظِهِ كَرُوْدِهِ مُطَابِقِ اَنْ سَمْعِي نُوْدِهِ وَبِنَايِدِ اَمَّا چُوْنِ اِيْنِ هَمِّ غَيْرِ رُشْمُوْنِي سَالِكِ بُوْدِ اَصْلًا نَتِيْجَه
 وَكَشَائِشِ رُوْنَمُوْدِ مَکْرَمًا اِيْنِچِه نُوْشْتِه اَنْدَرِ اسْتِ وَدُرُسْتِ سِتِ دَرِيْنِ رَا غِيْبِ الْغِيْبِ
 بِيْ وَتَلْکِيْمِي مَرشِدِ کَامِلِ رَا هِ رَفْتَنِ وَسَلُوْکِ نُوْدِنِ بِيْ مَشْکَلِ سِتِ حَقِّ بُوْجَانَةِ وَتَعَالَى بِيْ فَرَايِدِ
 وَابْتَعُوْا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ هَرْ گَاهِ بَارِ گَاهِ سَلَاطِيْنِ مَجَارِيْ بِيْ وَسِيْلَةِ نِيْمَتُوْنِ سِيْدِ بَدَرْ گَاهِ سَلْطَانِ
 حَقِيقَتِي وَشَاهِنشَاهِ حَقِيقَتِي وَسِيْلَةِ ضَرُوْرٍ وَنَا گَزِيْرِيْشْتِ وَآيِنْچِه دِرْبَارَهُ اِيْنِ مَسْکِيْنِ اَزْ رَا هِ خُشْ نِلْنِ
 نُوْشْتِه اَنْدَرِ بَزْرگِيْ خُوْدِ نُوْشْتِه اَنْدَرِ اِيْنِ دُوْر اَزْ کَارِ رَا دَرِ آيِنْچِه خُوْلِشِ دِيْدِه وَآلَا شِه
 مَنِ اِيْچَمِ وَکَمِ زِيْجِ هَمِّ بَسِيَارِ + وَزِيْجِ کَمِ اَزْ اِيْچِ نِيَايِدِ کَارِ
 اِيْنِ قَدْرِ هَسْتِ کِه آيِنْچِه اَزْ بَزْرگانِ بَايِنِ سِيْچِدَانِ رَسِيْدِه اَسْتِ بَطْلَبِه دَرْمِيَانِ مِيْ اَرُوْ بَعْضِيْ
 اَنْزَامِ نَحْشَدِ وَبِيْرکَتِ اَنْفَاسِ نَفْسِ اِيْنِ اَکَا بَرِ شَطْرِ اَزْ کَمَالَاتِ شَانِ مِيْرَسَانْدِ مَنْحَدَمِي وَ اِيْنِ
 مَسْکِيْنِ هَرْ چِه بَا نِزَا هِ ظُنْ تَحْمِيْنِ خُوْدِ دَرِ هَمِّ اَزْ اِيْشَانِ سِتِ وَ اَزْ بَرکَاتِ بَزْرگانِ اِيْغِيَانِ
 اَزْ اِيْشَانِ چِه دَرِيْغِ سِتِ سَعَادَتِ خُوْدِ دَرِ خِدْمَتِ اِيْشَانِ تَقْصُوْرِ مِيْنَايِدِ لِيْکِيْنِ چِه تُوَانِ کَرُوْدِ کِه مَدَارِ
 اِيْنِ طَرِيقَةِ عَلِيَّه بِرَحْمَتِ وَبِرَّ اَبْلَهِ مَحَبَّتِ شَيْخِ مَقْتَدَرِشِ وَتَرْقِيْ غَالِبًا مَسْخُوْطِ

لله صلوٰت و تسليم سراجها ۱۲ منتخب ۱۵ یعنی نفعات از طاعامی ۲۱ بیان احوال مثل رجبهم الله تعالی ۱۲ ۱۵ یعنی
 بغیر از طریق از ششم کامل عمل را دان ۱۷ ۱۸ قال الله تعالی یا ایها الذین آمنوا اتقوا الله وابتغوا الیه الوسيلة وجاهدوا
 فی سبيله لعلکم تفلحون - سوره مائده پاره لا یحب الله لاکی

بأن ست و چون طریقہ بزرگان ما اتباع سنت و اجتناب از بدعت است تا حصول صحبت
بر متابعت سنت مستقیم باشند و احیاء سنن متروکہ نمایند و حدیث آمدہ است من اتبعنی
سنتی بعد ما اُمیتت قلہ اجر مائتہ شہید و احیاء سنت متروکہ عبارت از آنست
کہ در عمل آرد و اعلائے آن آنست کہ دیگر از انیز دلالت نماید تا بعمل آرند ترقی و حصول مراتب
قرب ہمہ وابستہ باتباع سنت است آیہ کریمہ قل ان کنتم تحبون الله فاتبعونی
یحبکم الله شاید این معنی است و از بدعت دور شوند و محترز باشند و با مبتدع صحبت نہ نمایند
و در مجلس خود جائے نہ دهند و در حدیث آمدہ است اهل البدع کلاب اهل النار و اوقات
را بوظائف طاعات و اذکار و ادعیه کہ از رسول خدا صلی الله تعالی علیہ و آلہ و سلم
ماثور است و در کتب احادیث مذکور است معمور دارند و تکرار کلمہ طیبہ لا اله الا الله ہر قدر کہ
توانند نمود بکشد از یکہزار تا پنجہزار باتفاق صوفیہ علیہ در تنویر باطن این کلمہ سودمند تر است
مانند ذکر قلبی و اشغال و مراقبات باطنی کہ در طریقہ ماحمول است متعارف است بجناب
دار و حقائق آگاہ مولانا عبد الخالق کہ متوطن آنجا است و مدتی در صحبت گذرانید و صاحب
حال و کمال است چند گاہ است کہ بہت ملاقات فقیر اینجا آمدہ است اگر بخاطر برکت
اشارہ فرمایند کہ اورا رخصت آنجا کند کہ وطن مالوف اوست و از جانب فقیر بطریق سفار
بآنجناب شغل و مراقبہ باطن بگوید و توجہات نماید شاید راہ ترقی بکشد شاید چون ملاقات
فقیر بالفعل بے اشکال نیست این طریق بخاطر رسیدہ است بیشتر مختارند والسلام
علیکم و علی سائر من اشبع الہدی والتزم متابعتہ المصطفی علیہ و علی آلہ
الصلوات والتسلیمات

مکتوب ہشتم

سلم فی مشکوٰۃ من اجمعی سنن من سننی قد اُمیتت بعدی فان لمن الاجر مثل اجور من عمل بہا رواہ الترمذی
وفی مشکوٰۃ ایضا من تمسک بسننی عند فساد امنی فلہ اجر مائتہ شہید رواہ البیهقی سلم و انک این کریمہ واقع است در
سورہ اکل عمران و پارہ نمک الرسل (۳۲) سلم مانند حسن حصین بخزری ما ذکرار سنوی رحمہما اللہ سلم یعنی بہ صحبت لیان

بصوفی پابند محمد کا بی در نصائح او یُسَمِّی اللہ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ بیت ہر چہ جز عشق
خدا کے اخس است، گر شکر خوردن بود جان کنن است، سعادت آنها اگر فتاری بود
حق جل و علا از آتش لعل مرص قلیس است فکر از الہ آن از اہم نہام است مصرع در خانہ لک
کس است یحرف بس است، آتش تعالی ہمارہ با خود دارد و یک لحظہ بغیر خود گذارد و وفیت
و استقامت نصیب وقت گرداند و السلام

مکتوب نوزدہم (۱۹)

بملا پابند محمد کا بی در جواب اسولہ کہ نمودہ بود یُسَمِّی اللہ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ غَمَّہ و
نُصَلِّی عَلَی حَبِیْبِہ وَاٰلِہٖ وَسَلِّمُ اللہ تعالیٰ آن برادر دینی را از رقیبت احوال گزیدہ بمحو
احوال برساند و از تحیب بعین و از اجمال تفصیل آرد و از تلویں بشکلیں و از حروف بحاق
مشتوف سازد کتابتہ کہ بہ فرزند می محمد عبث نوشتہ بودند رسید اسولہ چندہ ان مندج
بود جواب آنرا ازین فقیر درخواست نمودہ بودند نوشتہ میشود استماع فرمایند سوال اقل آنکہ
ہر قرآن مجید و در حدیث قدسی تصریح است بآنکہ حضرت آدم ابو البشر علی نبینا وعلیہ
الصَّلٰوۃ و السلام مخلوق بیداشت تعالی اگر ازیذ قدرت مراد داریم تخصیص آدم را
وہ چہ باشد چہ مخلوقات دیگر ہم بقدرت مخلوق شدہ اند و اگر ازیذ قدرت مراد نداریم مذہب
مجتہد قوت پیدا میکند جواب رواست کہ مراد ازیذ قدرت داریم چنانچہ مذہب ما اولین مشاہدات
است و تخصیص آدم علی نبینا وعلیہ الصَّلٰوۃ و السلامات برائے تشریف و تکریم اوست
نہ برائے حصر چنانچہ در آیہ کریمہ اِنَّ عِبَادِیْ لَکَ عَلَیْہِمُ سُلْطٰنٌ وَاَمَّا اَنْ قُرْآن
مجید بسیار واقع شدہ است و تخصیص مذکور دالات بر تخصیص و نفس الامر نمیکند و اگر ازیذ قدرت

و ازین بنویسند
بجواب
و از تفصیل باطل

لہ بنی از آتش مزیت است ۱۲ یعنی بر آتش ملائک از ملکہ بحال گیر سازند و زنی دہند یعنی حق سبحانہ تعالیٰ ۱۳ یعنی جامعہ
بہمیت حق تعالی قائل اندہ ۱۴ لسان اعانۃ العباد الی بلاد النکاح ہذا للتشریف و التکریم کافی نامہ اللہ و دوم اللہ و بیت اللہ
و امثالہا فکر مجتہدہ و اقترع فی سورۃ بنی اسرائیل من الجوزہ الخماس عشر (۱۵) ۱۲

مراودناریم صفت یکدکیت بحق تعالی اثبات خواهیم کرد و رنگ مشابہات دیگر مذہب
 مجتہد را تقویت بر تقدیر است کہ اثبات بد جسمی نموده آید تعالی الله عن ذلک علواً کبیراً
 سوال دوم آنکہ از خیر التابیین اونس قرنی منقول است من عرف الله لا یخفی علیہ شیء
 معنی این عبارت چیست بداند کہ در صحت این نقل تردید است چه اگر شے را بر عموم بگذاریم
 لازم می آید کہ از معارف هیچ چیز خواه معارف و جوی باشد خواه حوادث کونی معنی نماند و آن
 خلاف واقع است ہر گاہ بتدانیہا علیہ و علی اللہ افضل الصلوٰات و التسلیمات حکم شد
 کہ قل لو کنت اعلم الغیب لاستکذرت من الخیر و مما متبنی الشؤء بدیگران چه رسد و اگر
 شے را بمعارف باطنی تخصیص کنیم نیز مشکل میشود ہر گاہ مقرر قوم باشد کہ رواست کہ ولی از
 ولایت و قرب خود گاہ نباشد فیما من علم دیناً من جہل بجمیع معارف چه رسد اصحاب کرام
 علیہم الرضوان کہ در علی طبقہ ولایت اندیش قصص شہود مشابہہ از اکثر آنها منقول
 نیست در خلافت حضرت عثمان چون انس بن خدیج مت ایشان رسید و در راہ ظاہر انظر
 بحمدہ از بسا واقع شدہ بود حضرت عثمان فرمود ایدخل علی احکم و علی عینہ اثر الزنا
 حضرت انس از بسا تعجب گفت ادعی بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
 کشف و خوارق چون در آن وقت قلت دشت زمین حضرت انس بدان طرف رفت و
 بر تقدیر صحت نقل عبارت را از ظاہر مصروف باید ساخت بالفعل آنچه بخاطر راہ میاید آنست
 کہ مراد آنست کہ لا یخفی علیہ شیء متناہتاً الیہ فی المعرفة یعنی ہر کہ خدا را شناخت
 از مقبولان گشت و مقبول از منافع نیگذازند پس ہر چه او را در راہ معرفت در کار است بان غلام
 فرماید بواسطہ بطریق الہام و کشف یا بواسطہ پیرو مرشد و اللہ اعلم بحقیقۃ الحال
 جواب سوال سیوم مراد از ادب کہ اکابر بطریق فرمودہ اند الطریقۃ کلہا ادب ادب شریعت
 و ادب طریقت کہ کنایت از رعایت و متابعت شیوخ خود است ہمہ در ادب شریعت

سے الرعیۃ هذه وقعت فی سیرۃ لاعراف من الجزء التاسع ونظم لا یرہکذا قل لا ملک لیسے فغدا ولا حرا الا ماشاء
 اللہ . لو کنت اعلم الغیب الخ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰ ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰ ۱۰۱ ۱۰۲ ۱۰۳ ۱۰۴ ۱۰۵ ۱۰۶ ۱۰۷ ۱۰۸ ۱۰۹ ۱۱۰ ۱۱۱ ۱۱۲ ۱۱۳ ۱۱۴ ۱۱۵ ۱۱۶ ۱۱۷ ۱۱۸ ۱۱۹ ۱۲۰ ۱۲۱ ۱۲۲ ۱۲۳ ۱۲۴ ۱۲۵ ۱۲۶ ۱۲۷ ۱۲۸ ۱۲۹ ۱۳۰ ۱۳۱ ۱۳۲ ۱۳۳ ۱۳۴ ۱۳۵ ۱۳۶ ۱۳۷ ۱۳۸ ۱۳۹ ۱۴۰ ۱۴۱ ۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۵ ۱۴۶ ۱۴۷ ۱۴۸ ۱۴۹ ۱۵۰ ۱۵۱ ۱۵۲ ۱۵۳ ۱۵۴ ۱۵۵ ۱۵۶ ۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰ ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰ ۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰ ۲۰۱ ۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰ ۱۰۰۱ ۱۰۰۲ ۱۰۰۳ ۱۰۰۴ ۱۰۰۵ ۱۰۰۶ ۱۰۰۷ ۱۰۰۸ ۱۰۰۹ ۱۰۱۰ ۱۰۱۱ ۱۰۱۲ ۱۰۱۳ ۱۰۱۴ ۱۰۱۵ ۱۰۱۶ ۱۰۱۷ ۱۰۱۸ ۱۰۱۹ ۱۰۲۰ ۱۰۲۱ ۱۰۲۲ ۱۰۲۳ ۱۰۲۴ ۱۰۲۵ ۱۰۲۶ ۱۰۲۷ ۱۰۲۸ ۱۰۲۹ ۱۰۳۰ ۱۰۳۱ ۱۰۳۲ ۱۰۳۳ ۱۰۳۴ ۱۰۳۵ ۱۰۳۶ ۱۰۳۷ ۱۰۳۸ ۱۰۳۹ ۱۰۴۰ ۱۰۴۱ ۱۰۴۲ ۱۰۴۳ ۱۰۴۴ ۱۰۴۵ ۱۰۴۶ ۱۰۴۷ ۱۰۴۸ ۱۰۴۹ ۱۰۵۰ ۱۰۵۱ ۱۰۵۲ ۱۰۵۳ ۱۰۵۴ ۱۰۵۵ ۱۰۵۶ ۱۰۵۷ ۱۰۵۸ ۱۰۵۹ ۱۰۶۰ ۱۰۶۱ ۱۰۶۲ ۱۰۶۳ ۱۰۶۴ ۱۰۶۵ ۱۰۶۶ ۱۰۶۷ ۱۰۶۸ ۱۰۶۹ ۱۰۷۰ ۱۰۷۱ ۱۰۷۲ ۱۰۷۳ ۱۰۷۴ ۱۰۷۵ ۱۰۷۶ ۱۰۷۷ ۱۰۷۸ ۱۰۷۹ ۱۰۸۰ ۱۰۸۱ ۱۰۸۲ ۱۰۸۳ ۱۰۸۴ ۱۰۸۵ ۱۰۸۶ ۱۰۸۷ ۱۰۸۸ ۱۰۸۹ ۱۰۹۰ ۱۰۹۱ ۱۰۹۲ ۱۰۹۳ ۱۰۹۴ ۱۰۹۵ ۱۰۹۶ ۱۰۹۷ ۱۰۹۸ ۱۰۹۹ ۱۱۰۰ ۱۱۰۱ ۱۱۰۲ ۱۱۰۳ ۱۱۰۴ ۱۱۰۵ ۱۱۰۶ ۱۱۰۷ ۱۱۰۸ ۱۱۰۹ ۱۱۱۰ ۱۱۱۱ ۱۱۱۲ ۱۱۱۳ ۱۱۱۴ ۱۱۱۵ ۱۱۱۶ ۱۱۱۷ ۱۱۱۸ ۱۱۱۹ ۱۱۲۰ ۱۱۲۱ ۱۱۲۲ ۱۱۲۳ ۱۱۲۴ ۱۱۲۵ ۱۱۲۶ ۱۱۲۷ ۱۱۲۸ ۱۱۲۹ ۱۱۳۰ ۱۱۳۱ ۱۱۳۲ ۱۱۳۳ ۱۱۳۴ ۱۱۳۵ ۱۱۳۶ ۱۱۳۷ ۱۱۳۸ ۱۱۳۹ ۱۱۴۰ ۱۱۴۱ ۱۱۴۲ ۱۱۴۳ ۱۱۴۴ ۱۱۴۵ ۱۱۴۶ ۱۱۴۷ ۱۱۴۸ ۱۱۴۹ ۱۱۵۰ ۱۱۵۱ ۱۱۵۲ ۱۱۵۳ ۱۱۵۴ ۱۱۵۵ ۱۱۵۶ ۱۱۵۷ ۱۱۵۸ ۱۱۵۹ ۱۱۶۰ ۱۱۶۱ ۱۱۶۲ ۱۱۶۳ ۱۱۶۴ ۱۱۶۵ ۱۱۶۶ ۱۱۶۷ ۱۱۶۸ ۱۱۶۹ ۱۱۷۰ ۱۱۷۱ ۱۱۷۲ ۱۱۷۳ ۱۱۷۴ ۱۱۷۵ ۱۱۷۶ ۱۱۷۷ ۱۱۷۸ ۱۱۷۹ ۱۱۸۰ ۱۱۸۱ ۱۱۸۲ ۱۱۸۳ ۱۱۸۴ ۱۱۸۵ ۱۱۸۶ ۱۱۸۷ ۱۱۸۸ ۱۱۸۹ ۱۱۹۰ ۱۱۹۱ ۱۱۹۲ ۱۱۹۳ ۱۱۹۴ ۱۱۹۵ ۱۱۹۶ ۱۱۹۷ ۱۱۹۸ ۱۱۹۹ ۱۲۰۰ ۱۲۰۱ ۱۲۰۲ ۱۲۰۳ ۱۲۰۴ ۱۲۰۵ ۱۲۰۶ ۱۲۰۷ ۱۲۰۸ ۱۲۰۹ ۱۲۱۰ ۱۲۱۱ ۱۲۱۲ ۱۲۱۳ ۱۲۱۴ ۱۲۱۵ ۱۲۱۶ ۱۲۱۷ ۱۲۱۸ ۱۲۱۹ ۱۲۲۰ ۱۲۲۱ ۱۲۲۲ ۱۲۲۳ ۱۲۲۴ ۱۲۲۵ ۱۲۲۶ ۱۲۲۷ ۱۲۲۸ ۱۲۲۹ ۱۲۳۰ ۱۲۳۱ ۱۲۳۲ ۱۲۳۳ ۱۲۳۴ ۱۲۳۵ ۱۲۳۶ ۱۲۳۷ ۱۲۳۸ ۱۲۳۹ ۱۲۴۰ ۱۲۴۱ ۱۲۴۲ ۱۲۴۳ ۱۲۴۴ ۱۲۴۵ ۱۲۴۶ ۱۲۴۷ ۱۲۴۸ ۱۲۴۹ ۱۲۵۰ ۱۲۵۱ ۱۲۵۲ ۱۲۵۳ ۱۲۵۴ ۱۲۵۵ ۱۲۵۶ ۱۲۵۷ ۱۲۵۸ ۱۲۵۹ ۱۲۶۰ ۱۲۶۱ ۱۲۶۲ ۱۲۶۳ ۱۲۶۴ ۱۲۶۵ ۱۲۶۶ ۱۲۶۷ ۱۲۶۸ ۱۲۶۹ ۱۲۷۰ ۱۲۷۱ ۱۲۷۲ ۱۲۷۳ ۱۲۷۴ ۱۲۷۵ ۱۲۷۶ ۱۲۷۷ ۱۲۷۸ ۱۲۷۹ ۱۲۸۰ ۱۲۸۱ ۱۲۸۲ ۱۲۸۳ ۱۲۸۴ ۱۲۸۵ ۱۲۸۶ ۱۲۸۷ ۱۲۸۸ ۱۲۸۹ ۱۲۹۰ ۱۲۹۱ ۱۲۹۲ ۱۲۹۳ ۱۲۹۴ ۱۲۹۵ ۱۲۹۶ ۱۲۹۷ ۱۲۹۸ ۱۲۹۹ ۱۳۰۰ ۱۳۰۱ ۱۳۰۲ ۱۳۰۳ ۱۳۰۴ ۱۳۰۵ ۱۳۰۶ ۱۳۰۷ ۱۳۰۸ ۱۳۰۹ ۱۳۱۰ ۱۳۱۱ ۱۳۱۲ ۱۳۱۳ ۱۳۱۴ ۱۳۱۵ ۱۳۱۶ ۱۳۱۷ ۱۳۱۸ ۱۳۱۹ ۱۳۲۰ ۱۳۲۱ ۱۳۲۲ ۱۳۲۳ ۱۳۲۴ ۱۳۲۵ ۱۳۲۶ ۱۳۲۷ ۱۳۲۸ ۱۳۲۹ ۱۳۳۰ ۱۳۳۱ ۱۳۳۲ ۱۳۳۳ ۱۳۳۴ ۱۳۳۵ ۱۳۳۶ ۱۳۳۷ ۱۳۳۸ ۱۳۳۹ ۱۳۴۰ ۱۳۴۱ ۱۳۴۲ ۱۳۴۳ ۱۳۴۴ ۱۳۴۵ ۱۳۴۶ ۱۳۴۷ ۱۳۴۸ ۱۳۴۹ ۱۳۵۰ ۱۳۵۱ ۱۳۵۲ ۱۳۵۳ ۱۳۵۴ ۱۳۵۵ ۱۳۵۶ ۱۳۵۷ ۱۳۵۸ ۱۳۵۹ ۱۳۶۰ ۱۳۶۱ ۱۳۶۲ ۱۳۶۳ ۱۳۶۴ ۱۳۶۵ ۱۳۶۶ ۱۳۶۷ ۱۳۶۸ ۱۳۶۹ ۱۳۷۰ ۱۳۷۱ ۱۳۷۲ ۱۳۷۳ ۱۳۷۴ ۱۳۷۵ ۱۳۷۶ ۱۳۷۷ ۱۳۷۸ ۱۳۷۹ ۱۳۸۰ ۱۳۸۱ ۱۳۸۲ ۱۳۸۳ ۱۳۸۴ ۱۳۸۵ ۱۳۸۶ ۱۳۸۷ ۱۳۸۸ ۱۳۸۹ ۱۳۹۰ ۱۳۹۱ ۱۳۹۲ ۱۳۹۳ ۱۳۹۴ ۱۳۹۵ ۱۳۹۶ ۱۳۹۷ ۱۳۹۸ ۱۳۹۹ ۱۴۰۰ ۱۴۰۱ ۱۴۰۲ ۱۴۰۳ ۱۴۰۴ ۱۴۰۵ ۱۴۰۶ ۱۴۰۷ ۱۴۰۸ ۱۴۰۹ ۱۴۱۰ ۱۴۱۱ ۱۴۱۲ ۱۴۱۳ ۱۴۱۴ ۱۴۱۵ ۱۴۱۶ ۱۴۱۷ ۱۴۱۸ ۱۴۱۹ ۱۴۲۰ ۱۴۲۱ ۱۴۲۲ ۱۴۲۳ ۱۴۲۴ ۱۴۲۵ ۱۴۲۶ ۱۴۲۷ ۱۴۲۸ ۱۴۲۹ ۱۴۳۰ ۱۴۳۱ ۱۴۳۲ ۱۴۳۳ ۱۴۳۴ ۱۴۳۵ ۱۴۳۶ ۱۴۳۷ ۱۴۳۸ ۱۴۳۹ ۱۴۴۰ ۱۴۴۱ ۱۴۴۲ ۱۴۴۳ ۱۴۴۴ ۱۴۴۵ ۱۴۴۶ ۱۴۴۷ ۱۴۴۸ ۱۴۴۹ ۱۴۵۰ ۱۴۵۱ ۱۴۵۲ ۱۴۵۳ ۱۴۵۴ ۱۴۵۵ ۱۴۵۶ ۱۴۵۷ ۱۴۵۸ ۱۴۵۹ ۱۴۶۰ ۱۴۶۱ ۱۴۶۲ ۱۴۶۳ ۱۴۶۴ ۱۴۶۵ ۱۴۶۶ ۱۴۶۷ ۱۴۶۸ ۱۴۶۹ ۱۴۷۰ ۱۴۷۱ ۱۴۷۲ ۱۴۷۳ ۱۴۷۴ ۱۴۷۵ ۱۴۷۶ ۱۴۷۷ ۱۴۷۸ ۱۴۷۹ ۱۴۸۰ ۱۴۸۱ ۱۴۸۲ ۱۴۸۳ ۱۴۸۴ ۱۴۸۵ ۱۴۸۶ ۱۴۸۷ ۱۴۸۸ ۱۴۸۹ ۱۴۹۰ ۱۴۹۱ ۱۴۹۲ ۱۴۹۳ ۱۴۹۴ ۱۴۹۵ ۱۴۹۶ ۱۴۹۷ ۱۴۹۸ ۱۴۹۹ ۱۵۰۰ ۱۵۰۱ ۱۵۰۲ ۱۵۰۳ ۱۵۰۴ ۱۵۰۵ ۱۵۰۶ ۱۵۰۷ ۱۵۰۸ ۱۵۰۹ ۱۵۱۰ ۱۵۱۱ ۱۵۱۲ ۱۵۱۳ ۱۵۱۴ ۱۵۱۵ ۱۵۱۶ ۱۵۱۷ ۱۵۱۸ ۱۵۱۹ ۱۵۲۰ ۱۵۲۱ ۱۵۲۲ ۱۵۲۳ ۱۵۲۴ ۱۵

منہج دست دبستان ثانی وارو

مکتوب بیستم (۲۰)

بشیخ محمد سعید فاروقی کہ شرح بعضے از اذواق او صحیفہ شریفہ رسید و مستر بنفش گرو
 خدا اللہ سبحانہ کہ بدوق و شوق و از یاد فقر افارغ نہ محبت این طائفہ با این طائفہ است
 و در حریم خاص شان محرم و ہمز از المؤمنہ من لحت مدیت نبوی ست علیہ و علی آلہ
 الصلوٰۃ والسلام و حصول حقیقت محبت کوشند و از یاد کیفیت آن خواہند تا معیت ایتہ
 حاصل نمایند و از خود گذشتہ ہموارہ با محبوب بوند صفت محبت بود کہ صدیق اکبر کہ در شان او
 آمدہ و لکن شعی و قدر فی قلبہ از ہمہ پیش قدم ساخت و بدولت محبت خاصہ بردوندائے
 ثانی اثنین شنواید و بنویس ما ظنک باثنین اللہ قالہما کرم و ممتاز گردانید خوش گفت
 بدیت بکنج غار گزینیم خلوت از ہمہ خلق اگر آن لطیف جہان یار غار ما باشد
 بعضے اذواق و واردات کہ در کتابت میان خواجہ نوشتہ بودند مطالعہ آن خوشوقت است
 اللہم زد آوازیکہ از جانب راست شنودہ و روشنائی کہ از انجانب دیدہ اید وارد است
 از حق جل و علا بر روح کہ مقام آن جانب راست است فرود آمدہ است و آزاد و تصرف
 خود آورده است ملک است کہ از عالم غیب بر ملکیت روح کہ محل ہوش و شعور است تسلط
 نمودہ آنرا زیر و زبر ساختہ است لاجرمستی و بخودی آورده ان الملوک اذا دخلوا
 قریۃ افسدوها وجعلوا اعزۃ اهلہا اذکے و کذلک یفعلون الحال معاملة شما

۱۰۰ ہذا قطعہ من حدیث رواہ الشیخان ۱۰۰ اشارت است بآیہ سورہ توبہ یعنی اذا خرجہ الذین کفروا ثانی اثنین اذھا
 فی الغار لہم ۱۰۰ توبہ توبہ یعنی من کسر داو دیاے مجہول خبر خوش و بعضے بفتح وین دیاے مجہول کفۃ ۱۲ از غیث ۱۰۰
 انس بن مالک عن ابی بکر الصدیق قال نظرت الی اقدام المشرکین علی رؤسنا ونحن فی الغار فقلت یا رسول اللہ
 لو ان احدہم نظر الی قدمہ امرنا فقال یا ابابکر ما ظنک الی مشفق علیہ ۱۰۰ مشکوٰۃ باب المعجزات
 ۱۰۰ این کریمہ واقع است در سورہ غل و پارہ و قال الذین (۱۹) ۱۲

از لطیفہ قلب گذشتہ بلطفہ روح قرار یافته است و ارتقا نوده امیدوار فوق باشند و بہت
را بلند دارند و لیکن مافیہ بیت بوصلش تارسم صمد بار از پافانگند شو قم
کہ نو پروازم و شاخہ بلند آشیان دارم ۴ ممول از دوستان دعائے سلامتی
خاتمہ است والسلام علیکم وعلیٰ سائرین اتبعہ الہدیٰ

مکتوب بہت و یکم (۲۱)

بصوفی نوربیک نصیحت او بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ وسلام علی عبادہ
الذین اصطفیٰ خدمت صوفی نوربیک ازین دور افتادہ سلام عافیت انجام خوانند احوال
بہمہ حال مستوجب حمد ذی الجلال است امید کہ آن عزیز نیز بجمعیّت ظاہر و باطن باشد و
برجاءہ شریعت علیہ مستقیم بود و از قشر لب آید و از لفظ بمعنی گراید نسبت باطن را
نیک محافظت نمایند و دراز و یاد کیفیت آن کوشند باخلق کمتر اختلاط کنند و زاویہ
نامرادی از دست نہ ہند با بکل توشہ آخرت را آمادہ سازند جائت الراجفۃ تتبعہا
الزائد فوجاء الموت یحذرقہ ممول از دوستان دعائے سلامتی خاتمہ است والسلام

اولاً و آخراً

مکتوب بہت دوم (۲۲)

بحافظ ابواسحاق در مداحی طریقہ صوفیہ علیہ بسم اللہ الرحمن الرحیم بعد الحمد
والصلوٰۃ و تبلیغ الذعوات میرساند مکتوب مرغوب کہ درین و لامر سواداشہ بودند نور
آن متبرج و مسرور گردید اللہ تعالیٰ بجمعیّت و عافیت دارد و برجاءہ شرع محمدی علیہ
و علیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام و سنت احمدی مستقیم و مستقیم گردانند و از تعلقات دنیا
و گرفتاری ماسوائے محضر رساختہ در سرفات معرفت و سراپردہ قرب خویش کنش و الفت

سلامہ در آغوشندہ در پے اویدار پے آیدہ لکند مرگ بستم خود ۵ خدا فیضی سواد کنایہ چہرہ معذور بالغم و عذرا با کسر
معذور یعنی شریف و جمیع کثیر نیز آیدہ عرب گوید اعطاه اللہ دنیا بکذا فیرا داو او را دنیا بکام ۱۲ منتخب

وہدین معنی در عالم اسباب وابستہ بسلوک طریقہ مصوفیہ علیہ است آین بزرگواران در محبت حق
جمل و علما از خود و از غیر خود گسسته اند و در عشق او از آفاق و انفس گزشتہ مار سوار در را و او
در باخته و با وساختہ اند اگر حاصل دارند و دارند و اگر واصلند با و واصلند باطن شان را بنیجہ
انقطاع از مادیات و اوتعالی رفته دلورہ است کہ اگر سالہا یا دہہ ہوسے نمایند بیا و شان نیاید
و از انانیت نفس نبوی گزشتہ اند کہ خود کلمہ انار بر خود شرک میدادند و چنان صدقوا
مَا عَاهَدُوا لِلّٰهِ عَلَيْهِ . وَ رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَ لَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ خداوند را ازین
قوم بگردان یا از نظارگیان این قوم گردان کہ قوم دیگر را طاقت ندارم بہر کس کہ ہوس این
راہ دارد و تخم این اندیشہ در دل سے کار دہاید کہ ہمہ چیز را گذاشتہ صحبت این اکابر اختیار نماید و
جان شاربوازم طلبکاری کند و از ہر جا بوسے لڑین دولت بشام جان برسد اپنے آن شود
خوش گفت بہیت بعد ازین مصلحت کار دران سے بنیم کہ روم برومیخانہ و خوش بنشینیم
ماہل از دوستان نماے سلامتی خانہ است و السلام علیکم و علی سائر من اتبع الہدے

مکتوب بہت سوم (۳۳)

بمرا عنصفر در شرح اذواق و تعبیر وقائع کہ نوشتہ بودند بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
بَعْدَ الْحَمْدِ وَ الصَّلَاةِ وَ تَبْلِیغِ الدَّعَوَاتِ میرساند صحیفہ شریفہ رسیدہ سبب مسرت گردید
چون متضمن احوال علیہ و وقائع سنینہ بود و فرحت بر فرحت افزود و از قنات لطائف حمسہ
و نفی یافت از خود و اثبات یافت خود بخود کہ نوشتہ بودند و این بیت را حسب حال با فیتہ
بیت نمیدہد بہ صحبتان بخلوت خویش ، فغان کہ یافتہ دلدار ذوق صحبت خویش
بوضوح انجامید عالم سے صحیح حق سبحانہ و تعالی ہمہ عن سوال لہ ترقیات رفیعہ

لہ اشارت است بکہ کہ واقع است در سورہ احزاب از پدہ ائل ۱۱ و ۱۲ و نظم الایہ ہکذا من المؤمنین و جل صدقوا
لہ اشارت الی کہ عیمہ وقت فی سورہ النور من الجزء الثامن عشر و نظم الایہ ہکذا فی بیوت اذن اللہ ان ترفع و یذکر
فیہا اسمہ یسبح لہ فیہا بالغد و الاصل و جل الخ ۱۲ مکتوب یعنی قلب در و وسر و ضی و اظہ

مکتوب
بہت
سوم

واروا لہم ذلک نوشتہ بودند کہ در خواب بینم کہ کلاه و بالائے آن قوطہ علاقہ وارچنانچہ
 عربان قوطہ گذاشتہ می پوشند تو بر سر من نہادہ و میگوئی کہ آنچه در ما بود ہمہ را بشما
 دادیم و امانت شما بشمار ساندیم از مخدوم این خواب بشارتے است بزرگ مبارک باشد لیکن این
 عبارت را بران محمول باید داشت کہ آنچه در ما بود بشما دادیم موافق ظرف و استعداد شما
 یا آنچه در ما بود از بابیت امانت شما بشما دادیم چنانچہ فقرہ دوم قرینہ است بر آن نوشتہ
 بودند کہ بعد از نماز تہجد مشغول بودم دیدم کہ میان دل و سر دائرہ کلان پیدا شد و
 در میان آن دائرہ دل خود را مثل جلہ کمان یافتم چنانچہ یک چلہ بر دو کمان زدہ کردہ
 باشد بدین صورت بجانب یک کمان کہ نظر میرفت وحدت صاف میدید و بجانب کمان
 دیگر کہ نظر میرفت کثرت در نظر می درآمد این کثرت ہم رفته رفته وحدت صاف شد
 و در سر دو کمان وحدت صاف دید میشد مخدوم قلب را بر رخ گفتہ اندمانا کہ این صفت
 بر رخ قلب است کہ بنظر درآمدہ است و آنچه در یک کمان وحدت صاف بنظر درآمد و در
 کمان دیگر کثرت از قباب قوسین است و آنکہ کثرت ہم رفته رفته وحدت صاف شد
 و در سر دو کمان وحدت دیدید مقدمہ او اذنی است و آنکہ گفتیم کہ مقدمہ او اذنی
 است زیرا کہ حقیقت او اذنی وقتے متحقق شود کہ قوس کثرت باطل از نظر ساقط گردد
 و منظور نظر جز قوس وحدت نبود و آنچه بعد ازین نوشتند کہ این یافت نفس یا روح
 مخصوص نبود بآلہ این معاملہ خود بخود بود مشعر بر سقوط قوس کثرت است از نظر و الغیب
 عند اللہ سبحانہ نوشتہ بودند کہ درین میان یک نسبت مخصوص وارد شد کہ ہرگز دل
 را بان آشنائی نبود چنانچہ غیبی بشارتے کہ ہرگز ندیدہ باشد در آید بے ان الملوك اذا
 دخلوا قریة افسادوها وجعلوا اعزۃ اهلها اذکے خوشتر گفت ہمیت

۱- ہر آنکہ قوطہ بالعم کریمہ و بواسطہ نادوختہ و رنگ حمامی و بسنی دستار و در مال نیز آمدہ و علاقہ بکسر اول جسم ظاہری کہ نسبت
 د آویزان باشد چیزے مثل دال نازیانہ غبات ۲- یعنی مراد بقول آنچه در ما بود خصوص است نہ عموم ۳- این
 کریمہ واقع است در سر دخیل مزپارد و قال الذین (۱۹) ۱۲

بوسلش تارسم صدارت یا افکنڈ شوم + کہ نو پروازم و شاخے بلندے آشیان اوم
وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَعَلَىٰ سَائِرٍ مِّنْ أَتْبَعِ الْهَدَىٰ

مکتوب بہت چہارم

بہت مشتاق بہرہ کی در حل شبہ کہ از آیہ کریمہ وَاتَّبِعْ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا مَّ آید
و تحقیق حدیث لَا تَفْضِلُونِي عَلَىٰ يُونُسَ ابْنِ مَتَّى و در شرح الْإِيمَانُ لَا يَزِيدُ وَلَا
يَنْقُصُ و رفع توئم مساوات ایمان عوام بالیان انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام و
رفع توئم افضلیت شہدا کہ بعضے مزایا مخصوص اند بر انبیاء علیہم الصلوٰۃ و
السلام بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بَعْدَ الْحَمْدِ وَالصَّلٰوةِ وَتَبْلِیغِ الدَّعَوَاتِ میرزا
کتابے کہ از راہ محبت فرستادہ بودند رسید مسرت بخش گردید اسولہ چند نمودہ بودند
مخدوم محل این اسولہ را علما و مشائخ نمودہ اند مع ذلک سوال را از جواب چارہ
نہست چیزے درین باب مینویسد سوال اول آنکہ حق تعالی در شان حضرت ابراہیم
عَلَيْهِ السَّلَامُ و عَلَیْہِ الصَّلٰوةُ و عَلَیْہِ السَّلَامُ میفرماید اِنِّیْ جَاعِلُکَ لِلنَّاسِ اِمَامًا و نیز فرمودہ و
اَتَّبعَ مِلَّةَ اِبْرٰہِیْمَ حَنِیْفًا پس بقصائد این ہر دو کریمہ حضرت ابراہیم علیہ السلام
مقتدی و متبوع بودند و پیغمبر ما علیہ و علیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام تابع باشد و حال آنکہ
پیغمبر ما علیہ و علیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام بالقطع افضل اند و ہمین اشکال در مادہ بہتر
اوم علیہ السلام مے آید حق تعالی میفرماید اِنِّیْ جَاعِلُکَ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً - فَلَزِمَ فِی
ہذہ الْاٰیۃ مَا لَزِمَ فِی الْاٰیۃ السَّابِقَۃ جواب در کریمہ اِنِّیْ جَاعِلُکَ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً
ہیچ اشکال نہست چہ این حکم خلافت مرنوع انسان راست خصوصیت بحضرت آدم
علیہ السلام ندارد و چنانچہ جواب ملائکہ بران دلیل است کہ اَتَجْعَلُ فِیْہَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْہَا

یعنی مذکور (لو کہ افضل است) و رفع
مزار مبارکش بنور مودع است
مکتوبہ ۳۶/۳ ہمچہ از دستہ بود
از ان

۱۰۳

۱۰۴

ملہ شہاد جیسا البک ان اتبع ملۃ ابراہیم حنیفا واقع است در آخر سورہ نمل و یارہ ہما ۱۴۱ ۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۵ ۱۴۶
مکتوبات کما ہو محقق فی محرم

وَيَسِفُكَ لِلْيَمَاءِ حَيْثُ فَسَادُ وَتَفْكَ مَا فِي نَوْعِ الْإِنْسَانِ سَتَنَدُ رَأْدُكُمْ عَلَيْهِ السَّلَامُ
وَبَرَقَتِ تَسْلِيمُكُمْ مِنْ خِلَافَتِ خَاصِ بَوَاقِ حَضْرَتِ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِوَرْدِهِ خِلَافَتِ بَوَاقِ
مَا أَشْكَالُ تَصَوُّرُ شَوْجَانِ حَضْرَتِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَرَمُودِهِ يَادَاوُدَ إِتْنَا
بَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ وَدَرِشَانِ حَضْرَتِ مَهْدِي عَلَيْهِ الرِّضْوَانُ وَارِدِشْدَه
فَانْ فِيهِمْ خَلِيفَةُ اللَّهِ الْمَهْدِي وَازِينَ قَبِيلِ سِتْ قَطِبِ ارْشَادِ وَتَحُوتِ وَقَطِبِ مَدَارِ
لَهُ دَرِشِدْ وَقْتِ مِیَاشَدِ كَقَطِبِ سِتْ سَائِرِ مَنَاصِبِ مَخْصُوصِ بَازِمَنَةِ اِثْنَانِ سِتْ وَبَحْثِ
قَدِّمِ عَلَى رَقْبَةِ كُلِّ وَلِيٍّ اللَّهُ كَهَضْرَتِ شَيْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ جِيلَانِي قَدِّسَ سِرُّهُ فَرَمُودِهِ سِتْ
مَخْصُوصِ بَاوَلِيَا رَآنِ وَقْتِ سِتْ عَلَى مَلْحَقِ آرْ كَرِمْ لَرَانِي جَاعِلُكَ لِلْمَنَاسِ
مَلِكًا حَكِيمًا عَامِدُودِ سِتْ قَالِ الْقَاضِي فِي تَفْسِيرِهِ وَامَامَةُ عَامَّةٌ مُؤَيَّدَةٌ إِذْ لَمْ
يَنْفُتْ نَبِيٌّ بَعْدَهُ إِلَّا كَانَ مِنْ ذُرِّيَّتِهِ مَا مَوْزَا بِاتِّبَاعِهِ حَتَّى يَكُونَ كَرِمْ اِتِّبَعَهُ مَلِكُهُ اِبْرَاهِيمَ
حَنِيفًا وَالدَّالَّتِ بِرَانَ دَارِ وَلِيكُنْ اِیْنَ آیَاتِ قُدُّحِ اِرْفَضِلِیَّتِ اَنَسُرُورِ عَلَيْهِ وَعَلَى اِلَیَّ الصَّلَاةُ
وَالسَّلَامُ نَدَارِ وَتَفْسِيرِ اِنْ كَفْتَهُ اَنْدِیْنِی بِسِرِّی مَعْنِی كُنْ دَرِ تَوْحِيدِ یَا دَرِشِدْ دَعْوَتِ بِحَقِّ حَقِّ
وَعَلَا حَتَّى اَوْ بَرِیْقِ وَدَارِ اَبْدَالِی كِیْ بَعْدِ دِیْكَرِ وَتَجَاوَلِ بَعْدِ رَفِیْمِ سِرِّی دَعْوَتِ مِثْمُودِ تَوْ
بِزِ حَتَّى اِنْ حَتَّى تَمِیْسِ اَوْرَدِ كِهْ اِتِّبَلِغِ سَلُوكِ سَبِیْلِ مَسْلُوكِ مَسْبُوعِ سِتْ پَسِ اِتِّبَلِغِ
اَنَسُرُورِ مَهْتَرِ اِبْرَاهِیْمِ رَا عَلَیْهِمَا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ بِسَبَبِ اَنْ بُوْدِ كِهْ بَعْدَ اَزْ وَبَعُوثِ شَدِ
لَهُ بِجَبَّتِ اَكْهْ دَوْنِ اَوْ بُوْدِ وَبِكَلِّ اَنَا اَكْرَمُ الْأَوْلَادِ وَالْآخِرِينَ عَلَى اللَّهِ مَقَرُّ رِسْتِ كِهْ
اَنْحَضْرَتِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ اَزْ هَمِّ اَنْبِیَا اَكْرَمِ وَافْضَلِ اسْتِ وَنَصِیْبِ اَوْ دَرِ فُضِّلِیَّتِ
اَزْ مَجْمُوعِ اَنْبِیَا وَاصْغَبِیَا اَجْزَلِ اَشْمَلِ وَازِیْنَ قَبِیْلِ سِتْ آخِرِ وَارِدِشْدَه اسْتِ فِیْهِمْ اَهْمُ
قَسْدِ كِهْ اَزِیْنَ اَمْرِ دَرِ فُضِّلِیَّتِ اَوْ عَلَیْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ بِسَبَبِ قُدُّحِ اَلْاَزْمِ نِیْسْتِ بَا اَكْهْ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الصلوة والسلام
الصلوة والسلام
الصلوة والسلام

این کلام واقع است در سوره ص از پاره دهم (۲۳) علیه قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اذا قرأتم القرآن
السود قد جاءت من قبل خراسان فانها خلیفة الله المهدی دواء احمد واليه الحق مشكوة باب اشراط
الساعة ای فی الجملة لا فی جمیع الاحکام کالاجنفه علیه یعنی منی ایتلغ رخصت بر اکیه شروع بران راه رفته باشد

گوئیم کہ گاہ است کہ فاضل امر مبتالبت مفضول کنند و ازین امر مبتالبت هیچ قصور
 در فضیلت او لازم نیاید قال الله تعالى لينبيهم عليه وعلى الى الصلوة والسلام وشاروهم
 في الامر امر مبشورت باصحاب کرام خالی از تضمن امر مبتالبت شان نیست و الا مشورت
 را چه فائده باشد و تحقیق این مقام و حقیقت این معاملة را حضرت ایشان مآقد سنا
 الله سبحانه و تعالی از او کشف و عرفان در کاتب خود نوشته اند از اینجا ملاحظه نمایند
 سؤال دوم آنکه جناب مقدس حضرت رسالت پناه محمد رسول الله صلی الله علیه و علی آله
 الصلوة والسلام باقطع افضل انبیا اند پس حدیث لا تفضلونی علی یونس ابن مثنی
 چه معنی است و حدیث من قال ان اخیر من یونس بن مثنی فقد کذب چگونه بود جواب
 میتواند که معنی چنین باشد لا تفضلوا اینجست یلزم نقص المفضول او یؤدی الى الخصومة
 و الذنا و نیز میتواند که تفضیل ندیدیم بجمیع انواع فضائل هر چند پیغمبر ما علیه الصلوة
 والسلام افضل کلی است چنانچه امام افضل است از مؤمن مطلقا هر چند افضل اوان
 نیست و نیز میتواند که معنی آن باشد لا تفضلوا من تلقاء انفسکم و اهو انکم
 و نیز میتواند که این قول از روی تواضع و هضم نفس فرموده باشد و نیز میتواند که معنی
 لا تفضلونی فی نفس النبوة باشد کما قال الله تعالى لا تفرق بین احد من رسله
 و نیز میتواند که این قول پیش از علم با فضیلت خود باشد باید دانست که تخصیص حضرت
 یونس علیه السلام باین حکم با آنکه همه انبیا را درین امر شرکت است بواسطه آنست که
 چون از روی علیه السلام رتبه بوقوع آمده بود از نبوت محل توهم منقصت شده
 بواسطه رفع این و هم تخصیص او باین حکم فرموده که ازین رکن هیچ منقصه در رتبه او
 و رتبه نبوت او پیدا نشد بکلمه الثابت من الذنب مکن لا ذنب له و بکلمه اولی الذنب یبدل
 الله سیتا بهم حسنات و میتواند که بهین اعتبار فرموده باشد من قال ان اخیر من

له هذا الحدیث مروی عن عبد الله بن مسعود فرموده و موفوفا و اذ ابن ملجم مشکوة اذ باب التوبة علیه السلام
 تاب و امن و عمل صالحا فادلك بدل الله الرزق سودا قال فان و جزء و قل لا ذنب (۱۹) ۱۰

یونس ابن مثنیٰ فقد کذب یعنی ہر کہ نظر بزرگت او علیہ السلام نووہ خود را بر وی فضل و بر
و خود را از زکرت و معاصی بری تصور نماید پس تحقیق او دروغ گو ست قال اللہ تعالیٰ
فی شانہ فنادی فی الظلمات ان لا اله الا انت سبحانک لانی کنت من الظالمین
فاستجبنا لہ ونجیناہ من الغم وکذلک ننجی المؤمنین و قال تعالیٰ ایضا فاجتنبہ
ربہ فجعلہ من الصالحین سوال سوم آنکہ مقرر و مبین ست کہ فضل کلی مرانبیا است
علیہم الصلوٰۃ والسلام بر جمیع افراد امنت و در حدیث صحیح آمدہ ست کہ بعضی کمالات
در بعضی افراد امنت ست کہ مزیت بر انبیا دارد کالشہداء فی سبیل اللہ استیجاب
بغسل ندارند و بلفظ موتی خوانندہ و انبیا بغسل محتاج اند و بلفظ موتی خوانندہ جواب
این فضل راجع بفضل جنی ست کہ در ان محذور نیست ہر جائز و محرم تصنیف بر عالم
ذی فنون فضل دارد و فضل کلی مرانبیا و عالم راست سوال چہارم علمائے ماتریدہ گفتہ
اند الا یمان لا یزید ولا ینقص ازین عبارت لازم مے آید کہ ایمان عوام مویمان مثل
ایمان انبیا بود علیہم السلام و حال آنکہ ایمان انبیا علیہم السلام اکمل ست فی
القرب والدراجۃ جواب ایمان انبیا و ایمان عوام را در نفس ایمانیت شرکت تسوی
ست و مزیت ایمان انبیا راجع بصفات کاملہ ایمان ست ایمانے کہ مقرون باعمال
صالحہ ست و یکسوت از سیات و شبہات صفائے دیگر دارد و نورانیت علیحدہ و
نتایج و ثمرات بزرگ آوردہ بلکہ توان گفت کہ نوع دیگر گشتہ در رنگ افراد انسان کہ ہر
نفس انسانیت شرکت دارند و متساوی اند و نظر بکمال نقصان صفات جمعہ را از انہا
کالا نعام بل ہما اصل فرمودہ و از حقیقت انسانی بر آوردہ و آنچه در حدیث آمدہ ست

۹۱
الصلوات والسلامات

۱۰۰ ہر آنکہ این کرمہ در سورۃ الانبیا از پردہ اقرب (۱۱) واقع ست ۱۰۱ فی سورۃ القلم و المجز و تبارک الذی (۲۷) ۱۰۲ قد
صلی اللہ علیہ وسلم ان من عباد اللہ لا ناسا ما ہم بانبیاء ولا شہداء یفیطہم الا نبیاء و الشہداء یوم القیامۃ بمکانہم من اللہ
قالوا یا رسول اللہ تعبرنا من ہم قال ہم قوم تحابوا بروح اللہ علی غیر ارحام بینہم ولا اموال یتعاطونها الخ رواہ ابو
داؤد ۱۰۳ مشکوٰۃ باب الحب فی اللہ ۱۰۴ خون کشندہ با ستروان ۱۰۵ از سائبان ابو المنصور ماتریدہ ۱۰۶

لَوَ اتَّزَنَ اِيْمَانُ اِنِّیْ بَکُمْ مَعَ اِيْمَانِ اُمَّتِیْ کَرَجَحَ اِنْ رَجَحَانِ هُم رَاجَحُ بِصِفَاتِ کَامِلِهِ سَت
 کَہ نَوَازِنِیَّتِ وَصِفَاتِ اِيْمَانِ رَا سَا فَرَا یَنْدِ وِیْکَہ مِیْزَانِ رَا رَاجَحِ مِیْکُنْدِ چَ صِفَاتِ وَانْعَاضِ
 دَر مِیْزَانِ مَوْعُودِ مَوْزُونِ سَت چَرَا اِيْمَانِ اَوْ رَضِ رَاجَحِ نِیَا یَدِ کَہ اَوْ بُو تَہ کَہ مِیْشِ اَز مَوْتِ سَت
 مَشْرُفِ گُشْتِہ سَت وَ بَا یَنْ صِفَتِ دَر مِیْا نِ صَحَابَہِ کَرَامِ مِمْتَازِ وِیْشِ قَدَمِ بُودِہ وَاہِیْ
 بَدَوَلِ مَحِیَّتِ بِمَقْضَاہِ کَرِیْمِہ وَالَّذِیْنَ مَعَهُ وَ کَرِیْمِہ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا مَشْرُفٌ شَدِہ وَاَز
 سِیْا نِ اَنْحَابِ کَرَامِہ بِبَشَارَتِ اِیْنِ مَوْتِ کَہ عِیْنِ مَعْرِفَتِ سَت وَ کَمِلِ اِيْمَانِ مَبِشْرِ گُشْتِہ
 حَيْثُ وَدَعَفِیْ شَاہِدِہ مِّنْ اَدَا اَنْ تَنْظُرَ اِلٰی مَیْمَتِ یَمِیْنِیْ عَلٰی وَجْهِ اَلْاَرْضِ فَلِیَنْظُرَ اِلٰی اِنِّیْ بَکُمْ
 اِنْ اِنِّیْ فُخَا فَہ ہَرْجِہ سَا رِ صَحَابَہِ نِیْزَ بَا یَنْ مَوْتِ مَتَحَقِّقِ بُو دَنْدِ لَیْکِنْ تَخْصِیْصِ اَوْ بَا یَنْ بَشَارَتِ
 مَشْعِرِ کَمَالِ اَوْ سَت بَا یَنْ صِفَتِ اَز دِیْکَرِ اَنْ دِہِرِ کَہ دَر یَنْ مَوْتِ کَامِلِ تَر سَت اِيْمَانِ اَوْ بَا یَنْ
 اَنْ نِیْزَ کَامِلِ تَر چَہ اِیْنِ مَوْتِ مَنِجِ اَطْمِیْنَانِ نَفْسِ سَت وَ اَطْمِیْنَانِ نَفْسِ اِيْمَانِ حَقِیْقِیْ سَت کَہ اَز
 زَوَالِ مَحْفُوظِ سَت کَرِیْمِہ یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ کَوِیَا اَشَارَتِ بَا یَنْ
 اِيْمَانِ سَت وَ مَا نَا کَہ وَ رَحِیْثِ اللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ اِيْمَانًا لَیْسَ بَعْدَہ کُفْرٌ مَطْلُوبِہ مِیْنِ
 اِيْمَانِ سَت اِیْنِ اَنْ مَوْتِ سَت کَہ حَیَاةِ اَبَدِیْ مِیْرَسَا نِدِوَا نَوَاقِرِ قُرْبِ وَ مَعْرِفَتِ مَتَحَقِّقِ
 مِیْسَا زِہِ وَ کَرِیْمِہ اَوْ مِّنْ کَانَ مَیْمَتًا فَاحْیِیْنَاہُ وَ جَعَلْنَا لَہُ نُورًا یَمْشِیْ بِہِ فِی النَّاسِ
 اِیْمَانِ سَت بَا یَنْ مَعْنِیْ وَ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَ عَلٰی سَائِرِ مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی وَ التَّرَمُّ مُتَابِعًا
 الْمُسْتَطَفِّ عَلَیْہِ وَ عَلٰی اِلٰہِ الصَّلٰوَاتِ وَ السَّلَامَاتِ وَ الْبَرَکَاتِ وَ الْفَحْیَاتِ

مکتوب بہت و پنجم (۲۵)

بِمِیْرِ عَبْدِ الْفَتْحِ وَلَدِ حَقَّاقِ آگاہِ مِیْرِ مُحَمَّدِ نِعْمَانِ قُدِّسَ سِرُّہُ دَر اَوَّلِہِ لَوَ اَزَمِ طَلِبِہِ کَارِی
 بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بَعْدَ الْحَمْدِ وَالصَّلٰوۃِ وَتَبْلِیْغِ الذَّمَّوَاتِ مِیْرَسَا نِدِ

۱۵ اشارت سَت بکریمہ کہ واقع سَت دسورہ نسا از پارہ و المحسنات (۵) ۱۶ اشارت سَت بآینہ کہ در سورہ
 انعام و پارہ و لوانا (۸) واقع سَت ۱۷

تجاری امور مستوجبِ حمد است امید کہ آن عزیز نیز بعافیت باشد و بر جادہ سنت سنتیہ
و شریعت علیہ مستقیم بود و از لوازم طلبکاری فارغ نباشد و ہموارہ مشغولش مضطرب
باشد سیری و فراغ نصیب آید یاد بزرگے گفته است کہ تصوف اضطراب چون بگوش
آمد تصوف نماند مرید را بدین صفت باید شد کہ حق ادا صفاقت علیہم الا رض بما احب
وصفاقت علیہم انفسہم وظنوا ان لا ملجأ من اللہ الا الیہ چون طالب صادق
بدین صفت شود امید است کہ بحر شیش بجوش آید و نوید ثواب علیہم لیستوبوا
بگوش جاننش برساند و اورا از بستاند عجب است کہ جوانان مستعد خواب خرگوش
آرام گرفته اند و از لوازم طلب فرو شسته و در رنگ طفلان از جواهر نفیسہ مخرف ریزانے
چند مشغول شدہ بیت در جهان شاہدے و مافارغ + و قرح جرعه و ماہ شیار +

مکتوب بہت و ششم

بصوفی سوائد کاتبی مدبیر و قانع و شرح احوال او بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ
وسلام علی عبادہ الذین اصطفے کتابے کہ مستقیم و قانع روشن و احوال پسندیدہ بود
رسید و خوشوقت ساخت شد بجانہ الحمد کہ بعافیت اند و در کار خود سرگرم و واقفہ کہ نوشته
بودند یک واقعہ مصحف و در واقعہ دیگر خلعت بشما داده نیک و مہربانہ و آنچه نوشته بودند
اکثر کہ باحوال خود مقید می شوم خود را نمی یابم و در مراقبہ چنان مشاہدہ میشود کہ ہر یک کو
بشاہد چراغے شعلہ میکند و در گفتن کلمہ طیبہ لذتے روی میدہد کہ اشک بے اختیار روانہ میشود
آیا کمال فناے نفس ہمین است یا چیزے دیگر معلوم نمایند کہ این احوال خوب پسندیدہ است
و از لوازم و ملاکات فناے نفس است لیکن فناے نفس فی نفس امرے دیگر است
۵ آنجا ہمہ آنت کہ برتر زبان است + آری آنچه نوشته آید کہ خود را نمی یابم و آنچه

لے قول بحدی شیخ سیم درائے کسورہ جائے جاری شدن چیزے در اہلے رولن شدن چیزے ۵ اشارت
ست کریمہ کہ واقعہ است در سورہ توبہ از پارہ معتدرون (۱۱) ۵

بعد ازین نوشته آید که نه خود را دانسته میشود و نه عالم را اگر بعد از فناء قلب روید از
مقامات فناء نفس است و از لوازم آن باجمه امیدوار باشند و هل من مزید گویند
فوق بوند مضرع هنوز ایوان استغنا بلند است نوشته بودید که بر سر نماز جماعت روئے
میدهد اکثر اوقات که نحو مقید میشوم مثل شعله آفتاب ماہتاب در نظر آید فقیر درک آن
عاجز است بدانند حالتی که در نماز دست میدهد اصل است و این شعله آفتاب که خود را میباید
میتواند که آثار بجا بود و این نور از حیات بود که مشرب بر موت است چنانچه کریمه او من کان
میتا فاحینا و جعلنا له نورا الایة اشعاع بران دارد والسلام اولاً و آخراً

مکتوب بیست و ششم

بلا عطاء الله سورتی در صحبت او - بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَى
عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى فضائل باب اخوی ملا عطاء الله از نیجانب سلام عافیت انجام
و دوستان دور افتاده را بدعائے خیر یاد آر و مخدوم عمر چند وزه که بے عزت است باید که در
اعزاز اشیا مصروف گردد و آن کس بر فضیلت مولائے حقیقی است جل سلطان کرمیت
درین امر خطیر حسرت بر بندد و هر چه منافی آنست از آن کیوشوند کمال در حق بنده آنست که
مولائے او از ور ضعی بود لهذا مقام رضا فوق مقامات آمد علامت این رضا آنست که بنده از او
تعالی راضی شود و در مرادات و مقتضیات خلاف رضا مندی او تعالی از او بظهور نیاید و در
ایلام در رنگ انعام کشاده پیشانی بود و در او امر و نواهی او چین بابر و نباشد و جمیع افعال و جمیع
منشج الصد باشد و بقضا و قدر او عزت بزهانه البقاء و استسلام داشته باشد والسلام

مکتوب بیست و هفتم

له یعنی این مدد یافت خود و نادانستن خود را و عالم را اگر بعد از الخ ۱۳ سلم یعنی طالب زیادت گشته است در سوره
انعام و پاره توانا در واقع است

بسم اللہ

بشیخ نور محمد سورتی درصحت بسم اللہ الرحمن الرحیم بعد الحمد والصلوة وتبلیغ
 الدعوات میرساند احوال ہمہ حال مستوجب حمدست خیریت دوستان مسؤل و مامول
 اوقات را بزرگو و فکر معمور دارند و در کسب رضیات مولا حقیقی جلّت عظمتہ بجان کوشند
 و توشہ آخرت را آمادہ سازند جائز الرأفة تتبعہا الرأفة جلاء الموت بحدا فیرجلہ
 الموت بما فیہ احوال نویسان باشند و از کیفیت ^{نورانی} راہ و فرزندل قلمی نمایند و سعی کنند کہ روزیہ
 باشند ابواب ترقیات مفتوح بود من استوی یوماہ فهو مغبون دوستان بدعا خیر باد آرند

بسم اللہ

بسم اللہ

والسلام

مکتوب بہت و ہم

بمیر محمد من بخاری و شرح تبیین کریمہ و ما خلقت الجن والانس الا ليعبدون و کریمہ
 انا عرضنا الامانة على السموات والارض الاية بسم اللہ الرحمن الرحیم بعد الحمد
 والصلوة و از سال الثخیات بجناب سیادت و نقابت پناہ میرساند احوال و اوضاع فقراء
 اینچہ مستوجب حمدست و المسؤل من اللہ سبحانہ سلا متکم و استقامتکم ظاہراً و باطناً
 صحیفہ گرامی کہ نامزد این مسکین نموده بودند مشرف ساخت حمد اللہ سبحانہ کہ با وجود مشاغل
 صورتحی و تعلقات ششی در روابط معنوی و محبتہا فتورے زخمہ است امیدست کہ روز بروز
 در تزايد باشد و روز افزون بود ^{زیادت} این طائفہ با این طائفہ است المؤمن مع من احب حدیث
 نبوی است علی مصداقہا الصلوة والسلام والنجیة نوشته بودند کہ حق سبحانہ و تعالی میفرماید
 و ما خلقت الجن والانس الا ليعبدون و مفسران بہ بیغرفون تفسیر کرده اند و در جائے
 دیگر حق تعالی میفرماید انا عرضنا الامانة على السموات والارض والجن بالین
 ان یحملنہا و اشفقن منہا و حملہا الا لسان اگر مراد از امانت معرفت باشد بانسان خصوصیت

سلسلہ بلکہ این کرد و واقعست در سورہ الذاریات آیہ ۱۷ قال فما خطبکم (۱۷) انا عرضنا الامانة پس واقعست در سورہ احزاب
 آیہ ۷۲ و من یقین (۷۲) ۷۳ قولہ فی خصوصیت و از این سیج خصوصیت نہ از وجہ معرفت حق تعالی حاصلست مر مرثیہ را کہما قال
 تعالی دان من شی الا لیسعہ مجدا و لکن لا تفقہون متبعہم بنی اسرائیل

دارد و اگر مراد چیز دیگر است اعلام نمایند و ما در و این شبهہ خصوصیت آن غلط و کہ
 لِيَعْبُدُونِ رَا بِلْيَعْرِفُونِ تفسیر سیم لِيَعْبُدُونِ را بہر معنی کہ تفسیر کنند و امانت را ہم بہر
 معنی بگیرند یعنی لِيَعْبُدُونِ اگر بمعنی خود داریم چنانچہ اکثر علمائے مفسرین گفتہ اند و از
 امانت ہم تکالیف شرعیہ کہ حاصل آن عبادت است بگیریم یا از ہر دو جا معرفت مراد داریم
 شبهہ سہماید کہ وجہ تخصیص حمل امانت یا نسیان چیست جواب گوئیم کہ وجہ تخصیص میتواند کہ
 شرافت و بزرگی انسان بود و اہتمام بہ نشان او ہر چند جن را نیز شرکت بود و چون درین تکلیف
 تابع انسان است و متابع شریعت پیغمبر علیہ السلام و علی الہ الصلوٰۃ والسلام کہ لیلۃ البیوت
 کرد و اینہا ایمان آوردند و بقولے با فر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم رفته قوم خود را دعوت
 کردند و گفتند یا قوم منّا اٰجیئوا داعی اللہ و امنوا بہ و از فحوائے آیہ معلوم میشود کہ پیش ازین
 تابع شریعت حضرت موسیٰ علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام بودہ اند چنانکہ گفتہ اند اِنَّا مِمَّنَّا
 کِتَابًا اَنْزَلَ مِنْ بَعْدِ مُوسٰی الْاٰیۃ و اٰیضا میتواند کہ عرض امانت و حمل آن خاص بانسان
 بود و چون را دران شرکت نباشد ہر چند ہر دو را برائے عبادت یا معرفت آفریدہ باشند و بیج
 محظور نبود بداند کہ این سوال را جواب ہائے دیگر ہم ہست و رائے این دو جواب کہ بران تقدیر اصلاً
 وارد نمیشود اول آنکہ لِيَعْبُدُونِ بمعنی خود باشد چنانچہ علما فرمودہ اند و امانت بمعنی معرفت
 گوئیم چنانچہ آن مشفق نوشتہ اند اشکال وارد نمیشود دوم آنکہ مجاہد لِيَعْبُدُونِ را بِلْيَعْرِفُونِ
 تفسیر کردہ است لکن بمعنی معرفت را عام گرفتہ است کہ شامل موقد و مشرک و مطیع و عاصی است کہ ہم
 مے شناسند اما بعضی فرمان نمیرند و بر خے در عبادت شرک بگیرند برین تقدیر از امانت
 معرفت کہ خاص موقدان و یا اولیاست اگر بگیریم یا عبادت و تکالیف شرعیہ خواہیم نیز اشکال
 نمی آید سیوم آنکہ مفسرین ان گفتہ اند کہ میتواند کہ لِيَعْبُدُونِ باین معنی باشد کہ اِنَّا لِيَكُونُوا عِبَادًا

۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱
 ۴۷۲
 ۴۷۳
 ۴۷۴
 ۴۷۵
 ۴۷۶
 ۴۷۷
 ۴۷۸
 ۴۷۹
 ۴۸۰
 ۴۸۱
 ۴۸۲
 ۴۸۳
 ۴۸۴
 ۴۸۵
 ۴۸۶
 ۴۸۷
 ۴۸۸
 ۴۸۹
 ۴۹۰
 ۴۹۱
 ۴۹۲
 ۴۹۳
 ۴۹۴
 ۴۹۵
 ۴۹۶
 ۴۹۷
 ۴۹۸
 ۴۹۹
 ۵۰۰
 ۵۰۱
 ۵۰۲
 ۵۰۳
 ۵۰۴
 ۵۰۵
 ۵۰۶
 ۵۰۷
 ۵۰۸
 ۵۰۹
 ۵۱۰
 ۵۱۱
 ۵۱۲
 ۵۱۳
 ۵۱۴
 ۵۱۵
 ۵۱۶
 ۵۱۷
 ۵۱۸
 ۵۱۹
 ۵۲۰
 ۵۲۱
 ۵۲۲
 ۵۲۳
 ۵۲۴
 ۵۲۵
 ۵۲۶
 ۵۲۷
 ۵۲۸
 ۵۲۹
 ۵۳۰
 ۵۳۱
 ۵۳۲
 ۵۳۳
 ۵۳۴
 ۵۳۵
 ۵۳۶
 ۵۳۷
 ۵۳۸
 ۵۳۹
 ۵۴۰
 ۵۴۱
 ۵۴۲
 ۵۴۳
 ۵۴۴
 ۵۴۵
 ۵۴۶
 ۵۴۷
 ۵۴۸
 ۵۴۹
 ۵۵۰
 ۵۵۱
 ۵۵۲
 ۵۵۳
 ۵۵۴
 ۵۵۵
 ۵۵۶
 ۵۵۷
 ۵۵۸
 ۵۵۹
 ۵۶۰
 ۵۶۱
 ۵۶۲
 ۵۶۳
 ۵۶۴
 ۵۶۵
 ۵۶۶
 ۵۶۷
 ۵۶۸
 ۵۶۹
 ۵۷۰
 ۵۷۱
 ۵۷۲
 ۵۷۳
 ۵۷۴
 ۵۷۵
 ۵۷۶
 ۵۷۷
 ۵۷۸
 ۵۷۹
 ۵۸۰
 ۵۸۱
 ۵۸۲
 ۵۸۳
 ۵۸۴
 ۵۸۵
 ۵۸۶
 ۵۸۷
 ۵۸۸
 ۵۸۹
 ۵۹۰
 ۵۹۱
 ۵۹۲
 ۵۹۳
 ۵۹۴
 ۵۹۵
 ۵۹۶
 ۵۹۷
 ۵۹۸
 ۵۹۹
 ۶۰۰
 ۶۰۱
 ۶۰۲
 ۶۰۳
 ۶۰۴
 ۶۰۵
 ۶۰۶
 ۶۰۷
 ۶۰۸
 ۶۰۹
 ۶۱۰
 ۶۱۱
 ۶۱۲
 ۶۱۳
 ۶۱۴
 ۶۱۵
 ۶۱۶
 ۶۱۷
 ۶۱۸
 ۶۱۹
 ۶۲۰
 ۶۲۱
 ۶۲۲
 ۶۲۳
 ۶۲۴
 ۶۲۵
 ۶۲۶
 ۶۲۷
 ۶۲۸
 ۶۲۹
 ۶۳۰
 ۶۳۱
 ۶۳۲
 ۶۳۳
 ۶۳۴
 ۶۳۵
 ۶۳۶
 ۶۳۷
 ۶۳۸
 ۶۳۹
 ۶۴۰
 ۶۴۱
 ۶۴۲
 ۶۴۳
 ۶۴۴
 ۶۴۵
 ۶۴۶
 ۶۴۷
 ۶۴۸
 ۶۴۹
 ۶۵۰
 ۶۵۱
 ۶۵۲
 ۶۵۳
 ۶۵۴
 ۶۵۵
 ۶۵۶
 ۶۵۷
 ۶۵۸
 ۶۵۹
 ۶۶۰
 ۶۶۱
 ۶۶۲
 ۶۶۳
 ۶۶۴
 ۶۶۵
 ۶۶۶
 ۶۶۷
 ۶۶۸
 ۶۶۹
 ۶۷۰
 ۶۷۱
 ۶۷۲
 ۶۷۳
 ۶۷۴
 ۶۷۵
 ۶۷۶
 ۶۷۷
 ۶۷۸
 ۶۷۹
 ۶۸۰
 ۶۸۱
 ۶۸۲
 ۶۸۳
 ۶۸۴
 ۶۸۵
 ۶۸۶
 ۶۸۷
 ۶۸۸
 ۶۸۹
 ۶۹۰
 ۶۹۱
 ۶۹۲
 ۶۹۳
 ۶۹۴
 ۶۹۵
 ۶۹۶
 ۶۹۷
 ۶۹۸
 ۶۹۹
 ۷۰۰
 ۷۰۱
 ۷۰۲
 ۷۰۳
 ۷۰۴
 ۷۰۵
 ۷۰۶
 ۷۰۷
 ۷۰۸
 ۷۰۹
 ۷۱۰
 ۷۱۱
 ۷۱۲
 ۷۱۳
 ۷۱۴
 ۷۱۵
 ۷۱۶
 ۷۱۷
 ۷۱۸
 ۷۱۹
 ۷۲۰
 ۷۲۱
 ۷۲۲
 ۷۲۳
 ۷۲۴
 ۷۲۵
 ۷۲۶
 ۷۲۷
 ۷۲۸
 ۷۲۹
 ۷۳۰
 ۷۳۱
 ۷۳۲
 ۷۳۳
 ۷۳۴
 ۷۳۵
 ۷۳۶
 ۷۳۷
 ۷۳۸
 ۷۳۹
 ۷۴۰
 ۷۴۱
 ۷۴۲
 ۷۴۳
 ۷۴۴
 ۷۴۵
 ۷۴۶
 ۷۴۷
 ۷۴۸
 ۷۴۹
 ۷۵۰
 ۷۵۱
 ۷۵۲
 ۷۵۳
 ۷۵۴
 ۷۵۵
 ۷۵۶
 ۷۵۷
 ۷۵۸
 ۷۵۹
 ۷۶۰
 ۷۶۱
 ۷۶۲
 ۷۶۳
 ۷۶۴
 ۷۶۵
 ۷۶۶
 ۷۶۷
 ۷۶۸
 ۷۶۹
 ۷۷۰
 ۷۷۱
 ۷۷۲
 ۷۷۳
 ۷۷۴
 ۷۷۵
 ۷۷۶
 ۷۷۷
 ۷۷۸
 ۷۷۹
 ۷۸۰
 ۷۸۱
 ۷۸۲
 ۷۸۳
 ۷۸۴
 ۷۸۵
 ۷۸۶
 ۷۸۷
 ۷۸۸
 ۷۸۹
 ۷۹۰
 ۷۹۱
 ۷۹۲
 ۷۹۳
 ۷۹۴
 ۷۹۵
 ۷۹۶
 ۷۹۷
 ۷۹۸
 ۷۹۹
 ۸۰۰
 ۸۰۱
 ۸۰۲
 ۸۰۳
 ۸۰۴
 ۸۰۵
 ۸۰۶
 ۸۰۷
 ۸۰۸
 ۸۰۹
 ۸۱۰
 ۸۱۱
 ۸۱۲
 ۸۱۳
 ۸۱۴
 ۸۱۵
 ۸۱۶
 ۸۱۷
 ۸۱۸
 ۸۱۹
 ۸۲۰
 ۸۲۱
 ۸۲۲
 ۸۲۳
 ۸۲۴
 ۸۲۵
 ۸۲۶
 ۸۲۷
 ۸۲۸
 ۸۲۹
 ۸۳۰
 ۸۳۱
 ۸۳۲
 ۸۳۳
 ۸۳۴
 ۸۳۵
 ۸۳۶
 ۸۳۷
 ۸۳۸
 ۸۳۹
 ۸۴۰
 ۸۴۱
 ۸۴۲
 ۸۴۳
 ۸۴۴
 ۸۴۵
 ۸۴۶
 ۸۴۷
 ۸۴۸
 ۸۴۹
 ۸۵۰
 ۸۵۱
 ۸۵۲
 ۸۵۳
 ۸۵۴
 ۸۵۵
 ۸۵۶
 ۸۵۷
 ۸۵۸
 ۸۵۹
 ۸۶۰
 ۸۶۱
 ۸۶۲
 ۸۶۳
 ۸۶۴
 ۸۶۵
 ۸۶۶
 ۸۶۷
 ۸۶۸
 ۸۶۹
 ۸۷۰
 ۸۷۱
 ۸۷۲
 ۸۷۳
 ۸۷۴
 ۸۷۵
 ۸۷۶
 ۸۷۷
 ۸۷۸
 ۸۷۹
 ۸۸۰
 ۸۸۱
 ۸۸۲
 ۸۸۳
 ۸۸۴
 ۸۸۵
 ۸۸۶
 ۸۸۷
 ۸۸۸
 ۸۸۹
 ۸۹۰
 ۸۹۱
 ۸۹۲
 ۸۹۳
 ۸۹۴
 ۸۹۵
 ۸۹۶
 ۸۹۷
 ۸۹۸
 ۸۹۹
 ۹۰۰
 ۹۰۱
 ۹۰۲
 ۹۰۳
 ۹۰۴
 ۹۰۵
 ۹۰۶
 ۹۰۷
 ۹۰۸
 ۹۰۹
 ۹۱۰
 ۹۱۱
 ۹۱۲
 ۹۱۳
 ۹۱۴
 ۹۱۵
 ۹۱۶
 ۹۱۷
 ۹۱۸
 ۹۱۹
 ۹۲۰
 ۹۲۱
 ۹۲۲
 ۹۲۳
 ۹۲۴
 ۹۲۵
 ۹۲۶
 ۹۲۷
 ۹۲۸
 ۹۲۹
 ۹۳۰
 ۹۳۱
 ۹۳۲
 ۹۳۳
 ۹۳۴
 ۹۳۵
 ۹۳۶
 ۹۳۷
 ۹۳۸
 ۹۳۹
 ۹۴۰
 ۹۴۱
 ۹۴۲
 ۹۴۳
 ۹۴۴
 ۹۴۵
 ۹۴۶
 ۹۴۷
 ۹۴۸
 ۹۴۹
 ۹۵۰
 ۹۵۱
 ۹۵۲
 ۹۵۳
 ۹۵۴
 ۹۵۵
 ۹۵۶
 ۹۵۷
 ۹۵۸
 ۹۵۹
 ۹۶۰
 ۹۶۱
 ۹۶۲
 ۹۶۳
 ۹۶۴
 ۹۶۵
 ۹۶۶
 ۹۶۷
 ۹۶۸
 ۹۶۹
 ۹۷۰
 ۹۷۱
 ۹۷۲
 ۹۷۳
 ۹۷۴
 ۹۷۵
 ۹۷۶
 ۹۷۷
 ۹۷۸
 ۹۷۹
 ۹۸۰
 ۹۸۱
 ۹۸۲
 ۹۸۳
 ۹۸۴
 ۹۸۵
 ۹۸۶
 ۹۸۷
 ۹۸۸
 ۹۸۹
 ۹۹۰
 ۹۹۱
 ۹۹۲
 ۹۹۳
 ۹۹۴
 ۹۹۵
 ۹۹۶
 ۹۹۷
 ۹۹۸
 ۹۹۹
 ۱۰۰۰

برین تقدیر ہم اشکال وارد نیست چہارم آنکہ اگر فردا از انسان مکریمہ و محکمہا انسان حضرت
 آدم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام باشد چنانچہ مفسران گفته اند نیز شہد ارد نیست
 پنجم آنکہ حضرت ایشان ما قَدْ سَنَّا اللہُ سُنَّانَہُ بَیْرَہُ در مکتوب ہفتاد و چہارم از مکتوبات
 جلد ثانی بر نگاشته اند کہ این امانت بزعم این حقیر قیومیت جمیع اشیاء است بر سبیل نیابت
 کہ مخصوص بکُلِّ افراد انسان است یعنی مُعَالَمَ انسان کامل تا بجائے میرسد کہ او اقیوم جمیع
 اشیاء بحکم خلافت میسازد و ہمہ را فاضلہ وجود و بقا و سایر کمالات ظاہری و باطنی بتوسط
 او میرساند اگر ملک است با و متوکل است و اگر انس و جن است با و تشبث و فی الحقیقتہ
 توجہ جمیع اشیاء با و است و ہمہ نگران اویند یعنی را و اندیانیہ فرمودانہ کان ظلوماً
 کثیر الظلم علی نفسہ بحیث لا یبقی من وجودہ ولا من توابع وجودہ اثر
 ولا حکماً و تا بر خود چین ظلم نماید شایان تحمل بار امانت بود چہو لا کثیر الجہل بحیث
 لا یكون لہ علم ولا ادراک بالمطلوب بل عجز عن الادراک و جہل عن العلم
 بالمقصود و این عجز و جہل و ان موطن کمال معرفت است لان اجہلکم اعرفہم شہد و
 لا شک ان اعرفہم الیقین بحیل الامانہ این دو صفت گویا علت اند مر محل بار امانت را
 این علم کہ بمنصب قیومیت اشیاء مشرف گشتہ است حکم وزیر دارد کہ ہمتا خلایق با و
 مرجوع داشتہ اند ہر چند انعامات از سلطانت اما وصول انہا مر توطئہ توکل و زیر است تم
 کلامہ برین تقدیر نیز ایراد شہہ نمیشود والسلام علیکم وعلی سائر من اتبع الہدی
 و التزم متابعتہ المصطفیٰ علیہ وعلی الہ الصلوٰۃ و التسلیمات و البرکات العلی

مکتوب سی ام

بشیخ حسین منصور بلندی و شرح احوال او از حصول فتا تا تم بسم اللہ الرحمن
 الرحیم بعد الحمد و الصلوٰۃ و ارسال التحیات میرساند مکتوب مرغوب کہ مصحوب

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين
الطاهرين

قاصد از سال داشته بودند شیده سبب مسرت گردید چون متضمن اذواق پسندیده بود مسرت
بر مسرت افزود حق سبحانه و تعالی همی برین تنوال ابواب ترقیات را مفتوح دارد و بر جاوده
سین مرضیه شفاست کرامت فرماید از استمرار حالت نوال عین و اثر و از دوام دیدن جوع کلمات
بازل خود و حقوق عدم معتد بعد مطلق نوشته بودند نیک و مبارک است معتبر در فائز و مانت
که دوام پذیرد و آنچه دوام ندارد از حیرت اعتبار ساقط است و این قسم فنا که عدم نیز در رنگ وجود
از وی جدا شود و اصل لایق گردد از آثار تجلی ذات بیت گریه بر کوه عشق مانده شوی
شکرانه بد که خون بهائے تو منم و عروجیکه درین ولاروس داده بود و رفعت خود را از بعض
مشایخ وقت دیده مر قوم نموده بودند بوضوح انجامید محل تحیر نیست ذلک فضل الله یؤتی
من یشاء والله ذو الفضل العظیم خوش گفت بیت سعادتهاست اندر پرده غیب
نگه کن تا کار ازین در حجب + میان شیخ جمال جمعیت باشند والسلام اولاً و آخراً

مکتوب سی و یکم (۳۱)

بخواجہ عبدالصمد کابلی در تائیف بر اطوار خویش بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله
وسلام علی عبادہ الذین اصطفی ہزار افسوس عمر گرانمایہ در ہوا و ہوس رفت و در حرمان
و معصیت گذشت در دیوار بر کردار این دوز کار گریان و زار زار است و ہر سنگ و سفال بزبان
حال فریاد میکند ما لہذا خلقت و کلاماً اضرمت بیت ہر دو عالم در لباس تعزیت
اشک بارند و تو در معصیت + اذکروا لله و توبوا الی الله جاءت الراجفۃ تتبعھا
الزادۃ جلاء الموت بما فیہ یحذف ذلک والسلام علیکم وعلی سائر من اتبع الہدۃ

۱۰۰

۱۰۱

۱۰۲

مکتوب سی و دوم

بقاضی حیدر لاہوری در تحریر تحمیل معرفت و ایمان حقیقی بسم الله الرحمن الرحیم

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ أَكْمَلَ الْحَمْدَ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ الْأَمَّتَانِ الْأَكْمَلَتَانِ
 عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّينَ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُونَ وَكُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ
 الْغَافِلُونَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَسَائِرِ النَّبِيِّينَ وَآلِ كُلِّ وَسَائِرِ الصَّالِحِينَ +
 صحیفہ گرامی کہ نامزد این مسکین نموده بودند بورد و آن متبرج و مشرف گردیده چون متضمن
 اظهار شوق و تمنی از مرد طلب بود مسرت بر مسرت بخشید اللهم زد این شوق را نعمت عظمی
 دانند و این دور را سرمایہ سعادت تصور فرمایند عزیز کفایت است اگر نخواسته دادند و خود
 حق سبحانه این شوق را مشغول سازد و شعله طلب را سرزند گردانند تا از اسوا مطلوب با کل
 بیگانه و از کثاکش تفرقه تمام بر ماند و مطلوب اصلی رساند مطلوب دین نشاء فانیہ تحصیل
 معرفت حق است جل و علا و معرفت را صورت است و حقیقت صورتش آنست که علما گرام
 بیان نموده اند و مطلق ایمان بآن مژبوط است و حقیقت معرفت که اهل اشد بآن ممتاز اند عبارت
 از قبانی المعروف است و مشروط است باین صورت که بے آن صورت نمیدانند و ایمان حقیقی که
 از زوال محفوظ است باین معرفت منوط است اما که در حدیث نفیس اشارت باین ایمان است که
 و اورد شده است اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ إِيمَانًا لَا يَسُ بَعْدَهُ كُفْرًا وَآيِنَ فَمَا كَمْ مَنَاطٍ مَعْرِفَتِ
 امر است وجدانی و ذوقی که گفتن و نوشتن راست نیاید و بدین مطالعہ کتب صورت نمیدانند
 و مَنْ كَمْ يَذُقُ لَمْ يَذُرْ عَمَهُ لَذَّتْ فِي شَيْءٍ نَشْنَأِي بَعْدَ تَانِجَشِي + پس بر عقلا و هو شمنان
 ناگزیر است که در حاصل کار و نقد و کار خود تامل نمایند هر که معرفت مسطورہ حاصل است فطوری
 له و بشری آنچه مقصود از آفرینش او بود بجا آید و از ظل حاصل شتافت للمولوی قدس سر
 بیت چون بدستی تو خود را از نخست بسوی آنحضرت نسب کردی دست + و آنکه
 دانستی که ظل کیستی + فارغی گرمودی و گزریستی + و هر که این معرفت حاصل نیست از طلب

۱۵ یعنی اگر حق سبحانه و تعالی اذن مطلوب و مقصود نخواسته این در دو تعطش در طلب مقصد هرگز ندانم فافهم ۱۵
 یعنی شاید و یقین هر دو آید ۱۶ و فی الحصن الحصین للجزای اللهم انی اسئلك ایمانا لا یدک و نفیما لا یفقد و مرافقه
 نبینا محمد فی علی دجته الجنة الجنة الخلد (س حب مس) ۱۷ یعنی هر که بخشید ندانست

آن فلغ نبود و از ہر جا بوی ازین خدیقہ دولت ہشام جان او برسد از پی آن بشود و افسوس
 است آنچه ازین کس بدشتا فانیہ طلب داشتہ اند بجا نیار و بامور دیگر پرواز و تعمیر چہیز
 کہ تخریب آن خواستہ اند نماید بیت ترسم کہ یار با مانا آشنا بماند تا دامن قیامت
 این غم بماند و السلام علیکم وعلی سائر من اتبع الہدی والتزم متابعا
 المصطفیٰ علیہ وعلی الہ الصلوٰت والتسلیمات والبرکات العلی

مکتوب سی و سوم (۳۳)

نہد

نہد

خواجہ عبد اللہ کولابی در بیان آنکہ مشہود در مرآت کثرت نہ وحدت حقیقی است بلکہ ظلال
 ظلال آن و در بیان آنکہ مشہود ارواح داخل کمال نیست بسم اللہ الرحمن الرحیم
 بعد لکھ و الصلوٰۃ و تبلیغ الدعوات میرساند احوال و اوضاع فقرا و این حدود مکتوب
 حمدت المسؤل من اللہ تعالی عافیتکم واستقامتکم علی جادۃ الشریعۃ العلیہ
 والسنة السنیۃ المصطفویۃ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام والنجیۃ مکتوب مرغوب
 کہ درین ولا فرستادہ بودند رسید چون متضمن شوق و شہ از در طلب بود فرحت بر فرحت
 افزود اللہم زد احوال خود را برین بیت حوالہ نمودہ بودند بیت درود یار جو آئینہ شد
 از کثرت شوق ہر کجایے نگر م رویے ترایے بینم و مخدوما احوال شمار از مضمونین
 بیت بلند میدانم باطن شما متوجہ تشریف صرف است و مضمونین بیت شہ از شہود و وحدت
 در مرآت کثرت است مخدوما آنچه در مرآت کثرت مشہود است نہ وحدت حقیقی است بلکہ
 شمع در مثال اوست و ظلیست از ظلال او و تعالی و رار الوار است و از دید و دانش با جدا
 مصلح دیکدام آنہ در آید او حق را بمانہ در مرآت خلق جستن در رنگ آنست کہ کے
 آفتاب را در طشت آب جوید کہ در سخن کاچی قلبیہ جوید و اصناء العز فی طلب المحال
 خوش گفت بیت توار خوبی نے گنجی بوالم مرا ہرگز کجا گنجی در آغوش و نوشتہ بودند

کہ اگر طایبے را این دید روئے دهد که بچشم ظاهر از روح طیبہ مشاہدہ او می شده باشد و باب
 او چه حکمت مخدوم مشاہدہ از روح خواه بچشم سر بود خواه بچشم بر سر و ظل سیح کمال نیست
 و منزله از منازل قرب بان و بسته نہ کمال نیست کہ باطن از دید و دانش ماسوے وارہ
 نام و نشان از غیر دریدہ بر نام مصرع تو مباش اصل کمال این ست و پس این نوع
 چیز را کہ سالکان را در اثنا راه دست میدہد در رنگ محسنات بدعی است و عظم بلاغت کہ عین
 کلام می بخشد و در بلاغت سیح و خل ندارد بلکه این مشاہدہ از روح از محسنات ہم ساقط است
 چه بسیار است کہ این نوع مشاہدات از مطلب باز دارند و در توہم کمال افکنند نفع این امور اگر
 ازین مضرت خالی باشد زیادہ ازین نیست کہ اعانت در طلب سالک میکنند و مہکار او میشوند
 نوشته بودند کہ بعضی التماس ہا در عرصہ سابق معروض داشتہ بود و سر محمد جواب ست مخدوم
 ظاہر این کتابت در ایام آزار فقیر رسید بود در آنوقت طاقت جواب نوشتن بلکہ خواندن
 و تامل نمودن ہم نبود الحال آن کتابت ہم نرسید معذور دارند و السلام علیکم و علی من
 ۱۰۰

لَدَیْکُمْ

مکتوب سی و چہارم

بشیخ امان اللہ زبیرہ شیخ حمید بنگالی در نصیحت و ترغیب بر تحصیل معرفت بسم اللہ
 الرحمن الرحیم الحمد للہ العلی الاعلی والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ سیدنا نور محمد
 محمد المصطفیٰ و علی آلہ وصحبہ البرۃ الثقیہ صغیفہ گرامی رسید خوشوقت ساخت
 الحمد للہ سبحانہ کہ بعافیت اندواز یاد فقر افارغ نہ اظہار اشتیاق ملاقات نمودہ بودند
 اللہ تعالی بوجہ حسن میسر سازد امید کہ نابره این شوق مشتعل شود و بار محبت سر بلند
 گردد و تا از ماسوے تمام برانند و ایچہ مطلوب بمشام جان رساند بیت عشق آن شعلہ
 است کائن چون بر فروخت + ہر چه جز مشوق آنرا جملہ سوخت + بر طریقہ بزرگان
 ۱۰۰

لہ زبیرہ بر وزن صفیرہ فرزند زاد و نمونہ و بعضی پسر زادہ خصوصاً دلاہت دختر زادہ + این نیز گویند + غیاث

استقامت دارند و جہائے شانزائیک نگہ دارند و خدمت فقر و طالبان را بوجہ احسن کنند و
بر جاوہ شریعت محکم باشند و سنت رسول ^{صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم} بدندان گیرند و از بدعت
مخیر بوند و بابت بدعت محبت ندارند و از وسعے گریزان بوند ^{اللہ و اللہ و اللہ} اهل البذعة کلاب اهل الشار
شنیده باشند و در طریقہ بزرگان امر سے اخذات نکند کہ برکات طریق تازمانے فائز است
کہ با نور محمدی از املوث نساخه اند و از طلب حق جل و علا باز نہ نشیند و معرفت او تعالی را
جویند و از ہر جا بویے ازین صدقہ دولت بشام جان برسد از پے آن شوند مطلوب و دین
نشاہ فانیہ حصول این دولت است و مقصود از خلقت انسانی تحصیل معرفت است افسوس
است کہ آنچه از وسعے طلب داشته اند بجا نیاورد و با نور دیگر پرواز و بیت ترسم کہ یارب ما آشنا
بماند تا دامن قیامت این غم بماند و از دور و بعضے تفرقہائے صوفی نگاشته بودند
اللہ تعالی بجمیعت مبتدل گرداند و از کثاکث را بسو بکیر ماند اکثر مسلمانان کہ از ان دیارے آیند
شکایت از حاکم انجامیند و از بیدینی و فحش و امانان ^{اللہ} حمد اللہ سبحانہ کہ اہل اسلام از شر او
خلاص شدند و از شدت اورمانی یافتند ظلم حکام از شامت اعمال ماست اعمالکم عتالکم
خورا باصلاح باید آورد و بوسع و تقوی باید ساخت و من یتق الله يجعل لہ مخرجاً و
یزقہ من حیث لا یحتسب و من یتوکل علی اللہ فهو حسبه مآمول از اجبہ دعائے سلامتی
خاتمہ است والسلام علیکم و علی سائر من اتبعہ الہدے

مکتوب سی و پنجم

بشیخ حسین منصوب بندری در بیان حقیقت فنا و بقا و حقیقت اطمینان نفس و اشارہ بنشانی
تجد و امثال و در آنکہ اختصا صبحی ذات بان سرور علیہ الصلوٰۃ والسلام بچہ معنی
وزوال عین و اثر آیا مخصوص محمدی است و بیان منتهائے غرور عالم و نفس مظہر و

سلہ قال تعالی کلاما یفیض ما امرہ ۱۱ و اقربہ است این کریمہ در سورہ طلاق از پادہ قدس سرہ (۲۴) و قال تعالی ایضا و من
یتق اللہ يجعل لہ من امر لا یسر ذلک امر اللہ انزل لکم و من یتق اللہ یجعل لہ مخرجاً و یعظم لہ اجرہ ۱۲

عاصم اربعہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الْعَلِیِّ الْاَعْلٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ
 اصْطَفٰی خُصُوْصًا عَلٰی سَیِّدِ الْوَزٰی صَاحِبِ قَابِ قَوْسَیْنِ اَوْ اَذْنٰی وَعَلٰی اٰلِهِ وَصَحْبِهِ
 لِبَرَزَةِ الثَّقَلِیْنِ صَحِیْفَةِ کَرَامِی سَیِّدِ مُسْتَرْتَبِیْشِ گُردید چون متضمن احوال صحیحہ واذواق سنیہ بود
 فرحت بفرحت افزود و آنچه از حصول فنا و استہلاک اولاد الحق عدم مقید بعدم مطلق ثانیاً
 در رنگ الحق وجود و کمالات تابع وجود باصل خود نوشته بودند بوضوح انجامید این نوع
 استہلاک و الحق در جہ اعلیٰ است در فنا کہ نہ از وجود اثری ماند و نہ از عدم و آنچه نوشته
 بودند کہ درین و لا باز آن عدم را نماز و وقین نمودند و از سابق نازکتر و اللطف گشتہ کائنات
 در نظر بصیرت نمیدر آید قبل ازین کہ قیام عکس بان عدم بوده الحال چنین است بلکہ معالماً
 منعکس گردیدہ مخدومالین دیدار آثار بقا است و مخبر از نزول کہ معتبر بسیر عن الشدائد است
 حقیقت اطمینان دین موطن است و اسلام حقیقی اینجا صورت مے بند و نوشته بودند
 کہ در توشیح حال یعنی اوان عروج گاہ عالم را معدوم مییافت و گاہ موجد و ساعۃ
 فساد و در ہنگام فنا اتم ہمیشہ از معدوم و مستمر العدم میدید و موجود جز حق تعالی
 را نمییافت باز در وقت رجوع و نزول گاہ عالم بمظہر مے آمد و گاہ مخفی گشتہ
 و الحال موجود میابد و پلہ ہمہ از دست را چرب تر مے بیند بلکہ چنین است و ہر کدام ازین دید
 صحیح و یقینی بر وجه وجہ است و معالماً تجد و امثال فی برین و توشیح حال است کما
 لَا یَخْفٰی عَلَی النَّاظِرِیْنَ فِی کَلَامِ شَیْخِنَا وَاِمَامِنَا قَدْ سَنَّ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ سَیْرَہٗ الْاَلَا کَدِیْرَہٗ
 و دو بار کہ حضرت ایشان را در واقعہ دیدہ اند نیکی و مبشر است و طیرانی کہ بے توشیح جوارح
 باشد طیران روحی است کہ سرچ التیسر است از طیرانی کہ توشیح جوارح بود شتان مابینہما
 نوشته بودند و ایدانے کہ در صلبات خمس سید مدحہ نویسند بکے نماز معراج موہن است
 و موطن کمال قرب و اذواق و واردات آنرا وارداتے دیگر چہ نسبت کتابتے کہ بدست
 و ایداد بر کی فرستادہ بودند در ان مندرج بود کہ نوشته کہ این قسم فنا کہ عدم نیز در رنگ وجود

نوع

نوع

نوع

نوع

نوع

ازوے جدا شود و باصل لاحق گردد آن از آثار تجلی ذات است از کلام اکابر مفهوم میشود
 کہ تجلی ذات مخصوص بحضرت خاتمت است علیه و علی الله الصلوٰۃ والسلام و مکمل
 تابعان او الخ مخدوم و ما تجلی ذات بالاصالة مخصوص بآن سرورست علیه و علی الله الصلوٰۃ
 والسلام لیکن بطیف و تبعیت او سایر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام و التَّحَنُّنَاتُ و مکمل
 تابعان او و الضیاع است مدعو اولی باین دولت است علیه و علی الله الصلوٰۃ و
 السلام دیگران بطیف او درین دعوت شریک اند و تبعیت او از اولش امیدوار ایضا
 نوشته بودند کہ مفهوم گشته است اگر سالک محمدی المشرّب عین و اثر هر دو را کم میسازد
 و غیر او را اثر زائل نمیشود مخدوم یا غیر محمدی اگر در صحبت پیر کامل و مکمل محمدی المشرّب
 بکمالات ولایت محمدی بطیف او برسد ممکن بلکه واقع است درین صورت میتواند کہ عین اثر
 ازوے زائل شود و این نوع فنا حاصل نماید پس صاحب این فنا اگر محمدی است جائے سخن نیست اگر
 محمدی نیست پس آنچه در ماده غیر محمدی نوشته است از آن راه امیدوارست خوش گفت
 بعیت مومنین ہوے داشت کہ در کعبه سده دست در پائے کعبه ترزد و ناگاه رسید
 و تحقیق تقدم یا تاخر فناے نفس از فناے لطائف خمسہ عالم نمرود جائے دیگر این فخر نوشته
 است از اینجا طلب باید نمود نوشته بودند کہ بار ما معلوم میگردد کہ لطائف خمسہ فوق محمدی
 مالا نہایہ و عروج اندام کیفیت صور آنها مری نمیکرد و آیا این قسم عروج سالکان از ابو قحافہ
 مے آید یا نہ اگر مے آید اعتبار مے دارد یا نہ بداند کہ این عروج سالکان ازوے مے بدو بسیار
 اعتبار دارد و این لطائف کہ اجزائے انسانند اگر از انکس خود عروج نمایند باصول خود کہ
 فوق عرش است ملحق خواهند شد و از اینجا بدائرہ ظلال انما وصفات کہ اصول آنهاست
 معتبرست بولایت صغری کہ ولایت اولیاست خواهند صعود نمود و از اینجا بدائرہ اصول انما
 وصفات کہ بولایت کبری تعلق دارد و ولایت انبیاست علیہم الصلوٰۃ والسلام و التَّحَنُّنَاتُ
 ملحق خواهند شد نہایت عروج این لطائف تا این دائرہ اصول انما وصفات است بالاک

۱۵

عنه فی تفسیر صریح و کسر و غنی و واضح

درین صورت معتبرست

بہار کی بین بر کی (لوگر) - اخلاص - آغا مزار شاہ ابوالفتح درویش شمس بہشت حضرت خواجہ سعدی رضا اللہ تعالیٰ عنہ

آن عالم امر را گذر نیست نصیب از آن مقام نفس مطمئنه راست و فوق معاملہ مطمئنه کار و بار
بمعالم خلق سے افتد و غنصر خاک از ہمہ عناصر بالاتر میرود و پستی او باعث سر بلندی او میگردد
بیت خاک شو خاک تا بروید گل + کہ بحر خاک نیست مظهر گل + این کمال وابستہ کمالات
نبوت است کہ بالا صالت نصیب انبیاست علیہم الصلوٰات والبرکات و پوراست و
تبعیت شان آنتان را ازین کمالات نصیب است و للذین من کانس الکرام نصیب
و آنچه در واقعہ بانی اولوالعزم مصطفیٰ کردہ اند امیدوار میکنم کہ از کمالات شان بهره ور
گردند والسلام علیکم وعلیٰ سائر من اتبع الہدیٰ والترم متابعۃ المصطفیٰ علیہ
و علیٰ الہ الصلوٰات والتسلیمات والبرکات العلیٰ

مکتوب سی و ششم

بلا اشتاق بہر کی در آنکہ محبت جذب معانی مینماید و ترغیب بر وظائف طاعات و عزت
انقطاع و آنکہ مقصود از سیر و سلوک نہ شیخی و نہ مرید گرفتن است بلکہ مقصود حصول نیستی و
و گم شدن است بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بَعْدَ الْحَمْدِ وَالصَّلٰوۃِ وَتَبْلِیغِ الدَّعَوٰتِ
میرساند کتابتے کہ از را محبت فرستادہ بودند رسیدہ خوشوقت ساخت باید کہ ہمہ رین سوال
احوال ظاہر و باطن خود را بے نوشتہ باشند کہ سبب توجہ غائبانہ است و محذور و ماحرپہ
صحبت تاثیر عظیم دارد لیکن محبت غائبانہ نیز جذب معانی مینماید و راہ فیض را میکشاید
عہہ بونہ صفتیت کہ جذب صفات و بر وظائف طاعات سرگرم باشند و کم محبت
را در خدمت مولائے حقیقی جل شانہ چست بر بندند و عزت راغب باشند و بقدر
ضرورت با خلق در آمیزند بے ضرورت باینہا صحبت دشمن ستم قائل است آری با طلبہ
صحبت دارند و بقدر افادہ و استفادہ باینہا مختلط بودند عزیز ہے گفتہ است لا تصعب
الاشراؤ ولا تقطع عن اللہ بحبۃ الاخیار و از عدم اطلاع بر احوال خود و احوال

بہار کی بین

یاران در بار نباشند مقصود احوال است علم باحوال اگر بدین نعمت است و اگر ندین نعم نیست
 ہرگز از شما نصیب است البتہ از شما فیض مند خواهد شد مقصود از سیر و سلوک شیخی و مرید گرفتن
 نیست مقصود از ان ادا کے مظاہر بندگی است بے منازعت نفس و نیز مقصود نیستی و گناہی
 است و زوال رعوت و انانیت آثارہ کہ معرفت بآن مربوط است ہر کہ باین کس رجوع میکند
 و انابت مے آرد اور از حق باز داشته بخود مشغول میسازد و ہر کہ رجوع مے آرد اور از حق میدارد
 ممنون او باید شد ربانی یا رب ہمہ خلق را بمن بدخو کن + و در جملہ چہانیاں مرا یکسو کن +
 مے دل من صرف کنی از ہر چہتہ + و در عشق خودم یکجہت و یکرو کن + وَالسَّلَامُ اَوَّلًا وَاٰخِرًا

مکتوب سی و ستم (۳۷)

بمیر عبدنجبشی کابلی در تحریریں بر طلب حق جل و علاء بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 بَعْدَ الْحَمْدِ وَالصَّلَاةِ وَاذْسَالِ التَّحِيَّاتِ میرساند مجاری امور مشکور است امید کہ آن عزیز نیز
 سلامت و عافیت باشد و بر جاوہ شریعت علیہ و سنت سنیتہ مستقیم بود و از قشر
 بلب آید و از لفظ المعنی گراید خوش گفت بیت قوسے ز وجود خویش فانی + رفتہ
 ز حروف در معانی + صحیفہ شریفہ رسید سبب مسرت گردید باید کہ ہمہ من منوال از احوال
 خیر مال خود مے نوشتہ باشند کہ باعث توجہ غائبانہ است اظہار طلب نمودہ بودند حق
 سبحانہ آتش طلب مشتعل گرداند و شعلہ شوق را سہ بلند کند تا از مایہ سوی تمام برماند و
 بمحبت ذاتیہ رساند مگر ما باندازہ محبت و شوق راہ فیض مفتوح است و از باطن بہاطن
 راہ کشادہ امی و بار باشند نوشتہ بودند کہ یکے از خلفائے این سرزمین افر شود کہ واسطہ
 حصول مطالب این فقیر بود و توجہات مصروف میباشتمہ باشد محمد و ماشیج عبد الکرم اینجا
 حاضر بود با و کفہ ام و خواجہ محمد صلیف ہما اینجا است بشما خواهد فہمائید احتیاج نوشتن

لہ رعوت بہترین سہر کشی و خود آرائی ۱۱

یست به هر کدام که رجوع نمایند نیک است و التَّسْلَامُ أَوَّلًا وَآخِرًا

مکتوب سی و هشتم (۳۸)

۶۰
۶۱

علاء محمد افغان در تعبیر واقعه که دیده بود که فنا فی الله شود و بقاء باشد مشو و در آن که مطلوب
برین نشاء فانیه همین مدد و شوق است بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ اللَّهُ تَعَالَى مشمول
لطافت و عنایات خویش دارد صحیفه گرامی رسیده دست بخش گردید چون متضمن احوال و
ذواق شریف بود دست بر دست افزود نوشته بودند که شب بعد از اوائی نماز تهجد دیدم که تو
علا هر شدی و باین بنده میگوئی که فنا فی الله شود و بقاء باشد و بعد از افاقت خود را فنا
فی الله مییافت از بقاء باشد هیچ اثری نبود الخ محمد و این واقعه و این یافت اثر فنا فی الله
است که در حضور بیان میکردید و متها در آن بودید حَمْدُ اللَّهِ بِسْمِ اللَّهِ تَعَالَى عَلَى هَذِهِ الْعَطِيَّةِ
الْعُظْمَى وَحَلَّ سَائِرِ نِعَمَائِهِ بِدَانِهِ فَمَا كُنَّا لِيَسْتَنْخَسِرِينَ اَزْكَالَاتٍ وَلا اِتِّ وَشَرْطِ كَمَالَاتٍ بَلْ
است گفته اند بیت تو مباش اضلا کمال این است و بس * زود و کم شود وصال این است
بس * و مشایخ را در بیان فنا و بقاء اقوال است و از انجا این معانی را فر گرفته و شوار است
متفحیح و توضیح که حضرت ایشان مَا قَدْ سَنَّ اللَّهُ بِسْمِ اللَّهِ تَعَالَى این معامله را بیان نموده اند
و بزر و داریا رسانیده امر دیگر است و حقیقت دیگر دارد که با حقیقت فنا درین موطن است
مَنْ لَمْ يَذُقْ كَذِبَ رَغْبَةٍ لَذَّتْ مَنَ شَمَائِلُهَا نَجْدًا نَجْدًا و آنچه بعد از آن دیده اند
فقیه بصورت مصافحه هر دو دست شمارا بدو دست خود گرفته ام بعد از آگاهی ازین واقعه
آثار بقاء و خود مییابد و این معنی روز بروز در تزیایدست واضح گردید بکثر فنا و بقاء هر دو در کن
ولایت اند الحمد لله که از هر کدام شربتی یافته اید و ایما فی جابل نموده اید و آنچه در واقعه گفته که
بقا باشد نشو می تواند که باین اعتبار باشد که هنوز هنگام آن نرسیده است و می تواند که باین اعتبار
باشد که بقا منوبست صرف است که مقدمه آن که فناست نیز منوبست است پس معنی

چنان باشد که در حصول بقا تعب کمش که بے سعی تو بعد از فنائے اتم از راه فضل و موهبت آن
 مشرّف خواهند ساخت بخلاف فنا که هر چند موهبت است لیکن مقدمات آن کسبی است
 چه فنا که انتفاست نتیجه نفی است و نفی کسبی است چه نفی طریقت است و انتفا حقیقت
 و طریقت بظاهر کسب وابسته است و حقیقت موهبت است پس فنا فی اللہ شویعی در
 تحصیل مقدمات او کوشش کن و نفی را کمال سان تا انتفا بروح کمال آید دیگر آنچه مقصود
 از سیر و سلوک است زوال گرفتاری است از مادیات حق حیل و علا و خلاصی است از شر
 نفس و رعوت و انانیت او که در فنا حاصل است و معامله بقا از مزال اقدام سالکان است
 محل توهم آنست که بنده مگر حق شود تعالی عن ذلک هر چند توهم مدفع است بآنکه حقیقت
 بقا مخلوق است باخلاق حسنہ بعد از انجلاخ از اخلاق سیئہ که بقا مربوط است لهذا گفته
 شویعی طالب فنا شود بقا شویعی کوشش حصول آن مکن اگر از خود عطا میفرماید نعمتی
 است عظمی و امید است که از زلت محفوظ دارند و دیگر قبض و بسط احوال اند که سالک را رؤی
 سید باز و در قبض از جان و زند و بطاعت و عبادات بیشتر رغبت نمایند و آنچه در واقعات
 خود را محسوس بجمل ذہب مکمل بلایی و یواقیت می بینند بسیار خوبست بیشتر بقا است از
 در طلب و شوق مطلوب و تعطش و بے آرامی خود را ظاهر ننوده بودند نیک مبارک است اللہم
 زد قدین نشاء فانیہ بہین درد و شوق مطلوب است و تعطش و بے آرامی مرغوب یافت پر
 وجہ کمال موعود و بنشاه باقیہ است من کان یرجو الفناء اللہ فان اجل اللہ کلاہ عزیز
 انسان بر سایر مخلوقات بہین درد و بے آرامی است کہ کار انسان را فوق برده است
 قدسیان را عشق بہت و درویش + در راجز آدمی در خورد نیست
 وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَعَلَىٰ سَائِرِ مَنْ اتَّبَعَ الْهُدَىٰ وَالْتَزَمَ مُتَابِعَةَ الْمُصْطَفَىٰ عَلَیْهِ وَعَلَىٰ
 إِلَهِ الصَّلَواتِ وَالسَّلَامَاتِ وَالْبَرَکَاتِ الْعُلَیَّ

در این کتاب
 از حضرت مولانا
 محمد باقر
 قزوینی
 مدظلہ العالی

۱۰۰ کہ پس وقت محتاج است ۱۰۰ نفر نگاهداران ۱۰۰ ہذا کہ این کردہ در سورہ عنکبوت
 از بارہ اسن خلق و لغت است ۱۰۰ معجزہ ہا ہست ۱۰۰

مکتوب سی و نهم

بصوفی سعادته کمالی که شرح اذواق و احوال او که نوشته بود و در بیان آنکه آنچه مقرر قوم است
 آنست که یافت مطلوب منحصر در نفس است و نزد حضرت ایشان ما قَدْ سَنَّا اللَّهُ بِسُحْكَانِهِ
 بِسِرِّهِ حَقِيقَتِ یافت بیرون نفس است بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ
 عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى کتابی که برادر دینی ملا سعادته فرستاده بود رسید خوشوقت
 ساخت آنچه در واقع دیده اید که مکتوبی بشمار رسیده است که نوشته اند که ترا مناسبست بقرآن مجید
 حاصل شده است و نیز از کمالات فرقانی حفظی گرفته حافظ محسن گوید که مرا هرگز فلانی ازین
 کمالات چیزی نگفته است بداند که قرآن کلام حق تعالی است و صفت حقیقی او عزَّائِلُهُ
 کمالات اولاً تَعْدُوْا وَلَا تُخْطِئُ سِتْ مَا کَدَامْ صَاحِبِ دَوْلَتِ بَاشَدِ که درین دریائے بیکران
 شناوری یا غرقه ازان بدست آر و تا در حرفی ازان بدست آر و این واقعۀ شما امیدوار
 ساخته است حق تعالی شما را و حافظ مذکور را ازین سر چشمه قطره بکام جان برساند اِنَّهُ الْمُبَشِّرُ
 لِكُلِّ عَسِیْرٍ اَزْ حُصُولِ جَمِیْعَتٍ وَ حَضُورِیْ کِفَیَّتِ خَاصِ دَرِ نَازِ فَرَضِ یَقْلَعُ وَرُودِ تَجَلِیَّاتِ
 وَ مَحْوِیَّتِ وَ تَلَاشِیِ نِزْوَانِ وَ دَرِ بیرون آن و فَرِیَّتِ کِفَیَّاتِ نَازِ بَرِغِیْرِ آن که نوشته بودند
 بوضوح انجامید نیک و مبارک است حالت نماز چرا مزیت نداشته باشد که نماز معراج موید است
 و کمال معراج فوق سایر کمالات است حدیث یَا بِلَالُ وَ حَدِیْثِ قُرَّةُ عَیْنِیْ فِی
 الصَّلَاةِ مُوَدِّعِیْنِ مَعْنِیْ سِتْ نَوشْتِ بُودَنْدِ که روزی در گوشه خزیده بضرع و زاری طحی بودم
 و اشک از چشمها جاری بود و درین میان گویا تو حاضری و من میگوئی که فلانی تو سیر
 آفاقی و سیر انفسی را با انجام رسانیده چرا غم مخوری و چه میخواهی امیدوارم که اطلاع یابم

۱۷ غیر محدود و غیر محصور است ۱۲ غرض از غم بقدریک مشت از آب و با نعمت یکبار آب برداشتن بدست و با کسر
 نوع از آب برداشتن بدست ۱۳ قول خزیده از خزیدن بجائے و زائے بمعنی یعنی داخل شدن و محض گشتن ۱۴

که دایره سیر آفاقی و انفسی یکجا منتهی میشود و طالبین زمان بکدام مقام مشرف میگردد و بداند
 که سلوک سیر آفاقی است و جذب سیر انفسی میگویند که سیر آفاقی بعد در بعد است و سیر انفسی
 قرب و قرب سیر آفاقی مطلوب بیرون از خود جستن است و سیر انفسی در خود آمدن و گردل
 خود گردیدن و این هر دو رکن ولایت اند تا هر دو حاصل نشوند ولایت صورت نمیدد و مقرر
 قوم است که نهایت ولایت نهایت سیر انفسی است و رائے این کمال نیست که در ولایت
 معتبر بود کمال کمال شهود انفسی گفته اند بیرون از خود شهود یافت نیست ^{۹۳}
 چون جلوه آن جمال بیرون ز تو نیست + پادرومان و سر بختیاب اندر کشش
 و نزد حضرت ایشان ما قد سنا الله سبحانه بسیره یافت مطلوب بیرون آفاق و انفس
 است چه مطلوب بیرون آفاق و انفس است هر چه در مراتب آفاق و انفس ظاهر است همه
 بطلال وابسته است دایره ظل سیر انفسی منتهی میشود و معامله اصل با و رائے سیر آفاقی و سیر
 انفسی است و ورائے جذب و سلوک است از انفس در رنگ آفاق باید گذشت تا رانجه مطلوب
 بمشام جان برسد ^{۹۴} لذت شناسی بخدا تانچشی + پس سالک چون سیر آفاقی
 و انفسی بانجام برساند نهایت ولایت صغری برسد والسلام علی من اتبع الهدی

مکتوب چهارم

بکلام ابو محمد لا هوری در تحقیق عدیبت ذاتیه انسان بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ
 سَلَامٌ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى خُصُوصًا عَلَى سَيِّدِ الْوَلَدِ صَلَاحِ قَابِ قَوْسَيْنِ أَوْ
 أَدْنَى وَعَلَى آلِهِ وَآصْحَابِهِ نَجْمُ الْهُدَى نَامَهُ امی و صحیفه گرامی که نامزد این مسکین نموده
 بودند بورد و آن مشرف گردید الله تعالی در مدارج قرب ترقیات و با دو بجزبات و عنایات
 خویش مکرم و ممتاز کند مکرما و جود و سایر کمالات که تابع وجود خاصه حضرت زبیب
 ازین کمالات هر چه در ممکن نمودارست مستفاد و مستعارست از ان حضرت آنچه ذاتی نمکنت

مست کہ بواسطہ انعکاس کمالات وجودنا گشتہ و باین کمال عاریتی وستی انعکاسی خود را کمال
 و خیر تصور نموده است و دعوی شرکت و ہم سری بموجود حقیقی پیدا کرده و بنیاد و راز برین بنیاد
 بنیاد و ازین رگند انانیت و سرکشی و غیبت ہم رسانده و چون سابقہ عنایت در حق او در
 حقیقت خود را گمائی و یابد و بر حدیث ذاتیہ خود مطلع گردد و داند کہ این کمالات در عاریتی
 است و این خیریت انعکاسی است نہ ذاتی این زمان سر رشته سعادت بدست آید و راحہ
 از مطلوب چشم جان او برسد بہیت چون بدستی کہ ظل کیستی + فارغی گردی و گر
 رستی + و چون این دید عاریت غالب آید دست کمالات را از وجود و سایر صفات باطل سازد
 و خود را کہ مرآت کمالات بود خالی محض باید و بوسہ خیریت نہ بیند بلکہ عدم محض باید و اثری از
 وجود و صفات در خود بیند این زمان بضائے حقیقی مستبعد گردد و آنچه مقصود از آفرینش او
 بود بجا آرد چه مطلوب دین نشاء فانیہ ازین کس انتفاویستی است نہ تو مباش صلا
 کمال نیست و بس کمال در حق او انتقار کمال است و خیریت در سلب خیریت بیچارہ کہ
 نصیب از مطلوب استہلاک نیستی است و کمال او سلب کمال از کمال مطلوب چه در باید
 بحسن و جمال او چگونه ہے بر و الا ان توجده بعد العدم و یوکد بالولادۃ الثانیۃ حجۃ
 بکون هو العارف والمعروف فهو الذاکر والمذکور ارادہ قدوم باین دیار اظہار نموده
 بودند نہ کرم نماؤ فرودا کہ خانہ خانہ رست + در یوزہ کہ ازین دور از کار نموده اند از راہ
 حُسن ظن است والا این فقیر خود را هیچ وجہ قابل سیج نداند ایصال منازل قرب امر عظیم
 آرے بقصد آنکہ عند ظن عبیدی بی ممکن است کہ برو فی مطن شائبہ شامع عالم فرہ
 بہیت میتواند کہ در ہذا شک مرا حُسن قبول + آنکہ در ساختہ است قطرہ بارانی را + والسلام او لا

و آخرًا

مکتوب چہل و یکم

سہ یقول اللہ انا عند ظن عبیدی بی و انا معہ اذا ذکر فی خان ذکر فی نفسہ ذکر فی نفسی دان ذکر فی ملا ذکر فی
 ملاخیر منہ الہ دواء البخاری و سلم الحسین الحسین

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ
وَالسَّلَامُ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى اللَّهُ تَعَالَى تَهْوَاهُ بِعَنَائِيَّاتٍ وَجَذَبَاتٍ مَعْنَوِيَّةٍ مُكَرَّمَةٍ
مُمْتَازَةٍ وَأَرْوَاحٍ صَحِيفَةٍ أَكْرَامِيٍّ كَمَا نَامُزُوا فِي مَسْكِينٍ مُنَوَّدَةٍ بُوْدُنْدِ مَشْرِفٍ سَاحَتِ أَظْهَارِ شَوْقِ مُلَاقَاتِ
نُودَةٍ بُوْدُنْدِ حَقِّ سَبْحَانَةِ أَكْثَرِ شَوْقِ رَاشْتَعِلِ كِرْدَانِدِ وَنَاوَرَةِ مَحَبَّتِ رَاسْتِ بِلَنْدِ سَارِوَمَا از مَاسُوكِيَهْمِ
بِرَماندِ و در سایه سر پرده قُرب برساند حیاتِ چند روزه تَبَسُّمِ مُغْنَمِست باید که در کسب مُرَاضِي
مَوَلا حَقِيقِی جَلَّ شَانَهُ مَصْرُوفِ گِردِ و بَیْذِکِ و فِکْرِ بَیْهَرِ شُودِ تَنْعَمَاتِ دُنْیَا ئِیَّ فِی کِه فَا نِی و در مَحْضِ
هَلاکِست کِرَایِ آن نَمِیْکِنْدِ کِه بَا خِرَتِ عَوُضِ نُوْدَةٍ آید و در تَحْصِیلِ آن از مُلْکِ اَبَدِیِّ وَ تَنْعَمَاتِ
سَرْمَدِی و رِضَا مَنَدِی حَضَرَتِ صَدِیْقِی بَارِماندِ شُودِ و السَّلَامُ عَلَیْکُمْ و عَلَی سَائِرِ مَنِ اتَّبَعِ
الْمُهْدِی وَ التَّزَمِ مُتَابِعَةَ الْمُصْطَفَى عَلَیْهِ و عَلَی إِلِهِ الصَّلَوَاتُ وَ التَّسْلِیْمَاتُ وَ الْبَرَکَاتُ الْعَلِیَّةُ

مکتوب (۴۲) پہل و دوم

بصوفی سعادتمند کمالی در جواب و قانع روشن او و آنکه نسبت از هر جا برسد از پیر خود باید دست
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى کتابی که برادر
عزیز ملا سعادتمند فرستاده بودند رسید خوشوقت ساخت حمد لله سبحانه که جمعیت اندو
روزیه بدانند آنکه در واقعه غیمبر صلی الله تعالی علیه و علی آله و سلم و حضرت جبرئیل علیه
السَّلَام دیده آید و باید گیر مکالمه نموده آید و نسبت و کیفیت خاص که برین واقعه مترتب گشته و
روز دیگر که نسبت محویت و تلاشی و شوق و شورش که در سرفرازی و در نماز عصر که کیفیت عظیم
دست داده همه بوضوح پیوست و سبب شدلی گردید و حضرت ایشان ملا و حضرت خواجه بزرگ
و غوث الثقلین که دیده آید و میگویند که این اعتراف برای تربیت شما آمده اند و نسبتها از هر کدام
رسیده و خلعتها عنایت فرموده نیک مبارک است لیکن اینقدر باید دانست که از هر یک باید نسبت
که مشاهده کرده شود آنرا راجع به پیر خود باید ساخت که بصورت عزیزی متمثل شده افاضه

نسبت فرموده است والسلام اولاً و آخراً

مکتوب چہل و سیوم

خواجہ محمد صیف کابلی دراز جاع خاوت بارادہ او تعالیٰ و عدم تلون بآن بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بَعْدَ الْحَمْدِ وَالصَّلٰوةِ وَارْسَالِ التَّحِيَّاتِ باخوی ارشدی میرساند احوال و اوضاع فقر این حدود و ستوجب حمدت المسؤل من اللہ سبحانہ سلامتکم واستقامتکم ظاہراً و باطناً احوال را نویسان باشند و روزیہ بودند من استوی یوماً فهو مغبون آجہ دور افتاده را بدعائے خیر یاد آرند از تعلبات زمانہ انقلاب اہل زمانہ و لتنگ نشوند و از غرض و رفع آن تلون نگردند بلکہ عبرت گیرند و بر خود ترسان و لرزان باشند قلب المؤمنین بین اصبعین من اصابع الرحمن یقلبہا کیف یشاء چوبید بر سر ایمان خویش لرزم از مکر خداوندی حل شائے باید اندیشید و از استدرج باید ترسید علیکم انفسکم لا یضرکم من صل اذا اھتدیتم ہمہ را از حق سبحانہ باید است و ہمہ را باو تعالیٰ باید سپرد بیت از خدا و ان خلافت دشمن دوست کہ دل ہر دو در تصرف اوست و ربنا لا تزعج قلوبنا بعد اذ ہدینا وھب لنا من کدناک رحمۃ لانا انت الوھاب

مکتوب چہل و چہارم

خواجہ عبد الشید کولابی در شرح کمالات فنا و بقا و در آنکہ مدار کار بر فضل است لیکن از اعمال ناگزیر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بَعْدَ الْحَمْدِ وَالصَّلٰوةِ وَارْسَالِ التَّحِيَّاتِ میرساند مکتوب غیب کہ نامزد این مسکین نموده بودند و در آن سحبت و مسرت رو نمودند و ج بود کہ در نماز عصر حال طلوع نمود و دید کہ آنرا صفی کہ ذات اینکس بودند باہل خود عود گردان و بیج نام و نشانی

۱۵ رواہ ابن ماجہ و الترمذی بلفظ ان القلوب بین اصبعین من اصابع اللہ الخ ۱۲ ۱۳ یا ایہا الذین امنوا علیکم نفسکم لا واقعہ ست و سورہ فاطرہ از باب ۱۱ ۱۲ و واقعہ ست در آل عمران ۱۲

از انہا نماند و تمام محمل و متلاشی در اصل خود گشتند و اکثر محویت آنقدر رو میزد کہ شور بر
 خود و بر غیر خود نمیدانند و این محویت و این نمود کمالات باطل در چہ کالمہ است در فنا و طمان
 نفس و اسلام حقیقی برین نوع فنا مترتب است و آنچه وارد شدہ مؤمنان قبل آن مؤمنان
 مراد از موت ہمین فناست کہ نفس درین فنا بطول قہرمان محبت و نزول صاعقہ احدیت از
 دید و انش ماسوی رستہ است و از آنانیت گذشتہ بلکہ از خودمانی و نشانی نگذاشتہ و بہ تیغ
 ہول غیب موت مقتول گشتہ انجمن مقتول گم شدہ را تویداد من کان میتا فاحیینہ
 الایہ و بشارت من قتلہ فکانا دیتہ سر با وج برود و معاملہ اور از ہمہ پیش ساخته این
 حیاتی کہ بعد ازین موت است بکرم اللہ تعالیٰ زوال پذیر نیست و چون موت بہر صورت
 موت آنرا تواند برداشت صورت موت است حقیقت موت نیست تا مصداق بجات حقیقی
 و شستہ باشد و جملہ محال بود الا ان اولیاء اللہ لا یموتون و لکن ینقلون من دار
 الی دار شغورہ باشند و کریمہ ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء
 عند ربہم ۵ ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد عشق و باعتبار صورت موت فرمود افان
 مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم فلا منافاة نوشته بودند انحال یاں تصور میشود
 چنان مینماید کہ این اعمال کہ این مقصود دارد درین درگاہ هیچ نیست و لاشہ محض است حیران
 کہ چگونه عمل کند کہ شاستہ این درگاہ باشد و ما آنچه نوشته اند راست و درست است و در
 کار بر فضل است لیکن از عمل ناگزیر است و در عمل کوشش باید کرد و اعتماد بر فضل و رحمت
 داشتہ باشد و این عمل لائق درگاہ نباید دانست بزرگان گفتہ اند عمل واستغفر ان العج
 پسندیم ترجمان ما ترجمین قالت بیاسی من جل عملی در حدیث آمدہ است کہ چکر
 بعمل خود نجات نخواہد یافت گفتہ و لا انت یا رسول اللہ فرمود و لا انا الا ان یتغمد فی
 اللہ منہ برحمۃ آنچه در واقعہ دیدہ اند در مجلس رسالت پناہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم

در کس مکرر آتشای تو من
 شکر جگر خرد ہای تو من

۶۵

مقتول

۶۶

۶۷

علی بن ابی طالب
 علو استغفر ہا

۵ در سورہ انفصام از پارہ دلوانا (۸) واقع است ۵ ہا کہ این کردہ است در سورہ آل عمران و پارہ من تالوا ۱۲
 واقع است در سورہ آل عمران از پارہ من تالوا ۱۲ ۵ ہا در باب البیہقی فی الدعوات الکبیر ۱۱ مشکوٰۃ باب قیام منہر مصر

نعمتہا است و بتو افرست کہ از قسمت نمائی و تو ہر جا میرسانی و فقیر را با جمعی دیگر بروہ بکار نمت
و یا بوس آن سر و علیہ و علیہ الصلوٰۃ و الخیات مشرف گردانیدہ نیک و مبارک است
و بار دیگر دیداید کہ تو در پہلوئے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم نشستہ و ساعتی
نگذشتہ بود کہ صورت تو غائب شدہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم
بجائے تو ظاہر شدند بار صورت مبارک آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم غائب
گردید و تو بجائے ایشان نمودار شدی تا سہ مرتبہ اینچنین مشاہدہ افتاد حمد للہ سبحانہ علی
ذلک و علیٰ جمیع نعمائہ

مکتوب چہل و پنجم

بسید نور اللہ ہر بار بہ در نور عظمت مرقوم شد بسم اللہ الرحمن الرحیم مکتوب مرغوب سیادت
پناہ میرستید نور اللہ ہر سیدہ سترت بخش گردید باید کہ ہمہ بین مسائل از احوال ظاہر و باطن خود
قلمی مینمودہ باشند کہ باعث توجہ غائبانہ است اوقات را بیا در حق جل و علا مہمور دارند و در
تحصیل فرضیات او عز بر مانہ بجان کوشند و توشہ آخرت را بہت سازند و دنیا برائے خوردن
و خفتن نیاوردہ اند و بہت عیش و تنعم نیا فریدہ اند محل عیش و تنعم در پیش است انکم ان
العیش حلیۃ الاخرۃ بلکہ برائے طاعت و بندگی آفریدہ اند و برائے معرفت خویش آورده اند
و ادائے وظائف بندگی جد و جہد فرعی باید داشت و در حصول معرفت و طلب آن خود را
قرار و آرام نباید داد و از ہر جا بویے ازان بمشام جان برسد از پیے آن باید شد خوش گفت
بیت بچہ مشغول کنم دیدہ و دل کہ مدام دل ترا می طلبد دیدہ ترا می بخوابد و السلام اولاً و آخراً

مکتوب چہل و ششم

بجان محمد بیگ کولابی در بیان آنکہ تمیدہستی حقیقی جز بدام نیستی نتوان نمود بسم اللہ
الرحمن الرحیم بعد الحمد والصلوٰۃ و الانسال الخیات میرساند احوال ہمہ حال مستوجب

بسم اللہ الرحمن الرحیم
مکتوب مرغوب سیادت
(مکتوب ۱۱۱)

۱۱۱

۱۱۱

۱۱۱

حَدَّثَنَا الْمُسَوَّلُ مِنْ اللَّهِ تَعَالَى عَافِيَتَكُمْ وَاسْتِقَامَتَكُمْ ظَاهِرًا وَبَاطِنًا جَزَاءً لِكِتَابَتِ
 اَزْ شَمَائِلِ دَرْ پے رسید چون متضمن سلامتی و ظهور نیستی و دید قصور بود بسبب مسرت گردیدن
 بِنَحْوَانِهِ وَتَعَالَى اِنْ وید را زیاد کند و هستی حقیقی خود آگاهی بدینا بدام نیستی صید نیستی
 نماند قتل عشق را بشاقت من قتلته فَاَنَا دَيْتُهُ كَافِيَةً وَكُشْتُهُ رَجْعَ مَحَبَّتِ رَا نَوْدِ
 فَكَيْفِيَّتُهُ وَجَعَلَنَاهُ نُورًا سَرَّافِجٍ بَرْدِهِ بِسِتِّ گد بر سر کوه عشق باشته شوی شکرانه
 بدو که خون بهاسے تو منم + وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَعَلَىٰ سَائِرٍ مِّنْ أَشْبَعِ الْهُدَىٰ وَالْتَزَمِ مُتَابِعَةَ
 الْمُصْطَفَىٰ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامَاتُ وَالْحَيَاتُ وَالْبَرَكَاتُ الْعُلَىٰ +

مکتوبات چهل و هفتم

بمیرزا محمد صادق پسر نصیر خان در بیان حقائق و خصائص طریقه حضرت خواجگان و انکائے
 باطن حضرت ایشان مابان ممتازند و بیان کیفیت طریقه نفی واجبات بِسْمِ اللَّهِ
 الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ بَعْدَ الْحَمْدِ وَالصَّلَاةِ وَالدَّلَسَالِ الْيَتِيَّاتِ میرزا ند مکتوب مرغوب که درینولا
 بدست کس خود نامزد این مسکین نموده بودند بوز و دآن میبج و خوشوقت گردید حق بنحوانه و
 تَعَالَى بِرَحْمَةِ شَرِيعَتِ عَلَيْهِ وَسُنَّتِ سَنِيَّةِ مُسْتَقِيمِ وَدَهْشَتِ بَاطِنِ رَا بِسَبَبِ حَضَرَاتِ
 خواجهای معصوم و ارادانک این طریق از بسیار طُرُق دیگر بهتر و مرغوب ترست این طریق اقرب
 طُرُق است و البته مُصْطَفِی است طَالِبِ صَادِقِ اگر در صحبت پیر کابل افتد امید است که در راه نام
 و اگر در صحبت ناقص افتد گناه طریق نیست که او خود وصل نیست دیگر در صحبت او چگونه
 وصل گردد و دین طریق اندراج نهایت در بدایت است مبتدی شد این طریق از چاشنی
 نهایت به بهره نیست لیکن مدار طریقه ما بر صحبت است و بر توجّه پیر ترقی وابسته بآنست
 مرید است بعد هر چند در غیبت پیر از باطن اوبقه بر محبت و عقیدت بهره مندست و اخذ فیوض و
 بَرَکَاتِ مینماید لیکن از صحبت تا غیبت صد چند تفاوت است و ناز که بهاسے که حضرت ایشان

دریغ
زینب
علیہا
السلام

قَدْ سَأَلَ اللَّهُ بِسُحَّانِهِ بِسِرِّهِ دَرِین طَرِیقَہ نموده اند و تحقیقات و تدقیقات طریقی کہ بکار برده
و محاکمہ را از حقیقت باوج رسانده و نسبت و طریقی کہ آنحضرت بآن ممتاز اند و آن نسبت بعد
از ارسال بر منصفه ظهور آمده و از سر نو تازه گشته و تا درین مدت مخفی مانده و پرده از روی
کار کشوده چنانچه از رسائل و مکاتیب آنحضرت شطری از این واضح و واضح است تا کجا بیان نماید
طریقه نفی و اثبات طلب نموده بودند منوید موافق آن عمل آرند و امیدوار بر کائنات آن باشد
هر چند ترقی واضح و تاثیر کامل منوط بر صحت و توجه است اما مَا لَا يَدْرُكُ كَلْمَهُ لَا يَدْرُكُ
كَلْمَهُ طریقه نفی و اثبات این است زبان را بکام بچسبانند و لبها را بر بندند و دم را زیر
ناف حبس کنند و لفظ لا را بحیال از ناف بکشند و بفرقی سر برسانند و لفظ الله را از فرق
سر بکشف راست بیاوند و لفظ لا الله را از کشف راست بر دل ببرند و دم در حبس باشد
و معنی این کلمه را نیز با این کلمه در خیال آرند باین روش نیست هیچ مقصود و بجز ذات پاک
همراه لا نیست تصور کنند و بالذات هیچ مقصود و لا الله جز ذات پاک تعقل نمایند در
بر نفس طاق گویند یکبار یا سه بار یا پنج بار یا هفت بار و همین طور بتدریج زیاده کنند تا نفس
و فاکند و همین سبب این ذکر را وقوف عدوی گویند یعنی بر عدو ذکر واقف باشد تا در
خمس طاق گویند جنت و السلام علیکم و علی سائر من اتبع الهدی +

مکتوب چهل و ششم

بشیخ عبد الرحمن برادر شیخ عرب بخاری در بركات زمین هند و تحریص بر دوام حفظ نسبت
بسم الله الرحمن الرحيم بعد الحمد والصلوة وتبليغ الدعوات میرساند مکتوب مرغوب
که از راه محبت ارسال داشته بودند خوشوقت گردانید نوشته بودند که از کشمیر اراده ولایت
نموده بودم که بروم در پشاور خدمت حاجی جیونگد اشتند الخیر فیما صنع الله سبحانه

شرفی با شتمه که کردن و کشادن را در میان سر و دینی سر و دینی کشا و گیان موئے سر و غیاث

ظاہر اخیرت درین باشد تجد و ماورهندستان ہم ولایت میسرست چراہمین جالبیہ معنوی راؤ
ولایت نکنند و طالب این دولت انباشند و سفر در وطن نمایند و بی سیر انفسی از سیر آفاقی
مستغنی باشند امروز در ہندوستان آن میسرست کہ اکثر جاہا میں سیرست از کثرت فیوض و
واردات رشک بقلع و بلاد است و از مزج صباحت و ملاحت شباهت تمام بہ تربت بہر
نظمی در حسن و لطافت دارد از انوار و برکات آن ہمیش از ہمیش امیدوار است سخن بجائے دیگر
رفت باید کہ بر طریقہ ماخوذہ مداوم باشند و در نگہداشت نسبت باطن ساعی بوند آنقدر بر
مخاطبت نسبت کوشند کہ نسبت حضور ملک دل شود و انقطاع تمام از ماسوائے مذکور حاصل آید
عہ این کار دولت ست کنون تا کراہندہ والسلام اولاً و آخراً و ظاہراً و باطناً

مکتوب پہل و نہم

بمحمد میرک بیگ بخشی در بیان آنکہ چون مطلوب حقیقی درائے آفاق و انفس است طالب او را
باید کہ از آفاق و انفس بگذرد و درائے آن جولان نماید بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
بَعْدَ التَّحْمِیْدِ وَالصَّلٰوۃِ وَاذِیْنَ سَالِیَ التَّحِیَّاتِ میرساند حمد اللہ سبحانہ کہ از سفر طویل بیعت
مراجعت واقع شد الحال بسیر انفسی بہر وازند و از سیر تطیل بسیر ستدیر برآیند و از بعد بقرب
گرایند نہایت کار نزد قوم سیر انفسی ست سیر آفاقی را دور از کار میدانند و یافت مطلوب انصر
در انفس میگویند میفرمایند ۵ چون جلوہ آن جمال بیرون تو نیست + یاد و امان و سر
بحیب اندر کش + و نزد حضرت ایشان ما قَدْ سَنَّ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ بَسِیْرَةَ الْعِزِّ نَزْ سِیْرِ انْفِی
در نگاہ آفاقی از یافت مطلوب تنہی ست او تعالی چنانچہ درائے آفاق ست و درائے انفس
نیز ہرچہ در مریایے آفاق و انفس جلوہ گریست ہمہ آیات و ظلال ست و تسلی شبہ و مثال
پس مطلوب را دورائے آفاق و انفس باید جست و درائے سلوک جذبہ باید پیوست و درائے
خروج و دخول باید طلب عقل عقیل سیر این معمار نتواند کشود و درائے خروج و دخول بیرون آفاق

وَالنَّفْسُ نَوَافِدُ تَصَوُّرُهُ وَعَرَفَتْ رَبِّي بِجَمِيعِ الْأَصْدَادِ وَالسَّلَامُ أَوَّلًا وَآخِرًا +

مکتوب پنجاہم

بحاجی مصطفیٰ بنگالی نصیحت و تفقہ احوال و بسم اللہ الرحمن الرحیم بعد الحمد و
الصلوة واذ سال النجیات میرساند احوال و اوضاع اینچہ و مستوجب حمدت المسؤل من
اللہ سبحانہ عافیتکم و استقامتکم ظاہراً و باطناً فانہا ملائک الامر و مدار النجاة
مذقیست کہ از احوال و اوضاع شما اطلاع ندارد و خاطر نگرانست معلوم نیست کہ بچہ وضع میاید
و بکدام مردم صحبت میدارید بیشتر بعزالت راغب آید یا بعشرت طریقہ مردم میگوید یا نہ و اگر میگوید
چہ قسم تاثیرے بخشید بر حد فنا کے میرسد یا نہ بعلم ظاہر بیشتر اشتغال است یا بذكر و مراقبہ راہ
ترقی مفتوح است یا نہ من استوی یوماً فهو مغفون بیت خوابم بشد از دیدہ درین
فکر جگر سوز + کاغوش کہ شد منزل آسائش خوابت + باجمہ حالات را نویسان باشند و اوقات
را عمود دارند و بعزالت بیشتر راغب بوند و از اشتغال بعلم ظاہر ہم فارغ نباشند و اگر طالبی
بیاید باحوال او سپرد از ند و توشہ آخرت را آمادہ سازند و شبہائے تاریک بگریہ و استغفار
روشن دارند و دوستان را بدعائے خیر یاد دارند و السلام اَوَّلًا وَآخِرًا +

مکتوب پنجاہ و یکم

بچہ

بمیرزا محمد مادی در بیان آنکہ طالب وحدت را ترک کثرت ناگزیرست و تحریرش بر اقبال سنت
واجبتاب از بدعت بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد لله و السلام علی عبادہ الذین
اصطفیٰ قل اللہ شہد ذہم مخدوم وحدت و کثرت ضد یکدیگرند طالب وحدت را ترک
کثرت ناگزیرست ہر قدر جہات کثرت با خود دارد بہمان قدر از وحدت حقیقی دور و مہجورست
و وحدانی باید بود ہم از روئے طلب و محبت و ہم از روئے علم و ارادت تا مناسبت پیدا آید و مراتب

وحدت گرد و توحید تحقیقی رسد التوحید انقطاع الاضافات اوقات را نیز و فکر معصوم
 دارند و در تنویر باطن کوشند که محل نظر مولی است و تنویر باطن منوط بدوام ذکر و مراقبہ است
 مربوط باوائے وظائف بندگی و ادائے فرائض و سنن و واجبات و اجتناب از بدعت و محرکات
 و مکرویات ہر قدر کہ در اتباع شریعت و سنت و اجتناب از بدعت کوشید و تنویر باطن بغیر از
 ہر سبب بجاتی کہ بشاید اتباع سنت البتہ سببی است و نتیجہ بخش و رافع درجات و جہل ملک
 ندارد و وائے آن خطر و خطرست و راہ شیطان فلنخذ کل الحذر فکذا بعد الحق الا
 الضلال دین قوم را کہ بوحی قطعی ثابت شدہ است بترکات و اوام و خیالات نیستون
 برواشت ملائکہ الرسول الا البلاغ والسلام علیکم وعلی سائر من اتبع الهدی و لکرم
 متابعة المصطفی علیہ وعلی الہ الصلوٰت و التسلیمات و البرکات علی

مکتوب پنجاہ و دوم

بر رفت بیک تخریص بر اعراض از خود و اقبال باصل و حصول استہلاک مستی تا بقائے اتم
 بران مترتب شود بسم اللہ الرحمن الرحیم بعد الحمد و الصلوٰۃ و تبلیغ الدعوات
 میرساند احوال ہمہ حال مستوجب حمد است امید کہ آن برادر عزیز نیز بعافیت باشد و جمعیت
 صوری و معنوی متحقق بود و از لفظ بمعنی آید و از ظل باصل گراید و از ظل باصل شاہ راہ است و
 مانع از وصول باصل توجہ ظل است بخود و اعراض او از اصل و چون بسیر سلوک بلکہ بحض عنایت
 ازلی توجہ بخود و بزوال آرد و بجائے اعراض اقبال باصل پیدا آید سرشتہ سعادت است
 افتد و متمسک بعز و نفی گردد و پیست چون بدستی کہ ظل کیستی فارغی گردی و اگر
 زیستی بعد از وصول ظل باصل و حقوق بان سالک استہلاک و تنہال است و فنا و نیستی
 و این معنی کمال است در حق او کمال او در سلک کمال است و خیریت او در ارتقاء خیریت معرفت

۱۰۱

۱۰۲

۱۰۳

۱۰۴

۱۰۵

۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱
 ۴۷۲
 ۴۷۳
 ۴۷۴
 ۴۷۵
 ۴۷۶
 ۴۷۷
 ۴۷۸
 ۴۷۹
 ۴۸۰
 ۴۸۱
 ۴۸۲
 ۴۸۳
 ۴۸۴
 ۴۸۵
 ۴۸۶
 ۴۸۷
 ۴۸۸
 ۴۸۹
 ۴۹۰
 ۴۹۱
 ۴۹۲
 ۴۹۳
 ۴۹۴
 ۴۹۵
 ۴۹۶
 ۴۹۷
 ۴۹۸
 ۴۹۹
 ۵۰۰
 ۵۰۱
 ۵۰۲
 ۵۰۳
 ۵۰۴
 ۵۰۵
 ۵۰۶
 ۵۰۷
 ۵۰۸
 ۵۰۹
 ۵۱۰
 ۵۱۱
 ۵۱۲
 ۵۱۳
 ۵۱۴
 ۵۱۵
 ۵۱۶
 ۵۱۷
 ۵۱۸
 ۵۱۹
 ۵۲۰
 ۵۲۱
 ۵۲۲
 ۵۲۳
 ۵۲۴
 ۵۲۵
 ۵۲۶
 ۵۲۷
 ۵۲۸
 ۵۲۹
 ۵۳۰
 ۵۳۱
 ۵۳۲
 ۵۳۳
 ۵۳۴
 ۵۳۵
 ۵۳۶
 ۵۳۷
 ۵۳۸
 ۵۳۹
 ۵۴۰
 ۵۴۱
 ۵۴۲
 ۵۴۳
 ۵۴۴
 ۵۴۵
 ۵۴۶
 ۵۴۷
 ۵۴۸
 ۵۴۹
 ۵۵۰
 ۵۵۱
 ۵۵۲
 ۵۵۳
 ۵۵۴
 ۵۵۵
 ۵۵۶
 ۵۵۷
 ۵۵۸
 ۵۵۹
 ۵۶۰
 ۵۶۱
 ۵۶۲
 ۵۶۳
 ۵۶۴
 ۵۶۵
 ۵۶۶
 ۵۶۷
 ۵۶۸
 ۵۶۹
 ۵۷۰
 ۵۷۱
 ۵۷۲
 ۵۷۳
 ۵۷۴
 ۵۷۵
 ۵۷۶
 ۵۷۷
 ۵۷۸
 ۵۷۹
 ۵۸۰
 ۵۸۱
 ۵۸۲
 ۵۸۳
 ۵۸۴
 ۵۸۵
 ۵۸۶
 ۵۸۷
 ۵۸۸
 ۵۸۹
 ۵۹۰
 ۵۹۱
 ۵۹۲
 ۵۹۳
 ۵۹۴
 ۵۹۵
 ۵۹۶
 ۵۹۷
 ۵۹۸
 ۵۹۹
 ۶۰۰
 ۶۰۱
 ۶۰۲
 ۶۰۳
 ۶۰۴
 ۶۰۵
 ۶۰۶
 ۶۰۷
 ۶۰۸
 ۶۰۹
 ۶۱۰
 ۶۱۱
 ۶۱۲
 ۶۱۳
 ۶۱۴
 ۶۱۵
 ۶۱۶
 ۶۱۷
 ۶۱۸
 ۶۱۹
 ۶۲۰
 ۶۲۱
 ۶۲۲
 ۶۲۳
 ۶۲۴
 ۶۲۵
 ۶۲۶
 ۶۲۷
 ۶۲۸
 ۶۲۹
 ۶۳۰
 ۶۳۱
 ۶۳۲
 ۶۳۳
 ۶۳۴
 ۶۳۵
 ۶۳۶
 ۶۳۷
 ۶۳۸
 ۶۳۹
 ۶۴۰
 ۶۴۱
 ۶۴۲
 ۶۴۳
 ۶۴۴
 ۶۴۵
 ۶۴۶
 ۶۴۷
 ۶۴۸
 ۶۴۹
 ۶۵۰
 ۶۵۱
 ۶۵۲
 ۶۵۳
 ۶۵۴
 ۶۵۵
 ۶۵۶
 ۶۵۷
 ۶۵۸
 ۶۵۹
 ۶۶۰
 ۶۶۱
 ۶۶۲
 ۶۶۳
 ۶۶۴
 ۶۶۵
 ۶۶۶
 ۶۶۷
 ۶۶۸
 ۶۶۹
 ۶۷۰
 ۶۷۱
 ۶۷۲
 ۶۷۳
 ۶۷۴
 ۶۷۵
 ۶۷۶
 ۶۷۷
 ۶۷۸
 ۶۷۹
 ۶۸۰
 ۶۸۱
 ۶۸۲
 ۶۸۳
 ۶۸۴
 ۶۸۵
 ۶۸۶
 ۶۸۷
 ۶۸۸
 ۶۸۹
 ۶۹۰
 ۶۹۱
 ۶۹۲
 ۶۹۳
 ۶۹۴
 ۶۹۵
 ۶۹۶
 ۶۹۷
 ۶۹۸
 ۶۹۹
 ۷۰۰
 ۷۰۱
 ۷۰۲
 ۷۰۳
 ۷۰۴
 ۷۰۵
 ۷۰۶
 ۷۰۷
 ۷۰۸
 ۷۰۹
 ۷۱۰
 ۷۱۱
 ۷۱۲
 ۷۱۳
 ۷۱۴
 ۷۱۵
 ۷۱۶
 ۷۱۷
 ۷۱۸
 ۷۱۹
 ۷۲۰
 ۷۲۱
 ۷۲۲
 ۷۲۳
 ۷۲۴
 ۷۲۵
 ۷۲۶
 ۷۲۷
 ۷۲۸
 ۷۲۹
 ۷۳۰
 ۷۳۱
 ۷۳۲
 ۷۳۳
 ۷۳۴
 ۷۳۵
 ۷۳۶
 ۷۳۷
 ۷۳۸
 ۷۳۹
 ۷۴۰
 ۷۴۱
 ۷۴۲
 ۷۴۳
 ۷۴۴
 ۷۴۵
 ۷۴۶
 ۷۴۷
 ۷۴۸
 ۷۴۹
 ۷۵۰
 ۷۵۱
 ۷۵۲
 ۷۵۳
 ۷۵۴
 ۷۵۵
 ۷۵۶
 ۷۵۷
 ۷۵۸
 ۷۵۹
 ۷۶۰
 ۷۶۱
 ۷۶۲
 ۷۶۳
 ۷۶۴
 ۷۶۵
 ۷۶۶
 ۷۶۷
 ۷۶۸
 ۷۶۹
 ۷۷۰
 ۷۷۱
 ۷۷۲
 ۷۷۳
 ۷۷۴
 ۷۷۵
 ۷۷۶
 ۷۷۷
 ۷۷۸
 ۷۷۹
 ۷۸۰
 ۷۸۱
 ۷۸۲
 ۷۸۳
 ۷۸۴
 ۷۸۵
 ۷۸۶
 ۷۸۷
 ۷۸۸
 ۷۸۹
 ۷۹۰
 ۷۹۱
 ۷۹۲
 ۷۹۳
 ۷۹۴
 ۷۹۵
 ۷۹۶
 ۷۹۷
 ۷۹۸
 ۷۹۹
 ۸۰۰
 ۸۰۱
 ۸۰۲
 ۸۰۳
 ۸۰۴
 ۸۰۵
 ۸۰۶
 ۸۰۷
 ۸۰۸
 ۸۰۹
 ۸۱۰
 ۸۱۱
 ۸۱۲
 ۸۱۳
 ۸۱۴
 ۸۱۵
 ۸۱۶
 ۸۱۷
 ۸۱۸
 ۸۱۹
 ۸۲۰
 ۸۲۱
 ۸۲۲
 ۸۲۳
 ۸۲۴
 ۸۲۵
 ۸۲۶
 ۸۲۷
 ۸۲۸
 ۸۲۹
 ۸۳۰
 ۸۳۱
 ۸۳۲
 ۸۳۳
 ۸۳۴
 ۸۳۵
 ۸۳۶
 ۸۳۷
 ۸۳۸
 ۸۳۹
 ۸۴۰
 ۸۴۱
 ۸۴۲
 ۸۴۳
 ۸۴۴
 ۸۴۵
 ۸۴۶
 ۸۴۷
 ۸۴۸
 ۸۴۹
 ۸۵۰
 ۸۵۱
 ۸۵۲
 ۸۵۳
 ۸۵۴
 ۸۵۵
 ۸۵۶
 ۸۵۷
 ۸۵۸
 ۸۵۹
 ۸۶۰
 ۸۶۱
 ۸۶۲
 ۸۶۳
 ۸۶۴
 ۸۶۵
 ۸۶۶
 ۸۶۷
 ۸۶۸
 ۸۶۹
 ۸۷۰
 ۸۷۱
 ۸۷۲
 ۸۷۳
 ۸۷۴
 ۸۷۵
 ۸۷۶
 ۸۷۷
 ۸۷۸
 ۸۷۹
 ۸۸۰
 ۸۸۱
 ۸۸۲
 ۸۸۳
 ۸۸۴
 ۸۸۵
 ۸۸۶
 ۸۸۷
 ۸۸۸
 ۸۸۹
 ۸۹۰
 ۸۹۱
 ۸۹۲
 ۸۹۳
 ۸۹۴
 ۸۹۵
 ۸۹۶
 ۸۹۷
 ۸۹۸
 ۸۹۹
 ۹۰۰
 ۹۰۱
 ۹۰۲
 ۹۰۳
 ۹۰۴
 ۹۰۵
 ۹۰۶
 ۹۰۷
 ۹۰۸
 ۹۰۹
 ۹۱۰
 ۹۱۱
 ۹۱۲
 ۹۱۳
 ۹۱۴
 ۹۱۵
 ۹۱۶
 ۹۱۷
 ۹۱۸
 ۹۱۹
 ۹۲۰
 ۹۲۱
 ۹۲۲
 ۹۲۳
 ۹۲۴
 ۹۲۵
 ۹۲۶
 ۹۲۷
 ۹۲۸
 ۹۲۹
 ۹۳۰
 ۹۳۱
 ۹۳۲
 ۹۳۳
 ۹۳۴
 ۹۳۵
 ۹۳۶
 ۹۳۷
 ۹۳۸
 ۹۳۹
 ۹۴۰
 ۹۴۱
 ۹۴۲
 ۹۴۳
 ۹۴۴
 ۹۴۵
 ۹۴۶
 ۹۴۷
 ۹۴۸
 ۹۴۹
 ۹۵۰
 ۹۵۱
 ۹۵۲
 ۹۵۳
 ۹۵۴
 ۹۵۵
 ۹۵۶
 ۹۵۷
 ۹۵۸
 ۹۵۹
 ۹۶۰
 ۹۶۱
 ۹۶۲
 ۹۶۳
 ۹۶۴
 ۹۶۵
 ۹۶۶
 ۹۶۷
 ۹۶۸
 ۹۶۹
 ۹۷۰
 ۹۷۱
 ۹۷۲
 ۹۷۳
 ۹۷۴
 ۹۷۵
 ۹۷۶
 ۹۷۷
 ۹۷۸
 ۹۷۹
 ۹۸۰
 ۹۸۱
 ۹۸۲
 ۹۸۳
 ۹۸۴
 ۹۸۵
 ۹۸۶
 ۹۸۷
 ۹۸۸
 ۹۸۹
 ۹۹۰
 ۹۹۱
 ۹۹۲
 ۹۹۳
 ۹۹۴
 ۹۹۵
 ۹۹۶
 ۹۹۷
 ۹۹۸
 ۹۹۹
 ۱۰۰۰

والبسته باین فناست قرب منوط باین ارتقا اِذَا جَلَّى اللَّهُ بَشِيَّةَ خَصَمٍ لَهُ وَبَعْدَ اِزْنِ مُتَعَدِّ
 آن میشود که او را از نزد خود حیوة دهند و با خلاق خود مخلوق سازند من قَتَلْتُهُ فَأَنَا دَيْتُهُ وَتَكْمِلُ
 ناقصان بایش گروانند کریمه او من کَانَ مَيْتًا فَأَحْيَيْنَاهُ وَجَعَلْنَا لَهُ نُورًا يَمْشِي بِهِ فِي
 النَّاسِ نِشَانِ حَالِ اَوْتِشَانِ اِن مان نعمت در حق او تمام شود و معنی خلافت بظهور آید
 این کار دولت است کنون تا اگر دهند از ارتحال فرزند میان لشکری مرقوم نموده بودند و نوع
 تا کم از فرقت او ظاهر ساخته اَنَا لِلَّهِ وَلَانَا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ بتقدیر و اراده او تعالی رضای
 ناگزیر است چسبای صوری و سائل طراوت و نصارت معنوی است و سبب ترقیات اخرویه
 حق سبحاننا جز باین بدو راه ترقی بکشاید و نعم البدل کرامت فرماید اِنَّهُ قَرِيبٌ مُّجِيبٌ

مکتوب پنجاه و سوم (۵۳)

شیخ عبد اللطیف همیشه زاده حضرت ایشان سَلَّمَ اللَّهُ تَعَالَى در شرح قول لَا يَذْكُرُ اللَّهُ
 إِلَّا اللَّهَ و بیان آنکه تحقق بکلام مجید از آثار این دیدست بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 بَعْدَ الْحَمْدِ وَالصَّلَاةِ بِفِرْزَنْدِ سَعَادَتِ اَنَا مِيرِ سَانْدِ رَقِیمِ که فرستاده بودند مطالب آن
 فرحت فراوان بخشید و ذوقین ساخت شکر خداوندی جَلَّ شَانُهُ بجا آرند لَنْ شُكْرُهُ
 لَا يَذْكُرُ تَكْمُلُ نوشته بودند شب در نماز تهجد صین قَرَارَةَ قرآن مجید خود را قاری و بیان
 نمی یافت و قَرَارَةَ باین طرف منسوب دید بلکه بعض قدرت او تعالی کلام او گویا اینجا ظهور
 فرموده و زبان خود را مانند شجره موسویه می یافت قول لَا يَذْكُرُ اللَّهُ إِلَّا اللَّهَ لِمَصْدَقِ اِن
 حال میدید و گاهی هنگام تکلاوت بقائے و تحقیق بآن میابد و این بیت موافق این مذاق
 میشود بیت اندر سخن دوست نهان خواهم گشت + تا بر لب او بوسه زخم چو نشن بخواند +

له یعنی هرگاه من جل و علا جلوه فرماید بچیز است شود آن چیز همیشه و عز و جل ۴۵ این کریمه در سوره
 انفکام از چاره دلواننا واقع است ۴۶ در سوره ابراہیم از چاره و ما بری (۱۳) واقع است ۴۷

تساوت الطوار انچه اول نوشته اند درجه علیاست و فقا تا اثری از آثار سالک باقی است
 یذکر الله الا الله دست نمی آید و ذکر او عائد با و ازینجا تواند بود آنچه از عزیز منقول
 که در قریطه فیهلکه افتاده بودند ذکر کرد که اگر ازین قریطه نجات یابیم هرگز حق تعالی را یاد نکنیم ازین
 رکنذر باشد که یاد خود را با این پستی و فنائیت هیچگونه شایان آنجناب مقدس ندیده و عارف
 بخود یافته و گناه یافته و گناه بزرگ تصور نموده و آنچه اهل وحدت وجود کلام الله الا
 الله میگویند آنرا با این مسا می نیست ایند ایشان بر تعین امکانی که آنرا بعنوان حقانی
 دانسته اند اطلاق میابد چه این جماعه همه اوست میگویند و مقتیدات را عین مطلق می انگارند
 و در مائحن فیه از تعین امکانی اینجا اثری نمانده است نشان مابینهما حقیقت کلام
 یذکر الله الا الله درین موطن است نه در اینجا که وجود ذکر در میانست غایب الامر اختلاف
 عنوان است بکلمه نفی و اثبات نفی عنوان غیریت نموده اثبات الوهیت خود مینمایند همان
 قصه است عجب بحواب اندر مگر نوشته شتر شد بر سر اصل سخن رویم که عارف را هر چند در فقه
 قدم را سبب بود در کمالات فوق و فوق الفوق راسخ تر باشد و با بطن بطون نفوذ نماید و آنچه
 ثانیاً از تحقق فنا و بقا بکلام مجید نوشته اند نتیجه دید اولی است و ثمره آن فناست و نیک
 تأمل باید نمود قریب و منزه است که کلام را با شکلم است دیگر را نیست پس عارف قریب که از راه
 کلام حاصل خواهد نمود هم برین قیاس خواهد بود و در سخن نهان شده با بطن بطون خواهد رسید
 وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَعَلَىٰ سَائِرِ شُعَبِ الْهُدَىٰ وَالْتَزَمَ مُتَابِعَةُ الْمُصْطَفَىٰ عَلَيْهِ
 عَلَىٰ إِلَهِ الصَّلَوَاتُ وَالسَّلَامَاتُ وَالْبَرَكَاتُ الْعُلَىٰ *

مکتوب پنجاه و چهارم

بشیخ مظفر برهان پوری در بیان آنکه تا معامله سالک بعیفات و اعتبارات است علم و تمیز
 آنجایش است چون معامله بعیث ذات افتد جهل مبهیتری افزاید و در ذکر بعضی از نصائح

کتابت
 ۱۱۰۸
 ۱۲۵۰
 ۱۳۹۹
 ۱۴۰۰
 ۱۴۰۱
 ۱۴۰۲
 ۱۴۰۳
 ۱۴۰۴
 ۱۴۰۵
 ۱۴۰۶
 ۱۴۰۷
 ۱۴۰۸
 ۱۴۰۹
 ۱۴۱۰
 ۱۴۱۱
 ۱۴۱۲
 ۱۴۱۳
 ۱۴۱۴
 ۱۴۱۵
 ۱۴۱۶
 ۱۴۱۷
 ۱۴۱۸
 ۱۴۱۹
 ۱۴۲۰
 ۱۴۲۱
 ۱۴۲۲
 ۱۴۲۳
 ۱۴۲۴
 ۱۴۲۵
 ۱۴۲۶
 ۱۴۲۷
 ۱۴۲۸
 ۱۴۲۹
 ۱۴۳۰
 ۱۴۳۱
 ۱۴۳۲
 ۱۴۳۳
 ۱۴۳۴
 ۱۴۳۵
 ۱۴۳۶
 ۱۴۳۷
 ۱۴۳۸
 ۱۴۳۹
 ۱۴۴۰
 ۱۴۴۱
 ۱۴۴۲
 ۱۴۴۳
 ۱۴۴۴
 ۱۴۴۵
 ۱۴۴۶
 ۱۴۴۷
 ۱۴۴۸
 ۱۴۴۹
 ۱۴۵۰
 ۱۴۵۱
 ۱۴۵۲
 ۱۴۵۳
 ۱۴۵۴
 ۱۴۵۵
 ۱۴۵۶
 ۱۴۵۷
 ۱۴۵۸
 ۱۴۵۹
 ۱۴۶۰
 ۱۴۶۱
 ۱۴۶۲
 ۱۴۶۳
 ۱۴۶۴
 ۱۴۶۵
 ۱۴۶۶
 ۱۴۶۷
 ۱۴۶۸
 ۱۴۶۹
 ۱۴۷۰
 ۱۴۷۱
 ۱۴۷۲
 ۱۴۷۳
 ۱۴۷۴
 ۱۴۷۵
 ۱۴۷۶
 ۱۴۷۷
 ۱۴۷۸
 ۱۴۷۹
 ۱۴۸۰
 ۱۴۸۱
 ۱۴۸۲
 ۱۴۸۳
 ۱۴۸۴
 ۱۴۸۵
 ۱۴۸۶
 ۱۴۸۷
 ۱۴۸۸
 ۱۴۸۹
 ۱۴۹۰
 ۱۴۹۱
 ۱۴۹۲
 ۱۴۹۳
 ۱۴۹۴
 ۱۴۹۵
 ۱۴۹۶
 ۱۴۹۷
 ۱۴۹۸
 ۱۴۹۹
 ۱۵۰۰

بسم الله الرحمن الرحيم بعد الحمد والصلوة وادسالت التحیات میرساند صحیفه گرامی
 سیده سبب مسرت گردید چون متضمن عافیت و سلامتی آئینه بود و منشی بر استقامت ظاهر
 باطن شان مسرت بر مسرت افزوده نوشته بودند که اکثر اوقات و نماز فرض و نفل انواع
 انواع انوار و فیوض گوناگون روید بدیدیکه در هر رکعتی که میرسد در میان و جمیع صفات و
 رکات و سکنات و صلوة و غیره با حق را بی رجوع نیست و لفظ انا هیچگاه خطور نمیکند معذرت
 بنهمه احوال بنجیده و اذواق پسندیده اند الله تعالی ابواب ترقیات را همواره مفتوح دارد
 آنچه بعد ازین نوشته آید که بعضی واردات که روید بدید بتقریر و تحریر در نمی گنجند اما کاین
 واردات ناشی از مرتبه مقدسه غیب فائز اند که نصیب از ان مرتبه جهالت و نکارتست تا هر جا
 علم و تمیز را گفتگوست ناشی از صفات و شیون و اعتبارات است و چون معامله غیب الغیب
 قند و تمیز اصول و شیون مانند جمل و حیرت افراید من عرف الله کل لسانه نشان حال
 این موطن است از گرمی مجلس و تاثیر توجهات و وصول طلاب بفنائی قلب بعضی بقائ
 نفس که نوشته بودند خوشوقت ساخت اللهم زد شکر خداوندی جل شانده استجا آرند
 این شکرتم که لا یدنگم و از مکر خداوندی جل شانده اسرارسان باشند و ترسان لرزان
 و استغفار را از مظان مضار این امر خطیر لازم گیرند و توجهات را از طلبه دریغ ندارند
 و ترقیات شان را احوالمان بوند و سایر اوقات را در گوشه نامرادی بسر برند و از تذکر نقصیات
 و تفکر در آلاء و واردات خالی نباشد و نوشته آخرت را آماده سازند و در کسب مرضیات
 مولای حقیقی جلت عظمته سعی بلیغ نمایند و واجبه دور افتاده را بدعائے خیر یاد آرند
 و سلامتی خاتمه خواهند و آنچه در باب خواجہ امان الله و خواجہ محمد موسی نوشته اند که احوال
 و کیفیات نیک دارند و بهر دو فنا مشرف گشته در مقام حیرت اند واضح گردید خوشوقت
 گشت طلب تعیین عد و طالبان در حق ایشان نموده بودند این امر مفوض بر رائے شما
 است بعد استخاره هر عدد که تعیین کنند و هر گاه خواهند بران اضافه نمایند یا اجازت مطلق

فرمانیدمیدست که مبارک باشد لیکن هرگاه یکسے اجازت کند باید که مشروط باتباع شریعت
التزام سنت و رسوم بر محبت شیوخ سازند والسلام علیکم وعلیٰ سائر من اتبع الهدی
والتزم متابعة المصطفیٰ علیہ وعلیٰ الہ الصلوٰت والبرکات والتسلیمات العلیٰ

مکتوب پنجاہ و پنجم

بمشيخت پناه شيخ درویش محمد بن علی جانندھری و احكام موالات بالکفار و احكام تقيہ و
فضيلت حب و بغض فی اللہ تعالیٰ و در معتقدات جماعہ کہ میگویند کہ فقیری بدنا بود نیست
بلکے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَلِیِّ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ
اصْطَفٰی خُصُوصًا عَلٰی سَيِّدِ الْوَرٰی صَاحِبِ قَابِ قَوْسَیْنِ اَوْلَدَنِیْ وَ عَلٰی اٰلِہٖ نَجْوَمِ الْهَدٰی
وَصَحْبِہٖ الْبَرَرۃُ الثَّقَلِیْنِ اَمَّا بَعْدُ سَلَامٌ وَ تَحِیَّۃٌ اَزِیْنِ مُسْکِنِ مُطَالَعِہٖ فَرَاغَ صَحِیْفَہٗ کَرَامِیْ مَشْرِقِ
سَاحِلِ اسْتَفْسَارِ اَزْکَرِیۃِ لَا یَتَّخِذُ الْمُؤْمِنُونَ الْکَافِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ
وَمَنْ یَفْعَلْ ذٰلِکَ فَلَیْسَ مِنَ اللّٰهِ فِی شَیْءٍ اِلَّا اَنْ تَشْقُوْا مِنْهُمْ نَفْسًا نُّوَدَّ یُودُّ
بِهٖنَکَ شَاہِیْنِ اَرْتَفِیْلِ مَوَالَاتِ وَعَدَمِ مَوَالَاتِ بِالْکَفَارِ وَ تَقِیۃِ وَعَدَمِ تَقِیۃِ فَرَمُودِہٖ کَرَامِیْ صَاحِبِ
کَبِیْرِ دِیْنِ بَابِ تَفْصِیْلِ سَخْنِ کَرَمِہٖ اَزْ اَجْبَسِ اَزِیْوِیْنِ مَیْمَیْدِ قَالِ فِیْمَ نَزَلَتْ هٰذِہِ الْآیۃُ فِی تَحْرِیْرِ
مَوَالَاةِ الْکَافِرِیْنَ اَعْلَمُ اَنَّهُ اُنْزِلَتْ اٰیَاتُ الْتَوَكُّلِ فِی هٰذِہِ الْاَلْفَیۃِ مِنْہَا قَوْلُہٗ تَعَالٰی
تَتَّخِذُوا بَیْطَانًا مِنْ دُوْنِکُمْ وَقَوْلُہٗ سُبْحَانَہٗ لَا یَتَّخِذُ قَوْمًا یُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ
الْآخِرِ یُوَادُّوْنَ مَنْ حَادَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَقَوْلُہٗ تَعَالٰی لَا تَتَّخِذُوا الْیَہُودَ وَالنَّصَارَیْ
اَوْلِیَآءَ وَقَوْلُہٗ اَعَزُّوْا جَلَّ یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّیْ وَعَدُوْکُمْ اَوْلِیَآءَ

لہ قولہ لا یتخذ الذین امنوا الذین کرمہ واقع است در سورہ آل عمران (۳) و ۱۲ سورہ قور لا یتخذوا بیطانہ الا وادع
است در سورہ آل عمران و پاره ۱۸ تنالوا و قولہ لا یتخذ قوما یؤمنون الذ واقع است در سورہ مجادلہ و پاره ۱۲ سورہ قور لا یتخذ
الیهود و النصارى الذ واقع است در سورہ مائدہ و پاره ۱۸ سورہ قور لا یتخذوا عداؤی الذ واقع است در آغاز سورہ
ممتحنہ از پاره ۱۲ سورہ قور لا یتخذوا عداؤی الذ واقع است در آغاز سورہ

وَقَالَ عَزَّ مِنْ قَائِلٍ وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ وَاعْلَمُ أَنَّ كَوْنَ
 الْمُؤْمِنِ مَوْلِيًا لِلْكَافِرِ يَحْتَمِلُ ثَلَاثَةً أَوْجُهُ أَحَدُهَا أَنْ يَكُونَ رَاضِيًا بِكُفْرِهِ وَيَتَوَلَّاهُ
 لِأَجْلِهِ وَهَذَا مَنُوعٌ مِنْهُ لِأَنَّ كُلَّ مَنْ فَعَلَ ذَلِكَ كَانَ مُصَوِّبًا لَهُ فِي ذَلِكَ لِلدِّينِ
 وَتَصَوُّبُ الْكُفْرِ كُفْرٌ وَالرِّضَا بِالْكَفْرِ كُفْرٌ فَيَسْتَحِيلُ أَنْ يَبْقَى مُؤْمِنًا مَعَ كَوْنِهِ بِهَذِهِ
 الصِّفَةِ وَثَانِيهَا الْعَاشِرَةُ الْجَمِيلَةُ فِي الدُّنْيَا بِحَسَبِ الظَّاهِرِ وَذَلِكَ غَيْرُ مُشَوَّعٍ
 مِنْهُ وَالْقِسْمُ الثَّالِثُ وَهُوَ كَالْمُتَوَسِّطِ بَيْنَ الْقِسْمَيْنِ الْأَوَّلَيْنِ هُوَ أَنَّ مَوْلَاهُ
 الْكَفَّارَ بِمَعْنَى الرُّكُوبِ إِلَيْهِمْ وَالْمَعُونَةِ وَالْمُظَاهَرَةِ وَالتَّضَرُّعِ إِمَّا بِسَبَبِ الْقَرَابَةِ
 أَوْ بِسَبَبِ الْمَحَبَّةِ مَعَ اعْتِقَادِ أَنَّ دِينَهُ بَاطِلٌ فَهَذَا لَا يُوجِبُ الْكُفْرَ إِلَّا أَنَّهُ مَنِئِي
 عَنْهُ لِأَنَّ الْمَوْلَاهُ بِهَذَا الْمَعْنَى قَدْ تَجَرَّعَ إِلَى اسْتِحْسَانِ طَرِيقِهِ وَالرِّضَا بِدِينِهِ
 وَذَلِكَ يُخْرِجُهُ عَنِ الْإِسْلَامِ فَلَا جَرَمَ هَذِهِ تَعَالَى فِيهِ فَقَالَ تَعَالَى وَمَنْ
 يَفْعَلْ ذَلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللَّهِ فِي شَيْءٍ فَإِنْ قِيلَ لِمَ لَا يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ الْمُرَادُ مِنَ
 الْآيَةِ النَّهْيُ عَنِ اتِّخَاذِ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ بِمَعْنَى أَنْ يَتَوَلَّوْهُمُ ذُنُوبَ الْمُؤْمِنِينَ فَأَمَّا
 كَاتِبُهُمْ وَتَوَلَّوْا الْمُؤْمِنِينَ مَعَهُمْ فَذَلِكَ لَيْسَ بِمَنْهِي عَنْهُ وَابْتِغَاءُ فَقَوْلُهُ
 لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ فِيهِ زِيَادَةٌ مَزِيدَةٌ لِأَنَّ الرَّحْلَ قَدْ يُوَالِي غَيْرَهُ
 وَلَا يَتَّخِذُهُ مَوْلِيًا فَالْنَهْيُ عَنِ اتِّخَاذِهِ مَوْلِيًا لَا يُوجِبُ النَّهْيَ عَنْ أَصْلِ مَوْلَاهُ
 فَلَمَّا هَذَا الْأَحْتِمَالُ وَلَمْ يَكُنْ قَامًا فِي هَذِهِ الْآيَةِ إِلَّا أَنَّ سَائِرَ آيَاتِ الدَّالَّةِ
 عَلَى أَنَّهُ لَا يَجُوزُ مَوْلَاهُ إِلَّا تَمُّ دَلَّتْ عَلَى سُقُوطِ هَذَيْنِ الْأَحْتِمَالَيْنِ قَالَ الْحَسَنُ أَخَذَ
 مُسَيِّمَةُ الْكِتَابِ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
 لَا حَكِيمَ هُمَا أَنْتَهُمَا أَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ نَعَمْ نَعَمْ فَقَالَ أَفَتَشْهَدَانِي رَسُولُ
 اللَّهِ قَالَ نَعَمْ وَكَانَ مُسَيِّمَةُ يُزْعِمُ أَنَّ رَسُولَ بَنِي حَنِيفَةَ وَمُحَمَّدَ رَسُولَ قُرَيْشٍ

الْمَوْلَا

فَتَرَكَهُ وَدَعَا الْآخَرَ فَقَالَ أَتَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَتَشْهَدُ
 أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ إِنِّي أَصَمُّ ثَلَاثًا فَقَدِمَهُ فَقَتَلَهُ قَبْلَ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَمَا هَذَا الْقَتُولُ فُصُو عَلَى يَقِينِهِ وَصِدْقِهِ فَهَيْئًا لَهُ وَأَنَا
 الْآخَرُ فَقِيلَ رُخْصَةَ اللَّهِ فَلَا تَبِعْهُ عَلَيْهِ وَاعْلَمْ أَنَّ نَظِيرَ هَذِهِ الْآيَةِ قَوْلُهُ تَعَالَى
 إِلَّا مَنْ أَكْرَهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ يَعْلَمُ أَنَّ لِلتَّقِيَّةِ أَحْكَامًا كَثِيرَةً وَنَحْنُ
 نَذْكُرُ بَعْضَهَا الْحُكْمَ الْأَوَّلُ أَنَّ التَّقِيَّةَ إِنَّمَا تَكُونُ إِذَا كَانَ الرَّجُلُ فِي قَوْمٍ كُفَّارٍ
 وَخِيفَ مِنْهُمْ عَلَى نَفْسِهِ وَمَالِهِ فَيُدارِيهِمْ بِاللِّسَانِ وَذَلِكَ بِأَنَّهُ لَا يُظْهِرُ الْعَدَاوَةَ
 بِاللِّسَانِ بَلْ يَجُوزُ أَيْضًا أَنْ يُظْهِرَ الْكَلَامَ الْمُؤَمِّمَ لِلتَّحْبَةِ وَالْمُؤَالَاةِ وَلَكِنْ بِشَرْطِ أَنْ
 يُضْمِرَ خِلَافَهُ وَأَنْ يُعْرِضَ فِي كُلِّ مَا يَقُولُ فَإِنَّ التَّقِيَّةَ تَأْتِيهَا فِي الظَّاهِرِ لَا
 فِي أَحْوَالِ الْقُلُوبِ الْحُكْمُ الثَّانِي لِلتَّقِيَّةِ هُوَ أَنْ تَوَاقَعُ بِالْإِيمَانِ وَالْحَقِّ حَيْثُ
 يَجُوزُ لَهُ التَّقِيَّةُ كَانَ ذَلِكَ أَفْضَلَ وَدَلِيلُهُ مَا ذَكَرْنَاهُ مِنْ قِصَّةِ مُسَيْلَمَةَ الْحُكْمُ
 الثَّلَاثُ لِلتَّقِيَّةِ أَنَّمَا يَجُوزُ فِي مَا يَتَعَلَّقُ بِإِظْهَارِ الْمُؤَالَاةِ وَالْمُعَادَاةِ وَقَدْ
 يَجُوزُ أَيْضًا فِي مَا يَتَعَلَّقُ بِإِظْهَارِ الدِّينِ فَأَمَّا مَا يَرْجِعُ صَرْدُهُ إِلَى الْغَيْرِ كَالْقَتْلِ وَ
 الزَّوَامِ وَغَضَبِ الْأَمْوَالِ وَالشَّهَادَةِ بِالزُّورِ وَقَذْفِ الْمُحْصَنَاتِ وَإِطْلَاعِ الْكُفَّارِ عَلَى
 عَوْرَاتِ الْمُسْلِمِينَ فَذَلِكَ غَيْرُ جَائِزٍ أَلَيْسَ الْحُكْمُ الرَّابِعُ ظَاهِرًا الْآيَةِ يَدُلُّ عَلَى
 أَنَّ التَّقِيَّةَ إِنَّمَا تَحِلُّ مَعَ الْكُفَّارِ الْغَالِبِينَ إِلَّا أَنْ مَذْهَبُ الشَّافِعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 أَنَّ الْحَالَةَ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ إِذَا شَاكَلَتْ الْحَالَةَ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ حَلَّتِ التَّقِيَّةُ
 مُحَامَاةً عَلَى النَّفْسِ الْحُكْمُ الْخَامِسُ لِلتَّقِيَّةِ جَائِزَةٌ لِصَوْنِ النَّفْسِ وَهَلْ هِيَ جَائِزَةٌ
 لِصَوْنِ الْمَالِ يَحْتَمِلُ أَنْ يُحْكَمَ فِيهَا بِالْجَوَازِ يَقُولُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حُرْمَةُ مَالِ
 الْمُسْلِمِ كَحُرْمَةِ دَمِهِ وَيَقُولُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ

لَهُ يَتَنَبَّهُ مِنْ كُفْرٍ بِاللَّهِ مِنْ بَعْدِ إِيمَانِهِ إِلَّا مَنْ أَكْرَهَ الْإِذْنَ وَاقَعَ سِتْرُ دُورِهِ نَحْلُ إِزْجَارِهِ رَبَّمَا (۱۴) ۛ

لَا تَحَاجُّ إِلَى الْمَالِ شَدِيدَةً وَالْمَالُ إِذَا بَاعَ بِالْعَبْنِ سَقَطَ فَرَضُ الْوُضُوءِ وَجَانِبُ
 لَا قِصَارَ عَلَى التَّيَمُّمِ وَفَعَالِ ذَلِكَ الْقَدْرُ مِنْ نَقْصَانِ الْمَالِ فَكَيْفَ لَا يَجُوزُ هَهُنَا
 حُكْمُ السَّادِسِ قَالَ مُجَاهِدٌ هَذَا الْحُكْمُ كَانَ ثَابِتًا فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ لَا يَخْفُفُ
 لِمُؤْمِنِينَ فَأَتَابَعْدَ قُوَّةِ تَوَكُّلِ الْإِسْلَامِ فَلَا وَرَوَى عَوْفٌ عَنْ الْحَسَنِ أَنَّهُ قَالَ
 التَّقِيَّةُ جَائِزَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ وَهَذَا الْقَوْلُ أَوَّلِي لِأَنَّهُ دَفَعَ الضَّرْبَ
 عَنِ النَّفْسِ وَاجِبٌ بِقَدْرِ الْإِمْكَانِ تَشَفُّقًا أَنَا أَكْثَرُ صُوفِيَةً خَامٌ وَمَلَا حِدَةً إِنْ قُتِلَ
 أَوْ مَوَالَاةٌ كُفَّارٌ بَاكٍ نَذَارَةً وَيَكُونُ بِهِ رَاهِ قُتِيرَى بَدَنًا بَدُونِ سَتِ بِيْحِكْسِ سُبْحَانَ اللَّهِ سُرُورِ
 أَنْبِيَاءِ وَرُسُلِ فَقَرَاءِ وَأَوْلِيَاءِ رَاكِهِ الْفَقْرُ فَخْرِي فَرَسُوه عَلَيْهِ وَعَلَى إِلَهِ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ
 حُكْمٌ مِثْلُ مَا يَأْتِي النَّبِيَّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَاعْلُظْ عَلَيْهِمْ وَطَرِيقُهُ مُرَضِيَةٌ
 أَوْ نِزْ غُلْظَةٍ وَقِتَالِ الْكُفَّارِ بُوْدَهُ عَجَبٌ فَهَرَّانْدُ كِه رَاهِ بَغِيمِ خُذْ أَوْ مِشْوَاكِي خُودِ رَاكِزْ شَتِ
 رَاهِ دِكْرِ اخْتِيَارِ كِه رَاهِ دُخْلَانِ طَرِيقُهُ مُرَضِيَةٌ أَوْ كَزِيدِهِ غَيْرِ از ضَلَالَتِ وَكِه رَاهِ نِخَا بَدِ افْرُودِ
 فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ إِلَّا الضَّلَالُ الْكُفَّارِ مِثْلُكَ أَنْدَارُ اللَّهِ أَنْدَكِ بِنُصُوصِ قَطْعِيَّةٍ ثَابِتٍ شَدِيدَةٍ
 عَجَبٌ عَوْبِ دُوسْتِي سَتِ كِه بِرِثْمَانِ اودوستی دارند و تَبْرِي نَمَ نَمَانْدُ اكر كُفَّارِ وَفَسَاقِ
 مَبْغُوضِ اَعْدَاؤِ حَقِّ نَبَاتُ شَدُّ بَعْضِ فِي اَشْدَادِ وَاجِبَاتِ دِينِ نَبُودِ وَاَزْ اَفْضَلِ مُقَرَّبَاتِ وَكَمَلِ
 اِيْمَانِ مَكْتَشَةِ وَبِ سَبَبِ حُصُولِ اِلَايْتِ وَرِضَا وَقَرَبِ حَقِّ سُبْحَانَهُ اَشْدَدُ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْجَوْهَرِ أَنَّهُ
 سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِقُّ الْعَبْدُ حَقَّ صَرِيحِ اِلَايْمَانِ حَتَّى يُحِبَّ اللَّهُ تَعَالَى
 وَيُبْغِضَ اللَّهُ فَإِذَا أَحَبَّ اللَّهُ تَبَارَكَ وَابْغَضَ اللَّهُ تَبَارَكَ فَقَدْ اسْتَحَقَّ الْوَلَاءَ مِنَ اللَّهِ
 نَوَاهُ أَحْمَدُ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ
 لِلَّهِ وَابْغَضَ لِلَّهِ وَأَعْطَى لِلَّهِ وَمَنَعَ لِلَّهِ فَقَدْ اسْتَكْمَلَ اِلَايْمَانِ نَوَاهُ ابُو دَاوُدَ وَتَمَّ
 حَدِيثُ آدَمَ سَتِ تَقَرَّبُوا إِلَى اللَّهِ بِمُغْضِ أَهْلِ الْمَعَاصِي وَالْقَوْمِ يُوجِبُ مَكْفَرَتَهُ

وَاللَّهُ تَعَالَى بِخَيْرِ مَا رَوَاهُ

سَمِعَ مِنْ مَلَا فَوَيْتَهُ لَعْدَمِ الْحَاجَةِ إِلَيْهِ ۝ سَمِعَ مِنْ سَتِ ادر سورة تحریم و اخیره قد سمع الله (۲۸) و نیزه سورة توبه
 از پاره و اعلموا (۱۰) ۝

وَالْمُسَوِّرُ صَاءُ اللَّهِ تَعَالَى بِسَخَطِهِمْ وَتَقَرُّبُ الْإِلَهِ عَزَّ وَجَلَّ بِالتَّبَاعِ عِدِمُهُمْ دَوَاهُ
 ابْنُ شَاهِينَ وَالَّذِي لِي وَهُمْ فِي حَدِيثِ آدَمَ هُوَ اللَّهُ تَعَالَى إِلَى نَبِيِّ قِنْ أَلَا يُبَيِّنُ أَنْ
 قُلُوفُ الْفُلَانِ الْعَابِدِ أَمَّا هَذَا فِي الدُّنْيَا فَتَجَلَّتْ رَاحَةُ نَفْسِكَ وَأَمَّا أَنْ يَقْطَعَكَ إِلَى
 فَتَعَرَّزْتَ فِي قَمَازِ عَمَلَتِ فِيمَا لِي عَلَيْكَ تَالِ يَا رَبِّ وَمَا ذَا عَلَيَّ قَالَ هَلْ عَادَيْتَ فِي عَدُوًّا
 وَهَلْ وَالَيْتَ لِي وَلِيًّا حَلَّ حَظَّ عَيْنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَكَتَبْتُ دُوسْتَانِ مَحْبُوبٍ عِدَاوَتِ
 دُشْمَانِ أَوْ أَوْ لَوْ أَوْ مَحْبُوبٍ مَحْبُوبٍ صَادِقٍ دَرِينِ دُورِ عَمَلِ مَحْتِاجِ كَسْبِ تَعْمَلِ نَيْتِ چنانچه
 در اعمال دیگر محتاج است دوستان دوست چه بلازی با نظر می آید و دشمنان او چه قسم است
 این معنی در مجاز ظاهر است هر که دعوی دوستی نماید تا بتری از دشمنان او نکند مقبول نیست
 از منافقین پیش نمیدانند شیخ الاسلام گفته که من بابو حسن سمون نیکنم که استاد من حضرت را
 می رنجانید و هر که بر تر از رنج دارد و تواز و رنج نباشی سکت از تو بود قَالَ اللَّهُ تَعَالَى قَدْ كَانَتْ
 لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِي الْأَبْرَهِيمَ وَالَّذِينَ مَعَهُ إِذْ قَالُوا الْقَوْمِ هُمْ إِنْ تَابُوا مِنْكُمْ وَمِمَّنْ
 تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاءُ أَبَدًا
 حَتَّى تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَحَدُّهُ بَعْدَ إِنْ فَرَمُوهُ لَقَدْ كَانَتْ لَكُمْ فِيهِمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ
 كَانَ يَرْجُوا اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَارْتَبَا بِمَا لَمْ يَشْأَلِ حَقَّ رَاجِلٍ وَعَلَا إِنْ تَبَرَّى لَابَدٍ
 وناگزیر است لا کما زعموا حق تعالی میفرماید وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللَّهِ فِي شَيْءٍ
 یعنی هر که موالاة و دوستی با کافران کند پس نیست آنکس از دوستی و ولایت حق بر چیز
 یعنی منسلخ است از ولایت حق تعالی بتمام چه دوستی و دو متضاد یعنی دو دشمن جمع نشود چنانچه
 بعضی مفسران گفته اند شاعر میگوید تَوَدُّ عَدُوِّي ثُمَّ تَزْعُمُ أَنِّي صَدِيقُكَ
 لَيْسَ التَّوَكُّلُ عَلَيْكَ بِعَارِظٍ فَلَيْسَ الْخِيَارُ مَنْ وَدَّ قِيَّ رَأَى عَلَيْهِ وَلَكِنْ الْخِيَارُ مَنْ

ن
ف
ن

۱۳۸

و

۱۳۸ یعنی این کس هر که دعوی نماید ۱۳۸ یعنی هر که تبری از دشمنان دوست نماید آنکس مقبول دوست نیست بلکه مردم او منافق
 میدانند و از منافقین پیش نمیدانند ۱۳۸ یعنی خواجه ابو اسماعیل عبدالله ابن ابی منصور محمد انصاری از اولاد حضرت ابو ایوب انصاری
 رضی الله تعالی عنه ۱۳۸ جہانگیر این کریمه واقع است در سوره شوره از باب قد سمع (۲۸) ۱۳۸

وَدَنِي فِي الْغَائِبِ بَيْسَ هَرَكَةِ دَعْوَى مَحَبَّتِ حَقِّ كُنْدِ تَبْرِی از اَعْدَاءِ او نماید و در دعو کاذب
 است و بعضی مفسران گفته اند پس نیست آنکس از دین خدا بر چیز یعنی از دین هیچ ندارد
 و هر که از دین بے نصیب است از قرب و معرفت چه نصیب دارد و لیکن ذکر الله نفسہ یعنی
 مے ترساند شمار حق سبحانہ و تعالی بسبب موالاة کفار از عذابے که صادر است از ذات گفته اند
 که این تہدید عظیم است دلالت دارد بر نہایت تلج منہی عنہ فی التفسیر الکبیر دوی آنہ اقل
 یَعْمَرُونَ الْخَطَابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَنْ لَهْمَا رَجُلَا مِنْ أَهْلِ الْحَيْرَةِ يَعْنِي نَصْرَانِيًّا لَا
 يَعْرِفُ أَقْوَى حِفْظًا وَلَا أَحْسَنَ خِطَابًا فَلِنْ رَأَيْتَ أَنْ تَتَّخِذَ كَاتِبًا فَاغْتَنِمْ عُمَرَ مِنْ
 ذَلِكَ وَقَالَ إِذَا اتَّخَذْتُ بَطَانَةً مِنْ غَيْرِ الْمُؤْمِنِينَ فَقَدْ جَعَلْتُ عُمَرَ مِنْ هَذِهِ الْآيَةِ
 كَلِيلًا عَلَى النَّهْيِ عَنِ اتِّخَاذِ النَّصْرَانِيِّ بَطَانَةً وَدَوِيَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّهُ قَالَ
 قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ إِنْ لِي كَاتِبًا نَصْرَانِيًّا فَقَالَ مَا لَكَ قَاتَلَكَ اللَّهُ أَلَا اتَّخَذْتَ حَفِيًّا
 أَمَا سَمِعْتَ قَوْلَهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى أَوْلِيَاءَ قُلْتُ
 لَهُ دِينُهُ وَلِي كِتَابَتُهُ فَقَالَ لَا أَكْرِمُهُمْ إِذَا هَانُوا اللَّهُ وَلَا أُعِزُّهُمْ إِذَا ذَلُّوا اللَّهُ تَعَالَى
 وَلَا أُدْنِيهِمْ إِذَا أَبْعَدَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى قُلْتُ لَا يَتِمُّ أَمْرُ الْبَصْرَةِ إِلَّا بِهِ فَقَالَ إِنْ مَاتَ
 النَّصْرَانِيُّ فَمَا تَصْنَعُ بَعْدَهُ فَمَا تَعْمَلُ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِ فَاغْلِظْ أَلَانَ وَاسْتَغْنِ عَنْ بَعْضِهِ
 حضرت ایشان را رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ در مکتوبات قدسی آیات خود مینویسند کہ حضرت ابراہیم
 خلیل شد علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام این ہمہ بزرگی کہ یافت و شجرہ انبیاء گشت بوی
 تبری از دشمنان او تعالی بودہ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى كَذَلِكَ لَكُمْ أَسْوَأُ حَسَنَةً فِي إِبْرَاهِيمَ الْآيَةِ
 و اجمع عمل در نظر فقیر از برائے حصول منائے حق بطل و علایا بر این تبری نیست میاید کہ حضرت
 حق سبحانہ و تعالی را با کفر و کافری عداوت ذاتی است و آلہہ آفاقی مثل لات و عزری
 و عبیدہ ایشان بالذات دشمنان حق اند چنانکہ سُلْطَانُ و ظُور و نار جزا بر این عمل شنیع است
 و آلہہ ہوائی نفسانی و سایر اعمال سنیہ این نسبت ندارند زیرا کہ عداوت و غضب نسبت

و اما در جمل من اهل الحیرة خدائی

خدا را

باینہ ذاتی نیست اگر غضب است بصفات منسوب است اگر عقاب و عتاب است بافعال راجع
 لهذا خلود و نار جزا این سیمات نگشتہ بلکہ مغفرت ایشان با منوط بمبشیت خود و شستہ و لیکن
 هذا آخر المكتوب الحمد لله أولا و آخر و الصلوٰۃ والسلام علی رسولہ و آئمتہ
 و سہمدا و علی الہ الکرام و صحبہ العظام الی یوم القیامہ +

مکتوب پنجاہ و ششم

انہذا مکتوب پنجاہ و ششم

بمیرزا ابوالمعالی در جواب کتابت او کہ اظہار طلب شوق و محبت نموده بود با ذکر بعضی از احوال
 شیخ عبد الخالق کہ از یارانت و ختم مکتوب بحدیث جلیل القدر بسم اللہ الرحمن الرحیم
 اللہ تعالیٰ و تقدس ساحت سینہ را از نقوش با سوسے مصفا و از دلش ہوا مزیں کی ساختہ بنظر
 اشاعت جمال لایزال کہ میرزا از حیرت و ہم و خیال است و مزین و مزین گرداناد البقات نامہ گرامی
 کہ نامزد این مسکین نموده بودند مشرف ساخت چون مخیر از سلامتی ذات بابرکات بود و سرت
 افزود آنچه در باب برادر دینی شیخ عبد الخالق مرقوم فرمودہ بودند بوضوح انجامید چون استخارہ راہ
 نمیدہ موقوف باشد کہ بر تقدیر کمالات آنچه مقتدر است و نصیب طرفین است بنظر خواہد پیوست
 لکن ما شیخ عبد الخالق بکچند شے در صحبت گذرانیدہ است و اخذ فوائد ضروریہ این راہ نموده است و
 از کمون بتکلیف پیوستہ و از فنا کہ رکن اعظم این اہمست آگاہی یافتہ اورا خالی از حال چگونہ
 توان گفت مگر باعتبار آنکہ از حال گذشتہ بمجول حال پیوستہ است چہ حال از کمون خبر میدہد صاحب
 تمکین حال پس پشت داده است ببلہ اذواق و مواجید امور است کہ بیاطن تعلق دارد و اطلاع بر آن
 بے امداد و ربانی جے تخلق باخلاق الہی جل شانہ متعسر است اولیائی تحت قبائی لا یعرفہم
 غیری بسیار از اولیاء ہستند کہ بروایت خود ہم اطلاع ندارند و ظاہر شان از باطن شان
 بخبرست دیگران بولایت شان بعلامہ سبحانی شکل کہ پے بند شے کس چہ داند کہ درین گردش و سوار
 باشد + و بر تقدیر یکہ مشار الیہ عالی و بے بہرہ باشد اورا درین امر خطیر نباید دید و مرسل و در مات

نکات

نکات

نکات

نکات

۶۱ من ارسل باید ملاحظه نمود ۵ ایشان پسند این همه الحان ز مطرب است ۶ مع فلک چون
 اقبال قلب ایشان باین عزیز نیست موقوف دارند و سرحد باشند تا از پرده غیب چه ظهور کند
 ۶۲ است سواد تهاست اندر پرده غیب ۷ نگه کن تا کار یزد و حبیب ۸ آین حقیر در دعا و طوبی
 و آنچه لوازم خیر خواهی است بتقصیر راضی نیست و کمال آن ملاذرازل و جان میخوابد آنه قریب
 عجیب ۹ و لغیم المکتوب بخاتمہ حسنہ عن معاذ بن جبل قال احتبس عن رسول
 الله صلى الله عليه وآله وسلم ذات عداة عن صلاة الصبح حتى كذا فانتراى عيون
 الشمس فخرجه سريعا فتوب بالصلاة فصلى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
 ۶۳ و تجاوز في الصلاة فلما سلم دعا بصوته فقال كن على مصافكم كما انتم ثم انقل
 البناثم قال اما اني ساعدتكم ما حبستى عنكم العداة اني فمت من الليل فتوضأت
 وصليت ما قد لي فقصت في صلاتي حتى استثقلت فاذا انا برقي مبارك و
 تعالى في احسن صورة فقال يا محمد فقلت لبيك رب قال فيما يختصم الملاء
 الاعلى قلت لا ادرى قالها ثلثا قال فرأيتهم وضع كفرا بين كفتي فوجدت برذا انا عليهم
 ۶۴ بين ثديي فجعل لي كل شئ و عرفت فقال يا محمد قلت لبيك رب قال فيم يختصم
 الملاء الاعلى قلت في الكفارات قال ما هن قلت مشي الاقدام الى الجماعات والجلوس
 في المساجد بعد الصلوات واتباع الوضوء عند الكراهات قال ثم فيم قلت في
 الدرجات قال وما هن قلت اطعام الطعام ولبس الكلام والصلوة بالليل والناس
 نيام قال سل قلت اللهم اني اسئلك فعل الخيرات وترك المنكرات وحب المساكين و
 ان تغفر لي وترحمني واذا اردت فتنة في قوم فتوكني غير مفتون واسئلك
 حبك وحب من يحبك وحب عمل يقر بئني الى حبك فقال رسول الله صلى الله
 تعالى عليه وآله وسلم انها حق فاذا رزوها ثم تعلموها رواه احمد والترمذي
 وقال هذا الحديث صحيح وسألت محمد بن اسمعيل عن هذا الحديث فقال هذا

خود را مرکز آن دائرہ میبایم ناشی شده است بدانکہ مرکز دائرہ بزرگ میتواند کہ کنایت در حقیقت
 مهدی باشد علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام دلیل آنکہ این حقیقت ہمہ وقت مرکز است و
 برابر سایر حقائق تفوق است و ہمہ حقائق و بنیادی تعینات گویا ناشی از ان حقیقت اند و
 آنکہ خود را مرکز آن دائرہ یافته اید و جہ تائید ہویدا میشود و با کمال این واقعہ و همچنین وقایع دیگر
 سیار روشن و علی است و آنچه اول دیدہ اید از احاطہ نور خود تمام عالم را نیز نمایند این معنی
 بنامید چه جامعیت و احاطہ مناسب رب اوست علیہ و علیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام اینقدر
 است کہ اکثر وقایع و مناسبات مبشرات اند و منجز از استعداد و بعضی از ان منجز از قوت قریبہ
 نعل و بعضی از ان دلالت بر حصول دارند مطلقا دلیل حصول نیستند بہر حال امیدوار باشند
 بیت میتوانی کہ وہی اشک مرا حزن قبول + ایکہ در ساختہ قطرہ بارانی را +
 والسلام علی من اتبع الهدی والتزم متابعة المصطفیٰ علیہ و علیٰ آلہ الصلوٰۃ
 والتسلیمات والبرکات العلما +

مکتوب پنجاہ و ہشتم

ملا قاسم روپری در بیان آنکہ فنا و بقا بعلاقہ ظلیت و اصالت است چون تعامل بعین ذات
 افتد تعالی و این علاقہ مانند کارخانہ فنا و بقا القطار پذیرد و در بیان آنکہ وجہ را بوجہ است
 نہ بذات تعالی و در بیان بعضی از کمالات صلوٰتیہ بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ
 و سلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ مکتوب مرغوب رسیدہ مسرت بخش گردید چون بعضی از احوال
 پسندیدہ و اذواق سنیہ بود مسرت بر مسرت افزود و نوشته بودند کہ اکثر از خواشے و ننگے
 نے فہم وجود و تابع آزار عاریتے محض میدانند و این دید بدیہی اقوی گشتہ و بقائے خود را
 گاہے بذات او سبحانہ تعالیٰ فہم و اکثر اوقات بصفات امارین وقت ہم پر توے از ذات
 ملحوظ میشود و حمد اللہ سبحانہ بدرجہ کمال از فنا و بقا رسیدہ اند و زوال عین بحصول پیوستہ

و آنچه از دید عاریت نوشته اند البته عاریت و لمانت بابل آن ماندگشته و ظل بابل پیوسته باشد
 عدم نیز که مرآت بود و بعد مطلق طلق شده که معامله بزوال صین و اثر کشیده و آنچه نوشته اند
 که بقا گاه است بذات می نمود ذات مدین موطن البته ما خود بشان و اعتباری خواهد بود نه ذات
 بحسب معرفت آن مرتبه را غنائی ذاتی است از عالم فنا و بقا بعلاقه اصالت و ظلیت است
 تا هر چه اطلاق اصل است از صفات زامده و شیون و اعتبارات ذاتیه غیر زامده آن بقا را گنجد
 است و چون معامله بغیب ذات افتد و اصل در رنگ ظل در راه ماند فنا و بقا آنجا متصور نبود
 اگر از ذات مطلق قوم خواهند که مرتبه وحدت اطلاق ذات میکنند و تجلی آنرا تجلی ذات
 میگویند گنجایش و امد و اطلاق فنا و بقا در آن مرتبه شاید و آنچه حضرت ایشان قدس
 الله سبحانه بیره بقا و ذات نوشته اند تیرسیت غامض در رنگ متشابهات دست او
 امثال ابوالهوسان از دامن آن کوتاه است با مردم را اگر ایمان باین معانی حاصل شود غم نیست
 بیت اما شاکنان و کوتاه دست و تودخت بلند و بالائی به بشنو عالم ظلال آسمان و صند
 است و از ظل حاصل شایه است کمال در حق ظل آنست که وصل باصل شود پس وصول افراد
 با سماء و صفات است و اگر نهایت ترقی شود باصول آسماء و صفات و وصول اصول آن الی آن
 یستقی الی حضرت الذات تعالی و تقدس تا هر جا که علاقه اصالت و ظلیت است ترقی
 ممکن است و چون این علاقه انقطاع پذیرد ترقی و عروج متصور نبود پس نصیب از مرتبه ذات
 بخت اینان را هیچ نبود که از ذات در ممکن هیچ تعبیه نکرده اند تا از ذات نصیب بود تمام و جو
 شان و وجه و اعتبارات است و وجه را بوجه راست بذات که از آن مرتبه علیا و وجه انقطاع
 است و عاده الله جدی شده است که بعد از قرون متداوله عارفی را بعد از قنائی اتم قنائی
 از نزد خود عطا میفرمایند که از آن ذات بذات اقدس راست پس این عارف بعلاقه ذات
 از ذات مقدس نصیب فرامیگیرد و افراد عالم که در رنگ اغراض اند و ذاتی نیست که با و قائم بود
 قیام آنها بذات عارف است و ذات همه آنها همین ذات عارف است و عارف بحکم نیابت

افت قیوم آنهاست پس عارف را با افراد عالم غیر از مشارکت اسمی و مماثلت صوری کدام مشارکت
 چه مماثلت جوهر با عناصر چه مشارکت حضرت ایشان ما قَدْ سَأَلْنَا اللَّهَ بِسِرِّهِ بِرُغَا شَهْرٍ اَنْ
 بن قسم بزرگ در یک عصر متحد دئے باشد هر گاه بعد از قرون متطاوول این قسم گوهر بطلوئے
 ند و او در یک عصر چه صورت دارد نوشته بودند که در نماز گاہ در غیر آن کیفیت و احوال دئے
 بد بخود را آنوقت متلاشی و استہلاک محض میاید و عنایت و لطیف خاص و حق خود بفہم چنانچہ
 را بہر بانی در آغوش کشند و گویا کشید کشید میبرند و خود را از جمیع علائق مُصفا و مطہر میا
 خلق امور گاہ در پہلوئے راست میفہم و گاہ پس پشت چنانچہ خانہ راز و رفیعہ خس
 اشاک و یک کنار جمع سازند و نماز معراج مومن ست حالتی کہ در ادائے آن دئے
 میدہد مناسبت بحالت معراجیہ خواهد داشت و از سایر حالات ممتاز خواهد بود سایر احوال
 نسبت بحالت صلوتیہ نسبت صورت ست بحقیقت مثلاً صورتی کہ در آئینہ منکسر است
 از اچہ نسبت و کدام مساوات باہل خود غیر از مماثلت صوری و مشارکت اسمی نیست خوش
 منت بہت گر تصور صورت آن لستان خواہد کشید حیرتہ دارم کہ نمازش اچسان خواهد
 کشید ہر قدر کہ در تکمیل نماز میکوشند و در رعایت سنن و آداب آن مجہد مینمایند و در تطویل قرات و
 کوع و سجود و رونق سنت سعی میکنند فیوض و برکات آن بیشتر فرود مینماید و حسن و جمال و کمال
 آن زیادہ تر ظہور میفرماید و ترقیات روئے میدہد و عنایت و لطیف خاص تجلی تر میشود و از
 علائق مصفا تر میشود کہ از پہلو و پشت ہم دور تر گردند و مول از دوستان دعاست و التَّلَامُ
 عَلٰی مَنْ اتَّبَعَ الْهُدٰی وَالْاِزْمُ مُتَابِعَةُ الْمُصْطَفٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ الصَّلٰوٰتِ وَالسَّلَامٰتِ

وَالْبَرَکَاتُ الْعَلٰی

مکتوبات پنجاب و ہمم

بصوفی سوائے کابل و تعبیر و قانع و تحسین احوال او در بعضی از مزیائے حضرت صدیق اکبر
 رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ دَعْنُ مُتَابِعِیْہِ بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بَعْدَ الْحَمْدِ وَالصَّلٰوۃِ

۹۸

یہ برادر دینی ملا سید محمد میر ساند کتابت کی فرستادہ بودند رسید خوشوقت ساخت آنچه از بزرگی
 وقتا نیستی و بقا و بشارت کہ در وقائع و در مقامات روئے دادہ نوشته بودند بوجہ پیوست
 زَلَّكَ اللَّهُ شَوْكَاهُ وَ قَدْ مَعْرِفَةً وَ عَزَّ وَ جَلَّ نوشته بودند کہ بعد از نماز پنجشنبه بودم
 کہ دو عزیز ظاہر شدند یکے میگوید کہ صوفی سدا شد در ولایت ملا اعلیٰ است و دیگرے میگوید
 کہ از ولایت ملا اعلیٰ ہم بالا رفته است و این ہر دو نسبت را جدا جدا در خود ملاحظہ کردم چون
 بہوش آدم ہم از نسبتین مذکور تین در خود اثرے مشاہدہ کردم متحد و امین واقعہ بزرگ بشارت
 است حق سبحانہ و تعالیٰ انشاء آن بروجہ کمال بظہور آرد و درجہ علیا و ولایت ملا اعلیٰ
 است از ولایت کبریٰ ہم بلند ترست فوق آن ولایت نیست مگر کمالات نبوت و فضل انبیاء
 عَلَیْہِمُ السَّلَامُ مربوط باین کمالات ست ملا اعلیٰ از عصمت معصوم اندہ ہر کہ بولایت شان
 مشرف شود باید کہ نصیبے از عصمت داشته باشد و از ذنوب محفوظ اَللّٰہُمَّ اَرْحَمَ اَرْحَمَ
 الْمَخْلُوقِ اَیَّدَا مَا اَبْقَیْتَ نَسَابَ اَیْنَ واقعہ ست آنچه بعد ازین نوشته اند کہ روز دیگر نسبتے
 ر ہوا و مرا از من رہ بودند میگویند کہ این مقام ملائکہ مقربین ست و مقام رضا ست درین حال
 علم واحد اک نما ند کہ مشاہدہ آن تو ائم کہ و بدست کہ نسبت مقام صاب مقام ملا اعلیٰ آن تواند بود کہ مقلد
 رضا متہائے مقام سلوک ست ولایت ملا اعلیٰ متہائے ولایات نوشته بودند کہ بعد از نماز فجر مرا
 بودم نسبتے روئے داد کہ علم و درک ہما از من اعلیٰ خدا و از من مرار بودند و درک نسبت مسطور متواست نمودن
 وقت میگویند کہ این نسبت و این مقام اصحاب کرام ست عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ و این مقام شرف
 چرا علم و درک زائل نشود کہ افضل اصحاب و اکرم اصحاب فرمودہ است الْعِزُّ عَنْ ذَلِّ الْاَوْلَادِ
 اِنَّ ذَٰلَکَ کَفَّہُ اَنْدَا اِرَاک دِیْکَرِ اَمَّا اَمَّا دِیْکَرِ اَمَّا اَمَّا دِیْکَرِ اَمَّا اَمَّا دِیْکَرِ اَمَّا اَمَّا دِیْکَرِ
 زیر کہ ادراک بیط است کہ عارف را بچہل و حیرت در آورده است و چرا درین نسبت شریف
 اورا از روئے نمایند کہ در شان صحابی مذکور وارد شدہ است مَنْ اَرَادَ اَنْ یَنْظُرَ اِلٰی مَیْمَنَیْ

درجہ

درجہ

درجہ

اَوْصَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِهَرَّةٍ وَكَرْدَانٍ وَازْكَمَالَاتٍ نَازِوَةٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَمَا عَسَلَجَ
اُمّت نَصِيْبِهِ دَامَ وَالتَّلَامُ اَوْلاَ وَاخِيَا +

مکتوبات شخصیت و حکم

بصوفی زاهد برق انداز و تعبیر واقع که دیده بود پسیم الله الرحمن الرحيم الله تعالى بر جاده
شرعیات علیه و سنت سنی مصطفوی علی صاحبها الصلوٰة والسلام و الخیرة المستقیم و
مستقیم دارا و کتابت که درین و لا فرستاده بودند رسید خوشوقت ساخت اظهار آرزوگی که از
پیر نادان جامه تبرکی در وقت وداع نوبه بودند بوضوح انجامید پیش پانست که در از و
عید گاه شمار خست شدید را انجام نداد و تا داه شود مَن ذلک گفتیم که شعیب میفرستیم الحال
بست در نده کتابت مغل یک پیر این فرستاده شد خواهند پوشید و لباس آرزوگی بدر خست
کرد واقع که دیده بودید که وقت نماز رسید و شما آنها ای میخواستید نماز را ادا کنید اقل اراده کردید که
تیت امامت کنم باز بخاطر آوردید که مقتدی نیست چه احتیاج امامت است قدین آشنا الیهام
گوش رسید که جمعی از ملا که داخل جماعت شوند چنانچه ملا که آمدن گرفتند هم لباس سفید بپوشید
استاده نماز کردند چون وقت سلام رسید بوقت من همه سلام گفتند نظر بدست راست کرد
قریب چهار صد و پانصد کس در نظر آمدند و طرف چپ هم بدین دستور بعد از آن چون باز ملا
نمودم هیچکس گویا نبود و مخد و ما چون شابع از سلام امام رسید و بجماعت رسید چنانچه نوشت
بودید و این باعث شکست خاطر شما گشت جهت تسلیه شما این کرامت بشما کردند شکر خداوند
جل شانه بجا آرید که باین کرامت و باین الیهام و باین دید ممتاز کردند در حدیث آمده است
اَذِنَ فَاَقَامَ فِي فَنَاءٍ مِنَ الْأَرْضِ صَلَّى وَحْدَهُ صَلَّى الْمَلَائِكَةُ خَلْفَهُ صُفُوفًا وَ
و حدیث است اِذَا كَانَ الرَّجُلُ فِي أَرْضٍ فَاَقَامَ الصَّلَاةَ صَلَّى خَلْفَهُ مَلَكَانِ فَإِنْ أَذِنَ
صَلَّى مِنَ الْمَلَائِكَةِ مَا لَا يُرَى طَرَفَاهُ يَرْكَعُونَ يَرْكُوعَهُ وَيَسْجُدُونَ يَسْجُودَهُ وَيُؤْمِنُونَ

۱۳

۶۸

۶۹

کتابت

عَلَى دُعَائِهِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَعَلَى سَائِرِ مَنْ اتَّبَعَ الْهُدَى + +

مکتوب شخصیت دوم

بخواجہ میرزا کے کل بہاری در جواب کل شبہ کہ بر کلام حضرت ایشان ما قَدْ سَنَّا اللَّهُ بِسْمِ اللَّهِ
بِسْمِ اللَّهِ نَمُودَ بود در جواب استدلال معتزلہ کہ در نفی رویت آوردہ اند و نیز در جواب اعتراضی کہ
عبارت لغات کردہ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالْ
السَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَالْإِلَٰهَ أَجْمَعِينَ پرسیدہ بودند کہ معتزلہ نفی رویت اخروی میکنند
بدلیل آنکہ رویت تقاضائے مقابلہ و محاذات مرئی میکند پس اگر حق سبحانہ مرئی باشد چہ و
نہایت اورا ثابت بود تعالیٰ و حضرت مجدد الف ثانی این شبہ را در جواب فرمودہ اند یکے آنکہ
لا تُسَلِّمُ کہ در رویت بصری مقابلہ و محاذات شرط باشد زیرا کہ مقابلہ نسبت است کہ بمقابلین
قائم است پس چنانچہ از جانب مرئی شرط است باید کہ از جانب رائی نیز شرط بود کہ مقابل مرئی
باشد و حال آنکہ حق تعالیٰ جمیع اشیاء را مبینہ و بیحد و بیج محاذات نیست و مگر نوشته بودند کہ مخاطبان
ناوان میرسد کہ معتزلہ کہ گفتہ اند رویت بصری تقاضائے مقابلہ و محاذات میکند مرادشان از بصر
قطرہ عصبیہ است و این قطرہ در آن حضرت منفی است گفتہ اند حق تعالیٰ بنیاست بے چشم و شنوا
است بے گوش و در جواب گویم اولاً آنکہ این شبہ کلام است بر سند اخص کہ غیر مجموع است علیائے
مناظرہ گفتہ اند وَلَا يَدْخُلُ السَّنَدُ إِلَّا إِذَا كَانَ مُسَوِّيًا لِلْمَعْنِ ثَمَانِیَا آنکہ نوشته اید کہ مراد معتزلہ
از بصر قطرہ عصبیہ است بصری نقل باید کرد کہ مرادشان این است ثالثاً آنکہ معتزلہ کہ در صحت رویت
محاذات و غیرہ اشراط مینمایند امرے نیست کہ بدایہ عقل بآن حاکم باشد بلکہ استبعاد است

۱۵ یعنی رویت چشم سر ۱۶ قولہ مرادشان این شبہ است از طرف میرزا گل بر کلام حضرت مجدد قدس سرہ ۱۷
یعنی در جواب اعتراض میرزا گل کہ بر کلام حضرت مجدد قدس سرہ وارد نمودہ ۱۸ قولہ سند اخص یعنی قول او قدس سرہ
زیرا کہ مقابلہ نسبت است ۱۹ یعنی بلکہ این اشراط از جهت بعید دانستن است مراد رویت را بدون تحقیق
این شرط فافہم ۲۰

۶۳۱ کہ از قیاس غائب بر شائبہ ناشی شدہ است یعنی در شائبہ رویت بے این شروط واقع نیست چون عقل باین حکم انس و الفت گرفتہ است و غائب نیز اجرائے این حکم قیاساً علی الشائبہ مینماید و حاصل جواب حضرت ایشان آنست کہ این قیاسےست مع الفارق زیرا کہ در شائبہ حصول رویت بطریق خاص است کہ بے دو چیز صورت نماند و یکے آنکہ رانی قطعہ عصبیہ است دوم آنکہ مرنی محدود و ذی جہت است و مکانی چہ درین نشاء غیر محدود و مرنی نیست پس اگر در غائب یکے ازین دو چیز مفقود شود حکم قیاس فاسد باشد چہ قیاس ممانکت سے طلبد لهذا این حکم در رویت حق تعالی مارا جاری نشد کہ یکے ازین دو شرط مفقودست زیرا کہ مرنی ہر چند محدودست اما رانی قطعہ عصبیہ نیست و در رویت مومنان و اوسمانہ رانیز یکے ازین دو شرط مفقودست چہ رانی ہر چند قطعہ عصبیہ است اما مرنی محدود و ذی جہت نیست پس قیاس فاسد باشد و اگر باوجود فقدان یکے ازین دو شرط این حکم قیاسی درست باشد لازم آید کہ حق تعالی مارا نہ بیند چہ رانی ہر چند قطعہ عصبیہ نیست اما مرنی محدود و مکانیست پس محاذات و غیرہ لازم باشد پس ہر گاہ در رویت اللہ تعالی مارا محاذات و غیرہ لازم نیاید باوجود آنکہ مرنی محدودست و رویت مومنان اورا بجانہ نیز محاذات و غیرہ لازم نباشد چہ رانی ہر چند قطعہ عصبیہ است اما مرنی مکانی نیست یعنی چنانچہ قطعہ عصبیہ مرنی را دیدن بے اشتراط محاذات نزد عقل مستبعدست همچنان مرنی محدود و مکانی را بے محاذات دیدن مستبعدست و در استبعاد عقلی ہر دو برابرند پس یکے را تجویز نمودن و از دیگرے فرار کردن ادا عدم تدبیرست و بہذا التقریر اندفع اعتراض العلامة التفتازانی سنہ ۸۰۰ آیتا انشا اللہ تعالی بدون ارتکاب تحمل کما لا یخفی رابعاً آنکہ اعتراضے کہ شما کردہ اید علیاً نیز مثل این اعتراض کردہ اند و دیگران جواب از ان دادہ اند شارح عقائد نسفی گفتہ و قد بسطت علی عدم الاستدلال برویۃ اللہ تعالی ایتاناً و فیہ نظر لان الکلام فی الرویۃ بحاشیۃ البصر بلا قرین کمال محکم براستدلال مذکور حاشیہ نوشتہ است و حاصلہ ما آنکہ قیاس الشاہد علی الغائب و ہو قیاس

۱۵ یعنی میان مقیس و مقیس علیہ و اینجا این ممانکت مفقودست ۱۱

تَعْمَلُ وَكَوَجُعَلْ هَذَا لَا سِتْدَ كَالْ فِي مُقَابَلَةِ مُنْكَرِي الرُّؤْيَةِ الزَّامِيَةً لَا تَحْقِيقًا لَمْ
 بِرِجَالِ النَّظَرِ الْمَذْكُورِ فِي الشَّرْحِ تَامِلْ يَعْنِي الْإِسْتِدْلَالَ شَارِحَ الْإِسْتِدْلَالَ بِرَأْسِ ثَبَاتِ مَدْعَى كَدُورِ
 رُؤْيَتِ بَاشِدْ بَكْنِيمْ وَقِيَاسِ رُؤْيَتِ بَنْدِ رُؤْيَتِ حَقِّ حَلِّ وَعَلَّا نَأْتِيهِمْ دَرِستِ نَعْنِي آيِدْ وَبَحْثِ
 شَارِحِ كَدُورِ نَظَرِ كُفْتِ وَارِدِ مِشْوَدِ قِيَاسِ شَاهِدِ بِرِغَابِ بَاجُودِ فَارِقِ كَدُورِ عَاسِ بِصَرِّ بَاشِدْ
 شَاهِدِ نَدِ بِرِغَابِ فَارِستِ وَآگَرِ اَيْنِ اسْتِدْلَالَ بِأَدْلِيلِ الزَّامِي بِرِغَابِ بَكْنِيمْ بِرِغَابِ اسْتِطْرَاطِ
 مَهْمِ وَغَيْرِ دَرِ رُؤْيَتِ دَرِستِ مِشْوَدِ وَنَظَرِ شَارِحِ وَارِدِ نِشْوَدِ آذِ تَقْرِيرِ اَيْنِ مَحْشِي مَعْلُومِ مِشْوَدِ كَدُورِ
 مَعْرِزِ اسْتِطْرَاطِ مَحَاوِثِ رَامِقِيَّةِ بِقَطْعِ عَصْبِيَّةِ نَمِیْكَندِ وَآلَا اَيْنِ الزَّامِ بِأَشْهَادِ دَرِستِ نَمِیْشْوَدِ
 وَفَكَ صَرَحِ بَعْضِ الْأَفَاضِلِ بِهَذَا الْمَعْنَى حَيْثُ قَالَ التَّحْقِيقُ أَنَا نَشِيتُ إِلَّا لِكِشَافِ
 التَّامِّ الْحَقِيقِيِّ وَهُوَ يُنْكَرُونَ بَلْ يُنْشِدُونَ إِلَّا لِكِشَافِ التَّامِّ الْعِلْمِيِّ اِنْتَهَى بِسْتِفْهَامِ
 مِنْهُ أَنَّهُمْ يُنْكَرُونَ مُطْلَقَ الرُّؤْيَةِ لَا الْقِسْمَ الْمُتَعَارِفَ مِنْهُ خَاصَّةً طَامَسًا أَمَّا عَرَضُ
 اِزْدِ مَنَعَ آتِ كَدُورِ مَحَاوِثِ وَجَزْآنِ دَرِ مَفْهُومِ رُؤْيَتِ مَعْرِزِستِ وَكُنْستِ كَدُورِستِ بَ
 اَيْنِ أُمُورِ وَاقِعِ شَوْجَانِچِهْ دَرِ رُؤْيَتِ عَنِ تَعَالَى بَنْدِ كَانِ رَأْسِ چَرَأُولِ سَمْعِ رَا بِرِظَاهِرِ حَلِّ كُنْستِ
 چِهْ عَنِ تَعَالَى قَادِرِستِ كَدُورِ اِنْبِصَارِ قُوَّتِ اِبْدَاعِ نَمَائِدِ كَدُورِ مَشْرُوطِ بَا اَيْنِ خِيزِ نَابَاشِدْ وَبُؤْتِ
 مَا قَالَ بَعْضُ الْمُحَقِّقِينَ اِنْ كُونِ مَحَلِّ الرُّؤْيَةِ أَمْرًا جِسْمَانِيًّا وَهُوَ اِلْحْدَقَةُ لَا يَنَافِي
 اِنْ يَكُونُ مُتَعَلِّقُ الرُّؤْيَةِ غَيْرِ جِسْمَانِيٍّ وَهُوَ الْبَارِئُ تَعَالَى كَمَا اِنْ كُونِ مَحَلِّ الْعِلْمِ
 الضَّرُورِيِّ أَمْرًا جِسْمَانِيًّا وَهُوَ الْقَلْبُ عِنْدَنَا وَعِنْدَ الْمُعْتَزِّلَةِ اَيْضًا لَا يَنَافِي اِنْ يَكُونُ
 مُتَعَلِّقُ الْعِلْمِ الضَّرُورِيِّ غَيْرِ جِسْمَانِيٍّ وَهُوَ الْبَارِئُ تَعَالَى يَوْشْتِ بُوْدُنْ كَدُورِ شَيْخِ عِرَاقِي وَرِ
 لِمَاعَاتِ فَرَمُودِستِ اِگَرِ مَحْبُوبِ مُكَاشَفِ بُوْدِ چَانِچِهْ دَرِ هَرِ صُورَتِ رُؤْيَتِ دُورِستِ عِيَانِ مِیْندِ

سَلَامُ تَوَلِّ شَيْخِ عِرَاقِي الْإِسْمَ شَيْخِ فَخْرِ الدِّينِ اِبْرَاهِيمِ بْنِ شَهْرِبَارِ الْعِرَاقِي دَرِ اَنْ وَقْتُ كَدُورِ شَيْخِ كَامِلِ فَخْرِ الدِّينِ الْعِرَاقِي بِصُورَتِ اسْتِ
 اِلْمُحَقِّقِينَ صَدَّاقِ الدِّينِ مُحَمَّدِ الْقَوْنُونِيِّ رَسِيدِستِ دَرِ اَزْوَجِ حَقَائِقِ مَضُوضِ الْحُكْمِ شَنِیدِ مَخْصَرِ فَرَاهِمِ آوَرْدِ وَآزِ اَلْبَابِ
 اِسْتِمَالِ بِرِغَابِ چَنْدِ اَزِ بَوَارِقِ اَنْ حَقَائِقِ لِمَاعَاتِ نَامِ كَرْدِ اَنَارِ عِلْمِ وَعِرْفَانِ اِزْآنِ پَسِیدِ اِلَى آخِرِ مَا فِی كُشْفِ الْغُضُونِ

باید کہ در صورت نامرضی رضاندہ اگرچہ وجہ حبیب بندہ چہ و چرا و در نامرضی آنست کہ مرضی نیست
 سوال بندہ آنکہ ظہور وجہ حبیب در صورتی کہ راضی نباشد چیست چرا در صورتی ظاہر شد
 کہ موافق رضائے او نیست باید کہ جمیع مظاہر و مصادر مرضیات باشد جواب آنچہ شیخ گفتہ کہ در
 صورت نامرضی نہ بآن معنی است کہ ظہور در آن صورت نامرضی است تا سوال وارد شود بلکہ بآن
 معنی است کہ کسب آن ظہور مرضی است چنانچہ گفتہ اند کہ خلق کفر قبیح نیست و کسب کفر بندہ را
 و کافر شدن او بیجاست **خَالِقُ الْخَيْرِ وَالْشَّرِّ الْغَيْبُ** ، وَلَکِنْ لَّیْسَ بِرَظٍّ بِلَحَالٍ
 پس معلوم شد کہ ہمہ مظاہر باعتبار ظہور و غیبت و خلق و مرضی اند قبیح و غیر مرضی کسب آنست
 و بطور صوفیہ موقدہ خلق عبارت از ظہور است باین کسوت و تحقق اوست بآئند و احکام
 این آمل و حدت وجود میگویند کہ هیچ چیز قبیح و شرارت ذاتی نیست اگرست نشی و اضافی
 است **نہ** پس ندی مطلق نباشد در جہان ، بد نسبت باشد از اہم بدان ، و حضرت
 ایشان را درین مقام تحقیقات و مقالات مفروضہ است چنانچہ از رسائل و مکتوبات آن حضرت
 لایح و واضح است **وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَ عَلَی سَائِرِ مَنْ اشْبَعَهُ الْهُدَاۃُ** .

۱۵۰

مکتوبات شخصت و سوم

بحمد یار خادم حضرت خواجہ محمد نقشبند در جواب کتابت او کہ شعر از فتاویٰ بقائے اتم بودہ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بَعْدَ الْحَمْدِ وَالصَّلٰوةِ وَارْسَالِ التَّحِیَّاتِ میرساند کتابت کہ
 مستظہرین احوال و اذواق سنتیہ بودہ ارسال داشتہ بودند رسید مسرت بخش گردید اللہ تعالیٰ ابواب
 ترقیات را مفتوح و دراد و بر جاذبہ شریعت علیہ کسوت سنتیہ استقامت دہاد کہ مدار کار بر این
 استقامت است و ید و نہ خراط القناد نوشتہ بودند درین ایام بقین کامل لکشوف میگرد
 کہ وجود و کمالات تابعہ وجود کہ در مراتب عدم منعکس بودہ درست بآل خود ملحق شدہ و چنانکہ
 صفات بآل خود رجوع نمودہ ذات کہ عدم مقتیدست نیز باصل خود راجع گشت و هیچ چیز نہ

۱۵۱

وجود و ناز عدم باین طرف منسوب نماند معلوم نمایند که این حالت که نوشته اند درجه کمال است
 و رفتن نفس که منزلی عین و اثر است درین موطن نفس با سلام حقیقی مشرق میگردد و با طین
 میرسد و رحنی و مرضی میشود و نیز نوشته بودند که از هر سر موت نور ظاہر میشود و بنوع
 وسعت و بساطت پیدا میکند که تمام آفاق را از عرش تا فرش احاطه مینماید و در هر ذره از
 ذرات عالم سرایت دارد سعادت آثار این دیدار آثار بقاست که مترتب بر فناء اتم
 است چنانچه کریم آدمی کان میتاً فأحیینہ وجعلنا لہ نوراً یمشی بہ فی الناس
 اشعار است بآن وسعت احاطه نور دالات بر جامعیت شائے که بآن بقا حاصل شد است
 دارد نوشته بودند که این دیدار اصل دارد یا مجر و بهم و خیال است امید است که تحت خیال نباشد
 چه گفته اند علامت صحت حال حصول یقین است بروح کمال چون یقین بروح کمال است
 بیرون از تراش و بهم و خیال است واللہ اعلم بحقیقۃ الحال الیہ المرجع والمآب

و السلام

کتوب شصت و چهارم

بخواجہ محمد صادق بخاری مدنی در اظہار افتخار بروضہ مقدسہ رسالت پناہ صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ و علیٰ آلہ وسلم و در بیان اذکار و اعمالی که مناسبت بہر کدام از ولایات ثلثہ و کمالات
 نبوت و فوق آن دارد و اشارت بقاماتے که ترقی در انجام مربوط باعمال نیست بلکہ منوط
 بفضل محض یا محبت صرف است بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بَعْدَ التَّحْمِیْلِ وَالصَّلٰوۃِ وَ
 اَرْسَالِ النَّجَّیَّاتِ میرساند احوال و اوضاع فقرا را بنحود و مستوجب حمد است الْمَسْکُوْلُ مِنَ اللّٰهِ
 عَزَّ وَجَلَّ عَافِیَتُکُمْ وَاسْتِقَامَتُکُمْ عَلٰی جَادَةِ الشَّرِیْعَةِ الْعَلِیَّةِ وَالثَّنَةِ السَّیِّئَةِ
 الْمَضْطَفُوْتِ عَلٰی صَاحِبِهَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ وَالتَّحِیَّۃُ بِمَحْدِ وَاَفْقَارِ دَوْرِ افْتَادِہٖ دَوْرِ اَزْکٰرِ
 اُمید دارند که مجاوران روضہ مقدسہ و جاربوب کشان آن سُدہ سنیتہ و مشکفان آن دیار

لے این کریم واقع است در سوره انعام از پارہ دواثنا ۱۲

پُر انوار و زائران اذہنی فی القادریں شکستہ دل افکار را دران بد گاہ سراسر آشوب و باد و
 وزند و عجز و افتقار سلام فقیرانہ اورا معروض دانند گاہ گاہ ہے قد یوزہ نگاہ ہے ہاں و الہ مشق
 نمایند کہ کفایت تمامی کار این فروماند موقوف بہ نیم نگاہ است خوش گفت سے از مرد
 سرو و خلد شستی و شستن موقوف بہ یک نگاہ استمانہ تست و کتاب ہائے متعدّد و از شمار سید
 مسترت ما بخشید لیکن در ارسال جواب از بجانب کوتاہی رفته است بعد مسافت مذکور خواهد
 انحال ہیچکدام از ان مقام حاضر نیست تا بر طبق آن چیزے نوشته آید یا بجلد مضبوط اوقات
 کوشند و موافق وقت و حال با اعمال و طاعات بہر و ازند و طالب ترقی ہوں دور و زہ باشند
 مِّنْ اسْتَوٰی یَوْمَآءُ ذٰلِکَ ہُوَ مَغْبُوْنٌ در کمالات و لایات تہ گاہ غالباً ترقی و البستہ باز کار است
 سوائے قرآن مجید خایہ کافی الباب در ولایت ظل کہ ولایت صغریٰ است مراقبات و اذکار
 قلبیہ بیشتر ملائمت دارد و در دو ولایت دیگر کہ ہر کدام باہل متعلق است و از ظل و ارستہ ذکر
 لسانی و تکرار کلمہ طیبہ بیشتر ترقی بخش است و چون معاملہ ازین ولایات بالا رود و شروع
 در کمالات نبوت واقع شود دران موطن تداوت قرآن مجید و نماز خصوصاً صلوات و الفضل
 سودمند و نافع است و چون معاملہ ازین ہم بالا رود مقامے پیشے آید کہ عمل و اعتقاد را
 در انجا اثر نیست ترقی و انجام مربوط بہ بعض فضل و احسان است آین مقام مخصوص با نبیاء مرسل
 عَلَیْہِمُ الصَّلٰوٰتُ وَ الْبَرَکٰتُ و بطیفیل ایشان ہر کہ از امتثال بنوازند و چون ازین مقام
 ہم ترقی واقع شود معاملہ از تفضل محبت گراید افاضہ کمالات و ترقی دین موطن منوط بصیرت محبت
 بود و در محبت نیز دو کمال است محبت و محبوبیت ظہور کمالات محبت مخصوص حضرت کلیم
 عَلَیْہِ السَّلَام و کمالات محبوبیت ذاتیہ اولاً مخصوص بحبیب رب العالمین است عَلَیْہِ الْفَضْلُ
 الصَّلٰوٰتِ وَ اٰمَلُ الْجَنّٰتِ و بطیفیل این ہر دو اکابر دیگران ہم ازین ہر دو کمال امید دارند
 وَ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ و عَلٰی سَائِرِ مَنْ اَتَّبَعَ الْهُدٰی

لے والدہ بنی گشتہ و شیفتہ و بے خود و منتحب

مکتوب شخصیت پنجم

بفضائل آب شیخ بد الدین سلطانپوری و اظہار اشتیاق ملاقات و ایام فیوض و برکات
روضہ منورہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بَعْدَ الْحَمْدِ
وَالصَّلٰوةِ وَالدُّعَاِ الْخَبِیْثَاتِ بِسَرَّانِ خَوَالٍ وَافْضَلِ فَرَارِ اَیْنِجِدُ وَکَسْتُجِبُ حَمْدُ الْمَسْئُوْلِ
مِنْ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ سَلَامَتُکُمْ وَعَافِیَتُکُمْ وَاسْتِقَامَتُکُمْ ظَاهِرًا وَبَاطِنًا مُّقَدِّمًا اَیَّامُ مُفَارَقَتِ
بَامِتِ الْکَشِیْفَةِ وَحَدِیثِ شَوْقِ اَزِیَّانِ بِیْرُوْنِ دُوَسْتَانِ بِرَسَالِ مِیْکَامِ رُجُوعِ حُجَّاجِ اَنْتِظَارِ
قَدُوْمِ شَرِیْفِ بِیْرُنِ چُونِ مَعْلُوْمِ مِشُوْدِ کِهْ نِیَامَنْدِ چِشْمِ بِرَسَالِ دِیْگِرِ سِیْدِ فَرْزَنْدِ اِگَرِ اَرَادَهْ تُوْطَلِ اَنْجَا سِتِ
اِعْلَامِ فَرَمَیْنْدِ مَاشْتَقَانِ رَا اَخْدَمِ الرَّاحَتِیْنِ حَاصِلِ اَیْدِ الْحَقِّ اَفْسُوْسِ سِتِ کِهْ کَسِ اَزَانِ دِیَارِ
عَلِیَا بَا یَنْ دِیَارِ سَخْلِ اَیْدِ اَزَانِ اَمَا کِنْ مَتَبَرِّکِ کِهْ مَنِیعِ فِیوضِ اَنْوَارِ سِتِ بَا یَنْ اَمَا کِنْ ظُلْمَانِ کِهْ
مَعْدِنِ کَفَرِ وَبَعْتِ سِتِ گَرِ اَیْدِ اَز آمدِنِ خُوْدِ چِندَانِ نَفَرِیْنِ وَحَسْرَتِ دَارِ کِهْ چِهْ نُوْسِدِ آرسَا گَرِ
مَنْیَتِ زِیَارَتِ رَوْضَهْ مَطَهْرَهْ حضرت پیرِ سَلَمِکِ و ملاقاتِ مُجَاوِدِ اَنْ اَنْ مَرَقَدِ نِیْسِرِ بَا یَنْدِ وَاَزِ
بِرکَاتِ اَیْنِ مَوْطِنِ نِیْزِ بِهَرِ مَیْمَنْدِ شُوْنْدِ گَنْجَا لَیْسِ دَارِ کِهْ فِیوضِ اَنْوَارِ اَیْنَجَا مَآخِذِ وَاسْتِفَادِ
اَزِ اَنْوَارِ اَنْ مَوْطِنِ سِتِ اَمَا نَهْلِ الْحَصُوْلِ سِتِ زَمِیْنِ ہِنْدِ ہَرْ چِندِ پُرِ ظِلْمَتِ وَکَدِ وَرْتِ سِتِ لَکِنْ
چِشْمِ حَیَاتِ دِ ظِلْمَاتِ سِتِ شے بَتَارِکِی دِرُوْنِ آبِ حَیَاتِ سِتِ اَزِ اَنْوَارِ ظِلْمَتِ دَرْجِیَا
اَشَارَتِ وَاَزِ اسرارِ مَحَبَّتِ تَوَلِّیَّانِ اَیْنَجَا اَمِیْدِ دَارِ بَا جَمْلَهْ اِگَرِ اسْتِخَارَهْ مُسَاعَدَتِ کَنْدِ وِسیْرِ
اَیْنِ اَمَا کِنْ نَمَیْنْدِ وِشْتَا قَا زِ اَمْسِرِ وِ سَا زَنْدِ مُنَاسِبِ سِتِ تَوْقِعِ کِهْ اَیْنِ مَسْکِیْنِ دِلِ اَمَا کِنْ
شَرِیْفِہْ وِ دِرُوْغْلِی بِنْعَاے خَیْرِ بَا وَا رَنْدِ وِ سَلَامَتِی مَاتَمَهْ اَوْ خَوَہَنْدِ وِ دِرُوْجِہْ رَوْضَهْ مَنُوْرَهْ
سَلَامِ فَقِیْرَانِ اَیْنِ دِرُوْشِ عَرْضِ نَمَیْنْدِ شے کَرِ قَبُوْلِ اَفْتَدَرْ سِهْ عَزْ وِ شَرَفِہْ وَالتَّلَامُ
عَلِیْکُمْ وَ عَلَی سَائِرِ مَنِ اتَّبَعِ الْهَدٰی وَ التَّزَمِ مُتَابِعَةُ الْمُصْطَفٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَامُ
الصَّلٰوَاتُ وَالتَّسْلِیْمَاتُ وَ الْبَرَکَاتُ الْعُلَیَّ

۱۰۷

۱۰۸

۱۰۹

۱۱۰

مکتوب شصت و ششم

به برادر بزرگ گرامی خود قدوة الکاملین امام العارفین زبدة العلماء الراسخین مظهر المراتب محمد
 حضرت شیخ محمد سعید در بیان شوق و اظهار الم دوری بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 بچه مشغول کنم دیده و دل که مدام + دل ترا میطلبد دیده ترا میخواهد + احقر مخلصان بعرض
 میرساند که الم دوری و درد مجوسی را چنان و انما ید و شوق دریافت حضور موفور التشرع را تا
 کجا شرح و بهر بیت این خط سر بهر بجانان که میدهد + وین درد سر بهر بد زبان که می برد +
 خاطر فایز منتظر اخبار فرخنده آثار است امیدوار است که با اعلام آن مشرف و مسرور میگشته باشد
 چند روز است که این مسکین با درد و تخفیف است چنانچه در مجلس عرس پیر دستگیر در دولی نشسته
 چند ساعت حاضر شده بود و در وقت گرم نیز در دولی نشسته نماز جماعت حاضر میشود الحمد
 لله سبحانه على جميع نعمائه والصلوة والسلام على افضل انبيائه وعلى آله وسائر
 ائمه

مکتوب شصت و هفتم

بخواجہ ضیائی مودودی در تحریض بر رفع مرادات که منوط است بزوال صفت ارادت و در نصیر
 و قانع که دیده و اہتمام در حصول کمال فنا و زوال اخلاق رتبه بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 الله تعالی بحصول مرادات مکرم کند بلکه از جمیع مرادات و وصف ارادت نیز تهی گرداناد
 اطوار ولایت بندگی وصف ارادت را بر تابد مراد خود خواستن نفی مراد حق کردن است تعالی
 و تقدس باید که صاحب سینه از همه مرادات و آرزو و احوالی بود و هیچ ہوئے و بایستی غیر از حق
 سبحانه انما ندش در تو یک یک آرزو و ابلیس تست + اهل الله برائے دفع مرادات اہتمام در زوال
 صفت ارادت مینمایند و علاج بر اصل مینمایند که تا صفت ارادت در بنده است و درود مرادات
 تصور است چون صفت ارادت منقنی شود و طور مرادات تصور نباشد نوشته بودند که نفی و اثبات

اصحاب و احباب

شیخ

سبحانہ و پنجاہ و یک سیرسد و فنا نیستی معلوم میشود قبل ازین در ضمن فنا نیستی وجود خود را فانی
 مییافت و سر خود را میدید که هست و الحال سر را نیز در رنگ وجود فانی مییابد فاتا زبان بکمال
 هست که گویا باو فنا نرسیده مخد و با هر عضوئے را که بقنا نرسیده بمنند دلالت بر نقصان فنا
 دارد که بکمال نرسیده است خصوصاً سر را که رئیس اعضاست و اوای نفس و محل انانیت و ترفع
 که منافی بندگی است مقام خیالات فاسده که فنائے آن از انیم فہام است آحال چون سر را
 فانی مییابند نغمے ست و بشارتے لیکن نقصان زبان هنوز هست زبان ہم رئیس اعضاست
 و در رنگ سر منشأ فہام و اخلاق سنیہ وارد شدہ است کہ چون صباح میشود ہمہ اعضا پیش زبان
 مے آیند میگویند اگر تو سلامت ماندی ما ہمہ سالم میمانیم اگر تو در لغزش رفتی ما ہمہ بلغزش تو گرفتار
 میشودیم اصلاح آن از ضروریات است کہ مستغنیان اصلاح دین و دنیا است بدانند کہ فنا فی الحقیقتہ
 تخلص است از اخلاق ذمیمہ و بقا تحقق با اخلاق حمیدہ پس ہر عضوے را کہ محل اخلاق مذبیہ است
 بجائے خود میند کہ فنا بآن راہ نیافتہ است دلیل بر عدم زوال آن اخلاق کند و آن دلیل نقصان
 فناست کہ اگر فنا درست شود این اخلاق رویہ کہ از خیرات عدم ناشی است نماند و آنچه نوشته اند
 کہ قبل ازین خود را در خانہ میدید کہ روانہ نہ داشت و ہر چند قصد بر آمدن میکرد میسر نمیشد و الحال ہنجا
 خود را دید کہ بہر طرف کہ روئے میکرد دیوار شق میشد و راہ میداد و همچنین بہ شق ہم نظر میکرد و م شق
 میشد و راہ میداد اما نہ برآمدہ است نیز مؤید آنست کہ ہنوز از تنگنائے تقید و تعین زستہ اید و
 بقضائے اطلاق نہ پیوستہ و آن از نقصان فناست و آنچه دیدہ اید کہ خلال زندان میکنید و از آنجا
 گوشت مشت مشت مے بر آید از آبش مرغان و سگان مے اندازید و شکر میگویند انہ بسیار
 خوب است کہ پاک موصفا میشود و اخلاق سنیہ مے بر آید و آنچه بالائے سر نور سفید روشن ظاہر میشود
 مانا کہ نور سر شاست کہ از سینہ بر سر آمدہ است و تربیت ساکنان سر میناید با کجملہ و ضبط اوقات

لے قال علی اللہ علیہ وسلم اذا صبر ابن آدم فان الاعضاء كلها تكفر للسان فتقول اتق الله فينا فاننا نحن بك فان

استغنت استغنا وان اعوججت اعوججنا رواه الترمذي مشكوة باب حفظ اللسان بر آنکہ کفیر اینجا یعنی انما و خضوع است

کوشند و طالب تقی باشند و اما دگر گور و قیامت کنند و آنچه را بدعا یاد دارند و التَّحْلَامُ اَوَّلًا وَاخِرًا

مکتوب شصت و هشتم (۶۸)

بخواجہ احمد بخاری در بیان آنکه جمعیت صوی در طاعات اثر نسبت معنوی است و تحریر تری
از محبت پنداره بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بَعْدَ الْحَمْدِ وَالصَّلٰوةِ وَارْسَالِ التَّحِيَّاتِ
میرساند مکتوب شریف که بصوب حاجی یوسف فرستاده بودند رسیده خوشوقت ساخت از
ضبط اوقات و قلت اختلاط و ملاقات و امیاطه آفات با ذکر و طاعات و ترک طعام و سایر
مہنویات که نوشته بودند واضح گردید و سرت بر سرت بخشید ناکدک الله تَوْفِيقًا وَجَعَلَ
اِتِّبَاعَ الرَّسُولِ وَتَحَبُّسَهُ عَلَيْهِ وَعَلَى الْاِلٰهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ لَكَ رَفِيقًا مَحْمُودًا وَجَمِيعَتِ صَوٰی
و ضبط اوقات اثر نسبت معنوی است که بر باطن نافه است و از ارم و دام خود آورده و در تفقد مطلق
حقیقی از ماسو بالکل مانیده و در شہو آثار او مستغرق و سہلک ساخته و نام و نشانی از او
گذشته و عین و اثر برداشته باطن عارف در وک و فک حضور محبوبش است ظاہر او که بمر اہل
ازان دورست بو طائف از کار و طاعت سرور و مانوس است با بکمل شکر حق جل و علا برین توفیق
صوی بجا آرند و سر صید نتائج و ثمرات آن باشند و چشم بر ترقیات معنویہ دوزند و از تصور عجب
و مانند آن ترسان لرزن باشند و استغفار را لازم گیرند و جناب قدس ازان برتر دانند که اعمال
میسوب ما شایان آن بارگاہ مقدس بود با وجود این از عمل فرو نہ نشینند و در از یاد آن کوشند
استغفار ازان نمایند که بزرگان گفته اند اَعْمَلْ وَاسْتَغْفِرْ مَا مَوْلَانِ دُوسْتَانِ مُعَالَی سَلَامَتِی
خاتمہ است لا ازار بدنی و فوت فرزند جگر گوشہ نوشته بودند معلوم گردید چون بتقدیر و ارادہ حق
سبحانہ راضی و شاکر باید بود بلکه از فعل محبوب لذت باید گرفت آلام صوریہ و سبیلہ ترقیات معنویہ
است و محمد و ما بگفته مردم از جا زوند نسبتی که میان ما و شماست ممتاز است محتاج بہ بیان نیست

سلہ بنی و برائین بر بیزاری از خود بینی و خود پنداری ۱۲

وقت یا کثرت مراسلات بدان تفاوت نے آرد والسلام اولاً و آخراً

مکتوب شصت و نہم

بخواجہ محمد شریف بخاری و فصلیح اویسیم اللہ الرحمن الرحیم اللہ تعالیٰ باعلیٰ مرتبہ کمال
والکمال سانا و مراسلہ شریفہ کہ بدست حاجی یوسف فرستادہ بودند رسیدہ دست بخش
گردید از رجوع طالبان و گرمی ہنگامہ شان و ظهور آثار توہمات نوشتہ بودند بوضوح انجامید
شکر خداوندی بل شأنہ بجا آرند و احوال طالبان از مراتب احوال خود دانند معافی مکنونہ شہادت
کہ در آنہا ظهور میکند از رجوع شان ترسان باشند و از عجب پندار یزد بوند بعد از استیوار
شکل گویند و توہمات را در بارہ آنہا مبذول دارند و سایر اوقات را بذکر و فکر سمور دارند و در تعمیر
آخرت کوشند و گرو قیامت را ہموارہ در نظر دارند جائت الزاجفہ تتبعہا الزاید فتر جائ
الموت یحذف فیہ این مسکین را بمعائے ظہر الغیب یاد آرند و سلامتی خاتمہ او خطبہ جہت کل
خیر سعادۃ آثار خواجہ عابد نوشتہ بودند مبارک است استعارہ بکشد و شروع دین امر خیر نمایند
و السلام علیکم و علی سائر من اشبع الہدی و التزم متابعۃ المصطفیٰ علیہ
و علی الہ الصلوٰت و البرکات علیہ + +

مکتوب ہفتاد و ہم

بہ مخدوم مزادہ عالی مرتبہ شیخ محمد صدیق در ذکر بعضی احوال حقائق آگاہ میرزا امان اللہ برہانپوری
و شرح استفادائے او از برکات حضرت لیثان سلمہ اللہ سبحانہ مرقوم گردید بحکمۃ و
و مصلحتہ تعلقت یہ بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ و سلام علی عبادہ
الذین اصطفیٰ حقائق آگاہ میرزا امان بیگ سہ ہزار و پنجاہ و ہفت از بلدہ برہانپور بلدہ
سرب ذبحہ زیارت مرقہ مطہرہ حضرت پیر و شگیر قدسنا اللہ سبحانہ و العزیز

و ملاقات مجاوران آن روضہ مطہرہ بکمال شوق و نیاز رسید میگفت که ازان باز که این احقر
 احرام اینجا بست آنافا ناخودرا چیزے دیگر یافت و حیران این معاطہ غریبه و عجیبه شده که این
 چیست که میگذرد و بهر زمان حقیقتے ظهور میکند که بیان او بونهم و فہم درنے آید شے کہ سرے
 مغل بودم پیغمبر خدا را صلے اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و سلم در خواب دیدم و منہ پیغم کہ بار تمام عالم
 بر سر مبارک آن سرور است و آن سرور علیہ و علیہ الصلوٰۃ والسلام آن بار را بر فرق مبارک
 حضرت ایشان قدس سرہ گذاشتند و حضرت ایشان بر سر تو داوند بقیصر خطاب کرده گفت کہ
 تو بر سر من آن بار را دای و چون داخل بلدہ سر نہ شد میگفت ہر نسبتے کہ در حرمین شریفین میام
 بعینہ در اینجا فتم و نیز میگفت کہ روز و شبہ و شہم صفر است در روضہ منورہ حضرت ایشان بودم
 نسبت خاص الخاص اینجا بطور سوست کہ این کمترین در تحریر و تقریر آن عاجز است و هیچ
 وجه شرح و بیان درنے آید و کہ و ادراک را دران را نیست و و فہم را دران گنجائش نہ الخ
 و نیز میگفت کہ روزے منہ پیغم کہ بارگاہ عظیم بر پا کرده اند و طنا بہائے آن تا دور دور رفتہ است
 میگویند کہ این بارگاہ فلانے است نام فقیر را بردہ و تمام اہل عالم در زیر آن بارگاہ اند لیکن تفرقہ
 در میان عوام و خواص آنست کہ عوام در زیر طنا بہا اند و خواص در عین بارگاہ میں میان خدا و
 بارگاہ دست مرا گرفته اند زیر طنا بہا کشید در بارگاہ داخل ساخت و نزدیک خود نشاند اہل آن
 مجلس میں مصافحہ میکنند و تہنئہ دخول بآن محفل عالی میدہند و همچنین بار ما آن عزیز اظہار کرد
 کہ امروز یا فردا در حلقہ یا غیر آن فلان نسبت و همچنین فیض از تو میں رسیدہ روزے میگفت کہ
 مرا بشارت دادند کہ ہر چنانہ کہ نماز کنی آن بیت را چشم و نیز میگفت کہ روزے از تذکرہ تقصیر
 و زلات ذنوب و معاصی کہ سر برزدہ و نیز مذاری بودم و نادم و معتذر ملہم گشتم کہ سیئات
 تو حسنات مبدل شد روزے میگفت کہ در روضہ مطہرہ نشستہ بودم منہ پیغم کہ رسول خدا
 صلے اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و سلم حاضر اند و از کمال کرم مرا میفرمایند کہ من از برائے خدا اجل و علّا

لہ یعنی بارادہ سفر سہ ہند از بر ما پیچہ بران آمد و

دوست میدارم و هر که ترا دوست دارد مرا دوست دارد و یا من او را دوست دارم یکم ازین دو
نقطه فرمودند بعد از آن فرمودند که من بر غریبی نامردی او دوست میدارم روزی بفقیر نوشته فرستاد
این فرد بمقدار راقوت و استعداد تحریر و تقریر نیست که از مردود فیوض و برکات و واردات در
نیز تحریر و تقریر تواند آورد و هر چه هست این است از حضرت پوشیده و پنهان نیست و چون
از دست که بعضی برسانند ناچار از حداد ب قدم بیرون نهاده عرض میدارم که درین حلقه که بعد از
ماز ظهر که حافظ قرآن مجید خواند نسبت وارد شد که از تحریر و تقریر بیرون است بقلای رسید که
ان مقام ز سر الالاروح و در جبهه اثری از حس و حرکت نیست این فقیر میخواهد برسد از خود اثری
نی بیند اما این حالت را که بعضی میدارد در میا بد معلوم شد که این مقام قاب قوسین است این
نقطه که بود اینجا ماند و سیر فوق آن افتاد که مقام او آذنی است احوال آنجا را هیچ وجه بیان نمیتوانم
رو این قدر عرض میدارم که در آن حالت باز حالتی دست داد که از و تفوق داشت اما آنقدر
که در عالم سیر واقع شود حالتی و کیفیت بود که در درک و فهم در نمی آید حضرت ایشان بزرگ
قَدَسَ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ کَیْسَرَهُ الْاَقْدَسِ و حضرت ایشان که حضرت اند میفرمایند که این مقام مقام
محمود است اما هیچ محسوس معلوم نمیشود که این کیفیت اطلاع بخشیدن از حضرت بچگونه است و
استماع این حقیر تمام تقصیر که سامع است بچگونه است و آنچه عرض میکند چیست سعی دارد که بحد فوق آن
ظاهر شود و آن برسد و جذب بسیار نمود و هیچ ظاهر نشد در آن خال کرم و سنگیری نمود و صورت نصف
دار و معلوم شد و فوق آن تصور نبود و اثری از تصور کننده و تصور نبودیم کلامه میگفت در آن
هنگام که باراده حج با اهل و عیال از خانه برآمد و بکشتی سوار شدم روزی طغیان باد شد و مردم کشتی را
بایر خاص بودند و او من در تاشف و تالم فوت حج بودم که درین اثنا طعم شدم که حج اهل عرفات
درین سال حج توقبول خواهد شد خوش گشتم که هم امید نجات از ورطه فتنه حاصل شد و هم نوید ادای
حج و عنایت دیگر نوید عطا نوید شد میگفت در حضرت که اراده زیارت قبر میر تقی میر کردم پرسیدم مقبره
بزرگ نشان دادند چون بان جبار رسیدم قبور بسیار دیدم حیران شدم بفرقی قبر میر را رسیدم

بعد ازان معلوم شد کہ قبر میر بہمن ست بکمال ندامت و تاسف و تحزن میر ظاہر شد گویا میگوید
کہ این ندامت و افسوس الحال فائدہ ندارد من سبب آزارے پرسم میگوید بہمن کہ ازین مجلس یعنی
مجلس حضرت ایشان مجد و الف ثانی جدا شدم و بان مجلس دیگر یعنی مجلس شیخ آدم پیوستم
چون بر قبر شیخ تاج نزدیک رسیدم نیز ندامت و افسوس ظاہر شد و میگفت کہ حقیقت واقعی
الحال بظہر پیوست اما چه فائدہ وَالسَّلَامُ اَوَّلًا وَاخِرًا +

مکتوب ہفتاد و یکم

بسم علی یاربہ در بیان کمالات محبت و قائل آن بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اللّٰهُمَّ
در مارج قرب ترقیات کرامت فرماید ملاطفہ گرامی رسید چون تضرع سلامتی دوستان بود
بہجت و مسرت گردید و روزہ توجہ نمودہ بودند و ماہر جانستہ محبت ست جذب معانی مکنونہ
سیند و اخذ فیوض با ندازہ محبت از باطن مفیض نمایند و جائے توجہ نگاہ میدارد اگر توجہ نیز
با این محبت جمع شود نور علی نور بود و عمدہ درین معانی محبت ست توجہ بے این کار گزینست
این بے توجہ کار میکند اَلْمُرُءُ مِمَّنْ اَحَبَّ حَدِیثِ نَبَوِیٍّ سَلَّمَ عَلٰی صَلَاحِهَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ
محبت ست کہ سلسلہ وجود و ایجاد جنبا نیدہ است و گنج پنهان در عرصہ ظہور آوردہ و حُسن و شِدہ
را بے پردہ ساختہ آری حُسن بپردگی میخوابد و جمال مستوری ندارد و پری روتاب
مستوری ندارد و این محبت ظہور صفت معشوق ست کہ حُسن نظارگی میخوابد و معشوق را عاشق
میباید تا صفت معشوقی او ہوید اگر دو خوش گفت بیت منم کا ستاد را استاد کردم
غلامم خواجہ را آزاد کردم + محبت کہ صفت عاشق ست پر توے همان محبت ست کہ معشوق قائم
است کہ عاشق ہر چه دارد از صفات کمال ہمہ ظلال کمالات اوست پس ظہور همان محبت ست کہ دین
مرآت باین کنوت نمودار شدہ است یک نشہ دوجا ظہور کردہ + عاشق ہر چند قائل حُسن
بیشتر درک کند و معرفت جمال و کمال معشوق چشم دورین داشتہ باشد صفت عشق در و زیاد تر

در نسخہ آدم جوری

۱۱۵

پیوستہ

مکتوب ہفتاد و یکم

مکتوب ہفتاد و یکم

مکتوب ہفتاد و یکم

مکتوب ہفتاد و یکم

مکتوب ہفتاد و یکم

مکتوب ہفتاد و یکم

بود و مشغوف و شیفہ تر گرد و بیت آنرا کہ محسن دیدہ تیز ترست و این عشق بلائے خانہ خیرت
و السلام علیکم و علی سائر من اتبع الهدی

مکتوب ہفتاد و دوم

بیان معقول در ترغیب تشویق زیارت حرمین شریفین بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بَعْدَ
تَحْمِیدِ الصَّلٰوۃِ وَاِنْ سَالِ النَّجَّاتِ بِمِرْسَادِ احوال فقرار این حد و مستوجب حمدت المسؤل
بن اللہ سبحانہ سلا متکم و استقامتکم علی جاذبۃ الشریعۃ العلیۃ و التسنۃ السنیۃ
المصطفویۃ علی صاحبہا الصلوۃ و السلام و النجیۃ مرسلہ شریفہ کہ بصوب اخوی محمد عارف
وصوفی پائیدہ فرستادہ بودند سیدہ مسرت بخش گردید اظهار اشتیاق نموده بودند فقیر را نیز مشتاق
ماند و حدیث انا الیہم لاشد شوقا بر خوانند اللہ تعالی تار و شوق مشتعل سازد و نار محبت
را سربلند گرداند تا از ماسوی تمام بر ماند و مطلب اعلی برساند انہ قریب تجیب محمد و ما از شوق
زیارت بیت اللہ اظهار نموده بودند مطالعہ آن ذوقین ساخت و شوق انگیزت بے سلسلہ
اگر ارادہ سفر کن گویانچنین سفر باشد و اگر شوق قدم نگیر او شود گوا این شوق بود کہ بہترین بقاع است
و نشان از مطلوب بے نشان دار و بیت گفت معشوقے بعاشق کای فتاہ تو بغرمت
گشتہ بس شہرا پس کد امین شہر زانہا خوشترست گفت آن شہرے کہ در کوہ لبرست
بی غیر خدا صلے اللہ تعالی علیہ و آلہ وسلم فرمودہ است لا تشد الرجال الا الی ثلاثہ
مساجد المسجد الحرام و مسجد نبی ہذا و المسجد الاقصی نوشتہ بودند در بارہ این سفر کہ اگر
اشارہ رود باعتبار مصلحت ظاہری و توجہ باطنی درین باب سی نمایند محمد و ما مصلحت ظاہری
شما بہتر رسید و مزاج سلاطین و یگما از انیک فہمید والا کہ باعتبار آنکہ امر خیرست عین مصلحت
و توجہ باطنی و استخارہ کہ نموده میشود پر گرم نمی آید و منع ہم مفہوم نیست و باجملا اگر فرض شدہ است
و علی قطعاً حکم بفرضیت آن در مادہ خاص میکند پس جائے رسیدن نیست و اگر درین باب

توقت است و علی حکم قطعی بفرصت آن نیکند پس مختار اند مصلحت کنند و استیصال نمایند والسلام اولا و آخراً

مکتوب هفتاد و دوم

بسید ابو الخیر شاه آبادی در بیان قتل لطائف عالم امر و بقائے آن فرق میان فنا و فناء فنا و معنی وحدت وجود و در بیان آنکه توحید شهودی و وجودی نفی وجود سالک است یا نه و بیان تجلی ذات و صفات آنکه تجلی نوری تجلی ذات نیست تعالی بلکه تجلی صوری است که از دین تجلیات است بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَ سَلَامٌ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى اللَّهُ تَعَالَى ابواب ترقیات را مفتوح دارد و صیغه گرامی رسید مسرت بخش گردید از شوق ملاقات نوشته بودند بوضوح انجامید امید که نازده این شوق مشتعل گردد و چون طلب پیدا آرد و از قید آفاق و انفس و از بند و طلب اعلیٰ سازد نوشته بودند که قبل ازین نسبت محویت که روئے میداد بے اختیار کمر افتاد الحال محویت که از شغل نفی و اثبات روئے میداد با تکمین است مثل سابق نیست محمد و ما محویت بهر روش که روئے دهد نعمت است و یک ساعت هم از قید هستی رستن غنیمت است لیکن محویت ثانیه به از محویت اقل است آن از جذب صرف بود و این جذب است سلوک آمیز از حقیقت لطائف عالم امر رسید بودند و نوشته بودند که فناء قلب و ال خطر و مایوسی است حقیقت چهار دیگر هم واضح گردد و عالم امر بے نازک است حقیقت آنرا اعلام الغیوب عالی بهتر میداند و کاف و غیبت من العلم الا قلیلاً آنچه از آثار و علامات آن معلوم است بنویسد بآنکه لطائف خمس عالم امر را که اجزائے انسان است اصول است در عالم کبیر در رنگ عناصر از بجه که اجزائے انسان است اصول دارد در عالم کبیر که کره ارضی و کره مانی و کره هوایی و کره ناری است و ظهور اصول لطائف خمس فوق العرش است که بلا مکانیت موصوف است لهذا عالم امر را لامکانی گویند و لامکانیت شان نسبت با فضا و ارضین است و نسبت بمرتبه و جویس این لامکانیت عین مکانیت است پس عالم امر

نور

نور

نور

لویا برنخ ست میلان مکانی و لامکانی از هر دو جهت بہرہ دارد و کمال ہر یکے ازین پنجگانہ و فنا و
 قائمے او منوط است بہ حصول او بعض کمالات الہی و فنا درین کمال قائمے قلب مربوط بہ تجلی
 فعال است و قائمے اوست دران و بقا است بآن بعد از حصول این فنا دل را نسیان ماسوی
 حق سبحانہ بنوعی میشود کہ اگر سالہای داریوسی نماید ہرگز منظور نگردد و کمال روح وابستہ بہ تجلی
 صفات است و فنا و بقا بآن و سر را مناسبت مشیون است کہ اصول صفات اند و خفی را کمالات
 مرتبہ تنزیہات و تعذیبات است و خفی را مرتبہ کہ فوق تنزیہات است و پایان تر از مرتبہ
 ذات تعالی و تقدس کمال ہر کدام ازین لطائف نہ گانہ بوصول است بکمال ذات مناسبت
 ہر کدام و فنا و بقا است بامیختی از فنا و الفنا و وحدت وجود پر سیدہ بودند بدانند کہ فنا عبارت
 از استیلائے ہستی حق است سبحانہ بر باطن بحدیکہ اہل انار سوسی تمام بر ماند و نسیان آن نماید
 اگر سالک اعلم بقائے خود است از فنا میگوند و اگر این علم ہم زوال پذیرد و نماند قائمے فنا
 بود گفتہ اند کہ فنا قیاد اخل فناست چہ علم بقنا داخل علم ماسوی است پس بر تقدیر بقائے
 این علم نسیان ماسوی باطل نشود و فنا بوصول پیوند دو وحدت وجود بطور صوفیہ علیہ است
 کہ وجود ممکن را با وجود واجب تعالی متحد میند و فرق با اطلاق و تعین فہم بیت چیز کہ مقتضی
 بود از روئے جہان + واللہ کہ ہمان روجہ اطلاق حق است + پس برین تقدیر اتحاد ذاتی میان ممکن
 و واجب تلک باشد اگر تغایر است اعتباری است و بطور ما وحدت وجود باین معنی است کہ وجود
 کمالات تابعہ وجود خاصہ حضرت رب معبود است تعالی و ذات ممکن عدم است کہ بواسطہ انعکاس
 کمالات وجودی در مراتب آن موجود نمائندہ است پس اتحاد میان ممکن و واجب جل و علا
 ثابت نہ تفصیل این مقام از مکتوبات و رسائل حضرت ایشان واضح و لاجح است نوشتہ بودند کہ توحید
 بعد از حصول قائمے فناست یا قبل از حصول بدانند کہ توحید بدو معنی است توحید شہوی توحید
 وجودی توحید شہوی آنست کہ مشہور سالک غیر حق سبحانہ هیچ چیز نبود و استیلائے شہود و وحدت

ماہی

باز

چیز کہ از روئے تعین جان

باز

۱۲ یعنی اخفی را مناسبت بآن مرتبہ است کہ فوق الم ۱۲ ۵۲ و چون فنا بکمال تحقق شود فنا و الفنا نیز تحقق گردد ۱۲

برہنجے شود کہ در دیدہ باطن از کثرت نامے و نشانی نبود و این معنی مودایے قناست تقدیم آن
 بر قنای صورت ندارد و توحید وجودی کہ ہمہ موجودات را حق بنید تعالی و تقدس و برانہ ہمہ اوست
 مترجم شود این مشاہدہ اگر در کسوت صورت آنرا تجلی صوری گویند و این تجلی منفی نیست پیش از
 حصول قنایست میدہد و اگر این مشاہدہ در پردہ معنی بود یا در لے صورت و معنی بود و این مشاہدہ
 منفی وجود سالک است پس حصول آن با قنای باشد فرق میان تجلی ذات و تجلی صفات پر سیدہ
 بودند محمد و ما تجلی صفات آنست کہ صفات خود را ظلال و عکوس صفات و جہی یابد
 و کمال این تجلی آنست کہ این ظلال و عکوس بحق با حصول خود گردند و خود را کہ مرآت این کمال است
 بحد صرف بحق باید این زمان نفس از انانیت و سرکشی و امارگی برآید و بقنا مشرف شود و
 این کار دولت است کنون تا اگر ادمندہ از تجلی ذات چه نویسد کہ ذوقی و وجدانی است بہ بیان
 راست نیاید شیخ علی محی الدین ابن العربی قدس سرہ میفرماید التَّجَلِّيُّ مِنَ الذَّاتِ لَا يَكُونُ إِلَّا
 بِصُورَةِ التَّجَلِّيِّ لَهُ فَالْمُتَجَلِّيُّ كَمَا مَرَّائِي سَوَى صُورَتِهِ فِي مِرَاةِ الْحَقِّ وَكَأَرَأَى الْحَقِّ وَلَا يُمْكِنُ
 أَنْ تَرَاهُ وَحَضَرَتْ آيَاتُهُ مَا قَدْ سَنَّ اللَّهُ سُبْحَانَهُ بِسِرِّهِ نَوَاشِئَهُ أَنْ تَجَلِّيَ دَلِيلُ تَجَلِّيِّ ذَاتِ
 وَتَجَلِّيِ ذَاتِ وَرَأَيْتُ أَنْتَ كَمَا أَنَّ تَجَلِّيَّ تِلْكَ نَسْتِ از شیونات ذات و این مرآت کہ صورت خود
 در آن دیدہ شایست از شیون نہ ذات تعالی نوشتہ بودند کہ تجلی ذاتی در پردہ نور واقع میشود و بآنہ
 بداند تجلی کہ در پردہ نور بود تجلی ذات نیست و بعضی آن تجلی را نوری گویند و چون نور مخلوق است
 در سنگ سایر مخلوقات باید کہ تجلی آن تجلی صوری بود کہ از دین تجلیات است بذات کجا رسد تعالی
 و تقدس شہ کے در سخن کا جی قلیہ جویدہ اصنام العز و طلب الحاکم والسلام علیکم وعلیٰ سائر من اتبع الہدایہ

مکتوب ہفتاد و چہارم

بمحمد سعید سارنگ پوری در تعبیر واقعہ او و در بیان آنکہ یافت مطلوب و رائے آفاق و انفس است

لے معنی این تجلی کہ شیخ ابن عربی قدس سرہ آنرا تجلی ذات گفتہ و ہمیز تجلی ذات است نہ تجلی ذات چہ تجلی ذات و رائے آنست الخ
 سہ من بالضم ملحق بزرگ دشت فراخ و سخن خانہ و زمین ہموار ۱۲ عیانت قولہ کا جی نوح از طراست ۱۲

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ حَامِدًا لِلَّهِ الْعَظِيمِ وَمُصَلِّيًا عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ اللَّهُ تَعَالَى
 بِرُتَابِ قُرْبِ تَرْقِيَاتِ بے اندازہ کرامت فرماید کتاب شریفہ و طویار نامے اذواق و مواجید
 وقائع رسیدہ مسرت بخش گردید فرصت مطالعہ آن نمیشود و پارہ ازان مطالعہ نموده است
 کہ توفیق یافت بقیہ را ہم مطالعہ مینماید طواریا بکرات رسید یک کثرہ در آب ترشہ آمد کہ یا
 زانتفاع ساقط بود و آنکہ در ایام عاشوراء حضرت امام حسینؑ را در خواب دید و مطلبی پرسید
 جواب شافی نیافتند باز پیغمبر خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم در واقعہ دیدند و همان سوال
 نمودند و جواب شافی نشنیدند و آنچه القا نمودند واضح نشد از فقیر البصالح آن خواستہ بودند
 محذوم و ما دیدن سرور کائنات و منجز موجودات کہ رحمت عالمیان است و ہادی گمراہان علیہ
 أَفْضَلُ الصَّلَاةِ وَ أَكْمَلُ التَّحِيَّاتِ و دیدن جگر گوشہ او کہ سر حشمہ ولایت و منبع فیض مدد است
 است مبارک و بشارت است و جواب مسائل و حل مشکلات و کشائش کار نامے دینی و دنیاوی
 را همان دیدن کافی است بجائے ہمہ نگاہ میدارد و راستہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ و
 آلہ وسلم بآن راہ رفتہ اند راہ اجتناب است کہ ناشی از محبوبیت ذاتیہ است و سلوک راہ شریعت
 است پس ہر کہ خواہد کہ براہ او علیہ الصلوٰۃ والسلام سلوک نماید راہ شریعت را حکم
 گیر و بر اتباع سنت و اجتناب از بدعت را سنج بود و در میان دو شمع کتاب سنت راہ گزیند
 تا در ظلمات بدعت و سبل شیاطین نیفتد و ما شہود یک سال کا زادت دیدار و فرات آفاق
 است یاد و مرآت انفس شہود آفاقی نزد اہل اللہ از حیز اعتبار ساقط است و سیر آنرا بعد از بعد
 گفتہ اند آنچه معتبرست نزدشان شہود انفسی است و یافت مطلوب منحصر در انفس دانستہ اند و این سبب
 را قرب در قرب فرمودہ میگویند بہیت ذرہ گریں نیک و بس بد بودہ گرچہ عمرے تک نہ در خود بود
 و نزد حضرت ایشان ما قَدْ سَنَّا اللَّهُ سُبْحَانَهُ بِسِرِّہ یافت مطلوب بیرون آفاق و انفس است
 او تعالی را چنانچہ در مرایائے آفاق گنجایش نیست در مرآت انفس نیز گنجائے نہ مصرع در کلام آئینہ
 در آید و اورا و رائے آفاق و انفس باید حجت و رائے و خواہ خروج باید طلبید این درایت

باعتبار اقربیت است چنانچه درایت آفاق در جانب بعد است که جولا نگاه هم است بلکه شهید النفس
 نیز جولا نگاه و هم است مشهود دین هر دو ذرات از تحت و نیم و خیال بری نیست ازین قرب و بعد
 باید برآمد و با قربیت باید آمد هر چند عقل در تصور آن حیران است و عقلا در تصویر آن عاجز و سرسبز
 از معالیه و شهود از تحت خیال بیرون است و از جولا نگاه و نیم برتر و نیم و خیال اینجا دریا مانده است
 و پروبال شکسته از خود نزدیکتر را نمیتوان دریافت و نزدیک است که از احوال داند و حل آنکه و
 نحن اقرب الیه نفس قرآنی است معامله که باهل تعلق دارد و اما اسکا فاق و النفس است با قربیت
 وابسته و آنکه ظلال با نفس منتهی میشود و آنچه از محویت و فنا نیستی و استهلاک که روی میدهد یک
 و مبارک است هر قدر که از کوه بشریت منهدم شود و از وجود بشریت کاسته گردد نعمت عظمی حق
 سبحانه این کوه را ازین براندازد و این وجود و نوم را از میان بردارد خوش گفت بیهیت
 مظهره تن بعلم آراسته به + هموره دل نکته پیراسته به + از استی خود هر چه بود کام بسته به +
 هر چیز نه هر که هست ناخواسته به + والسلام علیکم وعلی سائر من اتبع الهدی

مکتوب هفتاد و پنجم

بخواجہ محمد صدیق پشامی در بیان کریمه و ذوقا ظاہر الاثر و باطنه + بسم الله الرحمن
 الرحیم بعد الخیر و الصلوٰۃ و از سال التَّحِیَّاتِ میرساند احوال و اوضاع فقرا و این دو مستوجب
 حمد المستول من الله عز و جل عافیتکم و استیقامتکم ظاہراً و باطناً قال الله تعالی
 و ذوقا ظاہر الاثر و باطنه نعم حق سبحانه شامل ظاہر و باطن است پس ظاہر اثم که تعلق باطن
 دارد و باطن اثم که متعلق باطن است باید گذاشت تا شکر هر کدام ادا یابد و تجل ظاہر با حکام
 طریقیه و تزین باطن با نور معرفت بحصول پیوند و نعمت در حق او تمام شود و نفس ولایت
 له نور مطبوعه یعنی پنهان کرده شده از طریق باطن که یعنی در زیر رخاں کردن و پوشیدن است و مطبوعه کنایه از پنهان ماندن و نه خانه
 غیثات مکه بدانکه این کریمه واقع است در سوره انفام در رکوع اول از پارہ و لواثنا ۱۲

حاصل کرد و ثم غنویل معہ ما غنویل مامول از دوستان دہائے سلامتی خاتمہ است ابواب ترقیات
ہموار و مفتوح بلو بالنبی والہ الا فجاد علیہ وعلى الیہ الصلوٰۃ والتسلیمات والتجلیات والبرکات

مکتوب ہفتاد و ہشتم

برفت بیگ تحسین احوال او و فوائد کلام لا الہ الا اللہ بسم اللہ الرحمن الرحیم اللہ
تعالیٰ در مراتب کمال ترقیات و مامور اسلہ گرامی بر سید خوشوقت ساخت چون متضمن سلامتی
دوستان بود سرت بر سرت افزود و آنچه از احوال باطن نگاشته بودند از اعراض از ظل بالکل و
رو بزوال نیستی آوردن آن و ظل حاصل گردیدن و نیز نوشته بودند کہ اکثر اوقات از سرور آن
کیفیت عجیبہ روح میخوابد کہ از قالب پرواز نماید در آن وقت عجب حالت بخودی نیستی دست
میدہد کہ شرح آن از بیان خارج است مطالعہ آن معظوظ و مستند ساخت احوال درست و سجد
است و بیشتر حصول حقیقت قاست ہر درجہ کہ ازین دولت دستر آید مبارک است در نگاہ است
این نسبت سی فرمایند و در از دیا و کیفیت آن بجان کوشند تکرار کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ
بسیار کنند کہ در تنویر باطن اثر عظیم دارد و در حصول این نسبت و از دیا و کیفیت آن و ظل تمام
جز براول آن نفی مایوسی حق جل و علایم نماید و کوه کوه وجود بشریت از بن بر میکنند و جزو
ثانی آن اثبات معبود بحق مینماید کہ حاصل سیر و سلوک است و محصل فنا و بقا آید و سہ برابر این
نیست کہ کہ در گوشہ خزیدہ باشد و تکرار این کلمہ مبارک طب لسان بود و از بجا را آنرا آن
سیراب شاداب باشد و ریچہ از مطلوب کشادہ است و رہے بقصود پدید آمدہ امیدوار باشند

بابت
در نگاہ است

و السلام اولاً و آخراً

مکتوب ہفتاد و نہم

خواجہ محمد حنیف کابلی در اظہار تأسف بر عمر گذشتہ بسم اللہ الرحمن الرحیم بعد
الحمد والصلوة و ارسال التجلیات میرساند احوال و اوضاع فقرائے این حدود مستوجب حمد

المُسَوَّلُ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى سَلَامَتُكُمْ وَاسْتِقَامَتُكُمْ ظَاهِرًا وَبَاطِنًا مَحْمُودًا أَشْرَفَ عَمْرٍ
 ہوا و ہوس گذشت و در لایعنی صرف گشت و در از دل عمر از دست چه خواهد آمد و چه اعتبار خواهد
 داشت کہ ہنگام ضعیف غنیمت است در وقت غلبہ غنیمت اندک سی و ترو دہم اعتبار بسیار دارد و زمان
 سستی غنیمت بسیار ہم چندان اعتبار ندارد و افسوس کہ عمر با جز آمد و در از دل عمر ہم در رنگ اشرف
 چیزے از دست نیامد و بطلت و بطلالت رفت لاجرم از دوستان در یوزہ توجہ دارد و در
 دُعائے حُسن خاتمہ است مدتی است کہ از اذواق و کیفیات خود و یاران خود چیزے نوشته اید
 این نوشتن سبب توجہ غائبانہ میشود و در گفتگوئے میکشاید ابواب ترقیات ہموارہ مفتوح باد

مکتوب ہفتاد و ششم

بخان محمد بیگ کولابی در بیان آنکہ نصیب از ان مرتبہ علیا عجز و نایافت ست بِسْمِ اللَّهِ
 الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اللہ تعالیٰ کہ سبب مرضیات خویش مکرم دارد و مکتوب مرغوب رسیدہ مسرت بخش
 گردید نوشتہ بودند نگران امرے می باشد و نیداند کہ آن چه چیز است و معلوم آن نیست و انداخت
 و ہر چند تگاپو میکند بدست پہنچ نے آید محمد و ماہیہ سعادت ہمین نگرانی است کہ چون غالب
 مے آید از ماسوی تمام میر ماند و بسر حد فنا میرساند آنچه از دست این کس مے آید ہمین است کہ خود را
 محو سازد و از خود نامے و نشانی نگذارد کنہ اورا کہ دریافتہ است ہمہ والہ و حیرانند بہیت
 دوبریان بارگاہ الٰہی ہمیش ازین بے خبر و اندکہ است + شاتگاپوئے میکنید کہ از و چیز
 بدست آید مشکل کار است + عنقا شکار کس نشود و دام باز چین + کایجا ہمیشہ باد بدست
 دام را + غیر از عجز و یاس از ان ذرہ علیا حاصل نیست و جز سوز و گداز امرے نہ بہیت
 عاشقان را نصیب از معشوق + جز خرابی و جان گدازی نیست + بہر حال در کار خود سرگرم باشند
 و از غم نایافت از طلب باز نہ نشینند از ما و شما درین نشاء ہمین طلب مطلوب و ما خلقت الجن

۱۰ این کریمہ در سورہ الذاریات و پارہ قال فما خلکم واقع است ۱۲

وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ يَأْتِ مَوْعِدُ يَوْمِ يُرْجَوُ الْفَاءُ اللَّهُ فَإِنَّ
أَجَلَ اللَّهِ لَا تَأْمُولُ أَرْوَسْتَانِ دُعَاءِ سَلَامَتِي خَاتَمِ سَلَامٍ أَوَّلًا وَآخِرًا

مکتوب ہفتاد و نہم

بملا فیض محمد فتح آبادی در تعبیر و قانع او و تحقیق مقام شرح صدر و قبض بسط بسم الله
الرحمن الرحیم محمد الله علی افضلہ و نصلی علی سیدنا محمد و آلہ مکتوب غفر
نبی از اظہار آلام دوسری و شعر از درد و سوز مجوری بود رسید خوشوقت ساق و دنیا محل
فراق است موطن لقاد و پیش است من کان یرجو لقاء الله فان اجل الله لا یت لقاء
دوستان فی الشریع لقاء است تعالی مصرع طفیل دوست باشد ہر چه باشد، نوشته
بودند درے در حلقہ فجر در مراقبہ میں کہ سینہ مثل دروازہ شدہ است الشرح و نورانیت
عجب ظاہر کردید گویا شخصے میگوید کہ شرح صدر ہمین است و بدین بشارت بشر ساخته غائب
محمد و ما شرح صدر منزلی است بزرگ و رتبہ است عالی بشارت حصول آن مبارک باشد لیکن
این معنی را علامت است در خود آن علامت نیک تا مل باید نمود رسول خدا صلی اللہ تعالی
علیہ و آلہ و سلم فرمود و است النور اذا دخل الصدا انفسہ فقیل هل لذلک علم
فقال التجانی عن دار الغرور و الشاہب لدار القرار این شرح صدر مرتب بر حصول کمالات
ولایت کبری است بطریقہ دین ہنگام از مقام خود عروج نموده بر تخت صدر ارتقا میفرماید و آنجا
تکبر سلطنت پیدا میکند و سیلاب بر ممالک قرب مینماید و آنچه روز دیگر در حلقہ باید و بحر و چشم بہمن
در بیداری و دید کہ دو مائدہ طعام یکے سفید رنگ و ہم سبز رنگ در ہمان مجلس با این قسم دیدہ
بعد از آن معلوم کردید کہ این دو عطیہ است کہ از سرور انبیاء علیہ و علیہم الصلوٰت و

سے تولد من کان الخ برانکہ این آیت واقع است در اول سورہ مکیات از پارہ من خلق ۱۱ علی بن مسعودیہ قال تلا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم فیہ اللہ ان یفرج صدرہ للاسلام فقال ان النور اذا دخل الصدا انفسہ فقیل یا رسول اللہ هل لتلك
علم یعرف بہ قال نعم التجانی من دار الغرور طالا نایہ الی دار الخلود والاستعداد للموت قبل نزولہ رواہ البیهقی ۱۱ مشکوٰۃ

التَّسْلِيَمَاتُ تَوَرَّسِيْدُهُ وَتَحَالُ وَكَرَّ بَيْنَ قِسْمِ عَنَانِ اَمْتِازِ نِيَا فِتْهٍ لِيَسَالِي سِتْ
 اَمِيْدُو اَرَا بَاشْدُ ظَاهِرَا اَنْكَمَالَاتِ مَخْصُوصَهٗ اَوْ عَلَيْنِهٖ وَعَلَى اِلِلِّ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ بِهَرُو وَكَرَّ
 وَاَزْ دَوْلَتِ خَاصَهٗ اَوْلَشْ اَوْ يَابَنْدَكِهٖ وَكَرَّ اَزْ اَقْرَانِ شَمَانِيَا فِتْهٍ سِتْ وَدَرِ وَاَقْعِهٖ سِيَوْمِ كِهٖ اَزْ دِيَوَارِ بَنْدَكِهٖ
 بِاَضْطِرَابِ بَهِتِ مِيَا فِتْنِ جَاعَتِ نَحْمَتِ فِرْدَوْسِ اَمِدِهٖ اَيُّو بَا سَعْدِ اَوْ نَازِ مَشْغُولِ شَدِهٖ مِيُوَانْدَكِهٖ اَزْ عَرُوجِ
 رُو بِنَزْوَلِ اَمِدِهٖ بَاشْدُ وَاَزْ سَكْرُو سَهْلَاكِ بَصُو وَبَنْدَكِي اَمِدِهٖ وَاَزْ وَحْدَتِ بَكْشَرَتِ فِرْدَوْسِ وَاَزْ دَعْوَتِ
 نَصِيْبِيَا فِتْهٍ نَوَاشْتِهٖ بُوْدِيْدَكِهٖ مِيَشِ اَزِيْنِ كَا بَهٗ قَبْضِ مِيَشْدِ وَكَابِهٖ بَسْطِ وَالحَالِ قَبْضِ اَبْجَلِ رِفْعِهٖ سِتْ
 وَتَحْصِيْلِ بَسْطِ سِتْ نِيْدَا نْدَكِهٖ حَالَتِ سَابِقِهٖ كِهٖ مَشْكَلِ بَرِ قَبْضِ وَبَسْطِ بُوْدِيْدِهٖ بُوْدِيْدِهٖ اِيْنِ حَالَتِ كِهٖ بَسْطِ
 غَالِبِ سِتْ مَحْذُومِ قَبْضِ اَكِهٖ مَخْجُو اَمِدِ رُوْمِ اَزْ دَمِنْدِ بَسْطِ اَنْدَكِيْنِ قَبْضِ تَرَقِّي بَخْشِ سِتْ اَمَا اِيْنِ قَبْضِ
 وَبَسْطِ وَكَرَّ سِتْ كِهٖ مَصْطَلَحِ قَوْمِ سِتْ اَهْلِ اَبْتِدَا اَرَا كِهٖ اَرِيَابِ قُلُوْبِ اَنْدِ دَسْتِ مِيْدِهٖ وَاَزْ تَلُوِيْنَاتِ قَلْبِ سِتْ
 كِهٖ كِهٖ اَزْ تَلُوِيْنِ كَزْشْتِهٖ بَتَكِيْنِ بِيُوْسْتِهٖ سِتْ اَزْ قَبْضِ وَبَسْطِ رَسْتِهٖ سِتْ اَنْجِهٖ اَوْرَارُو كِهٖ مِيْدِهٖ بَصُوْرَتِ
 قَبْضِ وَبَسْطِ سِتْ وُمُشَارَكَتِ سَمِي كَا نِ مَنَاسِبِ اَلِ اَوْ خَوْفِ وَرَجَا سِتْ وَكَوْلِيْمَانِ بَيْنِ الْخَوْفِ
 وَالرَّجَاءِ وَالسَّلَامُ عَلَيَّ مِنْ اَتَّبَعَ الْهُدَى +

مکتوب هشتم

بِلا فاضل کابلی تحسین احوال او و تحریض بر علو همت بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بَعْدَ الْحَمْدِ
 وَالصَّلَاةِ وَارْسَالِ التَّجَنُّبَاتِ مِيْرَا نَدِ مَكْتُوبِ مَرْغُوبِ كِهٖ مَتَضَمِّنِ اَشْوَاقِ وَاذْوَاقِ بُوْدِيْدِهٖ مَسْرُوتِ شِشْ
 كِهٖ رُوِيْدِ مَطَالَعِهٖ اَنْ لَذَاتِ مَعْنُوِيْخَشِيْدِ حِيْرَانِ نِيْكِ بَلَنْدِ سِتْ اَنْجِهٖ دَرِ قَيْطِهٖ رُو كِهٖ وَاوَهٗ سِتْ اَزِيْنِ
 شَمَاسَتِ وَنَعْمَتِ سِتْ عَظْمِي شُكْرِ اَنْ بَجَا اَرَنْدَكِيْنِ شُكْرَتِهٖ لَا زِيْدُ نَكْمُ وَاَنْجِهٖ اَزْ قِسْمِ وَقْلَحِ دَمَنَامِ
 سِتْ اَمِ نِيْكِ سِتْ كِهٖ بَشَارَتِ سِتْ سَا لَكَانِ اَمْرُو رَشُوْرُو دِهْمُو اِيْنِ قِسْمِ اَمُوْرُو اَحْوَالِ رُوِيْدِهٖ
 لِيَكْنِ دَرِ اَبْتِدَا اِيْنِهْمُو فَاِرْدَاتِ وِهْرُو رُو زِيْمِي تُو اَزْ فَوَا دَرَاتِ سِتْ اَمِيْتِ هِرُوْمِ اَزِيْنِ بَاغِ بَرِ
 مِيْرَسِدِهٖ تَا زِهٖ تَرَا زِهٖ تَرَسِ مِيْرَسِدِهٖ دَرِ كَارِ خُوْدِ سَرُگَرَمِ بَاشْدُ وَهْمَتِ رَا بَلَنْدِ سَا زَنْدِ وَطَالِبِ

احییت ذات بوند از صفت بذلت گرایند و از ذروه محضین اغزیاند و در ادای اعمال صوریه
سرگرم باشند که سبب ترقیات معنویه اند و موجب رفع درجات اخرویة درین خدمت قلیل تو شمر
سفر بعید را مهیا سازند و سرانجام بر رخ صغری و کبری را آماده کنند و لَتَنْظُرُ نَفْسٌ مَّا
قَدِّمَتْ لِغَدٍ دُوسَتِ زَادِ عَاسِلَیْ اِیْمَانٍ یَا دَارُ الدِّیْنِ وَ السَّلَامِ عَلَیْکُمْ وَ عَلَی سَائِرِ مَنْ لَتَبِعَ الْهَدَیْ

مکتوب هشتم دوم

بشیخ امان الله پیر شیخ حمید بنگالی در احوال بعضی یاران مناقب فضائل و صله منوره حضرت
پیر و ستیکر قدسنا الله و بیحانه بستره بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ حَایِدًا لِلّٰهِ الْعَظِیْمِ وَ
مُصَلِّیًّا عَلَی دُوسَلِهِ الْکَرِیْمِ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی بِدَرَجَاتِ کَمَالِ وَاِکْمَالِ شَاوَاذِ حَیْثُ کَرَامِی کَرَامِی وَ زَیْنِ
سکین نموده بودند رسید سترت بخش گردید باید که همی برین سوال از احوال ظاهر و باطن بگذاشته
باشند که سبب توجه غایبانه است اظهار شوق ملاقات نموده بودند ازین جانب دوستان را
نیز مشتاق دانند بلکه حدیث نفیس وَاَنَا اِلَیْهِمْ لَا شَدُّ شَوْقًا بِرِخْوَانِ فَضَائِلِ پناه میر محمد
عارف و شیخ عبدالمقصد و یاران دیگر چند روز اینجا تشریف داشتند و منازل فقر را منور
ساختند و از فیوض بزرگات دوضه منوره حضرت پیر و ستیکر قدسنا الله و بیحانه بستره العزیز
مستفید و بهره مند گردیدند و ایمانی بکلمات این مکان فیج الشان حاصل نمودند بجز امر و جزم
امید طالبان حق جل و علا باین فرار بر انوار دوضه است و افاضه علوم و اسرار درین دیار باین
سرزمین آویخته و بقیه سرزمین هر چند بصوت از هند است لیکن روضه جنت است و در کعبه
ولایت بلکه رشک لایت است از ولایت سه گانه در اینجا نشانه است و کلمات نبوت و وراثت
دران موطن جلوه گریست اسرار خلقت و محبت درین مقام هویدا است و انوار کعبه حصار درین
زمین پیدا خمیر طینت او از خاک مدینه است تا کجا لطائف این بقعه را بیان نماید و نفاست آنرا

له در سورة حشر از پاره قدس سمع الله و اقم است

مکتوبات مصوبہ

والسلام والاکرام

ہوید سازو کہ بر طالبانِ اولی بعمارِ محقق نیست و بر چشمِ دور بین پوشید نہ آنجا آن گوهر
بدست مآید کہ جامے دیگر کیاب است و فوائدِ بسیار آن در جهان ممتاز است گر شنو
قصہ این بوستان + مگر شود طائفِ ہندوستان + ہر جانور و برکت و رشد و ہدایت
ہمہ ماخوذ و استفادہ از انوارِ یثرب بطحا است ذادہما اللہ سبحانہ عزا و شرفا و آفاض علینا
مین اشرارہما کرما و لطفاد و کستار از بدعائے خیر یاد آرند و این درویش دلریش را از
توجہ غائبانہ فارغ ندانند و التَّسْلَامُ اَوَّلًا وَاخِرًا +

مکتوب ہشتمادوم

بیمو بیگ کولابی و بیانِ سلطانِ ذکر و حصولِ عدیت و معاملہ کہ فوقِ آنست و ترغیبِ نفعی
مراداتِ ربِّیم اللہ الرحمن الرحیم بَعْدَ الْحَمْدِ وَالصَّلَاةِ وَتَبْلِیغِ التَّعْلِیْمِ میرساند کہ
کہ از را و محبت فرستادہ بودند رسید خوشوقت ساخت آنچه از احوال خود نوشتہ بودند نیک
ہنگامِ ذکر کہ تمام اعضاءِ جبش آیند از سلطانِ ذکر است و در حلقہ سکوت کہ از خود اثرے نمی بیند
و خود را عدم محض می یابند یعنی از فناست یا مقدمہ فناست عزیزے گفتہ است اشتہایِ عدما
لَا اَعُوذُ اَبَدًا عَدَمِ می خواہم کہ ہرگز بخود عود نکنم و کار خود سرگرم باشند و طالبِ ترقی بودند و از
ذکر بخور آیند و از عدم بفنائے حقیقی گرایند تا بمعرفتِ راہ یابند و از ظنِ باطل بوصولِ پویند چندان
تکرارِ کلمہ نفعی اثبات کنند کہ تمام از مرادات خود برآیند و بمراد حق جل و علا قائم باشند
اگر مراد تو اے دوست نامرادی است + مراد خویش در بار من نخواہم خواست + دیگر عددی کہ
اخوی حاجی محمد عاشور بشما نوشتہ اند بر طبقِ آن عمل نمایند و از جانبِ ما بطریقِ سعادت بانہا
طریقہ بگویند بشرطِ استقامت بر جاوہ شریعتِ علیہ و سنتِ سنیہ و رسومِ بر محبت
شیوخ و التَّسْلَامُ اَوَّلًا وَاخِرًا

۱۲۹ یعنی کہ کہ اشرف بقلعہ طوبی ہندوستان کند ۱۲۹ طواف کتبہ و گرداگرد کند ۱۲۹

مکتوب هشتاد و سوم

خواجہ بادشاہ بلخی در بیوفائی اہل دنیا و ترغیب بر تعمیر اوقات بسم اللہ الرحمن الرحیم
 بحد الحمد والصلوة وان سال النجیات میرساند صحیفہ شریفہ کہ نامزد این مسکین نموده
 و دندرسید سرت بخش گردید حمد اللہ بسبحانہ کہ بعافیت اند و از یاد فقر فارغ نہ گزیدند
 زیاران اظہار نموده بودند حمد و اہل دنیا بہ بیوفائی معروف اند بر آشنائی شان اہتمام نیست
 ہمہ را از حق جمل و علایب بدست و ظہور تقدیر و ارادہ او تعالی تصور باید نمود ہر چه بدست آمدہ
 است شکر آن بجا آند و امید و از زیادتی بوندگاری شکر نمہ لازید تکم و شفقت آثار آدمی
 را برائے عیش و تنعم نیا فریدہ اند و جمع مال از وی خواستہ اند مقصود از آفرینش او ادا وظایف
 بندگی است کمرہمت را در خدمت مولائے حقیقی چست بر بندند و اوقات را بذکر و فکر معمور
 دانند تا در پیک از معرفت در باطن بکشاید و سعادت ابدی و ملک سرمدی بدست آید و
 بدوینہ خراط القناد دولت صوی و منوی محصل باد

مکتوب ہشتاد و چہارم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بشید محمد بیگ بلخی در ترغیب طاعت و تحصیل نستی بسم اللہ الرحمن الرحیم اللہ تعالی
 بر جاوہ شریعت غراؤنت مصطفیٰ علیہ و علی آلہ الصلوٰات والبرکات العلیہ السلام
 کرامت فرماید مکتوب در غوب سید سرت بخش گردید حمد اللہ بسبحانہ کہ از مطالبہ بادشاہی
 نجات حاصل گردید امید و ارباشند کہ از قرض ہم غلصی شود اللہم اکفنی بحلالک عن حرامک
 و اغنی فی فضلیک عن سواک این دعا را بہت خلاصی از قرض اکثر اوقات بتصریح بخوانند
 باشند خلاصاوقات را بذکر و فکر معمور دارند و بطاعات و عبادات راغب بوند و بیداری اخیر را

سہ واقع است در سورہ مبارکیم از پارہ ۱ و ۲ و ۳ و ۴ و ۵ و ۶ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ و ۱۷ و ۱۸ و ۱۹ و ۲۰ و ۲۱ و ۲۲ و ۲۳ و ۲۴ و ۲۵ و ۲۶ و ۲۷ و ۲۸ و ۲۹ و ۳۰ و ۳۱ و ۳۲ و ۳۳ و ۳۴ و ۳۵ و ۳۶ و ۳۷ و ۳۸ و ۳۹ و ۴۰ و ۴۱ و ۴۲ و ۴۳ و ۴۴ و ۴۵ و ۴۶ و ۴۷ و ۴۸ و ۴۹ و ۵۰ و ۵۱ و ۵۲ و ۵۳ و ۵۴ و ۵۵ و ۵۶ و ۵۷ و ۵۸ و ۵۹ و ۶۰ و ۶۱ و ۶۲ و ۶۳ و ۶۴ و ۶۵ و ۶۶ و ۶۷ و ۶۸ و ۶۹ و ۷۰ و ۷۱ و ۷۲ و ۷۳ و ۷۴ و ۷۵ و ۷۶ و ۷۷ و ۷۸ و ۷۹ و ۸۰ و ۸۱ و ۸۲ و ۸۳ و ۸۴ و ۸۵ و ۸۶ و ۸۷ و ۸۸ و ۸۹ و ۹۰ و ۹۱ و ۹۲ و ۹۳ و ۹۴ و ۹۵ و ۹۶ و ۹۷ و ۹۸ و ۹۹ و ۱۰۰ و ۱۰۱ و ۱۰۲ و ۱۰۳ و ۱۰۴ و ۱۰۵ و ۱۰۶ و ۱۰۷ و ۱۰۸ و ۱۰۹ و ۱۱۰ و ۱۱۱ و ۱۱۲ و ۱۱۳ و ۱۱۴ و ۱۱۵ و ۱۱۶ و ۱۱۷ و ۱۱۸ و ۱۱۹ و ۱۲۰ و ۱۲۱ و ۱۲۲ و ۱۲۳ و ۱۲۴ و ۱۲۵ و ۱۲۶ و ۱۲۷ و ۱۲۸ و ۱۲۹ و ۱۳۰ و ۱۳۱ و ۱۳۲ و ۱۳۳ و ۱۳۴ و ۱۳۵ و ۱۳۶ و ۱۳۷ و ۱۳۸ و ۱۳۹ و ۱۴۰ و ۱۴۱ و ۱۴۲ و ۱۴۳ و ۱۴۴ و ۱۴۵ و ۱۴۶ و ۱۴۷ و ۱۴۸ و ۱۴۹ و ۱۵۰ و ۱۵۱ و ۱۵۲ و ۱۵۳ و ۱۵۴ و ۱۵۵ و ۱۵۶ و ۱۵۷ و ۱۵۸ و ۱۵۹ و ۱۶۰ و ۱۶۱ و ۱۶۲ و ۱۶۳ و ۱۶۴ و ۱۶۵ و ۱۶۶ و ۱۶۷ و ۱۶۸ و ۱۶۹ و ۱۷۰ و ۱۷۱ و ۱۷۲ و ۱۷۳ و ۱۷۴ و ۱۷۵ و ۱۷۶ و ۱۷۷ و ۱۷۸ و ۱۷۹ و ۱۸۰ و ۱۸۱ و ۱۸۲ و ۱۸۳ و ۱۸۴ و ۱۸۵ و ۱۸۶ و ۱۸۷ و ۱۸۸ و ۱۸۹ و ۱۹۰ و ۱۹۱ و ۱۹۲ و ۱۹۳ و ۱۹۴ و ۱۹۵ و ۱۹۶ و ۱۹۷ و ۱۹۸ و ۱۹۹ و ۲۰۰ و ۲۰۱ و ۲۰۲ و ۲۰۳ و ۲۰۴ و ۲۰۵ و ۲۰۶ و ۲۰۷ و ۲۰۸ و ۲۰۹ و ۲۱۰ و ۲۱۱ و ۲۱۲ و ۲۱۳ و ۲۱۴ و ۲۱۵ و ۲۱۶ و ۲۱۷ و ۲۱۸ و ۲۱۹ و ۲۲۰ و ۲۲۱ و ۲۲۲ و ۲۲۳ و ۲۲۴ و ۲۲۵ و ۲۲۶ و ۲۲۷ و ۲۲۸ و ۲۲۹ و ۲۳۰ و ۲۳۱ و ۲۳۲ و ۲۳۳ و ۲۳۴ و ۲۳۵ و ۲۳۶ و ۲۳۷ و ۲۳۸ و ۲۳۹ و ۲۴۰ و ۲۴۱ و ۲۴۲ و ۲۴۳ و ۲۴۴ و ۲۴۵ و ۲۴۶ و ۲۴۷ و ۲۴۸ و ۲۴۹ و ۲۵۰ و ۲۵۱ و ۲۵۲ و ۲۵۳ و ۲۵۴ و ۲۵۵ و ۲۵۶ و ۲۵۷ و ۲۵۸ و ۲۵۹ و ۲۶۰ و ۲۶۱ و ۲۶۲ و ۲۶۳ و ۲۶۴ و ۲۶۵ و ۲۶۶ و ۲۶۷ و ۲۶۸ و ۲۶۹ و ۲۷۰ و ۲۷۱ و ۲۷۲ و ۲۷۳ و ۲۷۴ و ۲۷۵ و ۲۷۶ و ۲۷۷ و ۲۷۸ و ۲۷۹ و ۲۸۰ و ۲۸۱ و ۲۸۲ و ۲۸۳ و ۲۸۴ و ۲۸۵ و ۲۸۶ و ۲۸۷ و ۲۸۸ و ۲۸۹ و ۲۹۰ و ۲۹۱ و ۲۹۲ و ۲۹۳ و ۲۹۴ و ۲۹۵ و ۲۹۶ و ۲۹۷ و ۲۹۸ و ۲۹۹ و ۳۰۰ و ۳۰۱ و ۳۰۲ و ۳۰۳ و ۳۰۴ و ۳۰۵ و ۳۰۶ و ۳۰۷ و ۳۰۸ و ۳۰۹ و ۳۱۰ و ۳۱۱ و ۳۱۲ و ۳۱۳ و ۳۱۴ و ۳۱۵ و ۳۱۶ و ۳۱۷ و ۳۱۸ و ۳۱۹ و ۳۲۰ و ۳۲۱ و ۳۲۲ و ۳۲۳ و ۳۲۴ و ۳۲۵ و ۳۲۶ و ۳۲۷ و ۳۲۸ و ۳۲۹ و ۳۳۰ و ۳۳۱ و ۳۳۲ و ۳۳۳ و ۳۳۴ و ۳۳۵ و ۳۳۶ و ۳۳۷ و ۳۳۸ و ۳۳۹ و ۳۴۰ و ۳۴۱ و ۳۴۲ و ۳۴۳ و ۳۴۴ و ۳۴۵ و ۳۴۶ و ۳۴۷ و ۳۴۸ و ۳۴۹ و ۳۵۰ و ۳۵۱ و ۳۵۲ و ۳۵۳ و ۳۵۴ و ۳۵۵ و ۳۵۶ و ۳۵۷ و ۳۵۸ و ۳۵۹ و ۳۶۰ و ۳۶۱ و ۳۶۲ و ۳۶۳ و ۳۶۴ و ۳۶۵ و ۳۶۶ و ۳۶۷ و ۳۶۸ و ۳۶۹ و ۳۷۰ و ۳۷۱ و ۳۷۲ و ۳۷۳ و ۳۷۴ و ۳۷۵ و ۳۷۶ و ۳۷۷ و ۳۷۸ و ۳۷۹ و ۳۸۰ و ۳۸۱ و ۳۸۲ و ۳۸۳ و ۳۸۴ و ۳۸۵ و ۳۸۶ و ۳۸۷ و ۳۸۸ و ۳۸۹ و ۳۹۰ و ۳۹۱ و ۳۹۲ و ۳۹۳ و ۳۹۴ و ۳۹۵ و ۳۹۶ و ۳۹۷ و ۳۹۸ و ۳۹۹ و ۴۰۰ و ۴۰۱ و ۴۰۲ و ۴۰۳ و ۴۰۴ و ۴۰۵ و ۴۰۶ و ۴۰۷ و ۴۰۸ و ۴۰۹ و ۴۱۰ و ۴۱۱ و ۴۱۲ و ۴۱۳ و ۴۱۴ و ۴۱۵ و ۴۱۶ و ۴۱۷ و ۴۱۸ و ۴۱۹ و ۴۲۰ و ۴۲۱ و ۴۲۲ و ۴۲۳ و ۴۲۴ و ۴۲۵ و ۴۲۶ و ۴۲۷ و ۴۲۸ و ۴۲۹ و ۴۳۰ و ۴۳۱ و ۴۳۲ و ۴۳۳ و ۴۳۴ و ۴۳۵ و ۴۳۶ و ۴۳۷ و ۴۳۸ و ۴۳۹ و ۴۴۰ و ۴۴۱ و ۴۴۲ و ۴۴۳ و ۴۴۴ و ۴۴۵ و ۴۴۶ و ۴۴۷ و ۴۴۸ و ۴۴۹ و ۴۵۰ و ۴۵۱ و ۴۵۲ و ۴۵۳ و ۴۵۴ و ۴۵۵ و ۴۵۶ و ۴۵۷ و ۴۵۸ و ۴۵۹ و ۴۶۰ و ۴۶۱ و ۴۶۲ و ۴۶۳ و ۴۶۴ و ۴۶۵ و ۴۶۶ و ۴۶۷ و ۴۶۸ و ۴۶۹ و ۴۷۰ و ۴۷۱ و ۴۷۲ و ۴۷۳ و ۴۷۴ و ۴۷۵ و ۴۷۶ و ۴۷۷ و ۴۷۸ و ۴۷۹ و ۴۸۰ و ۴۸۱ و ۴۸۲ و ۴۸۳ و ۴۸۴ و ۴۸۵ و ۴۸۶ و ۴۸۷ و ۴۸۸ و ۴۸۹ و ۴۹۰ و ۴۹۱ و ۴۹۲ و ۴۹۳ و ۴۹۴ و ۴۹۵ و ۴۹۶ و ۴۹۷ و ۴۹۸ و ۴۹۹ و ۵۰۰ و ۵۰۱ و ۵۰۲ و ۵۰۳ و ۵۰۴ و ۵۰۵ و ۵۰۶ و ۵۰۷ و ۵۰۸ و ۵۰۹ و ۵۱۰ و ۵۱۱ و ۵۱۲ و ۵۱۳ و ۵۱۴ و ۵۱۵ و ۵۱۶ و ۵۱۷ و ۵۱۸ و ۵۱۹ و ۵۲۰ و ۵۲۱ و ۵۲۲ و ۵۲۳ و ۵۲۴ و ۵۲۵ و ۵۲۶ و ۵۲۷ و ۵۲۸ و ۵۲۹ و ۵۳۰ و ۵۳۱ و ۵۳۲ و ۵۳۳ و ۵۳۴ و ۵۳۵ و ۵۳۶ و ۵۳۷ و ۵۳۸ و ۵۳۹ و ۵۴۰ و ۵۴۱ و ۵۴۲ و ۵۴۳ و ۵۴۴ و ۵۴۵ و ۵۴۶ و ۵۴۷ و ۵۴۸ و ۵۴۹ و ۵۵۰ و ۵۵۱ و ۵۵۲ و ۵۵۳ و ۵۵۴ و ۵۵۵ و ۵۵۶ و ۵۵۷ و ۵۵۸ و ۵۵۹ و ۵۶۰ و ۵۶۱ و ۵۶۲ و ۵۶۳ و ۵۶۴ و ۵۶۵ و ۵۶۶ و ۵۶۷ و ۵۶۸ و ۵۶۹ و ۵۷۰ و ۵۷۱ و ۵۷۲ و ۵۷۳ و ۵۷۴ و ۵۷۵ و ۵۷۶ و ۵۷۷ و ۵۷۸ و ۵۷۹ و ۵۸۰ و ۵۸۱ و ۵۸۲ و ۵۸۳ و ۵۸۴ و ۵۸۵ و ۵۸۶ و ۵۸۷ و ۵۸۸ و ۵۸۹ و ۵۹۰ و ۵۹۱ و ۵۹۲ و ۵۹۳ و ۵۹۴ و ۵۹۵ و ۵۹۶ و ۵۹۷ و ۵۹۸ و ۵۹۹ و ۶۰۰ و ۶۰۱ و ۶۰۲ و ۶۰۳ و ۶۰۴ و ۶۰۵ و ۶۰۶ و ۶۰۷ و ۶۰۸ و ۶۰۹ و ۶۱۰ و ۶۱۱ و ۶۱۲ و ۶۱۳ و ۶۱۴ و ۶۱۵ و ۶۱۶ و ۶۱۷ و ۶۱۸ و ۶۱۹ و ۶۲۰ و ۶۲۱ و ۶۲۲ و ۶۲۳ و ۶۲۴ و ۶۲۵ و ۶۲۶ و ۶۲۷ و ۶۲۸ و ۶۲۹ و ۶۳۰ و ۶۳۱ و ۶۳۲ و ۶۳۳ و ۶۳۴ و ۶۳۵ و ۶۳۶ و ۶۳۷ و ۶۳۸ و ۶۳۹ و ۶۴۰ و ۶۴۱ و ۶۴۲ و ۶۴۳ و ۶۴۴ و ۶۴۵ و ۶۴۶ و ۶۴۷ و ۶۴۸ و ۶۴۹ و ۶۵۰ و ۶۵۱ و ۶۵۲ و ۶۵۳ و ۶۵۴ و ۶۵۵ و ۶۵۶ و ۶۵۷ و ۶۵۸ و ۶۵۹ و ۶۶۰ و ۶۶۱ و ۶۶۲ و ۶۶۳ و ۶۶۴ و ۶۶۵ و ۶۶۶ و ۶۶۷ و ۶۶۸ و ۶۶۹ و ۶۷۰ و ۶۷۱ و ۶۷۲ و ۶۷۳ و ۶۷۴ و ۶۷۵ و ۶۷۶ و ۶۷۷ و ۶۷۸ و ۶۷۹ و ۶۸۰ و ۶۸۱ و ۶۸۲ و ۶۸۳ و ۶۸۴ و ۶۸۵ و ۶۸۶ و ۶۸۷ و ۶۸۸ و ۶۸۹ و ۶۹۰ و ۶۹۱ و ۶۹۲ و ۶۹۳ و ۶۹۴ و ۶۹۵ و ۶۹۶ و ۶۹۷ و ۶۹۸ و ۶۹۹ و ۷۰۰ و ۷۰۱ و ۷۰۲ و ۷۰۳ و ۷۰۴ و ۷۰۵ و ۷۰۶ و ۷۰۷ و ۷۰۸ و ۷۰۹ و ۷۱۰ و ۷۱۱ و ۷۱۲ و ۷۱۳ و ۷۱۴ و ۷۱۵ و ۷۱۶ و ۷۱۷ و ۷۱۸ و ۷۱۹ و ۷۲۰ و ۷۲۱ و ۷۲۲ و ۷۲۳ و ۷۲۴ و ۷۲۵ و ۷۲۶ و ۷۲۷ و ۷۲۸ و ۷۲۹ و ۷۳۰ و ۷۳۱ و ۷۳۲ و ۷۳۳ و ۷۳۴ و ۷۳۵ و ۷۳۶ و ۷۳۷ و ۷۳۸ و ۷۳۹ و ۷۴۰ و ۷۴۱ و ۷۴۲ و ۷۴۳ و ۷۴۴ و ۷۴۵ و ۷۴۶ و ۷۴۷ و ۷۴۸ و ۷۴۹ و ۷۵۰ و ۷۵۱ و ۷۵۲ و ۷۵۳ و ۷۵۴ و ۷۵۵ و ۷۵۶ و ۷۵۷ و ۷۵۸ و ۷۵۹ و ۷۶۰ و ۷۶۱ و ۷۶۲ و ۷۶۳ و ۷۶۴ و ۷۶۵ و ۷۶۶ و ۷۶۷ و ۷۶۸ و ۷۶۹ و ۷۷۰ و ۷۷۱ و ۷۷۲ و ۷۷۳ و ۷۷۴ و ۷۷۵ و ۷۷۶ و ۷۷۷ و ۷۷۸ و ۷۷۹ و ۷۸۰ و ۷۸۱ و ۷۸۲ و ۷۸۳ و ۷۸۴ و ۷۸۵ و ۷۸۶ و ۷۸۷ و ۷۸۸ و ۷۸۹ و ۷۹۰ و ۷۹۱ و ۷۹۲ و ۷۹۳ و ۷۹۴ و ۷۹۵ و ۷۹۶ و ۷۹۷ و ۷۹۸ و ۷۹۹ و ۸۰۰ و ۸۰۱ و ۸۰۲ و ۸۰۳ و ۸۰۴ و ۸۰۵ و ۸۰۶ و ۸۰۷ و ۸۰۸ و ۸۰۹ و ۸۱۰ و ۸۱۱ و ۸۱۲ و ۸۱۳ و ۸۱۴ و ۸۱۵ و ۸۱۶ و ۸۱۷ و ۸۱۸ و ۸۱۹ و ۸۲۰ و ۸۲۱ و ۸۲۲ و ۸۲۳ و ۸۲۴ و ۸۲۵ و ۸۲۶ و ۸۲۷ و ۸۲۸ و ۸۲۹ و ۸۳۰ و ۸۳۱ و ۸۳۲ و ۸۳۳ و ۸۳۴ و ۸۳۵ و ۸۳۶ و ۸۳۷ و ۸۳۸ و ۸۳۹ و ۸۴۰ و ۸۴۱ و ۸۴۲ و ۸۴۳ و ۸۴۴ و ۸۴۵ و ۸۴۶ و ۸۴۷ و ۸۴۸ و ۸۴۹ و ۸۵۰ و ۸۵۱ و ۸۵۲ و ۸۵۳ و ۸۵۴ و ۸۵۵ و ۸۵۶ و ۸۵۷ و ۸۵۸ و ۸۵۹ و ۸۶۰ و ۸۶۱ و ۸۶۲ و ۸۶۳ و ۸۶۴ و ۸۶۵ و ۸۶۶ و ۸۶۷ و ۸۶۸ و ۸۶۹ و ۸۷۰ و ۸۷۱ و ۸۷۲ و ۸۷۳ و ۸۷۴ و ۸۷۵ و ۸۷۶ و ۸۷۷ و ۸۷۸ و ۸۷۹ و ۸۸۰ و ۸۸۱ و ۸۸۲ و ۸۸۳ و ۸۸۴ و ۸۸۵ و ۸۸۶ و ۸۸۷ و ۸۸۸ و ۸۸۹ و ۸۹۰ و ۸۹۱ و ۸۹۲ و ۸۹۳ و ۸۹۴ و ۸۹۵ و ۸۹۶ و ۸۹۷ و ۸۹۸ و ۸۹۹ و ۹۰۰ و ۹۰۱ و ۹۰۲ و ۹۰۳ و ۹۰۴ و ۹۰۵ و ۹۰۶ و ۹۰۷ و ۹۰۸ و ۹۰۹ و ۹۱۰ و ۹۱۱ و ۹۱۲ و ۹۱۳ و ۹۱۴ و ۹۱۵ و ۹۱۶ و ۹۱۷ و ۹۱۸ و ۹۱۹ و ۹۲۰ و ۹۲۱ و ۹۲۲ و ۹۲۳ و ۹۲۴ و ۹۲۵ و ۹۲۶ و ۹۲۷ و ۹۲۸ و ۹۲۹ و ۹۳۰ و ۹۳۱ و ۹۳۲ و ۹۳۳ و ۹۳۴ و ۹۳۵ و ۹۳۶ و ۹۳۷ و ۹۳۸ و ۹۳۹ و ۹۴۰ و ۹۴۱ و ۹۴۲ و ۹۴۳ و ۹۴۴ و ۹۴۵ و ۹۴۶ و ۹۴۷ و ۹۴۸ و ۹۴۹ و ۹۵۰ و ۹۵۱ و ۹۵۲ و ۹۵۳ و ۹۵۴ و ۹۵۵ و ۹۵۶ و ۹۵۷ و ۹۵۸ و ۹۵۹ و ۹۶۰ و ۹۶۱ و ۹۶۲ و ۹۶۳ و ۹۶۴ و ۹۶۵ و ۹۶۶ و ۹۶۷ و ۹۶۸ و ۹۶۹ و ۹۷۰ و ۹۷۱ و ۹۷۲ و ۹۷۳ و ۹۷۴ و ۹۷۵ و ۹۷۶ و ۹۷۷ و ۹۷۸ و ۹۷۹ و ۹۸۰ و ۹۸۱ و ۹۸۲ و ۹۸۳ و ۹۸۴ و ۹۸۵ و ۹۸۶ و ۹۸۷ و ۹۸۸ و ۹۸۹ و ۹۹۰ و ۹۹۱ و ۹۹۲ و ۹۹۳ و ۹۹۴ و ۹۹۵ و ۹۹۶ و ۹۹۷ و ۹۹۸ و ۹۹۹ و ۱۰۰۰

از عزائم امور فهمید و بتکرار کلمه طیبه نفی مرادات و مقاصد خود کنند تا در ساحت سینه هیچ مراد و مقصود غیر از حق جل و علا نماند و در نفی وجود بشریت کوشند و سلب مناسبات از خود نمایند تا بعد صرف ملحق گردند و بقول آنم متحقق شوند مصراع این کار دولت است کنون تا کرادند

مکتوب هشتمادویم

وَالسَّلَامُ

بمیرزا محمد زمان پسر رعایت خان در آنکه تفرقات صوریه موجب ترقیات معنویه است بسم الله الرحمن الرحیم الله تعالی از برقیته ماسوله خویش محرز گرداند صحیفه شریفه که بدست برادر گرامی شیخ نور محمد فرستاده بودند رسید مسرت بخش خاطر گردید محمد و احادیث و تفرقات دنیوی سبب ترقیات و عروجیات اخروی است تنزیل ظاهر ترقی بخش بطن است و پرموگی صورت و سیله طراوت معنوی است از اهل معنی باشند و از قشر بلبل آیند و از لفظ بلبل گرانند خوش گفت شمع قوسه ز وجود خویش فانی + رفته ز حروف در معانی + چون سعاد آدمی دیاد حق است جل و علا و به سعادت و غفلت بذر و فکر راغب بوند و کرمیت را در خد مولای حقیقی جل و عظمت چست بر بند و شبهه های تیار را بگریه و استغفار روشن دارند و چندان مداومت بند کر نمایند که ذکر و حضور بلکه دل شود و انقطاع تام از مایوسی حاصل آید و تعلق علمی و محیی او از مایه جدا گشته شود

مکتوب هشتمادویم

بمیرزا محمد رضا پسر رعایت خان در ترغیب به محبت شیخ و اشارت دینی یاد کرد و یاد داشت بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله و السلام علی عباد الله الذین اصطفی میت هر چه جز ذکر خداست حسن است مگر شکر خوردن بود جان کنان است + محمد و ما گرفتاری ما دون حق جل و علا از آفتاب امراض قلبیه است فکر از آله آن از ایمم مهام است مصراع در خانه اگر کس است

حرف بس است و ازالہ این مرض شدیدین بہت سیر و استہ بذکر کثرت و سوج نام
 بہت پیردین راہ نیز ناگزیر است گفتہ اند فنا فی الشیخ مقدمہ فنا فی اللہ است بہت
 ن روئے کہ چشم شست لؤل مرچود تو پیر شست اول بذکر کثرت پیر و از ند و بدوام حضور بوصف
 سنی موصوف بوند از جانب حق سبحانہ فیض دائمی است برین کس کہ اگر یک ساعت آن فیض
 قطع شود اثرے ازوے مانند پس برین کس ہم ناگزیر است کہ از ہمہ رو تافہ بدوام ذکر توجہ آن
 باب قدس گرد و آیین معنی در ابتدا بتکلف است و از ایاد کرد گویند و بمرور و مرور ذکر و حضور ملک و
 صفت لازمہ دل میگرد و چنانکہ سمع صفت سائتہ کہ بنفی ہم منتفی نشود و آیین حالت یادہ گویند

وَالسَّلَامُ أَوَّلًا وَآخِرًا

مکتوب ہشتاد و ہفتم

رعایت خان در رضا بقصدا و ارجاع حوادث بارادہ ازلی او سبحانہ یقیناً فقال بِسْمِ اللَّهِ
 الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ بَعْدَ الْحَمْدِ وَالصَّلَاةِ وَارْسِلِ الْحَيَّاتِ مِير ساند احوال و اوضاع فقرائے اینچہ و
 ستوجب حمدت الْمُسْتَوَّلُ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى سَلَامَتُكُمْ وَعَافِيَتُكُمْ وَأَسْقَامَتُكُمْ عَلَى جَلَدَةِ
 الشَّرِيعَةِ الْعَلِيَّةِ وَالْتِمَنَةِ السَّيِّئَةِ الْمُصْطَفَوِيَّةِ عَلَى صَاحِبِهَا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَالْحَيَّةِ
 وَتَرْقِي دَرَجَاتِكُمْ الصُّورِيَّةِ وَالْمَعْنَوِيَّةِ صَحِيفَةُ گرامی مُشْرِفِ ساخت آنچہ از در و سخن و آلام
 کہ بزبانی برابر دینی شیخ نور محمد حوالہ فرمودہ بودید ہمہ واضح گردید و سبب تامل اجبہ گشت اشفاق
 پناہ ہرچہ بر بندہ میرسد ہمہ بقدر و ارادہ ازلی است کریمہ مَا أَصَابَ مِنْ مُصِيبَةٍ فِي الْأَرْضِ
 لَا فِي أَنْفُسِكُمْ إِلَّا فِي كِتَابٍ مِنْ قَبْلِ أَنْ نَبْرَأَهَا دَال برین معنی است غیر از رضا و تسلیم حار
 و گزیر نیست بلکہ چون فعل محبوب است محب میباید کہ از ان لذت گیرد و کشادہ پیشانی پیش آید
 و درین ضمن مہر صمد الطاف و عنایات او بود تعالی فقیر را از دُعا و توجہ فارغ ندانند و از آنچہ
 لوازم دوستی است بیکار تصور نفرایند منتظر کشائش کار باشند و از رحمت رحیم کار ساز امید

لہ جانکہ این کریمہ واقع است در سورہ حدید از پارہ قال فما ظنکم (۲۴) ۱۲

ہوں اور اوقات راہز کرو فکر معمو دارند و توشہ گور و قیامت را آمادہ سازند و ہر ساعت کہ میگذرد
 عمری در کمی می آید و اجل مستحق نزدیک میشود و درین فرصت یسیر نزد کرکشی را باید پرداخت و ہوا
 حقیقی را جلالت عظمیٰ باید راضی ساخت و معرفت او باید حاصل نمود کہ مطلوب دین نشاء
 فانیہ است در قیہ شریفہ مندرج بود از رفتار فلک و اثر گون نامہ بخار شفقت آثار خالق
 خیر و شر بواسطہ حق تعالی است و ہمہ حوادث بقضا و قدر است سبحانہ فلک غیر فلک را
 در اینجا دخل نیست مذہب حکماست کہ حوادث یومی را بعقل فاعل کہ آنرا عقل فلک نامید میگویند
 منسوب میسازند و اہل اسلام بعقل فاعل قائل نیستند و تفصیل قائلان آن میکنند فلک کہ بکار خود
 حیران و سرگردان است چہ بود کہ حوادث باو و بعقل او و حرکات او منسوب ہوں و السلام اولاد و اہل

مکتوبات ہشتاد و ہشتم

بملاء طار اللہ سورتی در بیان بعضی درجات سلوک و آنکہ کسب حلال نیست صالحہ و خالص
 بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بَعْدَ الْحَمْدِ وَالصَّلٰوةِ وَتَبْلِیغِ الدَّعَوَاتِ مِیْرَانِ کتاہتہائے
 شتابتہا کہ یکدیگر رسیدہ مسترت بخش گردیدہ بعافیت باشند و بر جادہ شریعت علیہ
 سنت سننہ مستقیم ہوں از کثرت بوحث آیند و از فرق جمیع و از جمیع الجمع گرایند و از
 ظل باطل شتابند و از صفت بصوصف روند طالیان از ظل باطل میرسند و شتابان از
 کلام بیگم کہ میرسند اندر سخن دوست نہان خواہم گشتن + تا برب او بوسہ زخم چو نش
 بخواند + افسوس است کہ با وجود این ہمہ طرق موصلا و راہہائے کشادہ این کس محبوب بود
 و مجبور باشد و از دولت قرب و معرفت دور و در غور بود و در جہان شاہدے و مافایع
 در قبح جرحہ و ماہوشیار + نوشته ہوں کہ بہت بے استقلال عیال بکتابت قرآن مجید اشتغال
 دارد و داعیہ آنست کہ دست از ہمہ تعلقات افشانند و این انفس محدودہ را بند صرف نمایند
 فطر حکمت بخند و مانفقا عیال از واجبات است فکر آن ہم ناگزیر است کسب حلال ہم کنند

باقی اوقات بزرگوں و فکر پردازند بلکہ این کسب ہم باین نیت صالحہ و خیر ذکر میشود قاضی جعفر و
 دیار دیگر کہ طلب طریقہ مینمایند طریقہ باین ہر سہ عزیز بگویند و توجہ دہند و نصیحت کنند اگر شیخ
 نور محمد باین ہر سہ عزیز طریقہ بگوید بر قدریکہ کہ آنجا برسد گنجایش دارد و اختیار بدست شہادت
 یا خود طریقہ بگویند یا بشیخ مذکور رجوع کنند شجرائے کہ نوشتہ میفرستند میرسانند
 و بکار میروند والسلام علیکم وعلیٰ سائر من اتبع الہدای

مکتوب ہشتاد و نہم

بیکے از نساہ صالجات کہ از اہل حقوق و رضای و تعبیر افعہ او یسبحم اللہ الرحمن الرحیم
 خدمت عفت پناہ عصمت دستگاہ مشفقہ محترمہ بیکم جو سگمہا اللہ تعالیٰ ازین مسکین
 سلام عافیت انجام خوانند احوال ہمہ حال استوجب حمد فی الجلال است امید کہ آن عقیقہ
 مشفقہ نیز سلامت و جمعیت باشند و بر جاوہ شریعت علیہ و سنت سنیہ مستقیم بوند و از
 صورت بحقیقت آیند و از لفظ بمعنی گرامی خوش گفت شہ توے زوجہ خویش فانی
 رفتہ زحرون در معانی + التفات نامہ گرامی کہ بصحبہ برادر دینی شیخ نور محمد ارسال داشتہ
 بودند مشرف ساخت و سرت بخش گردید حمد اللہ سبحانہ کہ بعافیت اند و از یاد فقر و
 دور افتادہ فارغ نیند امید کہ این دوران کار را ہمہ من موافق شایستہ ضمیر مہر تنویر را میدادہ
 باشند و بدعائے سلامتی خاتمہ یاد میفرمودہ باشند اوقات را بزرگوں و فکر نمودارند بحدیکہ دل را
 انقطاع تمام از مایوسی بحصول انجام و تعلق علمی و جہتی او از ان گسستہ شود و بکار کلہ طیبہ
 نفی وجود بشریت نمایند و سلب مناسبات از خود فرمایند تا بعد ہم صرف ملحق گردند و بفنائے
 حقیقی برسند بیت از دست حجاب تو یقین است شرط ہمہ ہر روان ہمین است +
 از حادثہ سہوائے نگارش رفتہ بود و مضمون پیوست حمد اللہ سبحانہ کہ ایشان با تعلقان
 ازین واقعہ سلامت مانند و بحکیم راگزندے رسید و آنچه در واقعہ دیدہ اید کہ حضرت خواجہ

بزرگ با جمعی از درویشان رسیدند و شایعیت آنکه در قلعه فرنگیان افتاده اند و در وازہ قلعه را
بر شام بر بسته اند گریہ وزاری میکنند حضرت خواجہ فرمودند چرا گریہ میکنی من اتمام تائید را ازین فرنگیان
خلاص کنم و وازہ را کثاوند و گفتند ہر جا کہ خوابید بروید بشارت است بخلاصی از شر اعدا
آفاقی و انفسی چنانچہ از برکت قدم آنحضرت از شر منفیان محفوظ ماندید امید است کہ
ببین انقاس نفس شان از اعدای انفسی نیز خلاصی یابید و بی مزاحمت آنها ترقیات نماید
و بہر اتب قرب و اصل گردید نوشته بودند کہ الحمد للہ کہ از غفلتہائے پیش اند کے روئے
بحضور آمدہ و دو حصہ غفلت رفتہ و یک حصہ ماندہ ہر قدر غفلت کہ زائل شدہ است و حضوری
روئے وادہ نعمتے ست سعی نمایند کہ غفلت تمام از باطن برود و حضور تمام کہ در قفائے آن غیبت
نبود روئے و ہمہ ہمین حضور چون غالب آید نفس حاضر از میان برینخیزد و حضور حق سبحانہ خود
بروئے کارے آید چہ توان کرد مدار طریقہ ما بر صحبت است و ترقی بظاہر و بستہ بان دوری
ضروری در میان حال است اگر در حضور باشد انشاء اللہ تعالیٰ در لوازم خدمت وادائے
حقوق تعصیر نرود و الخیر فیما صمہ اللہ تعالیٰ سبحانہ والسلام اولاً و آخراً

مکتوب (۹۰) نودم

بشیخ ابوالنظر برائیلوی در فوائد صحبت و برکات روضہ منورہ حضرت ایشان قد سنا
اللہ سبحانہ بسترہ العزیز الا قدس بسیم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ العلی الاعلی
والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ خیر الودی و علی الہ وصحبہ البرۃ الشفۃ اما بعد
صحیفہ گرامی کہ بموجب برادر دینی شیخ نور محمد فرستادہ بودید رسیدہ مسرت بخش گردید آرزو
در یافت صحبت نمودہ بودید و انہما ہر شوق زیارت روضہ منورہ نیز توقوف بروقت است لکن
اجل کتاب بلکہ مدار صحبت است و غیبت ہم ہر چند باندازہ محبت و فانی شیخ اخذ
فیوض مینماید لیکن بگرد صحبت کہ بار عایت حقوق آن باشد غیر سد محبت صرف جذب موانی

سینما یا چون صحبت مصاحب شود که بریت احمر بود و نور علی نور باشد و برکات روضه
منوره را چه تواند بیان نمود که از دریافت و اذراک قاصر همان دور دورست هر کس بخت
استعداد او از برکات آن بهره مندست لیکن بکنه حقیقت آن که میرسد خوش گفت ۵
هر کس از ظن خودش یارین + اندرون من نجست اسرار من + کتابی که بدست شاه محمد
فرستاده بودند نیز رسید اندراج یافته بود که در دل بلکه در همه اعضا و مواجلیه تو با عشق به قصد
مے آید بسیار حلاوت و ذوق مے افزاید بعد از آن حلیه من حلیه تو میوه میوه میشود خصوصاً در
وقت توجه کردن الخ محمد و ما تحقیق باین کیفیت از کمال مناسبت منجربست مانا که اتحاد یک
حقیقت و حقوق آن بحقیقت دیگر بحصول پیوسته است که با اتحاد صورتی جلوه گرفته است
۵ در عشق چنین بود عجیب باشد کمون و بروز که مشایخ فرموده اند گویا ازین قبل است
محمد و این بیان موافق حال شمار قوم گشته است ایل ابتدار که این کیفیت روئے دیدار میزد
است آنچه از احوال اطوار برادران دینی خواجه امان الله و خواجه محمد مومن نوشته بودند بسیار
خوشوقت ساخت زادهما الله توفیقاً و عروجا و ترقیاً باین هر دو عزیز کتابهای
جدا می نویسم انشاء الله تعالی والسلام علیکم وعلی سائر من اتبع الهدی

۱۰۰

۱۰۱

۱۰۲

والسلام علیکم وعلی آئین

مکتوب (۹۱) نور و حکم

بحقائق و معارف آگاه خواجه محمد صدیق بخشی ملقب به آیه در اظهار فراق حضرت مجتبی و الهی
و شمه از کمالات آنحضرت این مکتوب دراز بود بعضی اوراق او کم شده بقیه که از آن اوراق مانده بود
آز انقل گرفته شد بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله و السلام علی عباد الله الذین اصطفوا
خدا م حقائق آگاه معارف امتیاه دعا و نیاز ازین عی می مجور در معرض قبول آرند سطره چه
از سوزش سینه و غم دیرینه بروئے سینه نگاشته بود مضمون آنرا بآن عزیز الوجود بطریق هدیه
۵ حلیه بکسر یعنی خلعت و صورت خلعت و آرائش صفت چهره ۵ سینه بیاض اشعار و شتی دریا اینجا اهل مراد است

۱۰۳

۱۰۴

ارسال نمود و ما فراق حضرت قطب الاقطاب زبدة المحققین و ارباب المرسلین امام و غوث انام
 بمزور شهر و ایام قوی تر میگردد و هر چند کهنه میشود تازه تر میگردد و علی الخصوص درین ایام برین
 وایه اشتاق از مز فراق آن یگانه آفاق آوازی عجیب و دله است و اذ مدثر آن مجلس
 بهشت آئین جلک کباب و دیده پر آب میشود اگر بگرد عالم بگردید آن اجتماع الله فی الله را
 کجا بینید و آن فیوض و برکات صحبت را کجا یابید و آن معارف و حقائق و نازکیها که در ذات
 وصفات تعالی و تقدست بیان میشد و بسیم هر کس میرسد از که گوش زد شود و آن اسرار
 که بمحرمان خاص بود از کجا ظهور نماید و آن معاملات مخصوصه که از محرمان زیاد از یک یاد و
 را در استماع آن گنجایش نبود از که مسموع شود و اسرار و معاملات که تیج فروی در انجا محرم
 نبود و سر بلهر مدفون شد خود جدا بود هر چند از مز استماع آن معاملات دل در اضطراب و سینه در
 التهاب و حواس در عطش و عقل در تحیر بود لیکن بجز دیدن آن حضرت بصفت مذکوره که جای
 استماع بلکه تحقق بآن معاملات داشت دل را حضور و سینه را نور و پدید آمد که جوش
 اضطراب و نار التهاب را فروی نشانند عقل و حواس از هیبت دیدار آن قبله کبار از بهوش
 میرفت و از عطش و تحیر خالی میگشت لهذا بسیار شده است که در وی شده ملازمت آن عالی
 حضرت بنیت بعضی استفسار یا عرض احوال باطنی آمده است بجز و حضور استفسار یا از حسنه
 سینه اش رفته است و از احوال و مواجید هیچ نمانده و چنانچه طلوع آفتاب ظلمات شب را
 میریزاید همین طور مجر و حضور جمیع امور مذکوره را بر بوده است درین اثنا بعضی اوقات حضرت
 پرسیده اند که مان فلان کس چه حال داری و یا اگر استفسار داری در میان آن سحای
 خود و بار حضور از خوش شدن رفته است و زبانش فرو بسته و از اذراک و دانش گذشته است
 خوش گفت بیست خرد از دیدنش تسبیح خوانان و گریز دیمچو فروت از جوانان و بنعم یا لا
 نمی توانسته است تکلم نمود و منفی یا اثبات حال و استفسار نمی توانسته است لب کشت و بخود
 فرو رفته با کمال غایت بگشته است و بعد

نیمه
 ۶۰۶

۶۰۷

۶۰۸

مکتوب نود و دوم

بشیخ امام الدین پنجابی در نصیحت و ترغیب تحصیل معرفت با شمه از احوال حاجی محمد شریف خادم
بسم الله الرحمن الرحيم بعد الحمد والصلوة واز سال الثیبات میرساند احوال او ضعیف
فقر این حدود مستوجب حمت کتب مغرب که بعد از مسنین مستطاول و یاد آوری این دور افتاده
نموده بودند و آن هم بقریب سفاکش عاجز ماندن رسیده است مسرت بخش گردید و عذرنا عیلام
طلاقات و نا آمدن نوشته بودند بوضوح پیوست محمد و ما بوعث نا آمدن و ترک الوقات نمودن با هم
نیک ملاحظه فرمایند و آن خدا در تعاقب اندازند که کدام به غالب است حق الله بر همه حقوق غالب است
و معرفه الله عزوجل از اینهم مهمتر ایمان حقیقی منوط بعرف است که عبارت از فانی المعروف است
این ایمان امید است که از خلل محفوظ بود و از زوال مصون ایمانی که پیش ازین معرفت حاصل
ایمان مجازی است که از زوال محفوظ نیست و آنچه در آیت قرآنی آمده است یا ایها الذین آمنوا
امنوا بالله ورسوله ودر ادعیه ماثوره وارد شده اللهم انی استلک ایمانا لیس بعدک کفر
گویا اشارت باین ایمان حقیقی است باجماع طالب این معرفت باید بود و از هر جا بویست ازین دولت
بشام جان برسد از پی کن باید شد و خاندان را باید گذاشت و خویش و فرزندان را و دواع
باید کرد که او تعالی از همه محبوب مغرب تر است و حق او بر همه حقوق حرب راجع تر آیه کریمه قل
ان کان اباؤکم و ابنائکم و اخوانکم و ازواجکم و عشیبتکم و اموالکم اقترفتموها
و تجاردهم تخشون کسادها و مساکن ترضونها احب الیکم من الله ورسوله و
جهاد فی سبیلہ فتر تبصوا الایة و ال برین معنی است محمد و ما مقدمات عذر امیر کاشمیر است
که آتش شوق و جنون طلب در دل مشتعل نشده است و چون این آتش افروخته شود و جنون طلب
شعله زند مقدمات همه در راه ماند و زبان عذرا بسته شود و جذب الهی جل شانه مؤمن کشتنش

له واقع است در سوره نساء تا فریاد و لمحسنات ۵۵ با که این کریمه واقع است در سوره توبه از باب اول و علو اس

بوسه معشوق برود و بکوسه محبوب ساند بلبه در راه عشق قدس از جنون در کارست و اندک
 رانی از قید عقل ناگزیر بیت دل اندر لعل لیلی بند و کار از عقل مجنون کن که عاشق را
 نیان دارد مقالات خردمندی ۴ آری پیری و ضعف بدنی و ضعف بصری عذریست صحیح
 دیگر از احوال باطن خود و از شکر و شکایت آن هیچ نوشته اید چون محبت و رابطه معنوی برجا
 امیدست که قوتی در آن نسبت زرقه باشد بلکه معالیه در ترقی بود اگر ثنای ایام مفارقت
 تاثیر نکرده باشد که مدار طریق ما صحبت است بهر حال هر جا که باشد جماعت بودند و در ذکر و فکر
 مستغرق باشند و کبریت را در خدمت و رضا مندی مولای حقیقی جل شانه پست بر بندند و
 در ترقی باطن کوشند من استوی یوماه فهو مغبون و دوستان بدعار سلامتی ایما
 یا دارند محمد و ما برادر دینی حاجی محمد شریف قرار داده است که در صحبت فقیر باشد و فوائد کثیره
 اخذ کرده است و ترقیات بسیار نموده والدیه و همشیره او در انجام است متوقع که از آنها خبر دار باشد
 و از نیک بد آنها پرسند والسلام علیکم وعلی سائر من اتبع الهدی

مکتوب نود و نهم (۹۳)

بخواه امان الله قاضی زاده بران پور در شرح حال او و کمالات نماز بسیم الله الرحمن الرحیم
 بعد الحمد والصلوة و تبلیغ الدعوات میرساند کتابی که متضمن اشواق و اذواق بوده
 رسید خوشوقت ساخت نوشته بودند که در بعضی نمازها چنان حالت روئے میدید که گویا فقیر
 با حضرت صمدیت جل جلاله تکلم میکند که هیچ جوابی در پرده در میان نیماند و مست و بهوش
 میشود که نماز را فراموش میکند و بظن حیرت خود را و غیر خود را بغیر از نور نمی بیند وین آشنا خود را جمع
 کرده بشعور می آرد ناگاه رقت و عجز مستولی میشود و همچنین در تلاوت قرآن عبادتگاههای دیگر
 حالت روئے میدید سعادت انوار این وارد که روئے داده است و اریست بلند و طالع است
 از چمن چر آن باشد که نماز معراج مومن است کیفیت و ذوق که ناشی از نماز است از سایر اذواق

وکیفیات ممتازست وچون نماز متضمن تلاوت قرآن مجیدست وبقضائے حدیث نفیس من
 انکاذ ان یحدث ربہ فلیقرأ القرآن تلاوت قرآن سخن کردن است بہ پروردگار خود
 تلاوتی کہ در نماز واقع شود درجہ دیگر دارد و نتیجہ بہتر سے کرد و در حدیث آمدہ است قرآن کا حق
 صلوۃ خیر من قرآن فی غیر صلوۃ الحدیث پیش اگر این معنی در نماز کہ در شان آن آمدہ است
 اقرب ما یكون العبد من الرب فی الصلوۃ جلوسہ اگر دو معنی کلمہ ہو یا شود گنجایش دارد
 و نیز مصلی اگر رفع حجاب ہمہ سے سزاوار حدیث وارد شدہ است کہ در نماز حجابی کہ در میان بندہ
 و پروردگار است برداشتہ میشود نماز معشوقے سے دلربا تر باطن مصلی چون پر تو جمال با کمال
 او جلوسہ فرماید حسن و خوبی او ظہور نماید نزد یک است کہ اور است و بے شعور سازد و اور از وی
 برآید چون بانوار او متحقق شود و بخلیہ او متحلی گردد خود را نور یابد و بحکم جامعیت انسان غیر خود را
 نیز نور یتد و بوصف خود موصوف گوید در ہمہ اشیا عارف جلوسہ گریست چنانچہ در ابتدا خود را و
 ہمہ شیا را ذکر میابد تا بجاہم ذکر او است کہ در اشیا مشاہدہ مینماید آنکہ امام اہل حضرت امام
 جعفر صادق در نماز بود یہوش شدہ افتاد و چون بہوش آواز سے پرسیدند فرمود تکرار آیت
 قرآنی میگردم تا بحمدے کہ آن آیت را از تکلم آن شنودم نوشتہ بودند کہ در ماہ رمضان مقتطف بودم
 شب بست و ہفتم چیزائے گوناگون معاینہ کردم مایل آنکہ آن شب روشن و منور و پر نور بوداگا
 بر فقیر حالتے و ذوقے و ادچین معلوم گردید کہ این شب شب قدرت محمد و ما این فقیر
 و یاران دیکو ہم انوار و برکات بید و رہبان شب مشاہدہ کردند شب قدر کمان برودند و الغیب
 عند اللہ تعالی و قانع دیگر کہ دیدہ و نوشتہ اند و جامہ کہ ازان سرور علیہ و علی الصلوۃ
 والسلام مر واقعہ عطا شدہ ہمہ نیک مالی است اللہ تعالی بمراتب کمال و اکمال ترقی دہاد +

مکتوب نو و چہارم (۹۴)

۱۔ قولہ قرآن لا ادوا الیہی بلقط قراءة القرآن فی الصلوۃ افضل من قراءة القرآن فی غیر الصلوۃ الخ۔ مستکونہ
 ۲۔ قولہ اقرب رواء مسلم بلقطا قرب ما یكون العبد من ربه وهو ساجد فاکثر الدعاء۔ مستکونہ ۳۔ علیہ السلام بالسریر

جله ثالث

خواجہ مکی جعفر خان در دید قصور و تحریر بر تحصیل معرفت بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 شَرَحَ اللّٰهُ تَعَالٰی صَدْرَکُمْ وَدَفَعَ قَدْرَکُمْ وَبَسَّطَ اَمْرَکُمْ بِحَرَمَةِ سَيِّدِ الْبَشَرِ الْمُطَهَّرِ
 عَنْ زَيْغِ الْبَصَرِ عَلَیْهِ وَعَلَى الْاَفْضَلِ الصَّلَوَاتِ وَالتَّحِيَّاتِ السَّامِيَةِ اَمَّا کَرَامِیْ کَہْ نَاغِزِ
 اِن مَسْکِیْنِ نَمُوْدَہ بُوْدَنْد مُشْتَرَفِ سَاخْتِ سَلَامَتِ وِجَاہِیْتِ بَاشَنْدِ وِجَاہِیْتِ سُنَّتِ سَنَّتِہِ سَمْتِہِ
 بُوَنْدِ اَنچَہ اَز اِزَاہِ حُسْنِ ظَنِّ دِر بَارَہِ اِن درویشِ دِلِیشِ بِنِگارشِ بَافْتِہ بُوْدِ اِن فَقِیْرِ بَیْکُوْنِہ قَابِلِ اِن
 مَعْنِی نِیْسْت وَاِز اِزَاہِ نَقْصِ وَتَقْصُورِ نِیْسْتِہ بَآلِ کَمَالِ نَدَارْدِ وِجَاہِیْتِ کَآلِ اِلٰہِی نَمِیْرَسَدِ شَہْ مَن بَہِیْمِ
 کَم نَآیِیجِ بَسِیَاکَہ اِن قَدِہِیْسْت کَہ اَنچَہ بَزُرْگَانِ بَآیْنِ دُوْر اَز کَارِ رِشْتَانِیْدَہ اَنْدِ چُوْنِ اَمَانَتِ دَارِ
 بَا وِجُوْدِ نَا قَابِلِ بَآلِ اِن مِیْرَسَاَنْدِ وَاگَر اِثْرِہِ دِر کِی پِیْدَا مِیْشُوْدِ اَز اَلْفَاہِیْسِ نَفْسِہِ اِن اِکَا بَرِیْسْتِ
 خُوْر اَدْرِ مِیَاَنْ نَمِی مِیْنْدِ شَہْ مَا خُوْدِہ اِیْمِ اِن ہِمَہ اِلْحَاَنْ نَمُطَرِبِیْسْتِہ مَشْفِیْقَاکُمَا مَطْلُوْبِ اِزَاہِ
 وِشْمَا دِرِیْنِ نِشَاہِ فَاہِیْہِ عِبَاہِتِ وِہَنْدِگِی سَتِ وَتَحْصِیْلِ مَعْرِفَتِ خُدا وَہِنْدِی حَلِّ وِعَلَا وِ مَعْرِفَتِ بَطُوْرِ
 اِن طَائِفَہِ عَلَیْہِہِ بَہِ فَنَائِیِ الْمَعْرُوْفِ صُوْرَتِ بَذِیْرِیْسْتِ شَہْ تُو مَآشِ اَصْلَاکِ کَمَالِ اِن سَتِ بُوْشِ
 رُوْدِ وِگُمِ شُو وِصَالِ اِن سَتِ وِہِیْسْتِہ بِسْ بِرْ عَقْلَا وِہِیْمَنْدَانِ لَآبِدِ وِ نَاگِزِیْرِیْسْتِ کَہ دِر حَالِ کَارِ وِ
 نَقْدِ رُوْدِ کَارِ خُوْدِ تَا مَلِ نَمَآیَنْدِ بِرْ کَر اِ مَعْرِفَتِ مَسْطُوْرَہِ حَالِیْسْتِ فَطُوْرِی کَہ وِشْرَی کَہ اَنچَہ
 مَقْصُوْدِ اِن اَفْرِیْنِشِ اُو بُوْدِ بَجَا اُوْر دِ بَکَمَالِ اِنْسَانِی رَسِیْدِہ بِرْ کَر اِن مَعْرِفَتِ حَالِیْسْتِ اِزْ طَلَبِ اِن
 بَآیْدِ کَہ قَارِغِ نَبَآشْدِ وَاِز ہِرْ جَا بُوْسَہ اِزِیْنِ دَوْلَتِ بَشَا مِجَانِ اُو بَرِیْدِ اِزِیْنِ اَن شُوْدِ اَفْسُوْسِ سَتِ
 اَنچَہ دِیْنِ نِشَاہِ فَاہِیْہِ اِزِوْسِ طَلَبِ اَشْتِہ اَنْدِ بَجَا نِیَا اُوْر دِ وِآمُوْر دِیْگَرِ پُر دَاوْدِ وِ تَحْمِیْرِ حِزْبِہِ کَہ
 تَحْرِیْبِ اِن خُوْسْتِہ اَنْدِ نَمَآیْدِ فِرَا وَا بَکَر اَمْرُو دِر حَضْرَتِ صَدِیْقِشِ دَر آیْدِ وِ بَکَر اَمْرِ حِلِیْلِ زَبَانِ عَذْرِکُشَا یَدِہِیْسْتِ
 تَرْسَمِ کَہ یَا رَا مَانَا اَشْتِہَا بَا مَآئِدِہ تَا دِ اِن قِیَا مَتِ اِن غَمِ بَا بَا مَآئِدِہ قَدِ یُوْر وِ شَفَاہِ بَیَا رِ فِرْمُوْدَہ بُوْدِ
 اِنخُو ی مَشْخُوحِ مَحْمُوْدِیْمِ دِرِیْنِ وِلَا وِ مِیْشِرِہِمِ اِن مَآجِرِ اِزْ بَقْصِیْلِ نُوْشْتِہ بُوْدِ اَنچَہ وِکَلِیْفَہِ رَفْعِ اَرِیْسْتِ اِزْ
 دُعَا وِ تُوْجِہِ بَیْشِ اِن مِیْلِشِ فِرْمُوْدِہ اَمْرُو دِ اَتَا رَا جَابِیْتِہِمِ مَعْلُوْمِ شُدِ وِ خَمِ حَضْرَتِ خَوَآہَا کَہ عَالِیْ شَانِ
 شَہْ قَالِ تَعَالٰی کَلَامًا یَقْضِی مَا اَمْرُو ۱۲

جله ثالث

جله ثالث

جله ثالث

جله ثالث

جله ثالث

جله ثالث

جله ثالث

جله ثالث

جله ثالث

جله ثالث

جله ثالث

جله ثالث

جله ثالث

جله ثالث

جله ثالث

جله ثالث

جله ثالث

جله ثالث

جله ثالث

جله ثالث

جله ثالث

جله ثالث

یا جماعہ درویشان بکرات کرده شدہ ختم ہاروشن ظاہر گشت انشاء اللہ تعالیٰ صحت ست
امید داریم کہ پیش از رسیدن این مرقوم رو بہ صحت آمدہ باشد مصحح باکرمان کار بادشاہیت
مخدوم اگر رفتاری بآودون حق جل و علا از اشد امراض قلبیہ است فکر ازالہ آن از اہم
تہام ستع در خانہ اگر کسیک حرف بس است دولت صوری و معنوی در ترقی باد

مکتوب نود و پنجم (۹۵)

بسم
عہد
الصلیم

بشیخ علیہم السلام آبادی در غیب بر شکر نعم ظاہرہ و باطنہ بسم اللہ الرحمن الرحیم
الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى الله تعالى باعلى مرتبة كمال و الكمال ساند
صحیفہ شریفہ رسیدہ شرت بخش گردید و حقائق آن بوضوح بیوست از گرمی حلقہ ذکر و ترقی
یاران نوشتہ بودند اللهم زد از نعم خداوندی حل سلطانہ چہ توان نوشت کہ ظاہر و باطن
را احاطہ کردہ است و انشعب علیکم نعم ظاہرہ و باطنہ پس نعم علیہ باید کہ بظاہر
باطن بشکر او عز وجل پرورد و بصورت معنی حاضر بود و بغیر او بیادین او نپر و از ولہذا فرمود
و زد ظاہر الاثم و باطنہ تا ترک ظاہر اثم شکر نعم ظاہرہ او ایا بدو ترک باطن اثم
کہ رفتاری و التفات باسوی از جملہ آنست شکر نعم باطنہ بحصول انجام گفتانکہ شکر
عبادت از صرف عبادت جمیع ما انعم الله علیہ من الجوارح والقوی الظاہر و الباطن
الباطنیہ الی ما خلق واعطاه لا اجلہ مع ذلک از مکر خداوندی حل و علا امین بنو و ترسان
و لرزان باشد فلا یامن مکر الله الا القوم الخسرون

مکتوب نود و ششم (۹۶)

بسم

بسم ربک سمرقندی در بیان اذواق و شرح احوال و بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۳۵ واقع ست در سورہ لقمان از پارہ اول ما اوحی و ۱۲ واقع ست در سورہ انفام و ابتدا بر پارہ و ۱۳ واقع ست در سورہ اعراف و پارہ قال الملأ الذین ۱۳

الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى برادر دینی محمد بدر بیگ ازین دور افتاده سلام
 عافیت انجام خواند مکتوب غیب که از راه محبت فرستاده بودند چون شعر بر سلامتی دوستان
 و محتوی بر احوال پسندیده مطالعہ آن فرحت فراوان بخشید از سر رفع خطر قلبی نوشته بودند
 کہ نتیجہ کہ اگر ہر سال بگذرد غیر بر دل خطور نکند الخ مخدوم رفع خطرہ از دل بالکل قلبت
 و درجہ اولی است از ولایت گفتمہ اند تانیابی نہی قلب کہ انقطاع تام از ماسو حاصل شود و مالی
 از طائف و عوائق بہر سہ بی یافت و معرفت نیست نوشته بودند شبہ در بیداری عینیم کہ ہر
 بصورت نقطہ ظاہر شد تمام وجود را احاطہ کرد معلوم شد کہ لطیفہ قلب روح و غنی و اخفی ہمہ
 فنا شدند گویا پارچہ استخوانی باقی ماند بشارت است بقنائے سائر لطائف در رنگ قلب لیکن
 عجبت کہ سر را نوشتہ انداچہ ہر باشد و علامات قنائے سائر لطائف عالم آخر و خاصین کدام
 را این فقیر در مکتوبے نوشتہ است آن معانی را در خود ملاحظہ نمایند نوشتہ بودند کہ وقت بہجد
 حالتے خوش داشت ہنگام التحیات خواندن خود را چنان نیست یافت کہ خود از خود سائل و خود
 بخود مجیب است در شب معراج کہ میان سرور عالمیان علیہ و علیہ الصلوٰۃ والسلام و حضرت
 رب العزت و خواندن التحیات واقع شدہ بود ہمن لحینہ روئے نمود کہ گویا میان این کترین و
 میان رب العزت است تعالی و تقدس محمد و ما خود را نیست یافتن و سوال و جواب ہمہ از حق
 تعالی دیدن حالتیت شگرت گویا زبان شہاد آنوقت حکم شجرہ موسوی گرفتہ بود و این یافت
 مبینی از فنا و بقا است و آنچه بعد ازین نوشتہ اند کہ میان این کترین و میان حضرت رب
 العزت است بمابقی بظاہر مطابقت ندارد چہ آنجا سوال و جواب ہر دو منسوب بحق سبحانہ است
 اید و نفی خود کردہ اید و اینجا اثبات خود کردہ اید آن مناسب مقام ولایت است و این ملائم
 مقام نبوت نوشتہ بودند مراقب بود نورے ظاہر شد بغایت لطیف این کترین را احاطہ کرد
 کہ جبہ فقیر از نظر غائب شد از خود بعلی تعبیر میکردم کہ شاید آن نور بود بعد از ان از لطیفہ روحی
 نورے بغایت لطیف بے کیف مثل فوارہ بالا صعود میکرد و ما پاناکہ این نور نور عین ثابتہ شما

و چون آن بابت نشانی
بود که هنگام ظهور آن بود بشریت شامستور گشته و آن نور خود بخود جلوه فرموده بپیت مراد دیگر

بجای خود نه بینی + چو جان آئی بجان من نشینی + والسلامُ اَوَّلًا وَاخِرًا +

مکتوب نود و هفتم

ن

شیخ فقیر الله بنگالی مراد زبیر بسیم الله الرحمن الرحیم بعد الحمد والصلوة و تبلیغ الدعوات میرساند احوال و اوضاع اینجند و مستوجب حمد است امید است که آن برادر نیز بجمعیّت باشد و بر جاده شریعت علیّه و سنت سنیّه مصطفویه علی صاحبها الصلوٰة و السلام و النجیة مستقیم بود کتابت که از راه محبت از جهان آباد فرستاده بودند رسید خوشوقت است و کتابت که از پنهان مرسل داشته بودند نیز رسید اوقات را در طاعات و عبادات و ذکر و فکر صرف نمایند و زاد سفر طولی ایستای سازند کریمه و لکنظ نفس مآقذ مت لغد رانیک تامل کنند و گوشه نامرادی و زاویه مسی را از دست ندهند و با مساکین و اهل جمعیت صحبت دارند و اهل تفرقه و اغنیاء دور بوند و بی ضرورت با نهان نشینند کریمه و اضبط نفسك مع الذین یدعون دینهم بالغداوة و العشی یریدون و جمعه را برخوانند و طالبان حق را حل و علا خدمت کنند و دلجوی نمایند و توجهات را از آنها دریغ ندارند و دوستان دور افتاده را بدعا خیر و سلامتی ایمان یاد آرند و السلام اَوَّلًا وَاخِرًا

با برادر

با برادر

با برادر

مکتوب نود و هشتم

خواجہ مکی در ترغیب تحصیل فیستی و تعمیر وقت بسیم الله الرحمن الرحیم بعد الحمد والصلوة میرساند مکتوبیکه درین دلا فرستاده بودند رسید مسترت بخش گردید نسبت بطن را عزیز داشتند و پارس آنرا نیک نگه دارند شاید کله از گاهای معرفت در ستر شما بشکند و نوسید

مکتوب

۱۸۱ سورہ شوریٰ آیه ۲۵۷ این کریمه واقع است در سورہ کعب و بارہ سبحان الذی (۱۵) ۱۲

قرب و بوی وصل آرد و در هوش سازد و هستی موهوم را از میان بردارد و عدلیت ذاتی را
نماید و حضور خود بخود جلوه فرماید با جمله سی فرایند که وقت بطالت زود باطل حق نما فریفته
خود سازد و قهرمان قل بجاء الحق و زهق الباطل ان الباطل کان زهوقاً بر ممالک
بشریت استیلا یابد و در تصرف خود آرد و خزان و دفاین این ممالک در مهور عرائس این نسبت
علیه آید و آنگاه باشد هم آغوش این عروسه بر عترتش اش و شوق باشد و همواره در هوش باد

بشارت

وصال بعد والسلام
مکتوب نود و نهم (۹۹)
اولاً و آخراً

بشیخ حسین منصور جالندهری در شرح احوال او بشاره عالی بسم الله الرحمن الرحیم
الحمد لله وسلام علی عباده الذین اصطفی صیغه گرامی رسید مسرت بخش گردید
حمد لله سبحانه که فقیر را درین روزها فرصت کفایت هر چند پیاده نمیتوانم راه رفت لیکن
در دولی نشسته در مسجد چهار نماز میروم و بدوستان کتابت هم مینویسم نوشته بودند که بحکم
اعلام و الهام از جناب قدس و تعالی توجه گشته استکشاف بعضی عوارض مینماید مکشوف میگردد
شکر این نعمت بجا آرند الله تعالی از خطا و غلط محفوظ دارد که در کشف احتمال وقوع آن ثابت
است در کشف امور کونیها اگر خطا شود معامله سهل است و در کشف اسرار الهیه و مائنا سبحانها
من الاغیقات و العبادات محکم شرعیت حق است آنچه بر طبق قوانین شرعیه است
و حنگه بآن ندارد و اعتماد را شایان است و آنچه نه چنین است قابل اعتماد نیست نوشته بودند که
تحقق بحقیقت کعبه را در میابیم تو نیز درین باب توجه غائبانه کرده چیزی بنویس محمد و ما معامله
نازک است بتوجه غائبانه نمیتوان اکتفا نمود اگر ملاقات مقدرت در حضور این معامله را شخص
نموده خواهد شد انشاء الله تعالی مع ذلک توجه را درین زمینه اگر تفتیح یافت خواهد نوشت
بمشیت رب سبحانه بعد از نوشتن کتابت چون مدین بلب تامل نمود نصیب ازین مقام
این کرد و اقامت در سوه بنی اسرائیل از پادشاهان انبیاء و حوادث یومیه و نبویه و سنگ استخوان زر که سیاه بات

بشارت

شکر شمار یافت وَالْغَيْبُ عِنْدَ اللَّهِ مُبْتَحَانَةٌ وَالسَّلَامُ أَوَّلًا وَآخِرًا

مکتوب (۱۰۰) صدم

بملا محمد باقر لاهوری در جواب کتابتہائے او کہ متضمن احوال بندہ و قانع احمد و دیاران او بودہ و
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ تَعْدَا تَحْمِيدُ وَالصَّلَاةُ وَآذَانُ السَّالِیَاتِ میرساند کہ مکتوب
 مرغوب بتعاقب یکدیگر از شمار رسید چون فقیر ضعیف و شست بجواب نتوانست پر دست الخلل
 کہ فرصت روئے داده و بکرم اللہ تعالی طاقیت نوشتن بہم رسید ہر گز کتابت بعد مختص پیدا
 شدند کتابت اول کہ از برمانہ نوشتہ بود تا اکثر جابائے آزار موش خوردہ بیشتر متن را خوردہ و
 حاشیہ آن اکثر درست ماندہ و دو کتابت دیگر درست ست مجملے در جواب ہر کدام مینویسد کہ
 کتابت اول مندرج بود کہ در نماز ظہر چند بار چیزے کہ شبیہ بعضی کلمات باشد از انظر در باطن
 خود می یافت در نماز فرض خصوص در حالت امانت لذت و قنائے روئے میدہد کہ چہ عرض
 نماید سعادت آثار ظہور جنک مشعر از کمال رضامندی ست علی الخصوص کہ در نماز روئے دہد کہ
 اصالت دارد و در لذت و قناعت سخن ست کہ نماز معراج مومن ست و محل کمال قرب موطن رفیع
 حجاب عظیم حجاب نفس این کس ست و خود را کہ محلی بخلق نسا و امارد و گاہ در صورت زدن کہ بجلی
 امارد و مرتب باشد میساید زینت ایمان اعمال صالحہ ست و از آثار قبولیت و نشان محبت دارد
 و خود را کہ تمام علم یا قدرت و تمام قلب یا روح و تمام خاک را نار شلائے فہمید از آثار بقا با
 است گفتہ اند ذات اللہ کلہ علم و کلہ قُدْرۃ و لفظ علم کہ بر پیشانی خود بین الحاجبین
 نوشتہ مینند میتوان کہ از آن رو باشد کہ مبدأ تعین شما صفت علم بود و صانع عالم را کہ نہ
 دخل عالم و نہ خارج از عالم و نہ متصل بآن و نہ منفصل از آن مینند بیدار اصل ست و مطابق
 نفس لہم نوشتہ بودند امر و معنی لا یدکر اللہ الا اللہ بوضوح پر توانداخت سالیب بیچارہ

از ابتدا تا انتہا باین کلمہ گویاست از تحلی صومی تا الی ماشاء اللہ تعالیٰ خود را بمضمون این
کلام متحقق می نماید اما کسی که حقیقت آن رسید باشد و از وقایع شرک تمام رسته و بکنه توحید
پیوسته بود حکم عقاب مغرب وار و هر قدر که ازین معنی نصیب وقت شود و از وقایع شرک تخلص حاصل
آید ^{نعمت} است در کتابت ثانی که از اذواق خود نوشته بودید که گاهی حقیقت کعبه معطله و گاه
حقیقت قرآن مجید و گاه افلاس بشا به که باطل ایمان هم مناسبت نداشته باشد و گاه
ایمان بنیب معامله اقریت و گاه در بعض افعال مشارکت عالمی با خود می نماید چنانچه
امروز در نماز ظهر و حالت امامت گویا عالمی در قیام و رکوع و سجود و قرائت و تسبیح با فقیران
بود مطالعه آن خوشوقت ساخت احوال عالی و سجیده است و شرکت افراد عالم در بعض اعمال از
جامعیت استعداد و جامعیت اسم که مبدا تعین است ^{نعمت} بخیر است گویا دیگران اجزائے اویند و در
فعل کل ازار شرک میاید و آنچه نوشته اند که حقیقت قرآنی باید که در مرتبه صفات بود و در
ولایت کبری مکشوف شود انکشاف آن حقیقت بعد از اوقات از اسما و صفات چه وجه داشته
باشد جواب این شبهه تعلق بخضور دارد و آنچه از احوال باین خود نوشته بودید از قطع دائره ظلال
و بهر و یافتن دیگر از ولایت کبری و انهدام دائره ظلال بعد از یافتن آن دائره در خود و
دیدن صورت خلافت در آن و بعد از انهدام آن دائره ظهور نور لطیف در اطنان بطون و امثال آن
همه درست و سجیده است حق سبحانه همواره ترقیات ازانی فرماید در کتاب سوم مندرج بود که
در مراقبه شسته بود خلقت زمین بنفاست تمام در خود یافت و در بعضی اوقات چنان میاید
که گویا طنائها در باطن این مسکین انداخته اند و میکشند بکبریه چنان ظاهر شد که ذنوب این
عاصی را عفو کردند چیزهای عالی است و نعمتهای خلیله شکر خداوندی جل شانہ بجای آرند و طائر
زیادتها بودند شکر عبادت از صرف عبادت جمیع ما انعم الله علیهم من الجواهر و النعمی
الظاهرة و الباطنیة الی ما خلق و اعطاه لا یحلم و این قسم اهل شکر اقل قلیل اند و قلیل

یعنی تحصیل اعتبار میان ذات و اسما و صفات از آنست یعنی آنچه در کتاب سوم شما مندرج بود چیزهای عالی از

من عبادی الشکور و نعمت و عنایت است که این قسم خلعت پوشانیده است و بجزو نوب بشر
میسازد و عنایت است که بقلب محبت و طناب جذب کشان کشان میسازد و بطلب میسرساند
مصلح گر نیاید بخوشی موئے کشانش آرنده سعی این کس چه بود که باین طور طالب سازد چیزی
که مینویسد از طوق بشویر و ن است تا عنایت و تنگی نافرماند و جاذبه مستوق بهیری نکند
خوش گفت ۵ مرا اگر توین دل نیست در راه مکن ذلالت او هم نیست کو تاده و السلام اوکا

(۱۰۱)

و آخراً

مکتوب صد و یکم

هو

تا

۵

تا

تا

نیز علامه محمد باقر لاهیوری در شرح احوال که نوشته بودند بسم الله الرحمن الرحیم بعد الحمد
و الصلوة و از سال الحیات میرساند مکتوب مرغوب رسید از یافتن خلعت عالی در بر خود و مشاهده
انوار بے کیفه نیز در خود و ظهور نور در سینه که مثل آن پیش ازین مرئی نشده بود و آنرا نور تفضل تصور
کردن باز مستور گردیدن آن و ظهور حقیقت قرآنی که نوشته بودید بوضوح انجامید و مستلذذ گروانید
باتا که بر توے ازین حقیقت بر باطن شما تافته است که شمار درین تصور انداخته است حق سبحانه و
تعالی نصیب کامل ازین مقام شگرت عطا فرماید و نورے که در سینه دیده بودید و آنرا نور تفضل
در سینه امیدواریم که همان تفضل باشد که افاضه کمالات دران موطن محض تفضل است علم و عمل
را در انجا اثر و نتیجه نیست ترقی دران مقام منوط بفضل و احسان است و این مقام بالا صالت
مخصوص بانبیاء و الوال العزم است علیهم الصلوات و التسلیات و از امتنان تا کرا باین
دولت بنوازند مصلح با کریمان کار بادشوار نیست و السلام علی من اتبع الهدی

مکتوب صد و دوم

علامه محمد امین حافظ آبادی در جواب کتابت او با بشارت بسم الله الرحمن الرحیم انشاء تعالی
بر طریق مرصیه مستقیم داشته هموار و برقیات و اراک کتابت که مستمن اظهار شوق و محبت بود

رسیدہ خوشوقت ساخت حق سبحانہ و تعالیٰ نائرہ شوق مشتعل سازد و نار محبت را سر بلند گردانند تا
بمطلب اعلیٰ برسانند و از ظل بافضل بگذرانند نوشته بودند کہ گاہ گاہ شروع سیر در سم الباطن متخیل میگردد
امید است کہ این متخیل متحقق شود و نفس امری گردد و اینقدر معلوم میشود کہ نصیب و توفی الجملہ از این مقام
شمار حاصل است و قطرہ ازین بحر بے پایان در کام جان شامچکانہ اند و الحکم عند اللہ سبحانہ

وَاللَّحْمْدُ

مکتوب صدوم

بمحمد صدیق و کہ شیخ محمد صالح تمایزی در تعبیر خواب و بعد التمجید و الصلوة نموده سعادت
واقعہ کہ نوشته بودند و تعبیر آنرا طلب داشته بودند بوضوح پیوست سعادت آثار این خواب اگر
از رویائے صالحہ است و از قبیل اضغاث غلام نیست پس تعبیر آن بدو طریق میتوان کرد اول
آنکہ این خواب محمول بر ظاہر بود حق تعالی قادر است کہ این معنی بدہد و قبولیت عطا فرماید کہ رؤسای
امرایان اہل بدعت و سلاطین بر دست شما توبہ کنند و اناست آرند و اخذ طریقہ نمایند و اثر با
در انہا پیدا آید و یا ہم بحرین شریفین بر وید الخ دوم آنکہ آدمی نسخہ ایست جامع ہرچہ در علم کبر
است از علویات و سفلیات و انسان است در فاعلم خلق عیان است و از عالم امر ہم نیست
صفات ذمیمہ اہلسی در و کائنات صفات حمیدہ ملک ہم ثابت توبہ کردن اہل بدعت و اخذ
طریقہ گویا کنایہ از تبدل صفات ذمیمہ است بصفات حمیدہ و فیض مند شدن است از برکات
طریقہ لطیفہ را کہ این صفات با و قیام دارند و دیادشاہ گویا کنایہ از دلیفہ است کہ سر آمد لطاف
از سر آمد پنجگانہ عالم امر کہ قلب است و سر آمد پنجگانہ عالم خلق کہ نفس است نفس مناسب
بیادشاہ اہل بدعت دارد و آنکہ از عالم امر است ملائمت بیادشاہ اہل سنت و توبہ کردن و توبہ
گرفتن این دیادشاہ در فتن ہمراہ شما بحرین شریفین و دیدن یکے رسول خدا تعالی را در
خواب صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ و سلم گویا کسایت از تریکہ این دیولطیفہ است و

لے خوابا نیکہ میم ... یعنی خوابا پریشان چہ اضغاث غلام جمع غنث بلکہ دستاے گنا خشک تر باطلام بالفہم مع علم
بعض بعض خواب

رسیدن شان بکمال و بهره گرفتن ازین طریقہ علیہ و رفتن بحرین بشریفین ممانکت بعروج
دارد و بشارت این فقیر باز بوطن آمدن مشابہت بنزول دارد و باید دانست کہ خواب واقعہ بر
تقدیر صحت بشارت بیش نیست بشرقوت و استعداد غالباً دلالت بر حصول نذر و جانے
باید کند کہ معاملہ از قوت بفعل آید و از گوش باغوش رسد و السلام علی من اتبع الهدی

مکتوب صد چہام (۱۴۴)

بشیخ محمد اشرف کھاسر ہندی نصیحت اوبسم اللہ الرحمن الرحیم بعد الحمد للہ
الصلوة و تبلیغ الدعوات میرساند کتابتے کہ از او شوق و محبت فرستادہ بودند رسید
سرت بخش گردید امید کہ آتش شوق مشتعل گردد و نازہ محبت سرفراز شود تا از ماسوی تمام
برماند و بمنازل قرب برساند اوقات را بذر و فکر معمور دارند و توشہ گور و قیامت را آمادہ سازند
سنت پیغمبر را علیہ و علیہ الصلوٰۃ والسلام محکم گیرند و از بدعت و اہل بدعت یکسو باشند
اہل البدعۃ کلاب اہل النار گوش زد شدہ باشد سعادت آثار میان محمد باقر و آنجا
غنیمت بایشان محبت دارند و توجہ بگیرند و سلام فقیر را برسانند و السلام اولاد و اخوان

۱۴۵

۱۴۶

مکتوب صد و پنجم (۱۴۵)

بمیر شرف الدین حسین اندجانی در معاملہ کہ رائے ظلال وصول است با تاویل کریمہ یسقون
من ریحیق الایۃ بعد الحمد للہ و الصلوٰۃ و ارسال التہنئات میرساند احوال فقرار اینخو
مستوجب حمد است امید کہ آن عزیز نیز بعافیت و جمعیت باشد و بطریقہ تفرضیہ مستقیم بود
از ظل باصل آید بلکہ اصل در رنگ ظل و اگر دو کمالے کہ نزد ما معتبر است رائے ظلال وصول است
اصل در رنگ ظل از ان دولت سرادر راہ است و فی ذلک فلیتکافس المتنافسون از گذشت
لے اشارت است بکریمہ کہ واقع است در سہ تظیف از بدہ عم و علیہ السلام یسقون من ریحیق غنیم خاتمہ مسک

۱۴۷

أصولُ مُعَالَمَةِ بَازَاتِ سِتِّ تَعَالَى ذَاتِ تَعَالَى بِأَيَّامِ خُودِ سِتِّ بِاعْتِبَارِ سِتِّ اَزْ اَعْتِبَارَاتِ كِتَابِ
 اَزَانِ بِرَحِيقِ مَخْتُومِ رَفْعَةٍ سِتِّ عِنَى شَرَابِ خَالِصِ خُوشْبُو خَشَامَةُ مِسْكِ بِرَأْوَانِي اَنِّ مَهْرِ مِسْكِ
 شَرَابِ خَالِصِ خُوشْبُو كُوبَا اَشَارَتِ بَانَسِتِ كِه خَالِصِ سِتِّ اَز تَعْلُوقِ وَمُنَاسِبَتِ بِاَكُوَانِ چِه دَاوَرُ
 قُلِّ چُونَكِه اَصْلِ مَبْدِ اَعَالِمِ اِمْرَكَانِ سِتِّ تَعْلُوقِ اَوْرَا بِعَالِمِ اِمْرَكَانِ كَا نِ سِتِّ وَدَاوَرَةُ اَصْلِ
 دَاوَرَةُ قُلِّ سِتِّ اَز اَنِيَزِ مُنَاسِبَتِ كُونِه بَانَ عَالِمِ ثَابِتِ سِتِّ وَرَحِيقِ مَخْتُومِ اَزِيَن تَعْلُوقِ وَمُنَاسِبَتِ
 بِرَتْرُو اَز اَوَسْتِ وَاَوَانِي اِنِّ شَرَابِ بَاطِنِ اَبْرَارِ سِتِّ وَخَامِ مِسْكِ مَهْرِ مَحَبَّتِ ذَاتِي سِتِّ كِه ثَرَكِ
 سُوَرِ سِتِّ كِه مَانِعِ وَصُولِ اَغْيَارِ سِتِّ كِه بَايَنِ مَحَبَّتِ نَرَسِيْدَه اَنْدِ وَمَجْبُوسِ عَالِمِ رِغْلِي اَنْدِ وَدُرْقِيْدِ ظِلَالِ
 وَاحَاظَةُ اُصُولِ اَنْدِ چُونِ ذَاتِ دَرِيَنِ مَوْطِنِ مَاخُودِ بِاعْتِبَارِ سِتِّ مَثَلًا اَعْتِبَارِ سَجُودِيَّتِ يَاجِزَانِ
 تَعْبِيرِ اَز اَنِّ بِه وَمِزَاجُهُ مِنْ تَسْنِيْمِ بَرَفْتِ وَاِذَا ذَاتِ مُعَرَّازِ نَسَبِ وَاعْتِبَارَاتِ كِه اَز اِنْجَا نَصِيْبِ اِنِّ
 رِسْتِ عَيْنًا اَشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُونَ اِنِّ نَوْحِ مَحَبَّتِ ذَاتِي كِه بِمِزَاجِ اَعْتِبَارَاتِ رُفُوِي مَقَرَّبَانِ سِتِّ

۱۲۵

وَالسَّلَامُ

مکتوبات صد و ششم (۱۰۶)

بِمُرَا حَمْدِ نَفْسِي دُرْغَلُو هَمَّتِ وَعَدَمِ التَّفَاتِ بِاَسْوَاةِ مَحْبُوبِ حَقِيقِي جَلَّتْ عَظَمَتُهُ لِيُسَمِّ اللّٰهُ
 الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ بَعْدَ الْحَمْدِ وَالصَّلَاةِ وَارْسَالِ النَّحِيَّاتِ مِيرَسَا نَدِ صَحِيْفَةِ اَكَا مِي مُشْرِفِ سِتِّ
 سَلَامَتِ وَبِعَافِيَّتِ بَاشَدِ وَبِرَجَاوَةِ شَرِيعَتِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَنِيَّةِ مُسْتَقِيمِ بُونَدِ وَازِ صُورَتِ حَقِيقَتِ
 اَيْنَدِ وَازِ لَفْظِ مَعْنِي گَرَايِنْدِ خُوشِ گِفْتِ سِتِّ قَوْمِ رُوحِ دُخْلِيشِ قَانِي رَفْعَةِ زُحُوفِ دُخَانِي
 عُلُو هَمَّتِ وَتَمَوْ فُطْرَتِ مَطْلَبِ رَايِجُو اَبَدِ كِه بِدَوَامِ اَوَسْتِ مَرَامُوصُوفِ بُوْدِ وَگَرِ دُقْنَا وَزَوَالِ بَدَا اِمَانِ
 پَاكُشِ نَرَسِيْدَه وَآيِنْدِه دَر مَعْرِضِ هَلَاكِ سِتِّ قَابِلِ التَّفَاتِ نِيَسْتِ تَعْلُوقِ وَگَرِ قَتَارِي اَنِّ مَوْجِبِ
 وَحِرْمَانِ سِتِّ حَقِّ سُبْحَانِه بَانَ بَزَرْگِي وَكِبَرِيَايِي بِنْدِ مَارَا اَز كِمَالِ بِنْدِه نَوَازِي بِجَنَابِ قُدُسِ خُوشِ
 بِرِزْبَانِ اَنْبِيَا عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالْبَرَكَاتُ دَعْوَتِ فَرْمُودِه وَرَاهِ وَصُولِ رَايِجُو رُوشِ اَبَدِ

۱۲۶

۱۲۷

۱۲۸

۱۰ یعنی ذاتِ تعالی یا ذاتِ خالی و مجرد از نسب اعتبارات است ۱۱ مثلاً مثلاً مثلاً

افسوس است کہ ازین قسم دعوت چشم پوشید و اعراض نموده در دعوت نفس و شیطان درآید و از دور
 قرب و لذت وصال محروم گشته لعذاب و حرمان گراید آن لذت زیادہ از لذات جنات نعیم است
 و این عذاب بدتر از عذاب عظیم فقروا الی اللہ اینی لکم منہ نذیر مبین مکرما شفقت
 آثار را آنچه بزبانی ملا معلوم حوالہ نموده بودند رسانید معلوم رائے شریف باشد کہ فقیر درین امر
 دعا و توبہ را دریغ نمیدارد و ختم حضرات خواجہا با جماعت میکنند امیدوار است کہ آثار افاضت
 بظہور آید و تیر بہدف رسد انکہ قریب تحجیب والسلام علیکم وعلیٰ سائر من اتبعکم الہد

بجای خود و نشان کردہ

مکتوب صد و ہفتم (۱۰۷)

بیاد تائب سید اسرار در علو مطلب و عجز طالب بنیم اللہ الرحمن الرحیم بعد
 التحدی والصلوۃ وازسال التحیات میرساند احوال و اوضاع فقرا را بنجد و دستوجوب
 خدمت امید کہ آنجناب نیز بعافیت و جمعیت باشند و بر جادہ شریعت علیہ و سنت سنیہ مستقیم
 بوند و اجبہ را از دعائے خیر منسی نسازند از استماع آزار شما خاطر دوستان متاکم گردید خدا
 للہ سبحانہ کہ شنودہ شد کہ الحال رو بصریست مکرما چہ گوید و چہ نویسید کہ لطائف مطلب
 برتر از تحریر است و نفائس محبوب بیرون از تقریر تا او جلوہ نفرمودہ است طالب بیچارہ در
 جستجوئے اوست و بنعمات روح پرور و حکایت روح افزائے اومانوس مالوف است و چون
 او جلوہ گر شود سالک در مندر و بصحرائے عدم آرد و کل لسانہ را مژدہ کرد و بعد از آن گوید
 کہ شود کہ در یاد چہ در یاد نشہ گیرم کہ بغم خانہ مایار خرامد و کو خوصلہ و طاقت دیدار کہ دارد و فہو
 الذی اثنی علی نفسہ و حمد ذاتہ بذاتہ فہو الخامد و الحمد و ما سواہ قاصر عن

بجای خود و نشان کردہ

۱۰۸

التحدی المقصود والسلام
 مکتوب صد و ہشتم (۱۰۸)
 اولاً و آخراً

نشہ بیکہ بگریہ واقع است در سورہ الذاریات از پیرہ قال فما خطبکم (۲۷) ۱۰

نحو

الافتاب

مطلع

بشیخ بایزید سهارپوری در حقیقت لایذکر الله الا الله و آنچه تعلق بمقام نفی و اثبات دارد
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ بَعْدَ التَّحْمِيدِ وَالصَّلَاةِ وَالدَّسَالِ التَّحِيَّاتِ میرساند مکتوب مرغوب
 رسیده دست نخست گزیده الله تعالی بعافیت و جمیعت دارد و بر طریق مضمونه استقامت بخشد
 استقامت اعظم است گفته اند الا استقامه فوق الکرامه شیخی سوره هود
 شنوده باشند عذرهای نا آمدن نگاشته بودند که الامورات کلها مرهونه باوقاتنا لکل
 اجل کتاب نوشته بودند که در واقع می بینم که درون حرم متصل بدروازه کعبه مشکفم و متعلقان
 درون کعبه اند چنان معلوم میشود که کعبه را بمن عنایت کرده اند و مرشان خاص کعبه حاصل شده است
 مشارکت شکر الله تعالی از انوار و برکات آن بهره کامل عطا فرماید و کعبه مقصود رساند و الحاح
 و اتحاض بحقیقت این خانه روزی گرداند فقیر درین باب بقدر طاقت توجیه خواهم گشت انشاء
 الله تعالی و آنکه کلمه طیبه به قصد بر زبان جاری میشود و گاه گاه بطریقه خاص به آنکه زبان متحرک
 شود و معاینه میشود و نیک است و فنی از مناسبت معنوی بحقیقت این کلمه طیبه امید که معالک نفی
 بقدر طاقت بانجام رسد و حقیقت لایذکر الله الا الله جلوه فرماید تا سر موئی از آنچه
 قابل نفی است و اقل است باقی است حجاب مطلوب و شرک من کیر نه درون دیده اگر
 نیم موت بسیار است و هر چه در معرض اقل است تحت لا باید آورد و بیخ لا احيى الا ظلم
 از و باید برید و بمرحله اتی و جهنت و جهی رو با صیت مجرده باید آورد و هر قدر که از وجود شرک
 باقی است در دنیای است و هیچ شرک متکمل نمیکند و که الا الله بآن حجاب مقدس ماند گردد
 و تکرار کلمه نفی و اثبات اثبات الوهیت خود مینماید فلنحذر کل التحذیر تا که ام شاهباز
 بود که از دام شرک بتمام برآید و از وقایع آن بکلیه برهد و بقدر حوصله صیغه اثبات و کوفی بجله
 نماید از صعوبت این معامله است که عزیز از صوفیای کرام در قوطه مهملکه افتاده بودند و ذکر
 که اگر ازین مهملکه نجات یابم هرگز حق را جل و علایا نکنم چه یاد خود را عابد بخویدید یا واد و بان
 سه قول بفرماید جواب نکند گفت ثبت یا رسول الله سه اول بضم و در ضمن ستاره و ناپدید شدن و اثبات

جنابِ قدس نیرسد و ہم ازین بگذرست که محمد معشوق طوسی که از مجانبین عقلاً بود و خود را قابلِ
 قرأتِ آیاتِ تعبد ندید و چون باین کلمه تکلم نمود از هر بن موعی او خون چکید باز گفت من
 حکیم زین مالتن دارم که نماز را نشاید شمسواران یکبار میدان نفی اثبات حضرت خلیل و حضرت
 حبیب اند علیهما الصلوٰات و السَّلَامات جز اقول این کلمه را که متعلق بنفی است بالأصوات
 حضرت خلیل تمام کرد و هیچ در از درمائی شرک نگذاشت که منهد و نساخت و لا اُحِبُّ
 الاَفلَاقَ کویان از دقایق شرک برست فَمَبْرَأُ عَنْهُ رَأْسًا وَتَخَصُّصٌ مُفْرَدٌ لِالْجَرَمِ مَدْحُ
 اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فِی مَوَاضِعٍ مِنْ کِتَابِهِ بِنَفِی الشِّرْکِ عَنْهُ وَجَزْ ثانی این کلمه بمرتبه اثبات
 که تمجید نفی است و علی غالی آن تعلق باثبات دارد بالأصوات حضرت حبیب علیه و علی
 الیه الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ بقدر طاقت بشری تمام کرد و لاجرم سکر اختتام بنام او زد و قرعه
 محسوسیت و اتیه که منتها کمال است بنام نامی او برآمد فَکَانَ اِمَامَ النَّبِیِّیْنَ وَصَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ
 وَسَيِّدَ الْاَوَّلِیْنَ وَالاٰخِرِیْنَ بِهَ ظَهَرَ الرَّبُّوْبِیَّةُ وَصَارَ اَهْلًا لِلْحُبُّوْبِیَّةِ وَتَمَّ بِهِ مَقَامُ
 الْعُبُوْدِیَّةِ عَلَیْهِ وَ عَلَیْهِ وَاَصْحَابِهِ وَسَائِرِ النَّبِیِّیْنَ مِنَ الصَّلٰوٰتِ اُضْلِلْهَا وَمِنْ
 النِّحَاتِ اَکْمَلْهَا وَمِنْ التَّسْلِیْمَاتِ اَشْمَلْهَا

مکتوب (۱۰۹) صد و نهم

بخواجہ احمد بخاری در ترویج ایمان غیب بر ایمان شہوی بسم اللہ الرحمن الرحیم
 بَعْدَ الْحَمْدِ وَالصَّلٰوةِ وَالدَّسَالِ النِّحَاتِ میرساند مکتوب مرغوب را بصورتی بیکی ستاد
 بودند رسید مسرت بخش گردید بعافیت جمعیت باشند و بر جاده شریعت علیہ و سنت سنیه مستقیم
 و مستقیم بودند هموار و در ترقی باشند و از ظل باصل گرانید بلکه اصل را نیز در نگ ظل و اگذازند و از
 شہو بغیب گرانید حق بنحانه متقیان بایمان بغیب ستاید و میفرماید اُولَئِكَ عَلَیْهِمْ هُدًی مِّنْ
 رَبِّهِمْ وَهُدًی رَّاهِمُوْنِیْ سَتَ بَطْرِیْقِ مَوْجِلِ مَطْلُوْبِ سَتَ یَسْ اِیْمَانِ بَغِیْبِ مَوْجِلِ مَطْلُوْبِ وَاَوْکَرِ شَہُوْ

موصول مطلوب بود میبایست که آن لالت میفرمود و کیس فلیس اگر گویند که شہوب پر دگی
 میخواهد و غیب پرده است پس شہو افضل بود و بطلوب برساند و غیب را ماند و از حجاب بماند
 گویم که موطن رویت و شہود در آخرت است در دنیا واقع نیست نصیب این نشاء ایتقان است
 که بغیب اقرب است و آنچه بعضی طالبانرا شہو و شامہ روئے میدہان شہو ذات است تعالیٰ بلکہ
 شہو صفت از صفات و ظلم از ظلال است که از اذات تخمیل کرده است و ذات و راہ الورا است خدا
 داند سبحانہ کہ چندین حجب ہنوز در میانست نہ گرز معشوق خیالے در سرست نیست معشوق
 آن خیال دیگر است پس نسبت بذات عزوجل غیب و شہود و ہم دریت ہے آند کہ شیخ
 ابواسحاق گازرونی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم را در خواب دید پر سیدار رسول اللہ ما
 التَّوْحِيدُ أَحْفَظْتُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَمَوَدُّ كُلُّ مَا هَجَسَ بِبَالِكَ أَوْ خَطَرَ فِي
 خَيَالِكَ فَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَرَاءَ ذَلِكَ وَالسَّلَامُ أَوَّلًا وَآخِرًا

۱۵۱

مکتوب صد و دہم (۱۱۰)

مخاجہ محمد صادق البخاری ثم المدنی در حقیقت لایذکر اللہ الا اللہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ
 الرَّحِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْعَلِیِّ الْاَعْلٰی وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهِ مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفٰی وَعَلٰی
 اٰلِهِ وَصَحْبِهِ الْبَرَّةِ النَّفِیْسِ اَمَّا بَعْدُ فَمَجَارِی الْاُمُوْر مَشْكُوْرۃُ الْمَسْئُوْلِ مِنَ اللّٰهِ سُبْحَانَهُ
 عَافِیْتُكُمْ وَاسْتَقَامْتُكُمْ عَلٰی حَادَةِ الشَّرِیْعَةِ الْعِلْمِیَّةِ وَالسُّنَنِ السَّیِّئَةِ الْمُصْطَفَوِیَّةِ عَلٰی
 صَاحِبِهَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ وَالنَّحْمَةُ كُنَّا بَهَا مَكْتُوْبَةً اَزْ شَارِیْدَةٍ وَّ بَطَالَةٍ دَرآمد
 خوش وقت ساخته است چون فقیر در نوشتن کتابت بسیار کاہم و نیز گاہے صحیح است و گاہے
 مرعیض در نوشتن جواب تقصیر فتنہ است معذور خواهند داشت اوقات را بوظائف اذکار و
 طاعات معمور دارند و در کسب مرضیات مولائے حقیقی حل شانہ بجان کوشند و توشہ گور و قیامت را

۱۵۳

۱۵۴

سے یعنی با وجود شہو صفت از صفات و ظلم از ظلال خداوند کہ میان طالب شامہ و میان ذات حق چہ قد رجب و ہستار موجود است
 کہ رفع آہنا تا ہنوز محقق نہ شد

آماده سازند توحید عبادت نمایند که وجود عابد در میان نبود و لایذکوالله الا الله جلوه فرماید
 تا اثر سازد وجود بشریت در میان است ذکر و عبادت معیوبست و شایان آن جناب مقدس معنیست
 لایذکوالله الا الله را صاحب تجلی صوری که مبتدی است صاحب تجلی معنوی که متوسط است
 و صاحب انتباه که از صورت معنی گذشته است همه میگویند اما کسی که حقیقت آن سید باشد غنقا
 مغرب است که از وقایع شرک و ارتداد و نفعی و انقطاع آخر رسانیده حق سبحانه قطره
 ازین شربت خوشگوار بکام جان انشال آتش لبان چکاند و سیراب بدگرداند اندیشه قریب نجیب
 واقعه که دیده و نوشته بودند که چیزی از آسمان می آید و خلق الله همه دست برداشته اند تا آن
 چیز بدست آنها بیاید من هم در آن میان هست برداشته ام آن چیز بدست من افتاد خلق متعجب
 متحیر شدند که آن چیز چه شد چون تحیر آنها را ملاحظه کردم گفتم بدست من آمده است آن خلق
 همه رو بمن آورده آمدند که از من بگیرند نتوانستند گرفت بنیاد شد که میدانی که این چیست امر
 حکم غنقا دار و محال کس عطا نشده است آن از حضرت علی کرم الله تعالی و جهمه الکونین
 مانده بود تو عطا شد مخد و بسیار واقعه روشن است حق تعالی آثار آن بظهور آرد امیدوار
 باشند والسلام اولاد و اخرا با عزم که داخل طریقه اند سلام رسانند +

بای

بای

مکتوب صد یازدهم

خواجہ مکی جعفر خان در اثر محبت فضائل احسان با خلق الله بسم الله الرحمن الرحیم
 حامداً و مصلياً الله تعالی ذات بابرکات را مشمول الطاف و عنایات خویش داشته بجزای
 قوت معنویه مکرم و ممتاز دارا و عنایت نامہ نامی و محیفه گرامی مشرف ساخت محبت درویش
 و توجه و اخلاص بایشان از اجل نعم و عظیم دول است و همچنین از درویش یافت که زیگاشته
 بودند امریت بزرگ و مقدمه یافت است گفته اند که اگر نخواسته دادند او را خواست قوت قیمت
 انسان بجهت است و بزرگی و اعتبار او از سایر موجودات پایین تر و سیه قدسیا از اعش است

بای

بای

در نیست + در دراجز آدمی در خورد نیست + لیکن در محبت و در ذرات و درجات است هر کس
 باندازه آن از برکات و انوار آن امیدوار است حق تعالی ناره این محبت را سر بلند گرداند و نازش
 و درو را مشغول سازد تا از مایه سوی تمام برآند و بحریم قدس برساند از برکات محبت و کمالات آنرا
 چه تواند نوشت محبت است که سلسله وجود و ایجاد را جنبانیده است و گنج پنهان را بمنطقه ظهور و
 انوار غیب را بجلوه گاه شهادت آورده محبت است که محبت صادق را بقلب خود بدرجات
 قرب میرساند و الیه مشتاق را از دنیای داده وصل محبوب بیکر داند محبت است که بوسیله
 آن مرید صادق کمالات پیر را جذب مینماید و رنگ و سبزه برآید مگر تا رجوع خلق الله و کارگذاری
 شان که در عالم اسباب بآن عالمی بجنبان نفوذ است امریت پس خطیر جمع است و تصحیح نیست باین
 کار بزرگ پروازند و احسان کار سازی بعبید و امام صاحب خود را از عزائم امور تصور فرمایند
 رسول خدا صلی الله تعالی علیه و علی اله و سلم فرموده است اَلْخَلْقُ عِیَالُ اللَّهِ فَاحْبَبْ
 الْخَلْقَ إِلَى اللَّهِ مِنْ أَحْسَنِ إِلَى عِیَالِهِ وَآنْجَ نَکَارُشَ فَرَمُودَ هَذَا فَاعْلَ حَقِیْقَیْ وَکَارِ سَارِ مَطْلُوقِ
 رَاوِ نَظَرِ دَاشْتَه خُود رَا مَطْلُوقًا دَر مِیَانِ بَیْنِ الدُّنْیَا وَالدِّیْنِ کَلَامِیْسْت نَازِیْنِ خُلَاصَه تَصَوُّفِ سِت وَ مَغْزِ
 مَعْرِفَتِ مَطْلَعَه اَنْ لَذَاتِ مَعْنَوِیَّه بَشِیْدَ وَ لَاحِظِ مَطْلُوبِ بِکَامِ جَانِ مَشْتَقَانِ سَانِیْدَ فَلَیْهِ دَرُ
 قَانِیْلِهِ دَر بَابِ شَفَا یَا فَرَجِ عَصَمَتِ بِنَاهِ تَاجِ الْمَخْذَرَاتِ کَه قَلْبِی فَرَمُودَ بُوْدَنْد دُوسْتَانِ سَبَبِ خُوشْدَلِی
 خُورِی گَر دِیْدِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ بِسُحَّانَهُ عَلَیْكَ ذٰلِکَ وَ عَلَیْ جَمِیْعِ نَعْمَائِهِ آمِیْن وَ اَرِیْمُ کَه بَقِیَّه ضَعْفِ کَه مَانَدُ
 اِسْتِ اَنْ اِیْمُ بَرُو د و صَحْرَتِ کَلِی پَر دِیْدِ اَیْدِ فِیْهِ دُرُوعًا وَ تَوَجُّهَ کَه وَ لَیْفَه اَفْقَاسِ اِسْتِ بِتَقْصِیْرِ اَصْنِیْسْتِ
 وَ دَر اَوْقَاتِ مَرْجُوْهَ بَایْنِ اَمْرِ خَطِیْرِ شِیْئًا اَلِی دِیْمِیْسْتِ چِشْمِ دَارِمُ کَه دِیْدِ اَشْکِ مَرَحِیْنِ قَبُولِ
 اَنکَه دُرِ سَاخْتَه اِسْتِ قَطْرَه بَارَانِی رَا + دَوَاتِ صُورِی وَ سُنُوی دَر تَرَقِی بَاد +

مکتوب (۱۱۲) صدق و اذیت

بشیخ عبدالحلیم جلال آبادی در جواب عنایت او که در شرح احوال خود نوشته بود و بسم الله الرحمن الرحیم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الرَّحِيمِ بَعْدَ الْحَمْدِ وَالصَّلَاةِ وَارْسَالِ التَّحِيَّاتِ مِيرَسَانْدُ صَحِيفَةِ كَرَامِي رَسِيدِهِ
 مَسْرَتِ بَخْشِ كَرَوِيْدِ اِذْوَاقِ بَلْبِهِ وَمَوَاجِدِ اِرْجَمَنْدِ نُوْشْتِهٖ بُوْدَنْدُ مُطَالَعَةِ اَنْ لِّذَاتِ مَعْنُوِيَةِ بَخْشِيْدِ اَللّٰهُمَّ
 زِدْ اِيْنَ قِسْمَ مُعَامَلَاتِ اَزْ اَسْرَارِ سِتِّ بِرْ حَنْدِ كِهْ بِصَرْفِ اَوَايَا بِدُورِ قِيْدِ كِتَابِتِ نِيَا بِدِ بِهْتَرِ بُوْدِ كِهْ بِاَسْتِ
 شَعْبِ وَفِيْهِ اَسْتِ وَنِيْزِ اَزْ كِبَا مَعْلُوْمِ شُوْدِ كِهْ اِيْنَ نَوْعِ اُمُوْر اَزْ اَسْرَارِ مُشَابِهَاتِ سِتِّ اَسْرَارِ مُشَابِهَاتِ
 اَسْتِ كِهْ حَضْرَتِ اِيْشَانِ مَا دِضَى اَللّٰهُ تَعَالٰى عِنْدَهُ بَايْنِ اِمْمِ وَفُوْرِ عِلْمِ وَمَعْرِفَتِ بَكْسِ اَظْهَارِ
 اَنْ نَفَرْ مُوْدَنْدِ حَتّٰى كِهْ بِفَرْزَنْدَانِ كِهْ مُحَرَّمِ رَاْزِ اَنْحَضْرَتِ بُوْدَنْدِ وَاَزْ خَطَا وَغَلَطِ مَحْفُوْظِ نِيْزِ اَنْ اَسْرَارِ
 رَاْوِ مِيَاْنِ نِيَا وَرُوْدَنْدِ بِشَحْ اَسْتِ اَمَّ دَرْ اَسْتِ اِيْنَ كُوْشِيْدَنْدِ وَاَنْ اَسْرَارِ سِرْمُ بِهْرِ رَفْتِ بِاَبْجَلْمِ اَنْجِهٖ نُوْشْتِهٖ اَللّٰهُمَّ
 عَالِيْ وَخِيْلِ بَلْبِ سِتِّ حَقِّ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى بِحَقِيْقَتِ بِنْدِ كِيْ بِسَاَنْدِ كِهْ نِهَايَتِ مَقَامَاتِ عُرُوْجِ سِتِّ
 اَنْجِهٖ اَزْ اَحْوَالِ خَوَاجِهٖ عَبْدِ الرَّحِيْمِ نُوْشْتِهٖ بُوْدَنْدِ نِيْكَ پَسَنْدِيْدِهٖ اَسْتِ مُطَالَعَةِ اَنْ خَوْشَقُوْقِ سَاخْتِ
 اَللّٰهُمَّ وَفِيْهِ لِمَرْضَاتِكَ اَسَامِيْ يَارَا نِيْ كِهْ نُوْدُخْلِ طَرِيْقَةِ شَدِّهَانْدِ نُوْشْتِهٖ بُوْدَنْدِ بِوَضُوْحِ اَنْجَا
 اَللّٰهُمَّ اَكْثِرْ اِخْوَانَنَا فِي الدِّيْنِ وَالسَّلَامِ

مکتوب (۱۱۳) صد و سیزدهم

بِسْمِ عَلِيٍّ يَا رَحْمَهُ دَرْ رَحِيْمِ اِيْمَانِ غَيْبِ بَرَايْمَانِ شَهُوْ بَسْمِ اَللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بَعْدَ الْحَمْدِ
 وَالصَّلَاةِ وَارْسَالِ التَّحِيَّاتِ مِيرَسَانْدُ صَحِيفَةِ كَرَامِي رَسِيدِهِ مَسْرَتِ بَخْشِ كَرَوِيْدِ چُوْنِ اِيْنَ دَاَرْ
 دَاَرْ عَمَلِ سِتِّ دَرْ عَمَلِ بَايْدِ كُوْشِيْدِ دُوْارِ دِيَاْدِ كَمِيْتِ وَكَيْفِيَّتِ اَنْ جِدِّ تَامِ بَايْدِ قَرْعِيْ دَاَشْتِ تَاْزِ رِيَا بِدِ
 تَرْ بُوْدِ وَبَاْخْلَاصِ زَرْوَكِيْتِ رَاْشْدِ وَبِشَرْفِ قَبُوْلِ سِدِّ مَوْطِنِ لِقَا بِرُوْجِ كِمَالِ دَرْ پِيْشِ سِتِّ مَنْ كَانِ
 يَرْجُوْ اِيْقَاءَ اَللّٰهِ فَاَنْ اَجَلَ اَللّٰهِ لَا يَتَّعَمِدُ دَرْ يَافْتِ دَرْ بَارِ نَبُوْدِ وَاَزْ ذُرُوْهِ غَيْبِ كَحْضِيْقِ
 شَهُوْدِ نَفْرَايِنْدِ وَاَزْ رُوْسِ اَنْ نَكُنْدِ مَوْطِنِ شَهُوْدِ اَخِرْتِ سِتِّ مَشْهُوْدِ اِيْنْجَا مَعْلُوْمِ اَسْتِ وَبَعْلَةِ
 نَحْتِ مَوْسُوْمِ غَيْبِ يَنْ مَوْطِنِ اِسْمَايَةِ دَاَرْ دُوْ بَا مَعْلُوْمِ اَعْوَالِ مُتَعَلِّقِ شَهُوْدِ بَطْلَالِ اَبَسْتِ لَكِنْ

سَلَامِ نَحْتِ بِنْتِ نُوْنِ وَنَايِ مَهْلِ بِمَعْنِيِ تَرْ اَسْتِ مَعْنِيِ

۱۶۱ در غیبت عوام و غیبت خاص خواص چون بعید است غیبت عوام از راه محجب است کہ محجب در میان
مستدول است ہم محجب ظلمانی و ہم محجب نورانی و خواص از محجب ظلمانی رستہ بحجب نورانی
۱۶۲ پیوستہ اند اما آن محجب را عین ذی حجاب فہمیدہ بآن در ماندہ اند و بشہود آن مشکذ و گشتہ
و احض خواص از ہر دو محجب بر آمدہ اند و از شہود و شائدہ بر تر رفتہ و السلام اولاً و آخراً

مکتوب ۱۱۴ صد و چہارم

۱۶۳ بخان محمد بیگ کولابی در بیان آنکہ بر جمیع وقائع اعتبار نباید نہاد بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
الحمد لله و السلام علی عبادہ الذین اصطفی کتابتہ کہ سعادت آثار اخوی خان محمد بیگ
فرستادہ بودند رسید و اقہ چند کتوشتہ بودند نیک ست بکار خود سر گرم باشند و بذر و فکر اوقات
را معمور دارند و آنکہ کلبہ خود را گم میا بند بسیار خوبت عزیزے گفتہ است اشتہنی عد میا
لا اعوذ ابداً و آنچه نوشتہ بودند کہ حضرت امیر سید علی ہمدانی ظاہر شد نہ بارہ یہ بندہ کہ تہنید
نگاہ کردند و ما این نوع وقائع شایان اعتماد نیست شیطان دشمنے سخت قوی در کمین میخوابد
۱۶۴ کہ بہر کیف آدمی را از راہ حق و صراط مستقیم بگرداند کسیک طالب حق باشد و راہ وصول اورا جوین
حضرت امیر چون از وی کہ ورتند بوند اعتقاد و محبت کہ پیش ازین بایشان داشتید بران مستقیم
۱۶۵ باشید و بکاریکہ در پیش دارید محکم گیرید و باین نوع خواب خیال از جائز وید و بزرگان گفتہ اند کہ میر
یک پیر اگر رشتہ خود را در جائے دیگر بیشتر فہمد جائزست کہ بے انکار پیر اقل در جائے دیگر
ارادت آورد چہ مقصود حق است جل و علانی الحقیقت پیرمان است کہ در صحبت او رشتہ بیند

مکتوب ۱۱۵ صد و پانزدہم

بملا حسن علی پشاورى در فضیلت استقامت بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بَعْدَ الْحَمْدِ وَ
الصَّلَاةِ وَ تَبْلِیغِ الدَّعَوَاتِ میرساند احوال انجید و مستوجب حمدست اللہ تعالی و وسنان

راجمیت دارد و استقامت ظاہر و باطن نگہ دارد و مدار کار بر استقامت است الاستقامۃ
فوق الکرامۃ۔ شریفی سوره ہود حدیث معروفست ہر گاہ سید انبیاء سرور العتیا علیہ
و علیہ الصلوٰۃ والسلام چنین فرماید و امر استقامت آنحضرت را پیر سازد و امثال ما بالہو
کہ موہب استقامت کنیم دوم از استقامت زنییم ہوس و خیال است بہر حال دست و پا باید زد و سی
باید کرد کہ غرض از ان شجر بیکران بدست آید و بکام جان برسد مالا بددک کلہ لا یترک
کلہ قصہ استقامت شما کہ شنودہ میشود خاطر بسے خوشحال میشود اللہم زد مسرعتہ نتاج باشند
کتابہائے آن برادر بتعاقب رسید مسرت بخش گردید ازین طرف در جواب کوتاہی رفتہ معذرت
خواہند داشت فقیر در نوشتن کاہم و فرصت ہم ندارم مامول از دوستان دعاست والسلام

کتوب صد و شانزدہم

بفضل آب سید اسرئیل در حقیقت فنائے ام و تخلص تام از دقایق شرک خفی کبیم اللہ
الرحمن الرحیم الحمد لله وسلام علی عبادہ الذین اصطفی صحیفہ خریفہ سیادت و شرف
پناہ رسیدہ مسرت بخش گردیدہ از صحت مزاج نگاشتمہ بودند مسرت بر مسرت بخشیدہ حمد اللہ
سبحانہ علی ذلک و علی جمیع نعمائہ تعالی از جدا شدن عدم از خود و حقوق آن بخدم صرف
نوشتہ بودند نیک مبارک است و مسرت است از فنائے مطلق و مخیر از زوال عین و اثر بعد از ان
ذکر توجہ و حضور و معرفت ہمہ منسوب بانجناب مقدس است تا سر موئے از وجود بشریت باقی
معافی مسطورہ معلول است و عائد باین بکلمہ نفی اثبات اثبات الوہیت خود میکند لائق انجناب
نیست قارئہ گفتہ است میتواند کہ ضمیر بخمدہ در کریمہ و دان من شیء الا یسبح بحمدہ عائد
بشے بود یعنی ہر کس کہ تمجید و تسبیح میکند تسبیح و تمجید خود میکند و عائد باوست و آنحضرت نمیرسد

۱۔ عن ابن عباس قال ابوبکر یارسول اللہ قد شئت قال شئت سوره ہود و الواقعۃ والمرسلات و
عم یسئلون و اما الشمس کونہ رواہ الترمذی ۱۲ مشکوٰۃ باب البکاء ۱۵ قال قتال فاستقیم
۱۳ ان من ۱۴ ۱۵ این کریمہ در سوره بنی اسرائیل واقعہ است ۱۶

تا جمیع مراتب نفی راسته نکند و از دقایق شرک خفی زبرد نجات ازین مرض امکان ندارد این مرض
ناسور است قوی که بهر دوا علاج پذیر نیست تا تحلیل و ازخس و خاشاک راه را که مقوی این ناسور است
بجاری و لا اُحِبُّ الْفَاسِدَ نرود و بسر منزل و جَهَنَّمَ و جَهَنَّمَ غبور نماید بیخ ناسور تمام
قطع نشود کس که بحقیقت این تخلص پیوسته است و از دقایق شرک و ارسته است حکم عقاب
مغرب دارد امثال ما بوالهوسان را گفت و شنود این سخنان هم منقسم است و آقچه که دیده بودند از
مفارقت باطن از ظاهرو مشابده همین حال در بیان نیک و مبارک است حق سبحانه و تعالی را از این

مکتوب (۱۱۷) صد هفدهم

بمخدومزاده عالی مرتبه جامع علوم ظاهره و باطنه صاحب کمالات صلیه مخدوم و مخدومزاده عالیجاه
خواجہ محمد عبید در گرمی صحبت و افاضه فیوض و برکات طالبان بسم الله الرحمن الرحیم
بَعْدَ التَّحْمِيدِ وَالصَّلَاةِ وَتَبْلِغِ الدَّعَوَاتِ میرساند احوال همه حال مستوجب حمد است درین روزها
بعد از رفتن شماسیج عبدالاحد با فقیر نشست و برخاست میکند و بسیار گرم است شب و روز در خدمت
حاضرست حجره در خانقاه گرفته میکند و اند نشاء عجیب دارد ترقی بسیار کرده است و شیخ بدیع الدین
میرمحمد باقر بشار الیه موافقت نموده لوازم طلبکاری حسب الوع بجای آرند با بجملة معامله این هر سه
عزیز و زبرد در ترقی است و یارین یک رسم در ترقی اند و طالبان قطع علائق و کسب نمودن اطراف
و اکناف میشوند و سرگرم کار خود اند و فیض مند میشوند و تخلص و آزادی در اول قدم حاصل نمایند
سری و گرفتاری نصیب این بجا حاصل آمده است و قرعه بجز و دوری بنام و برآمد است و شرم
که این گرفتاری بامردم آزاد صحبت دارد و بچگونه خود را قلیل مجلس این مردم نمی بیند و این
موافق حال خود و حال اینها میاید بهیست مگر گرفتاریم بر مانا و کبیر و ریز و سنبیل و گل و زلف
مردم آزاد ریز و قدرت حق را جل و علاطانه باید و با وجود این سری و افسرگی با جماعه
که نشست و برخاست بیناید شعله شوق درینها پیدا شود و آتش محبتشان به افرازد که بگویند

آن از اسرار مانی پیدا میکنند و ترقیات میفرماید الذی جعل لکم من الشجر الاخضر
 نارا بهمان قصه حجر و شجر حضرت موسی است علی نبینا و علی الصلوة والسلام که از درخت
 سبز آتش خالص پیدا و دید بعد از آن شنید آنچه شنید و از سنگ غار چندین چشمه آب شست که
 سبب انتفاع جمع کثیر گردید بآید و انست که مرنی حقیقی و مرشد علی الاطلاق اوست تعالی بر
 از او شما بهانه بر ساخته اند + خوش گفت شد ایشان بیند این همه الحان ز مطرب است +
 بیت از کت طلسم این خزانه + من هیچ نه آم درین میانه + والسلام +

سوره
۷۶

مکتوب صد هفتم

نیز بمحمد مزاد بلند درجه صاحب کمالات صلیه و اقیه هر ارلی مع الله حضرت خواجه محمد صلیه
 در شرح دید قصور و اشارت بر کمالات که فوق کمالات ولایت و نبوت است و ثمره از کمالات
 صفت علم تسبیح الله الرحمن الرحیم الحمد لله وسلام علی عباد الله الذین اصطفی
 مکتوب مرغوب فرزند عزیز رسیده سبب مسرت گردید چون مضمون دید قصور و اتهام آمال و مخمومی
 بر احوال علیه و اذواق سنیه بود مسرت بر مسرت افزوده به هر چه باین جانب نسبت خیریت
 و قبول از آن مستلوسیت هرگاه ذات این کس شر و نقص بود نسبتا بر آن قیاس باید کرد
 الشجرة تنبی عن الشرة هر چه جلوه خیر و کمال بیش دید نقص و شریت بیش سمیت
 معشوق اگر گشت بمحانه + ویرانه تر از اول است ویرانه ما از نقد وقت خود نوشته بودند
 که نسبت به کیفی که اختصاص آن هیچ لطیفه از لطایف عالم امر و خلق نمی فهمد کلیت را فرو
 میگردد و آنجا که این معامله و ابر کمالات ولایت و کمالات مرتبه نبوت است چو این هر دو کمالات
 اختصاص باین لطایف دو گانه دارد حقیقت نماز است که ازین خصوصیت برتر است و کلیت

۱۱۵ آخر سوره یسین واقع است ۱۲ قال تعالی فلما قصص موسی لاجل و سار باهله انس من جانب
 الطوفان ناداه سورة قصص ۱۳ قال تعالی قلنا اضرب بعصاك الحجر فانجرت منه اثنتا
 عشرة عینا ۱۴

را از ان بهره سجدتک سوادیک و خیالی نشان آنست و حقیقت کعبه حقیقت قرآنی و آنچه
 فوق این حقائق است ازین قبیل است چه قرآن کعبه را خصوصیت خاص است به نماز و از آن فوق
 چه گوید که کلیت در رنگ اختصاص از ان بارگاه در راه است من کذب و کذب و آنچه از
 انکشاف و تجلی صفت علم و حسن و جمال و غنچ و دلال آنکه این کس را از پوشش میرود و قرب منزلت آن
 بجانب قدس و سبحانه و تعالی نوشته بودند و توضیح پیوست از کمال حسن و جمال این صفت
 است که محبوب ترین صفات نزد حق تعالی این صفت است و کرشمه دلال لازمه محبوب است از کمال
 و جمال اوست که با موصوف میگرد و چه مقتضای کمال محبت رفع اثینیت است فافهم لیکن
 این حسن معنوی است و جمال جمال به کیفی مقتیدان چون و کیف ازین حسن چه دریا بند حسن نزد
 شان حسن صورت است و جمال جمال کیف و چون آینه آنکه نشئه به کیفی و بی چونی اندیشه باشد
 این حسن را تواند دریافت و حسن معنی را از حسن صورت تواند جدا ساخت و حسنیکه در آن صورت
 معنی است خود امر خداست باید دانست که بوجبه این بیان اگر در حضرت خلیل و حضرت نوح علی
 نبینا و علیهما الصلوٰۃ والسلام معنی محبوبیت اثبات نموده آید مستبعد نبود چه بعد از تعیین این
 هر دو بزرگ نیز صفت علم است لیکن فرق است که آنجا شان علم است که اصلا زیادتی ندارد بر ذات
 تعالی و تقدس و اینجا صفت است که زیادتی دارد نوشته بودند بعضی اسرار که بحقیقت محمدیه
 علی صاحبها الصلوٰۃ والسلام و الحیة مناسبت دارند ظهور میفرمایند آنرا داخل هر کس حساب
 که ملاحظت است سازند یا نه ظهور این اسرار مبارک است و اگر بطغیل آگاه بر ازین مرکز ظهور رسد

از گرم دور بود و

مکتوب صد و نوزدهم (۱۱۹)

فورا علی نو دست

بحافظ ابواسحاق و نصلح و تعبیر و قانع بسم الله الرحمن الرحیم بعد الحمد و الصلوٰۃ
 و تبلیغ الدعوات میرساند صحیفه گرامی که نامزد این مسکین نموده بودند رسید مشرت بخبر گردید

له یعنی آنچه نوشته بودند بعضی اسرار که اله مبارک است اله

جناب حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم را کہ در واقعہ دیدار شد
عبد القادر را قدس سرہ نیز دیدہ و عنایت با از ایشان مشاہدہ نمودہ و در واقعہ دیگر عزیز
بشما عطا کردہ و در آن وقت دل چنان در حرکت آمد کہ قریب تر قیدین بودہ و در واقعہ ثالثہ
حضرت جبریل علیہ السلام دیدہ امید کہ حامل فرخی و واسطہ رسالت
ہمہ نیک مبارک است و بشارت است بر بشارت بکار خود نیک مقتید باشند و مہما انگن بذر و
فکر بر داند و درین فرصت قلیل نوشتہ آخرت را آمادہ سازند و در رضا مندی طوائف حقیقی
بجل شأنہ ابجانب کوشند واجبہ بود و افتادہ را بدعا سلامتی خاتمہ یاد دارند نوشتہ بودند کہ از خواندن
رسالہ یا قوتیہ چنان شوق در دل غالب آمدہ کہ ترک نوکری و خانمان نمودہ و صحبت برسد الہ کمرا
این شوق نعمت است عظمیٰ مآثر کار بر شوق محبت است و معاملہ ترقی و قرب البستہ بان خیر
دیدہ حسن بین چشم ازrak کمال جمال روشن و تیز تر بود شوق و عشق بیفزاید و از مایوسا مشوق
منقطع و بیگانہ سازد و در یکچہ معرفت در باطن او بکشايد بیت آنرا کہ بحسن دیدہ تیر مست
این عشق بلائے خانہ خیر است و محمد و چون جمع کثیر بشما وابستہ اند و قرض بر ذمہ دارند در
استعجال ترک توقف و تامل در کار است و تا حصول ترک حقیقی بترک حکمی قرار بندند و از ترک
صوری بترک معنوی کفایت بکنند الصوفیہ کاین بائن شنودہ باشند لے کلان مع الخلق
صُورَةُ بَائِنٍ مِنْهُمْ حَقِيقَةٌ وَمَعْنَى وَالْقَلَامُ أَوَّلًا وَآخِرًا

مکتوب صد و بیستم

بمولانا محمد صدیق پشاور می در بیان کمال فنا نیستی و حصول کمال این معنی در صدیق اکبر رحمان
ایمان او بدین سبب بر ایمان این امت و ایمانے بمعاملات فوق بنسیم اللہ الرحمن الرحیم
اللہ تعالیٰ باعلیٰ مرتبہ کمال و اکمال رساند مکتوب مرغوب رسید مسرت بخش گردیدہ نوشتہ بودند

لے تریدن اجنی شکافت شدن ۱۱ شے معنی آنچه ہر سہ واقعات دیدہ امید ہمہ نیک مبارک است الخ ۱۲

که بمبار میخواستند حقیقت حال خود را بنویسد اما از آنجا که خود را و احوال خود را لایق آن نمیدانند که بعضی
 رسانند معطل و حیران بمانند و ما احوال را بنویسند و زود او را در قلم آرند و بعضی نفس را و دنیا را کافران
 که باعث توجیه غائبانه میشود و راه گفتگو میکشاید نوشته بودند که الحال غیر از نیستی و گنای و سلب
 کلی در خود نمی بیند و تَخَلَّقُوا بِأَخْلَاقِ اللَّهِ الْحَالِ حُلُوهُ رُكُوشَت و گفته قول بزرگ که فرموده است
 مصرع این جمله شدی و ای مسلمان نشدی با فعل بود اگر دیدی بجه مار کار برین نیستی و سلب
 کلی است و حقیقت تخلُّق با احوال است نتیجه این نیستی که صید هستی بی دایم نیستی صورت پذیر نیست
 و اسلام حقیقی و بسته باین نیستی و تخلُّق است تا رانحه از آثار سالک در میان است در حقیقت اسلام
 نقصان است و از گرد لب شرک خفی رسته است و بستر کایدن که الله الا الله نه بیو شمسوار
 یکبار میدان فنا نیستی درین است که خیر الائم است صدیق اکبر است که در شان او آمده است
 مَنْ ارَادَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى مَيِّتٍ يَمْشِي عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى ابْنِ أَبِي مُخَافَةَ وَ خُصِصَ
 ذکر ایشان باین کمال با وجود حصول آن در صحابه کرام نیز مشعر با تمیاز تمام ایشان است
 کمال لاجرم ایمان آنحضرت بر ایمان تمام امت راجع آمد کما و رد چه کمال آن استغفر بر کمال
 فنا نیستی است کما و لهذا التماس و نسبت بآن سرور صلی الله علیه و آله و سلم پیدا کرد
 هیچکس را میر نشد ماصت الله شیکانی صدیقی الا صبیته فی صلبه ابی بکر ماسا
 ظنک یا شین الله ثالثهما مخد و ما معاملة وراثت و اسرارے که بسابقین در میان است
 و کما این گفتگو است و ثمره این نیستی است و نتیجه اسلام حقیقی است بلکه بعضی از آن قبل است
 که منوط بعضی فضائل است و مربوط بصرف محبت و هیچ عمل منتج این کمال و ثمر این نوال بی زوال
 نمیتواند شد اعمال در راه میمانند عارف درین وقت خود را از صورت و حقیقت شریعت بیرون میماند
 نه بآن معنی که از ایشان احکام شرعیه مستغنی میشود و محکوم امر و نهی نمیدانند که آن کفر و الجاست بلکه
 امر است که تا بآن نرسد نه دریایی من که یدنی و فی ذلک فلیتکافیر المتکافرون
 والسلام اولاد

مکتوب صدیقیت و حکم

شیخ محمد العظیم جلال آبادی در علامت محبت دایمہ شرح قبض و بسط و سببگی در کار سالک و برقی
 باطن او و معانی آن و منافع صحبت پیر و محبت فرید و بیان اقربیت این طریق از طرق دیگر
 و نیز بیان آنکه این طریق البتہ موصول است و در تاجی این طریق علیہ نقشبندیہ بسم اللہ
 الرحمن الرحیم بعد الحمد والصلوة و از سال التحیات میرساند خوال بہ حاصل مستوجب
 حمد است المستول من اللہ تعالی عافیتکم و استقامتکم ظاہراً و باطناً مکاتیب شریفہ
 بمقام یکدیگر رسیدہ مسرت بخش گردید چون فقیر از مکر در دے کہ دارد آزار غالب و وہ وقت
 قلم گرفت و نوشتن نبود بنابران در نوشتن جواب توقف افتاد و درین ماہ مبارک از حضور مسجد
 تراویح و ختم قرآن محروم ماند الحمد للہ کہ در ماہ شوال نسبت باہ سابق در تخفیف بود انحال کہ ششم
 ماہ ذی القعدہ است چند روز است کہ مژدلی نشسته در مہمانخانہ سے برآید و چند گھڑی با ویش
 صحبت میداد ہنوز بہ سجد زرفہ است کہ پارہ مسافت دارد و قدرت نشستن دوازہ و چہار ثانوی
 شدہ است و لیکن ماقال بیت کینک تحلو و الحیوۃ مریرۃ و لکینک ترضی
 و الا نام غصائب و بزرگان گفتہ اند کہ علامت محبت دایمہ ستوار انعام ایلام محبوبیت یعنی
 محب از ایلام محبوب متکثر و شود و رنگ انعام او حضرت ایشان ما قد سنا اللہ سبحانہ
 بسترہ بر گاشتنہ اند کہ ایلام محبوب یادہ لذت بخش است نسبت با انعام او زیرا کہ در انعام او
 محبوب مشوب است بر او نفس و در ایلام خالص مراد محبوب و خلایق مراد نفس شتان مابینہما
 و این از جملہ غرائب است بیت اگر مراد تو اسے دوست نامرادی است مراد خویش
 و گریار من نخواہم خواست و آنچه از کیفیت مشغولی بندگان حضرت سلمہ اللہ تعالی رؤس
 العالمین نوشتہ بودند کہ بدلت فرمودند کہ محظوظ ایم و روز بروز در باطن خود جمعیت بیشتر
 میابیم و گاہ گاہ رفتگی غیبیہ روئے میدہد و گاہ گاہ عنایت حق تعالی را در بارہ خود بسیار میبیم

از مطالعه آن بسیار خوشحالی رُو نمود و الله تعالی این معارف را هر روز به ساز و آینه قریب عجیب
و گاهی اگر قبض و کس نماید از آن لتنگ نباید شد که سالکان را در اثنای سلوک رُوئے میدهد
سبب ترقی شان میشود و قبض و بسط هر دو در خل احوال گویند از ارکان این اماند قبض و بسط
هر کدام از اسرار الهی الله تعالی سالک گاه به مورد یک اسم است و گاه به نظر اسم دیگر لیکن معارف قبض
و بسط تا زمانه است که سالک تکوینات احوال است و چون معارف از تلویح به تمکین آید قلب سالک
لطائف عالم امر از تلویح احوال وارد و از تعلب قبض و بسط آزاد گردد و این مان نسبت باطن
از زوال و خلل محفوظ گشته بدو هم وقت و استمرار حال متصف شود درین هنگام اگر قبض است بر
ظاهر و صورت است و باطن و لطائف کمرسایت نمیکند بآید است که بستگی در کار سالک ظهور
بیر و نفی باطن او گاه باشد که بواسطه قبض بود که از احوال است کما مر تفصیله و گاه به جهت
ارتکاب زلت و غلبه صفات بشریت ظلمت بر باطن طاری میشود و بیرونق سازد و انوار ذکر
مستور گرداند درین وقت توبه و استغفار در کار است و انابت و تصرع ناگزیر تا کدورت بشریت
و ظلمت زلت از میان خفت بر بند و انوار ذکر و طاعات روشن شود و چون تفرقه میان قبض
و کدورتی که از راه زلت یا ظهور صفات بشریت بود متعین است استغفار و انابت بهر حال نافع
و سودمند است بپایر کرام علیهم الصلوات و البرکات و علی الهم هر چند که از گناهان معصوم
لیکن بواسطه لوازم بشریت گاه غین و پرده بر باطن شان آید و محتاج با استغفار میشوند
الحديث انه ليعان على قلبي و اني لا استغفر الله في اليوم سبعين مرة و گاه
بود که این بستگی به جهت ضعف نسبت باطن باشد و چون نسبت قوت پیدا نموده است گاه
ظهور میکنند و گاه مستور میشود در حالت بعد صوی و غیبت از مرشد پیش از ملکه شدن نسبت
این ضعف رُوئے میدهد و علاج آن صحبت را بهرست و توجیه او تا نسبت قوت پذیرد و ملکه شود
بسرمد فنارسد توجیه مرشد در صورت ثانیه که بواسطه زلت ظلمت طاری شده باشد نیز نافع است

له رواه مسلم و ابوداؤد و النسائی، حسن حصین

توجہ پیر کابل کوہ کوہ ظلمات کدورت را از ہر راہ کہ پیدا شدہ باشد از مُردِ صادق بر میدارد و
 تطہیر باطن او میفرماید و در قبض نیز این توجہ سودمندست بزودی در بسط می آرد و راہ ترقی را
 بر سر می کشاید با بجلہ مدار کار بر صحبت و توجہ است کہ با محبت و سپرد جمع شود از یک جانب محبت
 و سپرد و از جانب دیگر توجہ محبت تنہا بے توجہ را سپرد میتواند کہ نافع شود و ترقی بخشد اما توجہ محض
 بے محبت قلیل النفع است محبت است کہ معانی خفیہ پیر را جذب مینماید و کمالات مخصوصہ او را
 بخود میکشد و مقامی اشبح بلکہ فتانی اشہر پیدا می آرد و چون از طرفین صفات مذکور پدید آید
 امید است کہ راہ ترقی کشادہ شود و بزودی بمنزل مقصود برسد و در راہ مانند حضرت خواجہ نقشبند
 قَدْ سَمَّا اللّٰهَ تَعَالٰی بِسْمِہٖ اَلَا قَدْ اَسْرَعَتْ فَرَمُوْهُ اَنْدَکَ طَرِیْقَ مَا اَقْرَبَ طَرِیْقَ سَتَ وَنِیْزَ فَرَمُوْهُ اَنْدَکَ
 اَزْ حَقِّ سُبْحَانِہٖ وَتَعَالٰی طَرِیْقَہٗ خَوَاشَہٗ اَمَ کہ البتہ موصِل باشد اقربیت این طریق از طرق دیگر بواسطہ
 آن است کہ ابتداء این طریق از جذبہ است کہ مستغنی سلوک است و سلوک در ضمن آن قطع مینماید
 و جذبہ کہ بے سلوک بود چنانچہ بعضی از مجذوبان ائبر را میباشند نزد این اکابر از چیز اعتبار
 ساقط است و کثرت ولایت نیست و چون جذبہ محبت بخش است سالک بقلاب جذبہ و محبت
 در آویختہ بمنازل قرب وصل میگردد و بسہولت قطع منازل سلوک مینماید لاجرم راہ اقرب میشود
 در طرق دیگر چون ابتدا از سلوک است بر ریاضات و مجاہدات قطع منازل سلوک مینماید و عمر
 در آن صرف میکنند بعد از آن معاملہ ب جذبہ میرسد و راہ دماز میشود و درین طریق سلوک در ضمن جذبہ
 بحصول می پیوندد و راہ اقرب میگردد و سلوک از جانب طالب است پس راہ رفق باشد و جذبہ
 از جانب مطلوب است پس راہ بردن بود از رفق تا بردن فرق است بسیار جذبہ بر رفق
 جذبات الحق یوازنی عمل الثقلین و آنچه فرمودہ کہ این طریق البتہ موصِل است بانشانت
 کہ مواقع توقفات و موانع وصول سالک را جذبہ برتر است کہ بسلوک جمع نشدہ است یا سلوک برتر
 است یعنی سلوک باشد بے جذبہ درین طریق نہ سلوک خالص است و نہ جذبہ برتر جذبہ است متضمن
 سلوک پس باعث توقّف سالک و سہ راہ و درین طریق هیچ نشدہ غیر از سستی طالب طلب صافی

۱۶۶

که در صحبت کامل افتد و شرائط طلب که اگر قرار داده اند بجا آر و امید است که البته وصل گردد آنچه
گفتم که در صحبت کامل افتد زیرا که از ناقص کامل نیاید ناقص خود وصل نیست دیگر را چگونه وصل
سازد پس اختیار این طریق طالب اولی و انشأ باشد و ایضا این سلسله علیه صدیق اکبر
میرسد بخلاف سایر سلاسل و وسیله ایشان بجناب حضرت سرور انبیاء علیه و علی الله الصلوٰۃ
والتسلاّم حضرت صدیق اکبر است هر چند وسیله قوی تر بود راه وصول اقرب بود و قطع منازل
زودتر نمود و آنچه در عبارت اکابر این سلسله علیه واقع میشود که نسبت مافوق به نسبت
دست است چه نسبت شان نسبت حضرت ابوبکر صدیق است که افضل بشر است بعد از انبیاء
کرام علیهم الصلوٰۃ و التسلاّم و ایضا در این طریق عالی بر التزام سنت است و اجتناب از
بدعت اکابر این طریق عمل بعزیزیت را نهان کن از دست نیندهند و بر خست نیکو آیند از ذوق
و معاشرت را خادم علوم دینی است و او هر نفسی شرعی در رنگ طفلان بخور و موسیر و خود را
عوض نمیکند و بشریات صوفیه فرو نیشوند از نفس نفس نیکو آیند و از فتوحات مدنی و لغویات
مکینه التفات نینمایند از نیاحت که وقت ایشان بر دوام است حال ایشان بر ستمار نقوش ماسک
از باطن شان بر نیچه متلاشی میشود که اگر هزار سال تکلف در اخطار ماسک نمایند میسر نشود آن تجلی ذاتی
که دیگر از کالبرق است این بزرگان دائمی است حضور که غیبت در قفای آن باشد نزد این
عزیزان از حیرت اعتبار ساقط است رجال لا تلهیهم تجارۃ و لا بیع عن ذکر الله صفات ایشان
حضرت خواجہ احرار قدس الله ستره فرمود مانند که خواجگان این سلسله علیه قدس الله تعالی
است و اھم بہر زرق و رقاصے نسبت ندارند کارخانہ ایشان بلند است و عین باشد شرح
او اندر بیان لمحور از عشق باید در نہان لیک گفتم و صفا و تار و بند پیش از آن گرفت آن حیرت خورند

حضرت محمد جواد ثانی قدس سره در مکتب بزرگ شریف در قول - مکتب ۱۰۰ این معنویان فرمودند -

مکتوبات صدیقیت دوم

بسلطان وقت مدظلہ در فضائل سجد و ترغیب بر ترقی از ذکر بند کور و بیان تنزیہ و تقدیس و تعالی

و بیان آنکه در استخوانه در ارتجلیات و مشاهدات و اسما و صفات بایست بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله العلی الاعلی والصلوة والسلام علی رسولہ محمد بن المصطفی خیر الوری صاحب قلوب قوسین او اذنی و علی الابرار البررة الثقی واصحابہ اصحاب المقامات والد رجات العلی قال رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم ما من حاله ینکون علیها العبد احب الی الله تعالی من ان یراه ساجدا یعفر وجهه فی التراب و ایضا فی الحدیث الشاجد ینجد علی قدمی الله تعالی فلیسجد و لیرغب و لیسأل و ایضا فی الحدیث اذا سجد العبد طهر سجوده ما تحت جبهته الی سبع ارضین و ایضا فی الحدیث طوبی لمن تواضع فی غیر منقصه و فک فی نفسه من غیر مسئله و انفق مالا جمعه فی غیر منقصه و دحم اهل الذل و المسکنة و خالط اهل الفقر و الحکمة و طوبی لمن عمل بعلمه و انفق الفضل من ماله و امسک الفضل من قوله دواء الطبرانی کثر من دعا کویان بعرض غارمان عثیه علیه دعا کفان سده سنیه حضرت ناظر الملة مالدین مرجع الاسلام و مؤید المسلمین خلیفه الله تعالی فی الارضین میر ساندکه ابن مسکین با وجود کم بصاعتی و دور از کاری از دعائے سلامتی جان ایمان آنحضرت فارغ نیست و از طلبتہ فی درجات و استقامت صومی و منوی غافل نہ مصرع این دعا از من از خلق جهان آمین با و حضرت سلامت برادر دینی شیخ عبد العلیم کتابے باین فقیر نوشته بودند و از جمعیت پانی آنحضرت و اشتغال و تفتد باین امر جلیل القدر مندرج ساخته شکر خداوندی جل سلطانہ بجا آورده کہ با این همه اشتغال صورتیہ دل تقیقت بین با تعلیم مست خاص بطریق حقیقی شوقی است مخصوص بقصود تحقیقی امید است کہ این تعلق روز بروز زیادہ شود و نارسه اشتیاق قوت پذیرد تا از ذکر بند کور نشا و از دال ببد لون بر دواز لفظ بمعنی کشد خوش گفت سه قوسے ز وجود خویش فانی + رفته ز حروف در معانی + اطلاق اسم محنی و غیر آن در آنحضرت جل و علا از تنگی میدان عبارت است و آ

سه من العفر و التعفیر خاک آلود کردن

در آوار

بسم الله

الحمد لله

الذی هدانا لهذا

بما کنا

نجهل

بما کنا

نجهل

بما کنا

نجهل

بما کنا

نجهل

بما کنا

نجهل

بما کنا

نجهل

بما کنا

نجهل

بما کنا

نجهل

بما کنا

نجهل

بما کنا

نجهل

بما کنا

نجهل

آنجا همه آنست که برتر زبان است و آراستخانه و آرا لفظ و معنی باید طلبید و آرا آفاق و انفس و آرا
تجلیات و ظهورات و در توحید و اتحاد و در مشاهدات و کاشفات باید جست و جست
تو از خوبی نمی گنجی به عالم مرا هرگز گنجی در آغوش مقصود از سیر سلوک رفع حجب است حجب
و جوبی بود یا امکانی نه آنکه مطلوب را در دام آرند و غمقار اشکار نمایند بیت غمقار شکار گرس شود
دام باز چین کاینجا همیشه باید دست است دام را به این کمال مقبض از مشکات نبوت است
و این دید نتیجه ولایت انبیاست علیهم الصلوات و التسلیمات آماد را از اقیانان کمال
ایشان علیهم البرکات جمعیت و وراثت رسید اند و از شراب صحوشان جرعه چشید سیر گشته
اند ازین کمال نصیب اهل سکر از آریاب ولایت کمال را در شهود و مشاهد و دست اند و تجلیات
خورسند و لذت اند و توحید و اتحاد و رفته این جماعه هر چند از حجب امکانی و ظلمانی برآمدند لیکن
در حجب فرسائی و جوبی مانده اند و از آن مانی نیافته و شهود و آرا شهود حق و تجلی او دانسته میگویند
تجلیات برقی است یعنی کالبرق الحافظ است باز در پرده آید و این اکابر که کمالات وراثت متحقق
گشته اند و توحید اتحاد را در راه گذاشته اند و از تجلیات و ظهورات بالارفته و از شهود و مشاهد در گذر
و از حجب تمام برآمد و یقین دانسته اند که این شهود شهود است سبحانه و این تجلی نه ذات مقدس
اوست تعالی بلکه ظهور صفتی است از صفات و کمالات است که حجاب است و طالب ذات
اقدس بشهود صفات و کمالات و خورسند نشود و آرام نگیرد لاجرم خلیل و اولا حب اهل فلین گویند
و اینی و جهنت و جهی خوانان با و آرا آن شتافته اند و از اسم و صفت جز ذات نخواسته تعالی و تبار
و تقدس است بوسلش تارسم صبر از پا افکند شو قم که نور و از م شاخ بلند آشیان دارم
رَزَقَنَا اللَّهُ بُسْحَانَهُ اِنْعَامًا نَابِهْمِذِهِ الْمَعَانِي وَ شَرِبْنَا مِنْ هَذَا الْمَشْرَبِ الْوَارِثِ اَفْتَابِ
جهانداری و سلطنت و آثار برکات و استقامت و ترفیع رتبت روز افزون باد الحمد
لِلَّهِ اَوَّلًا وَاٰخِرًا وَاَلِالصَّلٰوةُ وَاَلِلسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهِ دَائِمًا وَاَسْرَمَدًا
وَعَلٰی اٰلِهِ الْاَكْرَامِ وَصَحْبِهِ الْعِظَامِ

مکتوب صد بیست و یکم

باجہ النبی
باری

نابینا

نابینا

باجہ الملکی جعفر خان دہلوی شیر معشوق و عاشق و جامعیت قلب عارف بنسبحانہ اللہ الرحمن الرحیم
حقیقت جامعہ قلبیہ میزات جمال لا یرزال باونی الحدیث القدسی لا یسعی ارضی ولا سما
ولکن یسعی قلب عبدی المؤمن قلب انسانی ازراہ تصفیہ چون کمال خود برسد قابلیت
آن پیدا میکند کہ آنرا راجوب و انوار قدم در میزات او جلوہ فرماید و شیر معشوق و عاشق بدو
آید اشارت باین سیر کردہ است ہر کہ گفتہ بیست آنہ صورت از سفر دورست مکان پذیرا
صورت از نورست و درین ہنگام دل را آنقدر وسعت ست کہ طبقات سموات و زمین را جنب
آن مقدار لے بیند شیخ بازید بسطامی قدس سترہ درین مقام گفتہ اند اگر عرش و ما فیہ را
در زاویہ قلب عارف بہند عارف را از فراخی قلب هیچ احساس بآن نشود شیخ جنیدؒ در شرح
و تائید بآن میگوید کہ حادث چون بقدم مقبرن گردد اثر نماذ یعنی عرش و ما فیہ کہ حادث است
در جنب قلب عارف کہ محل ظہور انوار قدمست نسبت نحو و تلاشی دارد محسوس بجا شود بآید و
کہ از لفظ یسعی قلب عبدی و از شیر معشوق و عاشق کسے معنی حلول و اتحاد نفہم
کہ او تعالی ازان منزہ و برتر است امریست بے کیف کہ بر آریاب آن واضح و ہویداست من کہ بدق
کہ بدید ہر آنچہ ازان در عقل و تخیل ما در آید حق سبحانہ ازان پاک و برترست بیست
اتصالے بے تکلف بے قیاس ہست رب الناس با جان ناس حق سبحانہ و تعالی
امثال مارا ایامنے باین معانی دما و شربے ازین مشرب روزی کنس اد

مکتوب صد بیست و چہارم

باجہ احمد بخاری در شرح حال بار او و تبیین احوال بنسبحانہ اللہ الرحمن الرحیم بعد الحمد و

سہ مینی گنجائے او تعالی بر قلب مومن و شیر معشوق و عاشق امریست بے کیف الحمد

الصَّلَاةُ وَالزَّكَاةُ الْحَيَاتِ مِيرَسَانِ مَكْتُوبِ شَرِيفِ كَسِيدِ خُشُوقِ سَاخْتِ اَللّٰهِ تَعَالٰی ہُو اوردہ
ترقی دارد و بر جادہ شریعت دُستِ اِسْقَامَتِ دہ فقیر بعد آمدن سرسند از ارضعف بسیار کشید
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلِلنِّعَةِ کہ درین ایام فرصت است در روز بروز ضعف کم شد و شاید و یک وقت در
دولی نشستہ بیرون ہم می باید و بباران صحبت میدارد و بیت من از تور و کس نبیجم گرم
بیا زاری کہ خوش بود و عزیزان تحمل خواری نوشتہ بودند کہ سیادت پناہ میدہد و وفا و کس
مراتب از سنی زیادہ میگردد و آنچه اول چشم پوشیدہ میدہد بحال در چشم و اے بیند بے سید مذکور خلی
مستعد است و قابل انا صحبت اوقلیل است و الا بشیت او تعالی سبحانہ ترقی بسیار کند از رطاب
این حال بسیار مخطوط شدیم و آنچه یکے از منتسبان شادیدہ است کہ در پیش شائستہ است کہ
مردم بخت قلم و خوش و طبور از آن بہرہ میگیرند و نشان خاطرشان میشود و بشارتے
ہست بزرگ لیکن چون مُعاملہ خواست تا چه تعبیر باشد بہر حال از استعداد او شعرت از
قوہ بفعل آمدن اوردیگر است بس است کا عنوان اُنصار صاحب مُعاملہ این قسم چیزے
مے روند و الا مَرَعِنْدَاہِ تَعَالٰی وَالسَّلَامُ اَوَّلًا وَاٰخِرًا

مکتوب صدیست پنجم (۱۲۵)

شیخ ابوالمظفر بنای نوی در بعضی از اسرار خاصہ صلوٰۃ و تعبیر وقایع بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْعَلِیِّ الْاَعْلٰی وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادَةِ الذِّیْنَ اصْطَفٰی اَخْصَوْصًا عَلٰی
سَيِّدِ الْوَدٰی مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفٰی صَاحِبِ قَابِ قَوْسَیْنِ اُوَادِنِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ الْبَرِّۃِ
الَّتِیْ اَتَابُوْهُ مَكْتُوبِ مَرْغُوبِ کہ متضمن اذواق و اشتواق بودہ رسیدہ است مسرت بخش گردید
حق سبحانہ ابواب ترقیات را مفتوح دارد و باطلی مرتبہ کمال رساند و ملاوت و رقت در ذکر و بلاوت
و نماز زیادہ گرداند و از حقیقت قرآنی و حقیقت صلوٰۃ بہرہ کامل ارزانی فرماید نماز مقصور
برین صوت نیست در عالم غیب حقیقتے دارد کہ فوق سائر حقائق است و در حدیث قَفِّ بِاَلْحَمْدِ

سیدنا محمد بن عبد اللہ

فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يُصَلِّيْكَ كَوَيَا أَيْمَانِي بَأَن حَقِيقَتِ سَت تَا كَدَام صَا حِب دَوْلَت بُو دَك اَزَان
 حَقِيقَت اِطْلَاع عِيَا دِ وَا كَلَّ اَز كَلَّتْ نِهَائِي اَنْ يَحْتَدِ وَصْلُوهُ اَوْ بَأَن حَقِيقَت شَرَفِ اَقْتِدَا يَا
 وَ شَرِكْت تَحْرِ يَه پِي دَا كَنْد وَا ز رَاهِ اِتْحَادِ قَرَأْتِ اَمَام وَا مَوْ م قُرْبِ خَاصِ حَاصِل نَمَا يَدِ وَا قَرَأْتِ
 اَمَام كَه فِي حَقِيقَتِ قَرَأْتِ اَوْ سَت مَتَلَبَسْ كَشْتَه دَر رَنَك كَلَامِ نَفْسِي سَمِ اَعُوْشِ مَطْلُوْب كَرُوْد
 خُوْش كَفْتِ بِمِيت اَنْدَر مَعْنِ دَوَسْت نِهَان خَوَا بِمِ كَشْتَن + تَا بَرَبِ اَوْ بُو سَه زَنَمِ چُوْشَن نَحْوَان
 اَز حَضْرَتِ اَيْشَلَن مَا قَدْ سَنَّا اللّٰهُ بِسْمِ اللّٰهِ اَلْعَزِيزِ شَنُوْد اَيْمِ كَه كَلَامِ رَا دَر رَنَك
 عِلْمِ اِتْحَادِ سَت بَه كَلِمِ كَه صَفْتِ دِي كَر اَنْسِت پَس اَزِيْن رَاهِ قُرْبِ مَنَزَلَتِ رَا دَر يَلِ بِهَم مَنَزَلَتِ
 فِيمِ تَا كَبَا اَنْشَر اَرْ نَمَا ز اَبَا يَنْ نَمَا يَدِ مَصْرَعِ قَلَمِ اِنْجَار سِيْدِ سَرِشْكَسْت + دُوْ وَا قَعَه كَه دَر مَارَه
 اِيْن دَوْر اَز كَار دِيْدَه اَنْدِي كِي اَكْ كَه شَخْصَه اَشَارَتِ كِبَا بِ اِيْن مَسْكِيْن كَرُوْد بَزَا يَنْ عَرَبِي مِي كُوِيْد كَه
 قَلَامِ اَزِيْن قِسْمِ وَلِي اَشْد هَسْت كَه حَقِ تَعَالَى اَوْر اَخْتِيَار كَرُوْد هَسْت وَفَوْقِ اَوْدِ وَلِي اَشْد هَسْت
 وَا قَعَه دِي كَر اَكْ كَه بَزُر كِه اَشَارَتِ بَا يَنْ دَر دِيْش كَرُوْد مِي كُوِيْد كَه هَر كَه اَوْر اَبِ بِنِيْدَا بَا وَا مَسَا س كَنْدَا و
 بِهَسْتِي سَت وَ اَهْمِ كَرُوِيْد فَقِيْر بِر حَيْدِ قَابِلِ اِيْن خَطَابِ هَسْت لِي كِنْ چُوْن اَمْثَالِ شَا عَزِيزَان
 اِيْن طَوْرِ حَيْزِ بِهِيْنْد اَلْبَتَه مَحَلِّ خَوَا بِدَا شْتِ يَا مُوَا فِقْ حُسْنِ ظَنْ خُوْد دِيْدَه اَنْدَر نَفْسِ اَلْمَا مَر
 بِر حَيْدِ بَا شْد بِمِيتِ حَيْشَمِ دَارَم كَه دِيْدَا شَكِ مَر اَحْسَنِ قَبُوْل + اَكْ كَه دُر سَا خْتَه سَت قَطْرَه بَارَانِي رَا +
 دُوْ وَا قَعَه دِي كَر كَه بِر خُوْر دَرِي شَيْخِ مُحَمَّدِ دِيْدَه هَسْت بِرُوْنِي كِ دُوْشَن سَت حَقِ تَعَالَى سُبْحَانَه بِر اِتْكِالِ
 رَسَا نَدِ مَعَالِي كُنُوْنَه رَا اَز قُوْةِ بِفَعْلِ اَرْ وَا تَه قَرِيْبِ تَجْنِيْبِ +

۱۵۰

۱۵۱

مکتوب صد لبت ششم (۱۲۶)

بِخَوَا جِه اَمَانِ اَشْدِ قَاضِي نَمَا دَه بَرَا نِ پُورِي دَر تَعْبِيْرِ وَا قَعَه وَ شَرَحِ حَدِيْثِ مَعْرَاجِ يَا مُحَمَّدُ اَنَا وَا اَنْتَ
 الْحَدِيْثُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ سَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى كَتُوْب
 شَرِيْفِ رَسِيْدِ مَسْرُوتِ كَرُوِيْدَه اَنْطَارِ شَوْقِ نَبُوْدَه بُوْدَنْد حَقِ سُبْحَانَه اَنْتَرِ شَوْقِ اَشْتَعِلِ سَا زُوْد

۱۵۲

تا از ماسوی تمام بر ماند و بسراوقات قرب برساند و آنچه در واقعہ دیدہ آید کہ جناب حضرت رسول خدا
 صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم در مجلس نشستہ اند و مردم در حیطہ رست نشستہ اند و شما در آن
 مجلس نشستہ ذکر نفی و اثبات بحسب نفس میکنید و معنائے آزابہ لا مَوْجُودَ اِلَّا اللہُ تصور مینمایید
 شخصے از آن مجلس بشما میگوید کہ تو مگر وجود پیغمبر را ہم نفی میکنی و ایشان را نیست میساز می
 میگویم کہ آن سرور را صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نیست میسازم درین دلائل ہوشیار شدید
 محمد و ماصوفیہ کرام کہ نفی وجود از ماسوی مینمایند نفی وجود اصالتا مینمایند و با استقلال موجود نمیدانند
 چه وجود نزد ایشان از اخص اوصاف است و دیگرے را مدان شرکت نمیدانند اگر در
 ممکن وجود است بر تو وجود است تَعَالٰی وُجْہَانِہُ وُستفاد وُستعار از آن حضرت حدیثین وجود ظلی در جنب
 وجود واجب تَعَالٰی لاشے مینماید و قابل نفی است و نزدیک است کہ از موهومات و تخیلات شمر د
 آید کُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْہَ النُّصْرِ قُرْآنِی است بے التَّحْدِثِ اِذَا قُوْدِنَ بِالْقَدْرِ کَمَقْبُولِہٖ
 اثر پس وجود بالاصالہ و الاستقلال از ممکن ہمہ وقت منقعی است و وجود ظلی ثابت عوام و خواص
 انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلَاۃُ وَالتَّوْبَاتُ و غیر انبیاء ہمہ درین معنی برابرند و وجود ہمہ استعار وُستفاد
 و وجود مستقل و صیل خاصہ حضرت ذوالجلال است پیغمبر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
 شب معراج خود را نفی کرد و در جنب واجب الوجود تَعَالٰی و تقدس خود را نیست تصور نمود آنجا کہ فرمود
 اَللّٰهُمَّ اَنْتَ وَاَنَا وَاَسْوَاکُ تَرَكْتُ لِاجْلِکَ اِگر گویند در حدیث معراج کہ نقل میکنند بَلَّغْتُ
 اَنَا وَاَنْتَ وَاَسْوَاکُ خَلَقْتُ لِاجْلِکَ حق تَعَالٰی اثبات حبیب خود کرد پس آن سرور صَلَّی
 اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پیر نفی خود نمود کہ در جواب فرمود اَللّٰهُمَّ اَنْتَ وَاَنَا وَاَسْوَاکُ
 تَرَكْتُ لِاجْلِکَ گویم کہ میتواند کہ اثبات باعتبار وجود موهوب کہ بولادت ثانیہ مربوط است
 باشد و نفی باعتبار عدسیت اصلی و فقر جہلی کہ نصیبہ ممکن است بود یعنی حق سبحانہ چون حبیب خود
 را با ظہار نعمت عظمیٰ بنواخت کہ وجود موهوب و بقارفات کہ ترا عطا شدہ است هیچکس را نیست نشدہ

سہ این کریمہ ذوق است در آخر سورہ قصص پارہ اس من خلقت

است و ہمہ اطفال تو کورہ ام آنسر و علیہ و علی الصلوٰۃ والسلام ازادہ تواضع و مضمر نفس
نظور حدیث ذاتی و فقر جلی نموده نفی خود کردند و نعمت را با حضرت حوالہ ساختہ اثبات او
کردند چنانچہ پادشاہ بریکے از نوکران خود بر سر عنایت شدہ تعداد نعمتہائے خود برو نماید و او را
سر بلند سازد و او ازادہ حسن نشاد کہ دارد از روی تواضع نفی خود نماید و فقر و احتیاج قدیمی
یا کند و بگوید کہ من سیچ نیستم و این ہمہ نعمتہائے از دست بہت از دست طلسم این خزائن
من سیچ نیم دین میانه + من اندہ خاک استانم + تو میطلبی بر آسمانم + ہم گنج توئی و ہم تو گنجور +
من دست تہی نشانم از دو + و قانع دیگر ہم نیک روشن است اللہ تعالیٰ مہربان کمال ترقی داد

و السلام اولاد و اخوان

مکتوب صد بیت و ہفتم

بخواہد مومن قاضی زادہ بر ما پور و خصائص نماز و رفع آثار بشریت و اسرار محبت و در شرح احوال
او کہ نوشتہ بود کہ در تلاوت قرآن الفاظی کہ از زبان مے بر آید بعینہ از تمام اعضا مے بر آید
گویا ہر موتے زبانے است لذت بسیار پیدا میشود و حرکات و سکنات اکثر اوقات رجوع بان
جناب اقدس میشود پس اللہ الرحمن الرحیم بعد الحمد والصلوٰۃ و از سال التحیات میر
مکتوب شریف رسید دست بخش گردید چون متختم احوال و اذواق سنیتہ بود دست بر دست افزود
اللہ تعالیٰ ہمارہ در ترقیات دارد و از عجب و پندار دور گرداند نوشتہ بودند کہ در نماز حالتے روی
مید کہ حجاب از میان بر میخیزد و ہر کس کہ او را بینماید باز عود کردن بر رکن دیگر ذوق نمیشود و خلط
غیر اصلاً نیکزد و خوف بسیار در آن وقت پیدا میشود و خود را مانند خس و خاشاک ہم نمیباید
بدانند کہ در حدیث شریف آمدہ است در نماز حجاب کہ در میان مصلی و پروردگار دوست بر داشتہ
میشود و حضرت ایشان ما قد سنا اللہ تعالیٰ سبحانہ بزرگداشتہ اند کہ این رفع حجاب مخصوص نماز
غنیست است شکر خدا عزوجل برین نعمت عظمیٰ بجا آرند و در ازو یاد کیفیت او کوشند و نماز
را بآداب و شرائط و طول قنوت بجا آرند قرعے کہ در صحن اداسے اوست بیرون آن نیست

سحر از زبان

در نماز

در نماز

وَأَمَّا أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي كِتَابِكَ أَخِي اعْزَى شَيْخ
 ابولمظفر بقلم آمده است اگر آن را مطالعه نمایند ظاهر حفظ کنند نوشته بودند که در دیدن اشیا
 مانند آب روان و صحرای درخت و جزآن رفته پیدا میشود و آنرا بر معلوم میگردد که هرگز در بیان
 نیاید و در مشغولی حالتی روید که هستی از میان برمیخیزد و مقام حیرت پیدا میشود و همه احوال
 و پسندیده است حق سبحانه بکمال نفی و حقیقت انتفا برساند تا آثار بشریت تمام از میان
 بر بندد و لَا يَذْكُرُ اللَّهُ تَعَالَى إِلَّا اللَّهُ جلوه فرماید نوشته بودند که هرگاه که تو متوجه شوم
 مقاصد پیدا میگردد و نوشته محبت از آن طرف وارد میشود که چه نویسد محمد و این همه اذواق از این
 نشه پیدا است و این دیدار ازین محبت هویدا مدار کار بر محبت است که سبب ظهور و اظهار گشته
 است محبت است که ستر مکنون و گنج پنهان را بجلوه گاه بروز آورد و محبت است که خرق حجب
 مینماید و وصل عریان میرساند نوشته بودند در تلاوت قرآن الفاظی که از زبان برآیند بعینه از
 تمام اعضا برآیند گویا هر موئی از زبانی هست لذت بسیار پیدا میشود و حرکات و سکنات اکثر
 اوقات رجوع با جناب اقدس میشود و خدا ما هنگام استیلائی ذکر هر عضو بزرگ و در آید خصوصیت
 بدل و سایر لطایف نماید اگر در تلاوت هم این معنی روئے نماید و همه اعضا در تلاوت آیند گنجایش
 دارد و نیز بنده چون با استماع کلام سبحانی مستعد گردد و بخلیت خود استماع مینماید خصوصیت بحال
 ندارد اگر تلاوت هم بخلیت خود نماید چه عجب باینکه سیر این معانی است که هر حکمی که با جناب اقدس
 منسوب بخلیت است که بعضی و تجزیه آنجا محال است اگر تکلم است بخلیت است اگر استماع
 هم بخلیت است گفته اند ذلک الله کلّه علم کلّه قدرة کلّه ارادة علی هذا القیاس
 و عارف متخلق بکلمه خلق نیز بخلیت خود تکلم میشود و بخلیت استماع علی هذا القیاس این معنی در تکلم کلام
 الهی بیشتر متجلی است چه این همان کلام است که حق سبحانه بخلیت بآن تکلم است والسلام اولاد و الخ

۱۴۱

۱۴۲

۱۴۳

سلام بر انکارین که واقع است و آخر سوره طه از پاره مال الم اقل الله که نوشته است حق سبحانه و تعالی

مکتوب صد و بیست و ششم (۱۲۸)

بسم اللہ

یا رب

محمد باقر لاهیجی شرح احوال او و ابشار او بحصول مقامات عالیہ و انساب سنیہ و بیان آنکہ
 عروج لطائف عالم امر تا کجاست و نصیب غنائم از بجه از کجا و خل شبکہ بر تفوق حقیقت
 قرآنی بر کمالات نبوت نموده و بیان آنکہ نصیب از ذلت غیر صاحب قیومیت را بحق حقیقتہ
 متعلق غیر محمدی الشرب از را و ضمیمت الشیخ ممکن است بلکہ واقع و در شرح احوال یارین او و ترغیب
 بر خدمت طالبان حق جل و علا بسم اللہ الرحمن الرحیم بعد الحمد و العلو و و انشا
 اللہ تعالیٰ میرساند مکتوب شریفہ بتعاقب یکدیگر رسید سبب مسرت گردید چون متضمن ذوق
 سنیہ و احوال علیہ بود مسرت بر مسرت افزود فقیر درین ایام بیماری بسیار کشید چنانچہ قدرت
 نوشتن نوشتن بطور خود داشت بمحمد اللہ سبحانہ کہ بحال فرصت کمالی است و بدستان
 کتابت ہم منویم هر چند قدرت استاده شدن یا دوزانو نوشتن تا حلال شده است پنج شش
 کتابت از شما بفعل موجود است مجملے جواب ہر کہ ام می پردازد نوشته بودند نسبتہائے کہ درین
 مرتبہ در حضور بحصول شان مبشر گردیدہ دیکر مینامد و تفصیل آن نگاشته بودند ہمہ بوضوح پیوست
 حق سبحانہ ہم برین منوال عوارہ بر ترقیات دارد و بعد از آن نوشته بودند کہ روزی مکتوب ہفتاد
 و ہفتم از مکتوبات جلد ثالث مطالعہ میکرد و در میان اثنای توے از حقیقت صلوة بکمال علو و کجایی
 مشتمل بر غرائب انوار قدیم بر باطن این فقیر تافت و فوق حقیقت قرآنی ظاہر شد و بعین مغلوب
 خود ساخت و تاملت مغلوب این نسبت بود و بے ریب میافت کہ پر توے ہمان حقیقت است
 و نماز فرض نیز گاہے ظہور میکند و در کتابتہائے دیگر ہم از حصول این معنی اظہار کردہ اید و از واقعہ
 تعبیر آن بحقیقتہ صلوة و معاملہ کہ فوق این حقیقت است معلوم کردہ اید و در یوزہ توجہ ازین فقیر در
 میافت صحت و تقیم این معاملہ نموده اید بخند و ما فقیر درین معاملہ متوجہ گشت ظاہر شد کہ شمار نصیب
 ازین نسبت شکر و مدح شد بلکہ اقتداء بصلوة بصلوة نیز بفہم درآمد و الغیب عند اللہ تعالیٰ

نوشته بودند که عروج بسیار معلوم میشود و ظاهر میگردد که لطائف از اصول خود با هم که فوق محمد و اندر
 بالاتر از تقاضا نمود و اندک از تقار لطائف از اصول خود شرط ولایت است و ولایت صغری عروج
 لطائف تا ظلال آنها و صفات است و در ولایت کبری تا اصول آنها و صفات نهایت عروج
 لطائف عالم آخر تا ولایت کبری است بلکه تا دایره اولی از ولایت کبری بیشتر معالک با عالم خلق
 است و بقیه و ابر ولایت کبری نصیب از ان بنفس است و نصیب عناصر اربعه از ولایت علیا
 و کمالات نبوة است نوشته بودند گاهی که مناسبت بحقیقه الحقائق بود و میگردد و بنزول
 متخیل میشود و بعد از کمال عروج معامله بنزول است و این نزول اتم است ثمرات و نتائج آن
 بیش از پیش است و از ظهور نزول ملائکه تعطل کاتب شمال که نوشته اند نمیتست عظمی لکن
 شکرت لا ید تکم و از از دیاد لذت ایلام بر انعام که اظهار نموده اند آری همچنین میاید و گن
 علامت محبت ذاتیه استوار انعام و ایلام محبوب گفته اند و نزد حضرت ایشان با ایلام بیشتر لذت
 بخش است نسبت با انعام این از دیوانگیهای محبت است من لک یدق لک یدد نوشته بودند
 که بهر از حقیقت صلوة و خلعت و محبت بهر و معنی میاید و خلعت بزرگ خلعت با کلکی نفس ظاهر
 میشود و این معانی اکثر در صلوات خصوصاً در مکتوبات و گاهی در غیر آن میاید و گاهی مناسبت
 بحقیقه الحقائق و گاهی فناء خاص مفهوم میشود و دیگر حقیقت معبودیت صرف که فوق
 حقیقت صلوة مینمود و مضمون مصرع من بجای میروم کا بنجا قدم نامحرم است و ایشان آن موطن
 بے نشان است بر تو انداز گردید حقیقه قرآن مجید بل ذات و صفات و جوی تعالی شان در ان
 مقام شگرت نمودار بود الخ محمد و ما چیز مانے که شما مینویسید امثال ما و دراز کار از ان تصور و خطوط
 این امور هم معتبر است و ایمان باین معانی بسند و ثمر لیکن چون محبت و رابطه با اهل این
 نسبت درست و اید از برکات و نسبت خاص ایشان امیدوارید المؤمن مع من احب
 معیت هیچ دقیقه را نمیکذارد که نصیب محبت صادق نگردد چه اگر در یک مقام از محبوب که تر کن
 ۱۵ باضم پشتم نرم و نه ۱۱ یعنی گوین امور بغایت مستبعد است و غیر متوقع اما چون محبت الخ

معیت دست نیاید لیکن بتفاوت محبت در معیت ہم تفاوت راہ میاید با وجود بعضی ازین
 مواطن مشہور ہم میگردد و بدین لیکن نمودار گشتن حقیقت قرآنی در ان موطن کہ معبودیت صرف است
 محل تأمل است کما لا یخفی و ایضا حقیقت قرآنی بطور حضرت ایشان مابعد اوسعت بحون حضرت
 ذات ست تعالی و این معنی زائد است بذات مجر و پس شایان معبودیت صرف نبود و از ان مبدء
 علیا متبذل شادین میان ساقط شد شبہہ کہ را در آورده اند کہ حقیقت قرآن ناشی از صفت
 کلام ایشان کلام است پس اصل ولایت کبری بود و تفوق آن از کمالات نبوت چه صوت دارد
 زیرا کہ این معنی کہ مبدء اوسعت بحون حضرت ذات ست تعالی برتر از ولایت مہ گانه و کمالات
 نبوت و حقیقت کعبہ است فافہم نوشته بودند کہ یک مرتبہ پر تو از ذات محبوب برین کینہ تافت
 در اوقت چنانچہ افعال و صفات از انظرن میاید بد جسم و جثہ نیز ازین طرف نمیافت بلکه جسم
 از نظر بصیرت بر خاستہ بود و سوائے نورانیت امرے دیگر مد رک و مشہود نمیکشت مخد و امراء
 از ذات محبوب اگر وجود محبوب حقانی است کہ بولادت ثانیه مربوط است فہا و اگر مراد این
 معنی است کہ صاحب بیت قیومیت را عطا میشود خصوصیت با و دارد و تعدد و این صاحب ولایت
 در یک عصر وقوع ندارد پس جائے تأمل است مگر آنکہ از راہ فتافی اشج کہ صاحب این نسبت
 بذات محبوب نسبتے پیدا کند و از انوار و برکات آن بہرہ ور گردد چنانچہ لفظ پر تو از ذات
 محبوب تافت اشارے باین معنی دارد و این نوع نسبت بذات محبوب ممکن است بلکہ واقع
 و محتمل است وصول بحقیقۃ الحقائق اگر محمدی است پس راہ وصول حاصل دارد و غیر محمدی راہ
 فتافی اشج اگر واصل گردد گنجایش دارد نوشته بودند کہ بعضی زاہل ہند و زرش معنی نفی و اثبات
 بزبان فارسی برانہاد شوارست بہ ہندی گفتن مجوز است یا نہ مخد و اما حال از بزرگان معلوم است
 کہ ہندی کے تعلیم کردہ باشند ہم این قسم مردم را کہ تعلیم میکنیم بفارسی بانکہ مشقت یاد میگیرند
 اگر بر کے بسیار و شوار باشد ہندی بگویند باہل عرب میگویم زبان عربی میگویم و بلا مقصود الا
 اشد دلالت مینمایم مخد عارف مناسبے بولایت علیا پیدا کردہ بود و تصنیف عناصر کہ میافت

ازین رہگذر بود لیکن مسکن دولایت کبری دشت انحال بدین دوش روز دران ولایت توجہ معلوم
شد کہ رسید حقیقت تصفیہ عناصر در انجاست پیشتر صورت تصفیہ عناصر در اینجا بود عبد الوہاب
ہم ترقی بسیار کردہ است نزدیک است کہ از اعلاہ ظلال برآید و آنچه از احوال ہر این دگر نوشته
اند ہمہ نیک پسندیدہ است باحوال انہا خوب پرہیز و خدمت انہا را بہت بکنند حدیث
یاد آوڈ اذ ارایت لی طالباً فکن لہ خادمًا شنود باشند و نیز حدیث نقل میکنند ان احب
عبادہ للہ اللہ من حبب عباد اللہ الی اللہ و حبب اللہ الی عبادہ و الحمد للہ و لا
فاخر و الصلوٰۃ والسلام علی رسولہ دائماً و سرمداً و علی الہدایہ و صبحہ العظام

یوم القیام

مکتوب صد بیست و نہم (۱۲۹)

خواجہ محمد ماہ پسر خواجہ عبدالرحمن نقشبندی مدظلہ العالی و تریب شریعت علیہ و سنت سنیہ
و بردوام ذکر بعد الحمد بالصلوٰۃ و از سال التحیات میرساند از شنودن واقعہ عالمہ و خبر
دشت اثر چہ نویسند کہ دوستار چہ قسم نصیب رسید و درد و غم روی دلوانا لہ و انا الیہ
راجعون لیکن چون تقدیر و ارادہ مولای حقیقی ست جل شائہ غیر از صبر و صابرا گذشت
بیت من از تور وے نہ پیچ گرم بیازاری کہ خوش بود ز عزیزان تحمل خواری + باید کہ بر جاد
شریعت و طریقت مستقیم باشند تا بحقیقت را بیاہند و راہ و روش بزرگان خود را از دست نہ برند تا
از فیوض برکات ایشان بہر مند گردند حیات دنیاوی بنیات قلیل است و معاملہ آخرت دائمی
و سرمدی کارے باید کرد کہ نجات اخروی حاصل شود و سرخروئی از صاحب حقیقی بحصول انجام حق
سحانہ آدمی را مہمل نیافریدہ است و بطور او گذشتہ تا ہر چہ دانند بکنند و ہر طور خواهد زندگانی نماید
با و امر و نواہی او را مبتلا ساختہ است اینکس چارہ ندارد و بغیر از آنکہ بقصدنائے او امر و نواہی او
زندگانی نماید یا نہ مامورست بجائے آرد و از آنچه ممنوعست یکسو بود اگر چنین نکند بندہ ممتد
باشد و حق انواع عقوبات بود بزر و فکر مشغول بوند و اگر در ذکر گفتن دل را خفگی پیدا شود و از

۱۷۵

۱۷۶

عبد الوہاب محمد پسر خواجہ عبدالرحمن نقشبندی مدظلہ العالی و تریب شریعت علیہ و سنت سنیہ
و بردوام ذکر بعد الحمد بالصلوٰۃ و از سال التحیات میرساند از شنودن واقعہ عالمہ و خبر
دشت اثر چہ نویسند کہ دوستار چہ قسم نصیب رسید و درد و غم روی دلوانا لہ و انا الیہ
راجعون لیکن چون تقدیر و ارادہ مولای حقیقی ست جل شائہ غیر از صبر و صابرا گذشت
بیت من از تور وے نہ پیچ گرم بیازاری کہ خوش بود ز عزیزان تحمل خواری + باید کہ بر جاد
شریعت و طریقت مستقیم باشند تا بحقیقت را بیاہند و راہ و روش بزرگان خود را از دست نہ برند تا
از فیوض برکات ایشان بہر مند گردند حیات دنیاوی بنیات قلیل است و معاملہ آخرت دائمی
و سرمدی کارے باید کرد کہ نجات اخروی حاصل شود و سرخروئی از صاحب حقیقی بحصول انجام حق
سحانہ آدمی را مہمل نیافریدہ است و بطور او گذشتہ تا ہر چہ دانند بکنند و ہر طور خواهد زندگانی نماید
با و امر و نواہی او را مبتلا ساختہ است اینکس چارہ ندارد و بغیر از آنکہ بقصدنائے او امر و نواہی او
زندگانی نماید یا نہ مامورست بجائے آرد و از آنچه ممنوعست یکسو بود اگر چنین نکند بندہ ممتد
باشد و حق انواع عقوبات بود بزر و فکر مشغول بوند و اگر در ذکر گفتن دل را خفگی پیدا شود و از

را گفتن باز در بحر و قوت قلبی را توجیهی بر دزد و آنچه نوشته اند که آرام جمیع است
 حرکت بل به روش که باشد باشد و دل هیچ خیالی نگذرد حتی که خیال لفظ اسم ذات هم
 نماند این صفت مدعی میدید باز میداد از همه چیز درین حال آرام و جمعیت زیاده از زیاده
 یکم خود و این حال نیک است و هر قدر که انقطاع دل از ماسوی حاصل شود نعمت است لیکن
 شرطیکه در فراغ و اجبات خلل نرود و الا خطر و خطرت چنانچه خود نوشته اید لیکن صفت
 کبره را از دست ندید و ترسان و لرزین باشید و سنت بغیر صلی الله تعالی علیه و آله و سلم
 ابدندان محکم بگیرد این است راه نجات و بدو نه خراط القتاد فانه از برائت استقامت
 شما خوانده شد ثبتنا الله سبحانه و ایاکم علی جادة الشریعة العلیة

مکتوب صدوی ام

شیخ حسین منصور جان دهری تحسین احوال سنیة او با بعضی بشارات عالیہ در آنکه غیر قطب
 له از اغوان قطب باشد اگر خود را واسطه فیض در یابد گنجایش دارد و حل شبهه که نوشته بود
 در حقیقت قرآنی در مرتبه صفات است تفوق آن بر کمالات نبوت که مرتبه ذات است چگونه
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ
 مُحَمَّدٍ وَآلِهِ أَجْمَعِينَ مکاتیب شریفه که پیش ازین فرستاده بودند رسید خوشوقت است
 دست راست افزاگرید در انوقت فقیر مرخص بود طاقت جواب نوشتن نداشت الحال که از شدت
 مرض فرصت است بجواب هر دو کتابت که متضمن احوال و اذواق سنیة است و پردازد از شمول
 عنایات خداوندی صلواته که از چند چون بیرون است که مشاهد مینماید و رفع کدورات
 عفوزات که احساس میکنید در بعضی اوقات خود را واسطه فیض و رحمت و مغفرت میابید
 فیوض و برکات که از جناب سروری علیه و آله افضل الصلوات و التحیات علی الدوام
 بر خود میابید که گویا هر روز از ان بحر محیط باین جانب کنده اند و علی الدوام فالقصر است و گویا از

نظر مبارک خود بر گزستور نمیسازند و آن از مهربانی خود و در سگروانند و درین امور مرقوم شد
 ریب تمیایید بل کر و ویه الشمس فی الظهیرة است نعمتیست بزرگ مطالعه آن خوشوقت است
 و لذات معنوی بخشید اللهم زد و خود را که وسطه فیض میاید محمد و این معامله و بسته لقط است
 لیکن غیر قطب که از اغوان انصار قطب است اگر این معنی در خود حساس نماید گنجایش دارد و
 چنانچه در عالم مجاز و زیر وسطه انعام بادشاهیست بخلائق اگر اغوان وزیر که مرجع خلائق اند نیز خود
 وسطه انعامات فہند چہ بتبع در باب حقیقت قرآنی استفسار نموده بودند ظاهر میشود که ترقی
 بسیار دران حقیقت واقع شده است ظاهر این معامله انجام رسیده باشد و نصیب ویرتوبے از
 صباحت که پرسید بودند نیز بزرگ و آید الغیب عند الله سبحانہ نوشته بودند که چون معامله
 کمالات نبوت بذات بخت تعلق داشته باشد تفوق حقیقت کعبه حقیقت قرآنی بران چه صورت
 دارد و ما از کجا معلوم میشود که کمالات نبوت بذات بخت تعلق دارد از فقیر که نقل کرده فقیر گز
 نگفته است و در کلام حضرت ایشان ہم معلوم نیست آری وصول باین کمالات بعد از حصول
 ولایات سه گانه است و پس از عبور از اسما و صفات و شیون و اعتبارات و تنزیہات تقدیسات
 است و بعد از ترقی از اسم الظاهر و اسم الباطن است که در مکتوب بیان طریق بتفصیل مذکور است
 لیکن در ذات بخت بودن آن محل سخن است شعر کیف الوصول الى سعاد و دونها
 قلل الجبال و دونهن حیوف چگونه این معامله بذات صرف متعلق باشد و حال آنکه
 حضرت ایشان در همان مکتوب حقیقت کعبه را که عبارت از اوقات عظمت و کبریا است فوق
 کمالات نبوت نوشته اند و نصیب از کمالات نبوت جز از رضی را ثابت کرده اند و نصیب از حقیقت
 کعبه ہیبت و خدانی را که از مجموع عالم خلق و عالم امر بهم رسیده نوشته و ایضا در همان مکتوب مرتبه
 ذات را فوق این کمالات ثابت کرده اند آنجا که نگارش فرموده اند که ذات الله و رائے این
 وجود و عدم است و نیز نوشته اند که این وراثت نه باعتبار وجود حجب است چه حجب تمام واقع
 ۱۵ یعنی یک لحظه ۱۵ یعنی یک گنگا کتاب نصف النهار ۱۵ این مشاهد و یافت ہر گاہ یعنی از مکاتیب محمد

۱۵۱

۱۵۲

۱۵۳

نشہ اند بلکہ باعتبار ثبوت عظمت و کبریا بیست که مانع درک است و حقیقت قرآنی فوق حقیقت
 لبعث ربانی است و آن بطور حضرت ایشان ما عبارت از مبدأ و مسبب است همچون حضرت ذات است
 تعالی چنانچه در جلد ثالث بتفصیل بیان فرموده اند فارتفع الّا شکال و ذال الّا شتباہ اگر
 کلام حضرت ایشان را تتبع میکردید فلاسراف از این اشکال میرستید عجب تر آنکه حقیقت قرآنی را بے
 اطلاع از تحقیق آنحضرت در یک کتابت شان کلام نوشته اند و در کتابت دیگر تخطئه خود کرده اند که در
 کتابت سابق از راه خطا نوشته ایم حقیقت قرآنی صفت زائده است چه جائے تخطئه است کلام
 اللہ تعالی چنانچه صفت زائده است شان غیر زائده هم هست و هر دو بطریق حقیقت است مجاز و در میان
 نیست پس کلام را بیکے خاص کردن نفی دیگر نمودن بچہ معنی بود و بر تقدیر تسلیم که کلام خاص بصفه
 بود اگر حقیقت آن شان باشد چه نقصان دارد و تحقیق آنست که حضرت ایشان افاده فرموده اند
 و نیز پرسید بودند که چون سالك بولایات ثلثه و کمالات نبوت مشرف میشود و سیر او در مقامات
 می افتد آیا هر کدام از ولایات و کمالات عروج و نزول علیحدہ دارد و یا بیک عروج بولایات و کمالات
 مشرف میگردد و بیک نزول نازل میشود و بعضی اشخاص باشند که بیک عروج این مقامات را
 کرده نزول فرمایند و بعضی دیگر را عروج و نزول متعده میشود و بعضی را در بعضی مقامات عروج
 بود و نزول نبود این معالک بحسب تعدادات طلبا متفاوت است و گاه بود که این تفاوت
 باندازه تفاوت تربیت را سبب باشد اراده سفر کوستان نموده اند بهرست بعد استخار را متوجه شوند
 از جانب فقیر هم اذن است دیگر فقیر طریقہ چشتیہ را بکس نمیگوید و خرقة هم نمیدهد تا واضح
 باشد سبحانک لا َعِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا انک انت العَلِیمُ الْحَکِیمُ

مکتوب صد سی و یکم

بشیخ انور نورسرای در حسین احوال و شرح وقایع او و در آنکه تجلی ذات را دوم ناگزیر است بِسْمِ اللّٰهِ

سہ یعنی بیج جائے تخطئه نیست پس در تخطئه خود کرده اند حال آنکه کلام چنانچه انچه

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَلَّمَ عَلِيمًا عَلَى الْعِلْمِ وَالْكَذِبُ عَلَى الْكَلْبِ وَالْصُّلْفُ عَلَى الْكَلْبِ وَالْكَذِبُ عَلَى الْكَلْبِ
 بودند پس بدست بخش گردید آنچه از اذواق و احوال خود نوشته بودند همه پسندید و اعلیٰ است
 مطالعہ آن خوشوقت ساخت ترقیم یافته بود کہ حقیقت صلوٰۃ چنان کشوف شد کہ در حقیقت
 از نور و شاخ آن درخت مقابل قبلہ افتاد و فقیر این درخت را پہلوئے راست خود می بیند
 کہ مناسبت این حقیقت بد درخت آنست کہ درخت از وسعت تفصیل خبر میدہد چہ شجرہ تفصیل
 نواہست و نماز نیز مرتبہ وسعت بدی چون حضرت ذات ست تعالیٰ و تقدس و چون توجہ آن
 بکعبہ مقصودست کہ مرتبہ معبودیت صرف ست توجہ آن درخت بہمت قبلہ متمثل گشت و آن
 درخت را کہ پہلوئے راست می بیند اشارے بآن میدارد کہ شمارا بآن درخت را و راست
 امیدست کہ مطلب ساند و نصیب از آن حقیقتہ بحصول انجامد بہمت اما شاکنان کوتہ دست
 تو درخت بلند بالائی + نوشته بودند کہ روزے در نمازے خود را فوق آسمان دید و نور سدید کہ انظار
 صلوٰۃ در آن نور تصور میشد و در حین ادائے نماز در رکوع و سجود حظ و التذاذے میشود کہ از
 تصور و تحریر بیرونست چرا چنین نبود کہ نماز معراج مومن ست و مومن کمال قرب ہنگام رفع
 حجاب نوشته بودند کہ در غیبت سے بینم نوریت بہمت بے کیف آنجا خود را چنان معلوم کردم
 کہ بندہ مقبول و پسندید صاحبم و از زبان کترین برآمد کہ خوب بندہ ام محمد و ما چون درین دید و
 علم شہاد میان بستید و از غیب این کلمہ بر زبان شما جاری شد ہست نیک و مبارک ست شکر خداوندی
 جل شانہ بجائے آمد و از رحمت او بیش از بیش امیدوار باشند و از کردار و اعمال خود مایوس گردند
 و امید از رحمت صرف داشتہ باشند قبول او بکردار و وابستہ نیست نوشته بودند در مراقبہ ظاہر شد
 گویا تجلی ذات ست تعالیٰ بہت بزرگ و حسن و خوبی آن درون ہم و خیال در نیاید محمد و ما علما
 تجلی ذات دوامست کہ استعارہ در قفاست آن نبود و آنچه استعارہ پذیرد نہ تجلی ذات ست سبحانہ
 بلکہ تجلی شانے ست از شیوات ہذا تجلی ذاتی برقی کہ مشلخ قرار دادہ اند نزد حضرت ایشان
 تجلی ذات نیست تعالیٰ بلکہ تجلی شانے ست از شیوات کہ سیرع الاستعارہ ست محمد و ما آنچه در کتاب

۱۰۰
 ۱۰۱

۱۰۲
 ۱۰۳

۱۰۴
 ۱۰۵

فرزندی نوشتہ بودند از انکشاف حقیقت قرآنی و در وقت ادائے صلوٰۃ خود را محو مطلق دیدن
و شامہ لذت عظیم در آن وقت نمودن و ظهور تاثیر توجہ در طلبہ و گرمی مجلس ہمہ نیک و عالی است
مطالعہ آن خوشوقت ساخت اللہم زد باحوال طالبان خوب پردازند و توجہات را از آنها
دریغ نذارند لیکن ترسان لرزان باشند و تصرع و طعنی بوند بباد ازین راہ خرابی نیکس خواستہ
باشند گنج نامرادی اوقات را بذر و فکر بسر برند و گنج اسرار بدست آرند + + +

مکتوب صدسی دوم

خواجہ احمد بخاری در بیان آنکہ ہرچہ از محبوب حقیقی میرسد مرغوب و محبوب و قبض و بسط رزق
فعل خاص اوست و تکا و شرح احوال یاران او + ہو اللہ تعالیٰ بر جادہ شریعت غرا و سنت
مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم مستقیم و ستیم داشتہ بترقیات صوریہ و معنویہ کنی
و ممتاز دارا و صحیفہ گرامی رسید شرت بخش گردید از ازار فقیر نوشتہ بودند حمد اللہ سبحانہ
کہ دین ایام فرصت است لیکن قوت ایشان تا حال نشدہ است ما اصاب من مصیبتہ
فی الارض ولا فی انفسکم الا فی کتابین قبل ان نبراہا ہرچہ از ان جانب میرسد
مرغوب و محبوب است کشادہ پیشانی بے گرہ جبین و ابرو بان پیش باید آمد راہ بندگی این است بعینہ
یاران اظہار کلمہ مندی از مضائق روزگار و قرضداریہا مینایند جائے گل نیست و در رزق مقدر
احتمال کمی زیادتی نیست تنگ کردن رزق و زیادتی آن فعل خاص اوست تکا و بحکس را در آن
و خل نیست اللہ یبسط الرزق لمن یشاء و یقدر بطریقہ مرضیہ آنست کہ بندہ روئے دل
را از ہمہ جہات مصروف ساختہ و ذکر و عبادت و یکجہ و بیکر و بود و بکلیت در تعمیر آخرت کوشد
و طمع ہمتش در مرضیات موائے حقیقی جل سلطانہ نبود و اذکر اسم ربک و تبتک الیہ
تبتیلا و امور معاش را با وسپارد و کشاید کار را از داند و از داند رب المشرق و المغرب

سہ در سورہ منزل و قس است از پارہ تباک ۱۰

باجہ

باجہ و بجا و بجا و بجا

باجہ

باجہ

لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيلًا وَصَدِيقٌ شَرِيفٌ آمَدُهُ تَبَاتُلُ الدَّهْبِ وَالْفِضَّةِ
 قِيلَ فَمَا نَدَّخِرُ قَالَ لِسَانًا ذَاكِرًا وَقَلْبًا شَاكِرًا وَذَوْجَةً تُعِينُ عَلَى الْآخِرَةِ وَنِزْرَةً
 شَرِيفَةً مَنْ جَعَلَ الْهُومَ هَمًّا وَاحِدًا كَفَاهُ اللَّهُ تَعَالَى سَائِرَ هُمُومِهِ وَمَنْ تَشَبَّهَتْ
 بِهِ الْهُومُ مِنْ أَخْوَالِ الدُّنْيَا كَمِثَالِ اللَّهِ تَعَالَى فِي آيٍ أَوْ دِيَّةٍ بِهَا هَلَكَ وَأَنْجَحَ مِنْ أَخْوَالِ
 سَيِّدِ مُحَمَّدٍ وَبِرَّادِ كَلَانٍ أَوْ نُوْشْتَه بُودَنْدِ بَهْجُوحِ بِيُوسْتِ دَرِ أَحْوَالِ بَرَادِرِ خُودِ نُوْشْتَه أَنْدَكِهْ أَنْجَحَ أَقْلَ حَشَمِ
 بَسْتِه مِيدِ الْكَمَالِ كَشَادَهْ مِينْدِ مُحَمَّدٍ وَامِنْ دَلَالَتِ بَرْتَقِي بَاطِنِ نَزَارِ دَوْلَمَالِ بَانَ ابْتِه نِيَسْتِ
 مَصْرَعِ تَوْ مَبَاشِ اصْلَامِ الْكَمَالِ اِنْ سَتِ وِلِسْ دَمَرَاتِ قَلْبِ رَا كِهْ مُشَادَهْ مِيكُنْدِ نِيَكِ بِلَنْدِ سَتِ
 حَقِ بُجَانَهْ اَزْ كَمَالِ هَرِ قَلْبِ بَهْرَهْ دَرِ سَاَزِ دَوَازِ قَلْبِ بَسِيْطِ نَصِيْبِ اَرْزَانِي فَرَايِدِ دَرِ أَحْوَالِ مُحَمَّدِ زَاهِدِ
 چِيْزِ بَايِ بَزْرُگِ دَوْلَتِي نُوْشْتَه أَنْدَا زَكْرَمِ اَوْ تَعَالَى اِنْزَوِيَكِ سَتِ لَكِنْ أَنْجَحِ نُوْشْتَه أَنْدَكِهْ وَلَايَتِ كِبَرِي
 رَفْعِيْلِ وَا رَسِيْرُ كَرْدِهْ دَرِ نِيْمِ دَاوَرَهْ بِنِجْمِ مَقَامِ قَبُولِيْتِ تَعِيْنِ مِيْنَايِدِ وَبِجْنِيْنِ دَرِ جَوَارِ وَلَايَتِ عَلِيَّاهِ
 تَعِيْنِ مِيْنَايِدِ كِهْ اَنْ نِيْزِ مَقَامِ قَبُولِيْتِ سَتِ مَعْلُومِ نَشْدِ كِهْ اِنْ مَقَامِ قَبُولِيْتِ عِبَارَتِ اَرْحِيْتِ
 چِهْ قِسْمِ قَبُولِيْتِ سَتِ وَنِيْمِ دَاوَرَهْ بِنِجْمِ بَحْجِهْ مَعْنِي سَتِ اَكْرَمُ اَرْقُوسِ سَتِ كِهْ حَضْرَتِ اَيْشَانِ اَزْ اَمْتِهَابِ
 وَلَايَتِ كِبَرِي قَرَارِ دَاوَدَهْ اَنْدِ پَسِ نِيْمِ دَاوَرَهْ چِهَارَمِ بَايِدِ كِفْتِ زِيْرَا كِهْ اَنْ قُوسِ دَاوَرَهْ چِهَارَمِ سَتِ
 دَاوَرَهْ دِيْسْتِ وَبَالَايِ اَنْ قُوسِ سَتِ نُوْشْتَه بُودَنْدَكِهْ يَارِ اِنْ طَرِيْقِ رَا كِهْ بَشَامَنْتِ بِنْدِ هَرِ جَاعِقِيَهْ وَبَانَعِ
 مِيْشِ اِيْدِ وَتَوْ قِفْ وَاقِعِ مِيْشُودِ بَايِنْ خَاكِ لَشِيْنِ مَتَوَجِّهْ مِيْشُودِ صَوْرَتِ فَقِيْرِ اَبْنَهَابِ مِيْشُودِ اَرْجَا
 مِيْكَنْدِ اَنْدِ وَفَقِيْرِ سِيْجِ نَمِيْ بِيْنْدِ وَخِيْرِ نَزَارِ دَمُودِ اَتَكْمِيْلِ وَارْشَادِ كَارْخَانَهْ خُدا وَنَمِيْ سَتِ جَلْ شَانَهْ وَ
 مُرْتَبِي حَقِيْقِي اَوْ سَتِ بُجَانَهْ لِيَكِنْ بَا عِبْتِبَارِ ظَاهِرِ اِنْ مَعَالِمِهْ بِهْ پِيْرِ مُرْشِدِ وَبَسْتِه سَاخْتِهْ اَنْدِ تَوْ سَطِ اَوْ
 كَارِ سَتِ مُرْشِدِ اِلْكَمَالِ مِيْرِ سَاَنْدِ كَاِهْ بُودَكِهْ مُرْشِدِ اَزِ اِنْ تَوْ سَطِ اِطْلَاعِ بُودِ وَكَاهِ نُوْشْتِهْ اَزْ اَوْ شَمَا
 بَهَانَهْ بَرِ سَاخْتِهْ اَنْدِ اَلِي الْخُصُوصِ كِهْ مُرْشِدِ اَزْ اَرْبَابِ جِبِلِ بُودِ اِطْلَاعِ اَزْ اَحْوَالِ مُرْشِدِ وَازِ تَوْ سَطِ
 خُودِ كَمْتَرِ خَوَابِ بُودِ مَعَ ذَلِكَ دَرِ صَحِيْبِ اَوْ مَرْدِمِ مَرْتَبَهْ كَمَالِ اِلْكَمَالِ مِيْرِ سَنْدِ وَصَا حِبِ اَحْوَالِ

بایع
نہا

وصاحب علم میشوند و ازین جهت هیچ نقصانی در کمال و کمال او نیست احوال و کمالات او
که در آیات مسترشدان ظاهر میشود والسلام اولاً و آخراً

بایع
نہا

مکتوب صدی سوم (۱۳۳)

بایع
نہا

بشیخ شرف الدین سلطانپوری در غایت پرداخت احوال مسترشدان تاکید بر تصحیح نیت
هو بعد الحمد والصلوة و از سالی التحیات میرساند احوال همه حال مستوجب حمدت
المسئول من الله تعالى عافيتكم واستقامتكم على الطريقة المرضية ظاهراً
و باطلاً صحیفه گرامی که دین و الارسال اشته بودند در سید بخت افزا گردید از تفتید بخلق صبح و
پیشین و طریق توجیه بیار ان بعد مغرب گری مجلس و تاثیر توجیهات و ظهور آثار و ترقیات عظیمه
بران که نوشته بودند مسرت بر سرست افرو و اللهم اکثر اخواننا فی الدین باید که دین
امیر جلیل القدر پیش از پیش تفتید و زند در حدیث آمده است ان احب عباد الله الى الله من
حبب عباد الله الى الله و حبب الله الى عبادهم و در تصحیح نیت بجان کوشند و همواره
ملتی متضرع بودند از تحقق بحقیقت قرآنی و عبور با فوق که نوشته بودند بوضوح انجامید تفصیل آن
تعلق بحضور دارد که عالم نازک است و آنچه میان بند نعمت عظمی امید است که از دو چیز خالی
نباشد آنچه می یابند یا بفعل حاصل است یا قریب الحصول است بهر حال شکر خداوندی جل شانہ
بجا آرند و بهت بران گمارند که ازین بحر عثمان گوهری بدست آرند تا سبب سعادت و بهشت
پشت باشد و بهشت بهشت روئے نماید مامول از دوستان دعاست والسلام اولاً و آخراً

بایع
نہا
بایع
نہا
بایع
نہا

مکتوب صدی چهارم (۱۳۳)

بسید نعمت الله بنکالی در شرح احوال و تعبیر واقعه هو الحمد لله و سلام علی عباده
الذین اصطفی کتابتے که سیادت آب سید نعمت الله در احوال خود از راه محبت فرستاده بودند

رسیده خوشوقت ساخت از ظهور نور که معتبر بحقیقت کعبه است بعد از ان عطاشدن خلعت مکلف
و مزین بالفاظ قرآنی که نوشته بودند بوضوح بیست امیدوار باشند که از فیوض و برکات قرآنی
بهره ورشوند و عنقریب از حقیقت آن نصیب یابند درنگ نصیب از حقیقت کعبه نوشته بودند که
در واقع بر من تجلی شد خود را در ان عدم محض یافته بعد از ان بقایان ذات یافت درین اثنا اتفاقاً
فرمودند که این حال حضرت خلیل است عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیْهِ الصَّلَاةُ وَ السَّلَامُ حاصل معنی کریمه
اَتٰی وَ جَهَنَّمَ وَ جِہِی لِلَّذِی فُطِرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ تا آخر القافر فرمودند بعد ازین فقیر
خود بخود فریاد شدن گرفت بحدیکه آسمان و زمین در خود میافت و تجلی حق جل و علا در درون این
احقر ظاهر میشد درین اثنا فرمودند که این حال سید المرسلین است صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ
وَسَلَّمَ مخدوم تعبیر واقع ظاهر است حق سبحانہ و تعالی از هر دو ولایت بهره ور سازد و از انوار هر
کدام منور گرداند این واقع بشارت است ظاهر امیدوار باشند در تجلی اول چون عدتیت و محبت
و تیری از شرک و روع از همه تافتن و یجناب قدس بے مشارکت اغیار و آوردن است سبب
بحضرت خلیل است عَلَیْہِ الصَّلَاةُ وَ السَّلَامُ کہ معاملہ نفی را بنقطہ آخر رسانیدہ اند و تجلی ثانی
مناسبی بمقام اثبات و تجلی ذات دارد کہ حال خاتم الرسل است عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ الصَّلَاةُ وَ السَّلَامُ

مکتوب صدی و پنجم (۱۳۵)

بعا دل بیگ پسر کابل بیگ آبادی آخرت و در نکویش دنیای دلی + هو + اللہ تعالی از رقت
مایوی محرز گرداند احوال همه حال مستوجب حمد است اوقات را بزرگ فکر معجز دارند و نوشته آخرت
را آماده سازند و بخرافات دنیای دلی مفتون نشوند و برزیت آن فریفته نگردند و بطریق
آن از جای نروند کہ فانی و مالک است ثباتی ندارد زهریست شکر آلوده و نجاست است زانند
گشته این زهر بموت بادی گرفتار است بحسرت سردی بتلاست ذالکذ رکال التحذیر
بسیست همه اندر زمین بتو این است کہ تو طفلی و خانه رنگین است + عمر بانست کہ در مصیبت

مولائے حقیقی تعالیٰ مصروف گردد و در طلب دردا و بسر و باقی در حساب عمر نیست و خل
و بال است بیت هر چه جو عشق خداست حسن است هر که شکر خوردن بود جان گذشت
آنوال بانویسان باشند دوستان را بد عاید آرد و السلام

مکتوب صدی و ششم (۱۳۶)

بمحمد حسین کابلی در جواب عریضه او الحمد لله و سلام علی عبادہ الذین اصطفی برادر
دینی صوفی محمد حسین سلام خواند و باستقامت ظاہر و باطن بوده دوستان را بد عاید آورد
معملاً که شب عید روئے داده بود نوشته بودند از مشاہدہ نور صرف اشعار نموده واضح گردید و
سبب مسرت و خوشدلی گردید حق سبحانہ ہزارہ در ترقی دارا و از مقصد اقصی نشانی پیدا کرد
از شکر گذاری خدمت حافظ جو نوشته و خدمت فقر و صلی کہ میکنند بیان کرده بودند و چون
انجام میداد حق سبحانہ ایشان را جزائے خیر بد نوشته بودند کہ ایشان میگویند کہ سنگام مشغولی خود
نیست میایم از مطالعہ آن خوشحال شدیم حق سبحانہ و تعالیٰ این دیدار را زیادہ کند و اثرے از مستی
موسوم و وجود بشریت نگذار تا فائے حقیقی روئے نماید عزیز گفته است اشتی عذما لا اعوذ ابداً
و السلام

مکتوب صدی ہفتم (۱۳۷)

حاجی محمد شریف خادم در جواب عریضه او کہ متضمن معارف غریبہ و تحقیقات بدیعہ است بسم
الله الرحمن الرحیم الحمد لله و سلام علی عبادہ الذین اصطفی برادر دینی حاجی
محمد شریف استفسار نموده کہ معنی قرب نوافل و قرب فی الفضل چیست و کفر شریعت و کفر طریقت
چیست و علامات ہر کدام چه چیز است بدانند قرب نوافل و قربیت کہ بر عبادات نافلہ مترتب
میشود و چون در نوافل وجود عابد در میان است و ربکہ بران مترتب میشود و ربکہ بود کہ وجود
سایک در میان باشد پس این قرب یعنی نبود کہ وجود صاحب قرب بنویسد میان است گفته اند

۱۵۶ قُرْبُ نَوَافِلِ آنست که بنده فاعل شود حق اگر فعل او بود و محل و علایم حدیث قدسی آمده است که یزید
عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أُحِبَّهُ فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ كُنْتُ لَهُ سَمْعًا وَبَصَرًا وَيد
و رجلاً و مؤید او در روایت آمده است فَبِي كَيْسَمٍ وَبِي يُبْصِرُ وَدُرِّ قُرْبِ فَرَأَى حِينَ كَانَ مُحْضًا
امثال امر الہی است تعالی وجود عابد در میان نیست پس قریبے کہ بران مترتب شود قریبے بود
کہ وجود عارف دران در میان نبود لہذا گفته اند کہ قُرْبِ فَرَأَى آنست کہ حق تعالی فاعل بود و
بنده آک فاعل او باشد چنانچہ وارد شدہ است الْحَقُّ يَنْطِقُ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ نَاطِقٌ حَقٌّ سِتُّ زَبَانًا
عمومیش از آلہ نیست و نیز وارد شدہ است کہ اتَّقُوا غَضَبَ عُمَرَ فَإِنَّ اللَّهَ يَغْضَبُ بِسَرِّ قُرْبِ
فَرَأَى مَعْنَى وجود سالک است و قُرْبِ نَوَافِلِ مَعْنَى نیست و جمع بین القُرْبَيْنِ آنست کہ فاعل و آلہ
ہر دو حق باشد سبحانہ و بنده در میان هیچ نبود و در کریمہ و قَارِئَاتِ اِذْ رَمِيتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ رَحِيٌّ
گویا اشارہ بہرہ قریب است کفر شریعت آنست کہ بنده مرتکب امرے شود کہ در شریعت غیر الزکاب
آن کفر باشد و بحکم شریعت کافر شود و کفر طریقت عبارت از مرتبہ جمع است کہ دران موطن تمیز
میان حسن اسلام و قبیح کفر از نظر سالک مرتفع میشود و بہر ابصار طریقتیم مے پندارد و میگوید
بیت بکفر و باسلام یکسان نگرا کہ ہر یک دیوان او و فرست است حسین منصور درین مقام
بودہ است کہ گفتہ شمر کفراتِ بَدِیْنِ اللّٰهِ وَالْکُفْرُ وَاجِبٌ لِّدَعْوِي وَعِنْدَ الْمُسْلِمِ اِنْ قَبِيحٌ
درین موطن سکر ہمہ وقت و سنگیر است از مستی محبت تمیز میان حسن و قبیح ندارد و چون از سکر
بصحو آید و از مستی بہوش و از بے تیزی بہ تیزی گراید اسلام را حسن و کفر را قبیح داند و باسلام حقیقی
مشترف شود و از کفر تیزی نماید پس کفر طریقت زینہ اسلام حقیقی باشد از حضور مبتدی و مبتدی
و غیبت ہر دو قبض و بسط ہر کدام پرسیدہ بودند بآئند کہ حضور مبتدی حضور است کہ غیبت
قفاے اوست و حضور متوہط حضور است کہ غیبت در قفاے آن نیست و درین ہر دو حضور
وجود حاضر در میان است و فنا بحصول نہ پیوستہ حضور فہی حضور است کہ نفس حاضر در میان نیست

لے الحديث فی صحیح البخاری وقد نقلہ الشیخ بالاختصار بالسنن ۱۵۷ بانکر من کریمہ واقع است در تواتر افعال پاره قال اللہ الذین

حضور است خود بخود بے نعت حاضری و حضور شهود است بے وصف شاهی و شهودی
 مَنْ كَمْ يَذُقُ كَمْ يَذُرُ غَيْبِ مَتَدِي غَيْبِ اوست از حس بوسیله استیلا و سلطان ذکر بر
 حقیقت جامع و اگر که محل حس و شعور است غیبت منتهی غیبت اوست از ذات و صفات خوش
 در سطوات تجلیات ذاتیه و صفاتی و استتار بلکه انعدام اوست هنگام استیلا هستی حقیقی بر
 هستی موهوم و عبارت دیگر گوئیم غیبت بتدی استتار ذکر و حضور است از باطن او و غیبت
 منتهی در پرده آمدن است ظاهر او از معامله باطن چه باطن او را غیبت نیست آنچه دارد برون
 دوام دارد قبض و بسط ارباب قلوب می باشد که اهل ابتداء اند قلب تا در مقام تلوین است مورد
 قبض و بسط است چون شکم پیوست از قبض و بسط است منتهی این قبض و بسط نیست
 که مصطلح قوم است امر با وجود کمین و گیرنگی بوسیله عروض بعضی عوارض بے مزگی و بجلال
 رفته می رسد و گاهی سقائی وقت پدید می آید بران اطلاق قبض و بسط بطریق تجرؤ نمودن
 هر چند این اطلاق هم شایع و ذائع است از علم الیقین و عین الیقین و حق الیقین بر سیده بود
 بدانند که علم الیقین استدلال است از اثر بوثر و عین الیقین شهود مؤثر است بے پرده اثر و استهلاک
 و کم شدن است در شهود بحدیکه از وصف شاهی و شهودی منزه باشد و حق الیقین مستحق شد نیست
 بان و این مقام بقا و شعور است چنانچه از دو با اثر بے بردن و مشاهد آتش نمودن و عین آتش
 گشتن گفته اند که علم و عین حجاب یکدیگرند هنگام علم عین نیست و چون عین آمد علم رفت چه فانی
 و استهلاک بحیرت و جهل متصف است که منافی علم و دانش است و در مرتبه حق الیقین این حجابیت
 مرفوع است و شهود علم با هم جمع اند که موطن شعور و بقا است و این هر سه مرتبه یقین تا زمانه است که
 سیر سالک اصول است که بمقام ولایت تعلق دارد و چون معامله از اصول بالا رود و بساطت
 پیش آید این مراتب کوتاهی کند و فنا و بقا در راه ماند پس قید بود مذکور و ال عین اثر کجا متحقق
 میشود در باریت ولایت کبری یا در نهایت آن شروع زوال عین اثر در باریت این ولایت است
 و کمال آن در نهایت آن ولایت چه خروج از ظلال قید انفس که موجب زوال عین اثر است بدست

ولایت کبری است و تا اصول در میان است اثری از آثار باقی است و چون اصول انقطاع پذیرد
اثری از آثار نماند معنی قرب اقربیت و فرق میان هر دو پسند بودند بدانند که قرب مقابل بعد
ست چون بعد مفقود شود قرب متحقق گردد و لیکن قرب بعد از امور نسبیست یک شے نسبت
قرب است و نسبت بشے دیگر بعینه کابل از مال نسبت بلاهور بعید است و نسبت بهلج قریب
لهذا مراتب قرب متفاوت آمد باندازه تفاوت فقدان مراتب بعد و چون بعد از تسبیح و ج
نماند کمال قرب متحقق شود و آن در اتحاد است پس کمال قرب در اتحاد آمد و معامله اقربیت نیز
هم نازک است از اتحاد هم باید گذشت در جانب قرب تا اقربیت رفته نماید و نفس این کسین
کس نسبت بان بعید بود و عقل عقیل شکل که باین دقیقه پی برد و از خود نزدیکتر را تواند تصور نمود و حق
صحیح و کشف صریح که مقتبس از انوار نبوت باشد باید که در کاین مجوب نماید و ایقانه بفرقان مجید
حاصل کند من اگر کذاق لحدید و دیگر از آداب طریقت است که طالب حضور شیخ بپذیرد و دیگر
ورائے شیخ بے اذن شیخ متوجه نشود حتی بزرگوار و نوافل هم مشغول نشود و اگر در حضور او بپذیرد
و دیگر متوجه شود در آن وقت از فیوض و برکات شیخ ظاهر آنست که محرم است الا نادرا مثلا
قوت نسبت بشیخ بر وجه کمال داشته باشد مع ذلک تفاوت میان توجه و عدم توجه کائن
واقعه که دیده اید و همچنین واقعه که حافظ محسن ماده شما دیده است عالی و روشن اند و همیشه امیدوار
باشند که حق سبحانه از قوه بفعل و از گوش باغوش آرد الله قریب محبت از محبت ذاتی و صفاتی
و افعالی و محبوبیت و محبت پر سید بودند بدانند که حضرت حق جل و علا ذات خود را دوست میدارد و
همچنین صفات و افعال خود را نیز دوست میدارد و ظلال اشما و صفات خود را هم دوست میدارد
و هر کدام ازین افراد محبت و اعتبار دارد محبوبیت و محبت ظهور کمالات محبوبیت ذاتیه در حضرت
جست صلوات الله تعالی علیه و آله و سلم و ظهور کمالات محبت ذاتیه در حضرت کلیم علی
نبینا و علیه الصلوٰه و السلام و ظهور محبوبیت اشما و صفات را بنیاد دیگر متحقق است علی
نبینا و علیهم الصلوٰات و التسلیمات و البرکات در رنگ محبت آن و ظهور محبوبیت

و بحیثیت ظلال انسا و صفات و اولیاء محبوبین مجتہدین کا بن معنی عروج و نزول و سیر الی اللہ فی اللہ استفسار نموده بودند بدانند کہ عروج و رجوع را گویند و نزول و بخلق سیر الی اللہ چو قطع و انزاع امکان است سیر فی اللہ سیر در انسا و صفات و حی است تعالیٰ و تقدست پس این بر دو سیر در جانب عروج باشد و دو سیر دیگر در جانب نزول است سیر عن اللہ باشد و سیر فی الاشیاء باشد دیگر فنا و بقا فی الحقیقۃ تبدل صفات ذمیمہ بہ صفات حمیدہ والا بسندہ بیخ جانمیرود و احکام بندگی از وی ساقط نمیشود و در جانب بقا نیز بندہ حق نشود قلب حقائق محال است اگر گویند فانی در ہنگام فنا خود را محو و متلاشی میاید و نام نشان از ذات و صفات خود نمیند و حیران حسیست گوئیم کہ اوصاف ذمیمہ در لطیفہ نفس سوختہ تمام دارد و انانیت و رعونت و سرکشی و نافرمانی و داری و جہل مرکب کہ کمالات عاریتی را از خود دانستہ خود را کامل و خیر یقین کردہ بمنزلہ ذات او گشتہ است لاجرم بزوال این صفات زوال ذات متصور میگردد و باطمینان او انقلاب حقیقت بفہم دشمن آید فہم من فہم +

مکتوب صد سی و ہتم

بخان محمد بیگ لابی در شرح احوال او و بیان آنکہ با وجود بی نہایتی مطلوب فہمی گفتن بچہ است + ہو بعد الحمد والصلوۃ و تبلیغ الدعوات میرساند کتابت کہ پیش ازین بچہ گاہ فرستادہ بودند رسیدہ خوشوقت ساخت از دید قصور نوشتہ بودند واضح گردید حق سبحانہ و تعالیٰ این دید را زیادہ کند کہ داو جب میدہد و اعمال را قیمت مے افزاید و قابل قبول میکند عیشیہ عرفہ و مراقبہ خود را شتر سوار در مجمع عرفات کہ دیدہ اید و برکات عجیبہ بشمار رسیدہ و اکثر خود را در طواف کعبہ میاید و یکبار کعبہ معظمہ را در خود یافتید ہمہ نیکست خوب است از برکات آن اما اگرچہ از انوار کعبہ منورہ امیدوار باشند اللہ تعالیٰ از حقیقت آن بہرہ و رسا و تارہ بہرہ بدارد بخت پدید آید

لے بروز جمع نہم ماہ ذی الحج بعد دو پہر ۱۲

وازانہ بصاحب خانہ روز نے بکشايد و آنچه نوشته ايد که بعد از ان نسبت معلوم شد که گویا ذات
 بخت است الخ گویا اشارت است و بشارت باین ماجری پرسیده بودند که مطلوب نهایت
 نیست پس میاید که طلب طالب هم انتها نباشد پس منتی گفتن بچه معنی باشد بداند که منتی
 کسے است بر ابتدا مطلوب برسد و سیر الی الله را قطع نموده و دخل سیر فی الله گردد و بعد از ان در
 انتهای مراتب است باعتبار مراتب کمالات محبوب بعضها فوق بعض هر قدر سیر در کمالات
 محبوب مینماید همان قدر بر مراتب انتهای سیر و عدم انتهای مطلوب هم باعتبار کمالات و صفات
 اوست جواب دیگر آنکه عدم انتهای مراتب وصول چنانچه اکثر براتند در حق کسے است که سیر او
 در تفصیل اسما و صفات افتاده باشد گفته اند کمالات معشوق را نهایت نیست در هر آنے یک
 کمالات تجلی است دیگر گفته مراتب الوصول لا تنقطع أبداً لا بدین ثلثه گوید سه
 بیزارم از ان که خدائے که توداری + هر لحظه مرا تازه خدائے در گستر + رابع گوید همیشه
 ز حسنش غایت دارد نه سعدی را سخن پایان + بمیر تشنه مستقی و دریا همچنان باقی +
 و آه که حضرت ایشان را عطا شده است را همیشه که اسما و صفات بطریق اجمال و انجا
 قطع میاید و وصول بذات میسر آید و مراتب وصول منقطع میشود و انتهای پذیرد بخلاف
 صاحب سیر تفصیلی که وصول بذات مجرد در حق او غنائے روزگار است که او از تجلیات کہنه بزرگ
 و تجلیات تازه گرفتار و از ذات تجلی که در آن تجلیات محبوب و در او این احوال شایر او انبیاست علیهم
 الصلوٰۃ والسلام و صحابه کرام ایشان علیہم الرحمۃ و الرضوان والسلام علی من تبع الہد

۱۹۱

۱۹۲

الصلوات والبرکات

مکتوب صدسی و نهم (۱۳۹)

بسلطان عبدالرحمن بنی در کمالات قلب انسانی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ حَامِدًا وَ
 مُصَلِّيًا حَقِیْقَتِ مُضْعَفِ قَلْبِیْہِ خَزِیْنَةُ اَنْسَارِ مَعْنَوِیْہِ بَادِیَہِ رَحِیْمِہِ دَرْ عَالَمِ کَبِیْرِہِ دَرْ عَالَمِ صَغِیْرِہِ مَرَاتِ
 عَوَالِمِہِ ثَابِتِہِ دَرْ عَالَمِ صَغِیْرِہِ اَنْسَانِ رَاکُوْنِہِہُ کَمْ مَرْتَبِہِ اَزْ عَالَمِ خَلْقِ وَاَمْرِہِہِ دَرْ عَالَمِ کَبِیْرِہِ

۱۹۳

۱۹۴

ہرچہ در زیر عرش است از افلاک و عناصر و جز آن آنچه فوق عرش است از لطائف عالم افرست ہرچہ
در عالم صغیر است و عالم اصغر است کہ قلب انسان است کہ با وجود کمال صغر جامع عالم است و با وجود
بساطت کمال وسعت موصوف و مناسبت او بذات اقدس بیش از بیش آمد کہ در آنحضرت کمال
بساطت و کمال وسعت با ہم جمع آمد لہذا بعد از تصفیہ قابلیت آئینہ داری آن مرتبہ مقدمہ پیدا
کرد و بشرافت و لیکن یسعی قلب عبدی المؤمن مشرق گشت و تصفیہ قلب وابستہ
است بحاجی با حکام شرعیہ و وزیرین بسطن مصطفویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام والنجیۃ
واجتناب از بدعت نامرضیہ و از انہماک در شہوات و لذات نفسانیہ و دوام ذکر و مراقبہ و تسبیح
بر محبت شیوخ فعلیک بملاکمہ ہذہ الخصال الحمیدۃ لیظهر فیک عجائب الملک
و اسرار الملکوت و تکنون میراثا لا توار اللہ ہوت

مکتوب صد و چہارم

بہ برادر زاوہ حضرت ایشان سلمہ اللہ تعالیٰ محمدا و زادہ عالی مرتبہ شیخ عبد الاحد در بیان نفوذ
حقیقت صلوٰۃ بر حقیقت قرآنی و حل شبہ کہ در اینجا وارد میشود و آنکہ عالمہ حقائق تلمذہ داخل
تفضل است و در تحقیق انطباق بحقیقہ الحقائق و آنکہ قطب مدار غیر قطب ارشاد است و غیر حسب
نسبت قیومت و آنکہ بعد از عطائے ذات محبوب غالباً معاملہ بہ نزول است بِسْمِ اللّٰهِ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ بَعْدَ مَنْ حَمَدَكَ وَلَكَ الْحَمْدُ بَعْدَ مَنْ ثَمَّ يَحْمَدُكَ
وَعَلَى نَبِيِّكَ وَحَبِيبِكَ الصَّلٰوةُ وَالنَّجْمَةُ بَعْدَ مَنْ ذَكَرَكَ وَبَعْدَ مَنْ لَمْ يَذْكُرْكَ وَعَلَى
اَلِهِ وَاصْحَابِهِ كَمَا يَقْتَضِي كَرَمُكَ وَيُلِيْقُ بِفَضْلِكَ اَمَّا بَعْدُ فَرَزَّ دَارِ جَنَّةِ شَيْخِ عَبْدِ الاحد پرسید
کہ حقیقت قرآنی عبارت از مبداء و سعت بیچونی ذات است تعالیٰ بیان نمایند کہ حقیقت صلوٰۃ
عبارت از کدام اعتبار و شان است بدانکہ کہ حضرت ایشان در حقیقت صلوٰۃ بر نگاشتمہ اند کہ
اینجا کمال وسعت بیچونی است پس حقیقت قرآنی مبداء و سعت است و اینجا کمال وسعت لیکن

برین تقدیر شبہ وارد میشود کہ مبادی را تقدیم و تفوق است بر شے پس باید کہ حقیقت قرآنی
مقدم باشد بر حقیقت صلوة و حال آنکہ حقیقت صلوة را فوق حقیقت قرآنی نوشته اند جواب
میتواند کہ این مبادی در جانب عروج سالک باشد یعنی شروع و مست در مدارج عروج از حقیقت
قرآنی است و کمال آن در حقیقت فوقانی و بانہی مبادی را تا آخرت جواب دیگر آنست کہ
تفوق از طرفین است بدو اعتبار حقیقت قرآنی چونکہ جزو حقیقت صلوة است چنانچہ آنحضرت
نوشته اند کہ اگر حقیقت کعبہ است جزو است و اگر حقیقت قرآنی است ہم بعض او کہ صلوة جامع
جميع کمالات و مراتب عبادت است کہ بہ نسبت اصل الاصل کائن است و شک نیست کہ جزو را تقدم
بر کل و کل را فضل است کہ مثل است برین جزو و اجزاء دیگر پس تفوق صوی جزو است و تفوق صوی
در تہی کل را بود نوشته بودند کہ وصول بحقائق تلبہ و خل تفصل است دانہ معاملہ این حقائق چونکہ
فوق کمالات نبوت است باید کہ داخل تفصل باشد نوشته بودند کہ وصول بحقیقت حقائق غیر محمدی
را نمیتواند شد دانہ و اگر بطریق فنا فی الشیخ باین دولت مشرف شود آیا حقوق و تطابق تام میشود
دانہ بدانند کہ حقوق تام محمدی راست و غیر محمدی را در ضمن شیع خود کہ محمدی است و صاحب الطہار
اگر میسر شد گنجایش دارد پرسید بودند کہ در عہد صاحب نسبت قیومت قطب را غیر است
یا این منصب مسلم باوست بدانند کہ قطب ارشاد غیر نیست آری اقطاب بقعات کہ اقطاب
جزئی اند در عہد او اگر باشند گنجایش دارد بلکہ واقع است و او بمنزلہ کل است و اینہا از انوار و برکات
اوستفیض و استفید اند لیکن قطب را غیر است کہ او را از او خلوت ناگزیر است و زمان آن
سرور صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ وسلم میگویند کہ قطب مدار بود و بشری صحبت ہم گاہ گاہ
مشرف میشد لیکن کسی او را نمی شناخت الا ماشاء اللہ تعالی و آنچه میگویند کہ روح را بعد از
مفارقت از بدن فنا نیست این حکم در سایر لطایف امر ہم جاری است و آنچه میگویند کہ روح
فلانی ظاہر شد و چنان چنین افادہ نمود و استفید شد مراد از آن لطیفہ روح است بخصوصہ
الغیب عند اللہ سبحانہ نوشته بودند کہ بعد از عطاء ذات مہیوب معاملہ با عروج وابستہ میشود

یا نزول یا بیج کدام خصوصیت ندارد الزم بدانند که صاحب این نسبت چونکہ نسبت قیومیت دارد
و کارخانہ تکمیل و از شاد هم با و وابستہ البتہ باید کہ صاحب نزول باشد و بطاہر و باطن متوجہ خلق
بود و اگر این صاحب نزول گاہ گاہ غرور ہم نماید بخائیش دارد بلکہ واقع است والسلام علیکم و
علیٰ سائرین

مکتوب صد چهل و یکم (۱۴۱)

اتبع الهدی

بشیخت آب حوض عبد الجلیل دہلوی در بیان آنکہ ممکن ہرچہ از جنس خیر و کمال دارد ہمہ ستفا
و مستعار از مرتبہ و جوب است بعد الحمد والصلوٰۃ و از سال التحیات میرساند احوال ہمہ
حال مستوجب حمد است المسؤل من اللہ تعالیٰ عافیتکم و استقامتکم علی جادۃ
الشریعۃ العلییۃ و السنۃ السننیۃ المصطفویۃ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام و الخیر
و ترقی درجاتکم المعنویۃ فی مدارج الکمال الالہیۃ صحیفہ گرامی کہ از راہ محبت
نامزد این مسکین نموده بودند رسیدہ بہ محبت و مسرت او اگر دید باید کہ ہمہ بن منوال از احوال ظاہر
و باطن خود بر نگاشتہ باشند و این دوران کار را بدعا کے خیر یاد آور بودند و روزہ امدا و این کم بعضا
مدد نگاہ تجارت است از مستغیر و سوال است از عاجز فقیر ممکن بیچارہ ہرچہ از جنس خیر و کمال
دارد ہمہ استفاد و مستعار از مرتبہ و جوب است فی نفسہ از خیر و کمال قہی است و از محض جمال
خال امانات باطل امانات راجع است خدمت وجود نافقہ او ذاتی است و فاقہ او سرمدی
از عدم چاہد و از شرح بر آید بہیت من چہم و کم ز بیج ہم بسیار و ز بیج و کم از بیج نیاید
کلمہ + القدر بہت کہ با بعضی طلبہ کہ نشست و برخاست میکند آثار متدبہ در آنہا پدید
آید و ترقیات مینمایند و بعضی بکمال میرسند این ہمہ از زمین و برکات بزرگان است
و این کس در میان نیست بلکہ مرئی حقیقی حق است جل شانہ مصرعہ از ما و شاہانہ
بر ساختہ اند + خوش گفت شہ ایشان نیست این ہمہ الخان ز مطرب است +
الیہ یرجع الامور کلہا فاعبدہ و توکل علیہ

مکتوب صد چہل و دوم

حضرت حقائق و معارف آگاہ جامع علوم ظاہری و باطنی شیخ محمد یحیی دامت برکاتہ العالیہ
 اکرام مفارقت و اشارت فیوض و برکات مرقد مطہر حضرت پیر و تکمیل رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ علی توالیہ واصلیہ و سلم علی حبیبہ
 الحمد و الیہ احوال و اوضاع فقرار این حد و مستوجب حمدت المسئول من اللہ عز و جل
 سلامتکم و استقامتکم ظاہر او باطناً الحمد و ایاہم مفارقت بامید ادرشید مہاجرت
 صوری ضروری بطول انجامید حدیث شوق از شرح بیرونست و قصہ عشق پایلے نہاد
 و الحال دوست از لطافت مفارقت نماند و شتاق از جان بر لب آمدہ بزودی تشریف آرند و
 مجاز از اہم مہاجرت خلاصی دہند ہر چند افسوس است کہ کسے از ان دیار علیا کہ موطن فیوض
 و انوار است باین دیار سفلی کہ منبع کفر و بدعت است آید از آمدن خود باین دیار ظلمانی و از مہاجرت
 آن اکابر نورانی کہ نشانے از ان بی نشان دارد و ترجیحی بغیب الغیب میفرماید چندان حسرت
 و ندامت دارد کہ چہ نویسند در اینجا ہم کہ ہست از برکات آنجاے امیدوارست و چشم بران دوختہ
 بہ بیت دین دیار بدان زندہ ام کہ کہ گاہے نسیم عاطفتے زان دیار مے آید + آے
 اگر بہ بیت زیادت روضہ مطہرہ حضرت پیر و تکمیل و ملاقات مجاوران آن مرقد منیر بیایند
 تا از فیوض و برکات این موطن نیز بہرہ مند گردند و از انوار و اسرار این مجال کہ ما خود مستفید
 از انوار آن موطن است نیز مستفید شویم زمین ہند ہر چند بظلمت و کدورت لیکن چشمہ حیات
 و ظلمات است مصرع تبارکی درون آب حیات است + امروز بقعہ سرمنہ بظلیل آن دو حشر
 محترم از کثرت فیوض و انوار رشک ہند و غیرت سندست آرا از ہند نمانند کہ در یکجہ و لا
 است بلکہ نونہ اسرار نبوت است طالبان حق خیل و علما کہ سر نیازے باین مزار فیض لانا
 دارند و از روئے صدق طواف این مرقد مطہر مینمایند از ان فیوض و برکات مستفید

جواب
 دیار
 حیات

یک روز دعا زبک نوشتن بصد جوش و خروش ترک خویش نموده بطلب پیر فرستید که از سنگینه این
 مقام بجهت عدم صدق و ناگرویدن ازین حقیقت حیوان خشک کام اند و ازین برکات دست تیری
 زش گفت بیست زهر یک نقطه اش چون نافه ترا + شیم و وصل جانان میزند سر + ولی
 ن کز بروت مدز کام است + چه داند نافه اش گرد و شام است + والسلام اولاً و آخراً

قطعه
 پرست

مکتوب صد چهل و دوم

بمحمد صادق مثنی در حل سوال او که فنا و بقا چه معنی است زوال و جودی است یا چیز دیگر و
 قاتق و انحراف فنا + الحمد لله وسلام علی عبادہ الذین اصطفی سعادت آثار محمد صادق
 مثنی پرسید بودم که فنا و بقا چه معنی است زوال و جودی است یا چیز دیگر یا آنکه فنا و بقا
 بریست از انحراف الہی حل شار ذوقی است و وجدانی کہ بیان رست نیاید و بتقریر و تحریر
 میسخت مصرعہ لذت می شناسی بحد اما بخشی اجماع اہل اللہ است کہ حجاب مطلوب نفس این
 است أنت الغمامۃ علی شمسک بیت ازشت حجاب تو یقین است بشرطیمہ درون
 همین است و تا اثر ازین کس باقی است رایہ بعرفت ندارد بیت تا یکسر موز خویشین اکامی
 در دم زنی از راه فنا گمراہی + پس بکنہ لاکوہ بشریت را از بیخ و بن باید کند تا انتقائے حقیقی
 روئے نماید و نیستی ذاتی پرده بکشاید و شک نیست کہ احکام بندگی از بندہ هیچ گاہ ساو قنیت
 و بندہ ہرگز حق نشود این دلالت بر بقائے بندہ دارد پس آنچه مقرر قوم است با این چگونہ جمع
 شود بودن و نابودن یک آن بچہ روشن تصور گردد مصرع میباش و میباش مشکل این است
 عقل عقیل بکل این اشکال پی نبرد و کشف این معما را محال انگارد سابقہ عنایت باید کہ این
 معما بکشاید و حل اشکال نماید و محال را بحال امکان آورد عرفت دینی بجمع الاضداد در
 آنحضرت جمع اضداد است و احکام متضادہ با ہم آمیختہ اگر عارف متخلق ہم متور و احکام

۱۰۰ نوح بر او بچیل شیرین و گوار و آب حیات و یعنی زندگی و شہد و تریاق ۱۲ عیاض ۱۳ باد بوی خوش بر آئینہ ۱۴
 ۱۵ کلند بر وزن سمنہ آہ آہنی کہ جان زمین را بر آسے زراعت بجاوند ۱۶

متضاد گردد چه مستبعد باشد اثبات وجود و سلب وجود در آنحضرت جمع اند اگر بود و نابود در خارج جمع شود گنجایش دارد

مکتوب صد و چهل و چهارم

بشیخ محمد مومن گیلانی ثم برائپوری در تعبیر وقایع او و اثبات حصول بعضی مقامات عالی و عل
سوال که نموده بود و اشارت عالیہ لبسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله رب العالمین و سلام
على عباده الذين اصطفى اما بعد سعادت آثار شیخ محمد مومن واقعه چند دیده بود و بفقیر
و سوالی هم نموده واقعه اولی را بجنس ایرادینماید واقعه اولی آنکه روز جمعه بتاریخ بیستم شهر محرم
در خدمت حضرت ایشان بزیارت روضه منوره رفته درون روضه مراقب بودند حضرت ایشان
سکمه الله سبحانه بر تربت حضرت امام المردین مراقب نشسته بودند ناگاه مشهود این حقیر
گردید که نور عظیم از جانب قبله نمایان شد و عالمی را احاطه کرد و در محاطه روضه منوره درآمد و در محاطه
که حضرت ایشان مراقب بودند مدتی توقف نمود معلوم کرده شد که در آن نور حضرت خاتمت
علیه و علی الیه الصلوٰۃ والسلام در آن اثنا بخاطر این کمترین گذشت که آنحضرت علی
الصلوٰۃ والسلام در باب حضرت ایشان ما چه میفرمایند مقارن این خطره حضرت رسالت
صلی الله تعالی علیه و آله وسلم فرمودند که من صافح الشیخ المعصوم أو محمد المعصوم فقد
صافحنی بعد از آن آن نور عظیم از اینجا انتقال فرموده بر دروازه روضه منوره حضرت مجتبی
ثانی رسید توقف ورزید و نور از قبر منور حضرت مجتبی ثانی با استقبال آن نور درآمد
محقق شد و در وقت انتقال نور فرمودند قول الشیخ أحمد حق بعد از آن آن نور منتقل گردید
بمدینه سکینه علی ساکنینا افضل الصلوات و اکمل التحيات رسید و در روضه منوره مطهره درآمد
و آن وقت از اینجا تا مدینه منوره هم در نظر این حقیر روشن بود و روضه شریف نیز مشهود بود بعد از
وصول بر روضه منوره آنحضرت علیه الصلوٰۃ والسلام و التحيات باز این لفظ را میفرمایند من صافح
فقد صافحنی محمد و ما دین واقعه که حضرت خاتمت علی الیه الصلوٰۃ والسلام

۱۱

فصل الصلوات و التحيات

نام این دو را از کار بر زبان خود دوبار آورده از راه کرم و عنایات مبشر ساختند سر افتقار و ابواب
افتقار رسید و دست بدمین ملو این قلیل البضاعه در زد و باین همه خرابی بچگونه خود را قابل
این خطاب نهد اما نه با کریمان کار و دشواریست بیت میتوانی که دمی اشک
مرا حزن قبول آئے که در ساخته قطره بارانی را و آنکه در واقع دیگر از جانب حضرت ایشان
ما قَدْ سَأَلْنَا اللَّهَ بِسُحْنَانِهِ بِسِرِّهِ لِيُشَامِلَ خَلْعَتِ حَقِيقَةِ صَلَوةٍ عَطَا شَدَّ بَارِئِينَ فَقِيرِ آزِ بَشَا
پوشانیده است تعبیر این همان است که در توجیه آخر این حقیر بشما بشارت حصول این نسبت
علیه داده و نصیب خاص نموده و آنچه در صف نماز در قعده داخل شده اید و میگویند که این
صف انبیاست علیهم الصلوات والتسلیمات والبرکات نیک و مبارک است حق سبحا
و تعالی از برکات ایشان درین مقام شگرت بهره ور گرداند و ثمره از رولح صلوة شان بشما
جان امتثال و ایس ماندگان رساند هر چند از اخیر نماز بهره بود و از قعده شان نصیب شود و
رضوان من الله اکبر و آنچه میفرمایند که ترا از حقیقه الحقائق نصیب است بشارت شگرت
امیدوار باشند پس بداند که سبب چیست که در تسلیم طلب بشارت بلحق بحقیقه الحقائق
بعد وصول بحقائق ثلثه میگوئی و حال آنکه این هر سه حقیقت داخل مراتب و جوب است و حقیقه
الحقائق از حقائق امکانی حل این مقام باید نمود که خاطر این مسکین بدست که مشغول است
محد و مانع اشکال نیست و در حقوق بحقیقه الحقائق و وصول بحقائق ثلثه هیچ ترتیب و توقف
رواست که حقوق مذکور شود و وصول بحقائق مبشر نیاید و نیز میتوان که وصول صوت بند و حقوق
نشود که انبیاء علیهم الصلوة والسلام از حقائق خویش بحقیقه کعبه فافوقها رسید اند و
کے کہ بر قدم ایشان است از حقائق شان میتوان که برسد و حقیقه الحقائق در میان نیاید و بعد از
وصول اگر توسط شیخ خود بحقیقه الحقائق ملحق شود گنجایش دارد چنانچه پیش از وصول هم است
که بآن حقیقت برسد و از همین بگذرست آنچه فقیر بعضی از یاران بشارت حقوق بعد از وصول
شان بحقائق سه گانه داده است این کلمه نیست بلکه اتفاقیه است که بعد از وصول توجیه باین خطاب

واقعہ شدہ است والا قبل از وصول اگر توجہ واقع شود تو اندک حقوق مذکور حاصل شود آری در ادای
محمدی الشرب اگر حقوق پیش از وصول گفته شود گنجایش دارد چه راہ وصول و بحتائق حقوق است
بحقیقۃ الحقائق وَالْعِلْمُ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالسَّلَامُ عَلَی مَنْ اتَّبَعَ الْهُدًی

مکتوب صد چہل و پنجم

بِسُلْطَانِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بَلْخِی در فضیلت ذکر و شرح احوال اَوْ بَعْدَ الْحَمْدِ وَالصَّلَاةِ وَارْسَالِ
التَّحِيَّاتِ میرساند صحیفہ گرامی رسید مشرت بخش گردید حمدًا لِلَّهِ سُبحَانَهُ کہ بعافیت اند
بیاد حق جل و علا معمورانند بندہ چون حق تعالی را یاد کند حق سُبحَانَهُ نیز آن بندہ را یاد فرماید
فاذکرُوتَنی اذکرُ کُم و در صورت دوام ذکر ازین جانب از انجانب نیز دوام ذکر خواهد بود
ازین کلام سعادت زیاده تر بود کہ صاحب و مولای حقیقی جَلَّتْ عَظَمَتُهُ ہمیشہ یاد بندہ
باشد بندہ ہمواره مورد فیوض او بود تعالیٰ نوشته بودند کہ گاہ گاہ خود را بالیدہ مییابد کہ خانہ را
از خود بگسلد بندہ این دیدار میل است و مشعر است از جامعیت استعداد امید کہ ازین ہم بالیدہ تر
گردند و اتفاق را بگیرند نوشته بودند خود را آراستہ بلباس سبز و مزین بزبور و شمشادہ کردہ مخدوم
مطالعہ این معنی خوشوقت ساخت این دیدار نسبت بلند خبر میدہد و بشریت عالی وَالسَّلَامُ اَوَّلًا
وَآخِرًا

مکتوب صد چہل و ششم

بِشَيْخِ نَيْرُولُوی در شرح احوال او و اشارت بہ بشارت التَّحْمِيدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَی عِبَادِهِ
الَّذِينَ اصْطَفَى صحیفہ گرامی رسید سرور و خوشوقت ساخت حق سُبحَانَهُ بحقیقت و استقامت
ظاہر و باطن و اوفیات الاستقامت فوق الکرامتہ نوشته بودند کہ مخلصی از تنگنای قہر
و خیال کہ بعد از تلای سلوک جذبه اند حاصل نقد وقت دارد و منظم نظر جز اصل الاصول
نہ پندارد و مخلصی از قید و ہم و تنگنای خیال دین نشاہ فانیہ اشکال دارد و مظهر حق

برو و کمال آخرت است و هنگام لقائ زمان موت لکوت جسر یوصل الحبيب الى الحبيب
توت است که خلاصی ازین قید می بخشند و ازین تنگنای می برآرد من کان یزجو الفناء
لله فان اجل الله لا یت حدین حیات دنیاوی نادرست که ازین ورطه نجات یابد و مطلوب
را به سخت خیال در آغوش کشد همان سخن استاد شیخ ابوسعید ابوالخیر است که این ازان نادرست
نوشته بودند با وجود این ناره عطش در جوش است و ناره پیش در فروش بے تخیر و عجز همه
وقت در منگی است و هر چند از تنگنای وهم و خیال و ارسته است لیکن ممکن بیچاره مشکل که با
از امکان بیرون نهد و مقید از قید و اربابیت سیه رویی زمکن در دو عالم جدا برگز
نشد و الله اعلم و تمکین از واجب تعالی چه در یابد و مقید از مطلق چه فراید پس عجز همه وقت و انگیز
بود و زبان عطش و پیش در التهاب باشد نوشته بودند که انس بے کیف و الفت بیچون بغایت
لطافت از دایره حلت مفهوم میگردد و گاه گاهی نصیب قلیل از مرکز آن دایره نیز فیض ساق
مخد و اشکر این عطیه بجا آرند و از یاد و تقویت آن خواهند در حضور هم حرفی از احوال آن
مذکور شد بود حمد الله سبحانه که ظهور فرمود الله تعالی از زلت خطا محفوظ دارد
اللهم ایدنا حقاً بقا الاشیاء کما هی والسلام

مکتوب صد و پهل و هفتم

بشیخ عبد العظیم حلال آبادی در جواب کتابت او بعد الحمد والصلوة و از سال الحیات
میرساند احوال همه حال مستوجب حمد است المسؤل من الله سبحانه عافیتکم و
استقامتکم ظاهراً و باطناً فان الاستقامة فوق الکرامة و تشهد لهذا المعنى
ما ورد شتیئاً سورة هود مکاتیب شریفه متعاقب رسید مسرت بخش گردیده چون
متضمن احوال و اتفاق سنییه بود مسرت بر مسرت افزود حق سبحانه هم برین منوال انوار قیامت
را مضوح دارد و در سایه سمر اوقات نبوی و جوار حقیقت مصطفوی علی صاحبها افضل الصلوات

وَأَكْمَلُ التَّسْلِيمَاتِ وَالْبَرَكَاتِ جَادِدُ امْتِثَالٍ بِالْهَوَسَانِ أَيْنَ قَسَمِ أَرْزُومَايَ مُحَضَّرَتِي
 است بیت کجایا و کجای زنجیر لغش + عجب دیوانگی کاند سرافقاده + مارا از همه چیز سوگوار
 و ما تم حصیان ناگزیر است اظهار شوق ملاقات نموده بودند فقیر را نیز مشتاق دانند و السلام

مکتوب صد و چهل و هشتم

بخوان محمد بیگ کو لابی و شرح احوال اویسیم اللّٰهُ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلَىٰ عِبَادِهِ
 الَّذِينَ اصْطَفَىٰ احوال و اوضاع مستوجب حمدت الْمَسْئُولُ مِنَ اللّٰهِ تَعَالَىٰ عَافَيْتُكُمْ وَ
 اسْتَفَامْتُكُمْ ظَاهِرًا وَ بَاطِنًا لَتَكُونَ وَ سَبِيلُهُ لَنَسِيلِ الذَّرَجَاتِ وَ عَلَوُ الْحَالَاتِ كِتَابِيكَ
 از راه محبت فرستاده بودند رسیده مسرت بخش گردید نوشته بودند هرگاه نظر بدلت محبوب من
 خود را محبوب یابد علاج دیگر نمیباید مگر که خود را نیست و نابود کند و هر چند سعی بیشتر میکند چهل
 خود را زیاده تر میابد چرا محبوب نیابد که هنگام طوبه معشوق عاشق خود را بے مناسبت میابد
 و قابل تقابل او نمی بیند بلکه تاب تقابل ندارد میخوابد که رخت بصرای عدم کشد و از خود نا
 و نشانی نگذارد و میت بی هر جا بود مهر آشکارا + سهارا جز نهان بودن چو یارا + سالک
 هر چند سعی بیشتر میکند درستی خود میگوید و هر چند نیستی بیشتر چهل و حیرت بیشتر از صفات
 کمال که علم از جمله آنست تهی تر نوشته بودند در ادای نماز خصوصاً اداای فرائض و تلاوت
 قرآن مجید عجب وقت میگذرد و شکرانه آن وقت را بکدام زبان ادا تواند کرد و محذوم نماز بحاج
 مومن است و موطن قرب خاص الخاص حالت و لذت که در ادای آن رود و خصوصاً در
 اداای فرائض بیشتر کمال انکمال است از ذوق و شوق یاران خود نوشته بودند شکر خداوندی
 جلّ شأنه بجا آرند و در کار و بار خود سرگرم باشند و از مکر او تعالیٰ ایمن نبوند و ترسان و لرزان
 نبوند و از یاران فقیر از اهل بیت اسیر که اظهار ذوق صحبت شناسانید با و صحبت دارند و توجه نمایند

وَاللّٰهُ أَعْلَمُ عَلَىٰ مَنْ اتَّبَعَ الْهُدَىٰ +

بخوان

۱۰۰

۱۰۱

کنند

مکتوب صد و چهل و نهم

یکصد

یبریک کولابی در تحقیق ظهور عدیت ذاتیه و کمال بودن آن با وجود شرارت و نقص که در نهاد
 عدم است بآتش تعالی بجهاد شریعت علیه و سنت سنیه مصطفویه علیه صاحبها الصلوة والسلام
 بالحقیه مستقیم و سندییم داشته بجزایات قویه معنویه مکرم و ممتاز دارا و کتابت که از راه
 محبت فرستاده بودند رسیده است شریعت بخش گردیده نوشته بودند در خود نه غیبت میایم و نه حضور
 نه جمیعت خود را عدم محض میایم بلی غیبت و حضور و جمیعت همه از مناسبات این کس است
 و از اوصاف او تا از مناسبات خالی نشود و از اوصاف تهی نگردد و ظهور عدیت ذاتیه که کمال
 است و حق مالک محال است اگر گویند عدم شر محض است و نقص خالص که را نچه خیریت ندارد
 و ظهور آن چه خیریت است و کدام کمال و همچنین در سلب اوصاف کمال چه کمال است بلکه
 سر نقص و شرارت است گویم آنچه ذاتی ممکن است عدم است و صفات کمال از وجود و
 توابع وجود همه در مستعار و مستفاد از مرتبه و وجوب است و عکس در توصفات آن مرتبه
 است و ممکن بواسطه این انعکاس عدیت ذاتیه و نقص و شرارت جعلی خود را فراموش کرده
 است و کمالات عاریتی خود را خیر و کمال خیال کرده است و ازین خیال فاسد و جهل مرکب
 مقصد انانیت و خودی گشته و دعوی شرکت در اخص اوصاف او پیدا کرده و ندائے انا
 و بکم و الا علی از نهاد او سر زده پس کمال حق او آن بود که از عدیت ذاتیه خود آگاه شود و
 کمالات عاریتی را بابل آن حواله نماید و از انانیت و جهل مرکب و از دعوی شرکت که
 سیر راه وصول او گشته است نجات یابد و نفس را از آمارگی برآرد و بفنائے حقیقی مشرف
 گردد سعادت انمارا هرگز یار این فقیر که شغل خوب نه همیده است با و توجه بکنند و اجازت
 طریقه قادریه را موقوف بر حضور دارند و الشکلا

ما را از این
 بزرگوار

له منک فرعون

مکتوب (۱۵۰) یکصد و پنجاهم

بشیخ محمد باقر لاهوری شرح احوال او و احوال یارین اویسیم اللہ التمجیز الرحیم بعد الحمد
و الصلوٰۃ و از سال الحیات میرساند مکتوب شریف رسیده بخت افزا گردید از نزول
لطائف عالم امر جدا جدا ابعالم خلق نوشته بودند بوضوح پیوست از نزول لطائف عالم خلق
نوشته آن ہم نزول کرده باشد چه عالم خلق را و سنگ عالم امر و جیست که روبرو است
جل و علا و نزول است که روبرو خلق است نزول اتم و البسته بنزول این لطائف عشره است
از عدم حصول صورت معلوم و مذکر که با وجود معلومیت که تعلق باصل معلوم گرفته است بظلال
آن که نوشته اند پس عالی است و از معاملات مخصوصه حضرت ایشان است عقل عقیل
مشکل که باین دقیقه پے برد از غراب روزگار است که شخص غائب را از حسن تعلق کند و بے
حصول صورت بود من کلمه یدق کلمه یدد آنچه از ادراک نسبت محبوبیت ذاتیه و بیرون
از تعینات نمک علمی و وجودی و حتی در رفع خطر از دماغ و از دیار التذاذ از ایلام نسبت
یا نعام که در کتابتہائے متعدده بزرگاشته بودند چیزهای عظیم و عالی است اکثر این امور از
خصائص حضرت پیر و تکیست قد سنا اللہ سبحانہ و تعالیٰ العزیز من مطالعه آن لایق
معنوی بخشید حق جل و علا از سایر کمالات آنحضرت نیز بهیچ سازد و انوار ترقیات
را مفتوح دارد و آنکه قریب تجیب از ظهور خیریت خاتمه و خود را بلیغ و جلیل نمکین یافتن که نوشته
بودند نعمتے ست بزرگ مبارک باشد لیکن الہام چونکہ ظنی است ابہام بر جاست نوشته بودند
کہ محمد فاضل مناسبتے بولایت اخفی و مبدایت علم و شرکت افراد عالم با خود در بعضی افعال
و نماز و انوار حقیقہ کعبہ معظمہ بل تحقق بآن و قلوب خمسہ و قلب سبط و وسعت مضغہ می باید
و محمد عارف و محمد زاہد مناسبتے با افراد ذات و تصفیہ خاک و وسعت مضغہ معلوم میکند ملاجیل
و عبد الواحد بولایت کبری رُو آورده اند ہمہ واضح گردید و خوشوقت ساخت اللہم اکثر

لَا تَوَاسَّوْا فِي الدِّينِ مَخْذُومًا بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ مِّنْهُمُ امْرُؤٌ كَرِهَ لِقَوْلِ رَبِّهِ كَأَنَّهُ بَشَاطِئُ
 اَنْدَلُسٍ يَافِئُكَاسُ يَتَخِيلُ تَصَوُّرَ اَنْ يُّظْهَرَ نَافِدٌ مِّنْهُ وَفِي اَنْ زُرِّيْدٌ يَّاشَدُ دَرِيْنُ كَارِ تَاكُلُ
 نِيْكَ وَكَارِ سَتِ وَنِيْزِ تَاكُلُ وَهَآؤُ ضَاعَ وَاطْوَارِ اَنَّهُآ وَاسْتِقَامَتِ وَعَدَمِ اسْتِقَامَتِ
 مَآخِطُهُ كَرْدَهُ حَكْمٌ بَايْدُ نَمُوْدُ وَدَرِ مَادَةِ اِيْنِ يَارِ اَنْ كِه اَحْوَالِ اَنَّهُآ نُوْشْتَه اِيْدُ نَمِيْكَوِيْمُ بَلَكِه اِيْنِ كَلِيْه سَتِ
 كِه مَخْطُوْر خَاطِرُ دُوَسْتَاْن يَّاشَدُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَوَعَلَىٰ سَائِرِ مَنْ اَتَّبَعَ الْهَدْيَ

مکتوب گیسو پنجاہ ویم

بخواجہ محمد شریف بخاری شرح واقعہ اویسیم اللہ الرحمن الرحیم حمد اللہ سبحانہ
 کہ احوال و اوضاع برنج استقامت است امید کہ آن عزیز سلامت و بعافیت باشد و
 باستقامت ظاہری و باطنی موصوف بود مکتوب شریف رسیدہ خوشوقت ساخت درین ایام
 بکرم اللہ تعالیٰ در آزار خفت است لیکن قدرے از درد باقی ست طاقت استلان نیست
 نماز را نشسته چارہ زانو میکند ارم الحمد للہ علیٰ کلِّ حالٍ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ خَالِ اَهْلِ النَّارِ
 وَاٰخِرُ ویدہ ایدکہ شمار از زیور تائے درخشان از مر و اید پوشانیدہ اند و بعد از ان میگویند کہ این
 نسبت محبوبیت است بر تو مبارک باد بشارت است شگوف اگر از قوت بفعل آید و از گوش
 باغوش رسد حمد اللہ سبحانہ کہ عبارت شاخبرے از فعل میدہ و رنگار از اغوش میآرد
 کہ نوشته اید ازین بشارت خرم و سر بلند گردیدم چون بوقت خود مرا آورندہ آثار و علامات
 بپنجوب باران میسان ریش میشد تا سہ روز این مُعَالَکَہ سرشار قیام داشت الحال ہم خاطر
 بران مشاہدات مرعی میدارد گویا ہمان وقت حاصل ست از مُطَاعَہ اِيْنِ سَطُوْر خَاطِرِ فِیْ
 شَد و امیدوار ساخت رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا وَالسَّلَامُ اَوَّلًا وَآخِرًا

مکتوب گیسو پنجاہ و دوم

بشیخ یازید سہارنپوری در تعبیر فقرہ کہ دید بود شرح احوال یارے کہ نوشتہ بود بسم اللہ
 الرحمن الرحیم حامداً للہ العظیم ومصلیاً علی رسولہ الکریم احوال ہمہ حال مستوجب
 خدمت المسؤل والمأمول عافیتکم واستقامتکم ظاہراً وباطناً صوفیہ گرامی
 رسید مسرت بخش گردید و قانع کہ دیدہ اید و نوشتہ نیک روشن ست و آنکہ ہفت گوشک
 دیدہ اید و شش گوشک را تعبیر لطائف ششہ کردہ اید و تعبیر گوشک ہفتم در خواستاید محمد و ما این
 ہفت گوشک گوئی عبادت از ان ہفت گام ست کہ حضرت ایشان قَدْ سَنَا اللہُ بِحُجَّتِہِ
 یسیرہ در مکتوبات خویش بزرگداشتہ اند کہ این آہ کہ دارد و قطع آنیم ہر گلی ہفت گام ست
 پنج ازان از عالم امر و دو از عالم خلق کہ نفس و قالب باشد غایتہ ما فی الباب گوشک ہفتم کہ در خواست
 رفعت ست نظائر کمالات ولایت کہ عالم امر در انجا اصل ست و عالم خلق تابع آن لطیفہ حق
 است کہ فتہا عالم امر ست و ولایت را فوق آن لطیفہ و اصل آن قدم گاہ نیست و نظر
 بکمالات نبوت نہ در انجا عالم خلق اصل ست و عالم امر طفیل آن لطیفہ قالب ست کہ متضمن
 عناصر اربعہ ست و محتوی بر جزا رضی کہ بالاصالت نصیب از کمالات نبوت از است و فی
 الحقیقہ فوق لطائف عشرہ ست و پستی خاک سبب فعت او شستہ است موافق تعبیر شہادت
 کہ گوشک ہفتم ہمین لطیفہ قالب بود چہ تعبیر شش گوشک اول شش لطیفہ کردہ اید کہ
 پنجگانہ عالم امر و لطیفہ نفس ست لاجرم گوشک ہفتم لطیفہ قالب باشد و سرحندہ کمالات
 نبوت قدم را رخ بود کمالات جزا رضی بیشتر جلوہ گر شود و در جات آن واضح تر گردد و احوال شیخ
 عبد اللہ کہ از شما اخذ طریقہ نمودہ است نوشتہ بودند کہ صفات را بصل ملحق میاید و خود از ان
 خالی سے بیند اما چون جہل بسیار دارد بمفصل احوال خود مطلع نمیشود از حقیقت حال و اطلاع
 بخشد محمد و آنچه او میاید بنجید و درست ست این قسم شخص را صاحب جہل بسیار نمیتوان گفت
 از کجا کہ چیز ہائے دیگر ہم وارد کہ از ان جاہل ست این دید نتیجہ تجلی صفات ست و فی از فنا نفس

لہ کہ بسبب ترکیب از عناصر اربعہ بجائے چہاں شمرہ میشود ۱۲

و در مکتوبات
 در بیان
 در بیان

و کمال این فنا آنست که چنانچه صفات کمال ملحق بصل شدند غیر از عدم در سالک نماند این علم
که مرآت کمالات بود نیز بعد مطلق ملحق شود این زمان از عارف نه عین ماند و نه اثر کلا بتبعی
و کلا تذکر بعد از آن بحکم من قتلته فانکادیتة معامله بقاست و معامله ولایت کبری
پیش است فنا و بقا هر چند در ولایت صغری صورت بسته بود لیکن حقیقت فنا و بقا در ولایت
کبری است انکارم که ملحق عدم خاص بعد مطلق از خصائص این ولایت است والسلام

مکتوب صد پنجاه و یوم

بشیخ ابوالکلام در ترغیب طلب و فواید صحبت بنسبم الله الرحمن الرحیم بعد الحمد و
الصلوة و ارسال التحیات میرساند صحیفه گرامی که نامزد این مسکین نموده بودند رسید اظهار
تأسف و تالم بر فقدان دولت صحبت شیخ خود قیاس بر آن نموده بودند واضح گردید اننا لله و اننا الیه
و اجعون آنچه تقدیر است ناگزیر است لکل اجل کتاب هنوز هیچ زرقه است مصراع
گره بسته شاید دل دیگر بکشایند و لازم طلبگاری بجای باید آورد و از هر جا بوی طلب
بشام جان برسد از پی آن باید شد تا یام فرصت بے مغتنم است دوباره در دنیا آمدنی نیست
در یوزة این معنی ازین دور از کار تمنائے پیش نیست مع ذلک هر آنچه نقد وقت است هر چند
هیچ نیست از دوستان دریغ نیست لیکن مدار طریق ما صحبت است قرب و بعد چگونه یکسان
بود که اودیس قرنی بر تریب هیچ صحابی زسد در طرق دیگر هم هر چند قرب و بعد یکسان نیست اما
درین طریق علیه مدار صحبت است در طرق دیگر باین مشابه نیست آری مرید رشید باندازه
محبت و ربط معنوی که شیخ مقتدا دارد و اخذ فیوض و برکات از باطن شیخ در غیبت او نیز
مینماید و برابطه روحی جذب معانی خفیه را میکند لیکن حصول معرفت و وصول بدرجاء ولایت
غالباً منوط بصحبت است لا تعذیل بالصحبة شیئا کائنا ما کان فقیر نیز از توجه ظاهر
الغیب خود را دریغ نمیدارد انشاء الله تعالی حق سبحانه از باطن بزرگان فیض مند گرداند آمین

بشیخ ابوالکلام

السلام

و کمال کرمہ اوقات را بذکر و فکر معمو دارند و علاج علت معنوی را درین فرصت بسیر
بذکر کثیر جویند و آجہ دور افتاده را بدعائے خیر یاد آرند و السلام اولاً و آخراً

مکتوب صد پنجاہ و چہام

بفرزندان حقانق و معارف آگاہ خواجہ محمد ضیاف کابلی در عزائے خواجہ مرحوم و نصایح فرمود
بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ و السلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ بر خود و بر
سعادت آثار خواجہ عبید اللہ مع برادر و ہمیشہ با کمال بر بند و عصمت پناہ و اللہ این نعم چنان
و سایر اہل طریق کہ در انجا اقامت و زیدہ اند و در خدمات ایشان قیام دارند از پنجاہ و چہام سلام
عافیت انجام خوانند و بر جادہ شریعت عزرا و سنت مصطفیٰ علیہ و علیٰ آلہ الصلوٰت و
البرکات و التسلیمات العلیٰ مستقیم و مستقیم بوند و بر محبت و متابعت شیوخ بر سوختن
باشند از شنودن این حادثہ جانگاہ چہ نویسند کہ برین دوستان چہ قسم الم و اندوہ و چہ نوع
فراق و مصیبت روی داد و لیکن چون بارادہ و تقدیر مولائے حقیقی است جل شانہ بفرمان
رضا و تسلیم چارہ و گزیر نیست ما ہم صبر کردیم شما ہم صبر کنید و بفعل حق جل و علا رضی و
شاکر باشید و گذشتگان را بدعا و صدقہ یاد آرید و از فیوض و برکات خواجہ مرحوم امید و آرزو
و از مزار پر انوار او ہموار و پر یوزہ نمایند و یار از ابا بید کہ آنجا را معمو دارند و طریقہ خواجہ را نیک
رعایت کنند و حلقہ ذکر و مشغولی را بر پا دارند و خدمت آیندہ و روندہ نمایند و در رمضان
و خدمتگاری فرزندان خواجہ بجان کوشند و طفلان را نیک بیت کنند و تعلیم آداب نمایند و
پنجوقت در جماعت حاضر شوند و سبق بے ناغہ بخوانند چہ کنیم ما از ایشان دور افتادہ ایم مگر ہم
امید داریم کہ حق سبحانہ و تعالیٰ ایشان را صلح نگذارد و کمال برساند انہ قریب مجیب
بیت ز ہجر دوستان خون شدہ درون سینه جان من + فراق ہمیشہ ان سوختن
مغیر استخوان من + والسلام اولاً و آخراً

۱۰۰

۱۰۰

چونکہ

مکتوب صد پنجاہ و پیم

بشیخ انور نورسراfi و تعبیر واقعہ کہ دیدہ بود و ایمانے بحقائق نمک + بَعْدَ الْحَمْدِ وَالصَّلَاةِ
وَبِتَلْيَةِ الدُّعَاَتِ میرساند کتابتے کہ از راہ محبت فرستادہ بودند رسید خوشوقت ساخت واقعہ کہ حضرت
رسالت پناہ راضی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و سلمہ دران دیدہ اید و عنایات مُشاہدہ نمود
نیک و مبارک است و بشارت و آنچه کہ دیدہ اید کہ گنبد سفید عجیب سیار مُزین شد محراب اردو خود
رود میان دیم بعد از ان مکتوب و معلوم شد کہ این گنبد حقیقۃ الحقائق است و این شد محراب حقائق
مطلوبہ است و نیز نوشته اید کہ در حقیقۃ الحقائق ترقی بسیار می نمود گویا تو کشان کشان میبری
مطالعہ آن بسیار مخطوط ساخت حق سبحانہ و تعالیٰ ترقیات بجا ندازد نصیب وقت گرداند
و از حقائق اربعہ بہرہ و رساز و اتصالی بحقیقۃ الحقائق بفہم می در آید و الغیب عند اللہ
تعالیٰ نوشته بودند کہ فرق ہر تہ حقیقت معلوم کردیم حقیقت کعبہ بمقام ال تعلق دارد و حقیقت
قرآنی بمقام مع تعلق دارد و حقیقت صلوة بمقام لطیفہ راضی تعلق دارد و محذو با این معنی محل تأمل
ست دین باب نیک تذکر کنند آنچه از کلام حضرت ایشان ما معلوم میشود آنست کہ کعبہ را بہمن
و بسیار کہ مقام قلب و روح است تعلق نیست آنحضرت در جلد ثانی در مکتوب ہفتادم بر نگاشتن
اند و انسان چنانچہ قلب او نمونہ عرش جہنم است قلب سلطانہ و ظہور قلبی او نمودج ظہور عرش
ست از بیت اللہ نیز در انسان نشانہ است کہ میانہ است و از بہمن و شمال یگانہ است و
بحسن بسبقت یگانہ است الخ معاملہ این حقائق بے نازک است دست فکر امثال ما
بوالہوسان از دامن آن کوتاہ است والسلام و لا و احوال علی رسولہ دائماً سرمداً

بشیخ انور نورسراfi
بمکتوب صد پنجاہ و پیم

بشیخ انور نورسراfi
بمکتوب صد پنجاہ و پیم

مکتوب صد پنجاہ و ششم

بشرف و نجابت پناہ خواجہ عبدالمصطفی دموا عظیم دینی و بیوفائی دنیائے دینی بِسْمِ اللّٰهِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَائِلِ النَّبِيِّينَ بِسَرَانِ اَحْوَالِ بِهْمِ حَالِ مُسْتَوْجِبِ
 حَمْدِ الْمَسْئُولِ وَالْمَأْمُولِ سَلَامَتِكُمْ وَاسْتِقَامَتِكُمْ ظَاهِرًا وَبَاطِنًا اَفْسُوسُ كَمْ عَمْرٍ
 بِسَرِ مَوْجِعِ عَمَلِ اَزْدِ مَحَبَّتِ دُرِّ شَدِيدِ اِهْتِزَاجِ دُنْيَا بِدِهِي اَوَّلِي كَشْتِ دُفْتَرِ
 مَصَائِبِ پے پے مایہ و دوستانِ جگر گوشہ دارِ حیلند و بیجِ تَنْبُہ و تذکرِ نیست و توبہ و
 اِنَابَتِ نہ غفلتِ در ترائدِ ست و معاصی و افرونی اَوَّلِ بَرَفِ اَنَّهُمْ يَفْتَنُونَ فِي كُلِّ
 عَامٍ مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ لَا يَتُوبُونَ وَلَا هُمْ يَذَّكَّرُونَ اَيْنِ كَلَامِ اِيْمَانِ سَتِ وَجْهِ
 مُسْلِمَانِي نَهْ اَزْ كِتَابِ سُنْتِ بِنَدِيدِ رِيشُودِ نَهْ اَزْ مُشَاهِدِ آيَاتِ بَيِّنَاتِ عِبَرَتِ يَكْبَرِ بَايَدِ اَنْدِشِ
 كَرَارِ اَنْ دِهَنِي شِيَانِ كِه پَارِ و پَارِ اَرْسَالِ كِبَا بِهْمِ سَفَرِ بِهْمِ سَرِ بُوْدِ و مَوْنِ سِوِ بِهْمِ كِبَا شَدِ مَصْرُوعِ
 كِبَا رَقْدِ اَنْ يَارِ اَنْ كِه بُوْدِ و مَوْنِ سِوِ جَانِي بِهْمِ اَرْشِ اَزْ اَنْهَا بِهْمِ اِيْسْتِ و بِحِكْمِ نَشَانِ اَنْهَا
 نَمِيدِ بِهْمِ چَانِ خَرَمِنِ عُسْرِ شَانِ شَدِيدِ اَدِ كِه بِهْمِ كِه زَانِ نَشَانِ نَدَا و اَللّٰهُمَّ
 لَا تَخْرُجْنَا مِنْ اَجْرِهِمْ وَلَا تَقْتُلْنَا بَعْدَهُمْ لِيَسْأَلُوا و اِيْسِ اَنْدِ كَانِ نَا كَزِيْرِتِ كِه عَمْرٍ و رُوزِ
 بَغْفَلَتِ نَكْزِ اَنْهِي و بِخَوْبِ خَرْ كُوشِ نَسَا زِيْمِ و بَايِنِ سِرِّ فَا نِي دِلْبَنْدِ نَشُوْمِ و فَرِيْقَةِ اِيْسِ قَحْبِ
 غَدَا نَكْرُودِيْمِ و تَمَامِ اِمْرَاضِي مَوْلَايِ حَقِيْقِي عَمَلِ شَائِدِ سَا زِيْمِ و اَزْ كِه نَفْسِ و شَيْطَانِ اَزْ كِه اَدِ اَبِ
 و بُوْسِ كِنَارِ كِه رِيْمِ و كُورِ و قِيَامَتِ رَا دِ نَظَرِ اَشْتِ خُودِ اَرَا دِ عِدَادِ اَمَوَاتِ دَارِيْمِ و عُدَّةِ
 نَفْسِكَ مِنْ اَصْحَابِ الْقُبُورِ و اَزْ حَيَوَةِ و جُودِ و مَوْنِ مَخْلُوعِ گَشْتِ بُوْتِ كِه مِيْشِ اَزْ مَوْتِ
 پَرِ اَزِيْمِ و بَعْدِ مِيْتِ ذَاتِيَهْ و مِيْسِي صَلِيَهْ خُودِ سَا زِيْمِ مَعْدُومِ كِه بِرِ خُودِ اَحْكَامِ مَوْجُودِ جَارِي سَا
 و بِجَنُودِ اَنْ جُودِ و اَمَا يَدِ نِيْسْتِ كِه تَبِيْتِ هَسْتِ شُودِ بِهْمِ اَخْلَقِ شُودِ بِهْمِ و صَافِي خُودِ
 بِرِ غَمِّ مَاسِدِ تَا كِه بِرِ وِيْجِ چَنِينِ مَتَاعِ كَا سَدِ تَا كِه بِهْمِي و تَوَابِعِ اَنْ يَابِلِ هَسْتِي و مَوْجُودِ
 حَقِيْقِي شَايَانِ و سَزَا و اَرْسَتِ و وَضْعِ شَيْءِ سَتِ دِ رِ مَوْضِعِ خُودِ كَمَالِ مُكَمِّلِ دِرْ كَفِي كَمَالِ سَتِ
 اَزْ وِيْجِ خَيْرِيْتِ اَوْدِ سَلْبِ خَيْرِيْتِ بِهْمِ دِرْ عَالِمِ اَزْ مَاجِزِ نَامِ نَامِدِ و اَرْصِجِ جُودِ اَجْزَا مِ نَامِدِ

عن ابن عمر قال اخذ رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ببعض جسدي فقال كن في الدنيا كأنك غريب
 عابر سبيل و غافل عنك من اهل القبور رواه البخاري "مسكوة باب الاموال و المحرمات"

ع چل خسرو گھر اپنے سانجھ پڑی سب دیش نامول از دوستان دعائے سلامتی خاتمہ است +

مکتوب صد پنجاہ و ہفتم

شیخ محمد باقر لاہوری در شرح احوال او کہ متضمن بعضے اسرار بودہ اذواق خاصہ خود و احوال رتقا
یاران خود کہ کمالات کتاب میان محمد باقر نوشتہ بودند مطالعہ آن لذات معنویہ بخشید این قسم
تسار و معاملات کہ شمار بآن نواختہ اند و تاثیر صحبت عطا فرمودہ از غرائب و زکات است اگر گرد
عالم گردند معلوم نیست کہ مثال انوار آن جائے دیگر یا بند اعمال و آل داود شکر او قلیل
من عبادی الشکور دہمیت سعادتہا است اندر پرودہ غیب نگہ کن تا کار یزید در جنب +
لیکن اسرار مقطعات کہ لازم الاستیانت قطع البلعوم در شان آراہہ است و حضرت ایشان
مابعد از قرن اول بن ممتاز اندام است دیگر مصرع لذت مے شناسی بخدا تا بخشی امید ایم
کہ مثال دور از کاران بحکم و الارض من کائس الکرام نصیب بے بہو نباشد و قطره ازین
زال حیوۃ در کام جان این تشنہ لبان چکانند چون شام حق جوایب اسرار پیدا کردہ اید و در
اطراف آن گردیدہ امید و امید من کام حول الخمی یوشک ان یقع فیہ و از لاحت تحت
ذاتیہ و جزآن کہ میو سید بوضوح انجا مید اللہم زد زیادہ برین طاقت نوشتن نیست والسلام

اولا و الحرا

مکتوب صد پنجاہ و ہشتم

شعب

بلا محمد خان ورثی در جواب کتابت او کہ مشتمل بعضے اذواق علیہ بودہ کتابتہائے اخوی
اعزى مولائے ورثی کہ متضمن اذواق و اشواق سنیتہ بود و مشعر از محبت ذاتیہ کہ آنجا استوار
انعام و ایلام است بلکہ از یاد ایلام بر انعام خوشوقت و ذوقین سافت حق سبحانہ و تعالی
ہم برین منوال ہموارہ در ترقیات دارد این دور از کار را بدعائے خیر و سلامتی خاتمہ یادوار

۱۵ یعنی بیایے خسرو بخانہ خویش کہ وقت مغرب و شام ہو تو آسمان ہوا و ہر ملک ۱۵۵ بدانکہ این کریمہ واقع است در
سورہ سبا از پارہ و من یقنت ۱۵۵ معنوں هذا الحديث متفق علیہ

و از محبت و عقیدت که نصیب شماست ایشار فرمایند و السلام اَوَّلًا وَاخِرًا

مکتوب صد پنجاه و نهم

بسیادت پنامان میر محمد ابراهیم و میر محمد اسحاق در شرح احوال شان فرزندان گرامی هر کدام میر محمد ابراهیم و میر محمد اسحاق آنچه از دید عدالت و حقوق صفات باصل خویش نوشته بودند نیک و مبارک است تو نجبه دین باب نموده آمد و امداد در از و یاد این نسبت شریفه کرده شد و ترقی خاص هر دو عزیز را درین مقام مفهوم گردید شکر خداوندی جل شانّه بجا آری که درین مدت قلیل این قسم عطیه که حکم غنای مغرب دار و بشا عطا شده است لیسبت که چنانچه کمالات باصل خود عود کرده اند و عدم صرف باقی مانده عدم که مرآت کمالات بود نیز باصل خود که عدم مطلق باشد عود نماید و عین و اثر از سالک بر باید مصرع این کار دولت است کنون تا کار ارسد و السلام اَوَّلًا وَاخِرًا بر خوداری میر محمد یعقوب بحیثیت باشد از احوال خود گاه بنویسد

مکتوب صد و ششم

بحاجی حبیب حساری در تعبیر قانع اَوَّلًا الْحَمْدُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْأَعْلَى وَسَلَّمَ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى خدمت حاجی الحرمین الشریفین ازین مسکین سلام شتاقانه خوانند احوال همه مال مستوجب حمد است اَللّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى عَافِيَتَكَ وَاسْتِقَامَتَكَ عَلَى الطَّرِيقِ الْمَرْضِيِّ نَظَاهِرًا وَبَاطِنًا فِقْرِيْنِ أَيَّامِ بِيَارِي ضَعْفِ كَيْدِ حَمْدِ اللَّهِ سُبْحَانَهُ كَمَا أَنَّهُ الْحَالُ بِصِحَّتِ قَلَمِ بَسْتِ سَكِيمٍ وَبِجَمَلِ دُوسْتَانِ كَلِمَةِ حَيْدِ مِوَسِيمٍ چُونِ قاصد متوجه آغاج بود و جواب کتابتها در خواست دو کلمه بهر دو عزیز نوشته آمد تا خالی نباشد و قانع که دید اند و نوشته همه روشن و عالی است در جهاد خیر که بآن سرور شر کنید و از کلام او علیه و علی الصلوة والسلام استفادہ میکنید این فتح بنام شماست این شرکت گویا در جهاد اکبر است

باعدائے نفسی است و غلبہ افواج اسلام است کہ لطافت عالم امرست بر کفار خیر نفسی با نیت
 انور و صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ وسلم چہ خیر حیاچی در آفاق بود دست در نفس است نیز و فتح بنام شما
 بشارت است بقہر اعدای نفسی و حصول اسلام حقیقی در وقت استماع قرآن مجید و ماہ مبارک
 رمضان کہ بعطیہ قطبیت ارشاد و ہم شدیدا تا کہ این بشارت بحصول کمالات مرتبہ قطبیت
 نہ منصب قطبیت و آنچہ نامائے کہ برادر شماے بیند یک مبارک است ان ربک واسع
 المغفرة آنچه از احوال یاران خود نوشته اند ہمہ خوب اعلیٰ است مطالعہ آن خوشوقت ساخت
 زادہم اللہ سبحانہ توفیقاً و شوقاً و حرقیاً نیک باحوال آنہا پر دارند و توجہات
 در یغ ندارند و از اجتماع یاران ترسان و لرزان باشند کہ محل محبت و پندارست ازین گنہ منہجی و
 مستضع بودند و مستغفار و انابت را لازم گیرند و خلوت راغب بودند و یک وقت برائے آن
 معین دارند و باقی با یاران صحبت دارند و حاجتہ دور افتادہ را بدعا یاد آرند و السلام اولاً و آخراً

الحمد

الحمد

مکتوب صد شصت و یکم

بمیز الطیف بخاری کتاوہ حقیقت فنا و نیستی بسم اللہ الرحمن الرحیم بحمدہ
 حمداً بعد حمد و نصلی علی نبیہ محمد و آلہ صلوٰۃ و سلاماً غبت سلام
 احوال و اوضاع این حدود مستوجب حمدست امید کہ آن جناب نیز بعافیت باشند و بر جاوہ
 خیریت و سنت مستقیم بودند و از فرع باطل آیند و از صورت بحقیقت گرانید قحیفہ گرامی
 رسیدہ سہرت بخش گردیدہ نوشتہ بودند از کثرت مشاغل ہذا کہ مامورست موافق مدعا نمیتواند
 پروخت تا غافل ہم نیست ہر وقت کہ فرصت میاید غنیمت شمرده پردازد بے اینقدر ہم
 غنیمتست گفتہ اند ما لا یذکر کلاً لا یذکر کلاً لیکن امیدست کہ نسبت و حضور
 باطن برود ام بود و غنیمت زرقائے آن نباشد و مشاغل صوریہ بہ فتور نسبت معنویہ نشود
 بیت دارم ہمہ جا با ہمہ سر رہی حال در دل تو آرزو و در دیدہ خیال و آنچه نوشتہ اید

الحمد

الحمد

الحمد

الحمد

که هستی خود را در محبت عین نیستی کرده است بسیار خوشوقت ساخت و از لطافت استعدادش
خبر داد حق سبحانه و تعالی این محبت را مشغول سازد تا از اسو به تمام برساند خداکلیه سبحانه که
در محبت هستی به نیستی تبدیل یافته است نیستی و عدیت ذاتی انسان است وجود و توابع آن از
صفات کمال خاصه حضرت معیوس است اگر در ممکن این صفات نمودار است هم از ان حضرت متفان
و ستعار است ممکن باین دید عاریتی این کمالات را از خود دانسته از راه چهل مرکب خود را خیر
کامل تصور نموده است و دعوی همسری و شرکت با مولای حقیقی خود پیدا کرده و محل رعونت انانیت
گشته چون فضل الهی حل شده در حق او در رسد و ازین چهل مرکب برانند و معرفت خویش بنوازد و بداند
که این کمالات از جائی دیگر است و این صفات ظل صفات اوست تعالی و المولوی قدس سره
بسیار است چون بدانی که ظل کیستی و فارغی گمراهی و ورزیستی و این دید عاریتی و ظلی چون
عارف غالب آید این کمالات را در دست صاحب آن می سپارد و ظلال را باصل ملحق میاید و بوسی
ذاتی و عدیت اصلی ملحق میشود و از انانیت منخلع میشود بیکه اگر سالها بگذرد و خود را با نانو تواند
تعبیر کرد و این زبان بقائے حقیقی موصوف شود و نفس از آلودگی برید بعد از ان بمقتضائے من
قَلْبُهُ فَأَنَادَيْتُكَ مُعَالَهَ بَقَادِ مِشْرِحِ تَكْرِيمِ أَدَمَ كَان مِثْلًا فَاحْيِنَا هُ اِيْمَانِ بَيْن
معنی دارد و این بقا و لادیت ثانیه است که عارف از وجود و مفهوم منخلع گشته به وجود و محبوب حقانی
موجود گشته است در خیرت لَنْ يَلْجَ مَلَكُوتَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ مَنْ لَمْ يُؤَلِّدْ مَرْبِّينَ
فَقَاتِلْ كَوَيْدِ هَادٍ وَنُوشَةِ وَبَحْمِجِينَ فَيُوضُ وَبِرَكَاتِ كَزَمَرِ قَانُضِ الْأَنْوَارِ مَعْلُومِ نَمُودِ اَيْدِ نَكِ
و مبارک است شد تعالی بظلیل این آگاه بر از حقیقت کار اطلاع بخشد و از کمال انسانی بهره ورده

مکتوب صد شصت و دوم

بشیخ محمد یوسف گردیزی پسر زاده ملتان در مقدمه تیکه مشعر از بهضم نفس است و نادیدن خود
مُعَالَه افاده و بیان حقیقت ممکن و قنار او و در بیان آنکه مدار افاده و استفاده بر حسب

هُوَ أَحَدٌ لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى خُصُوصًا عَلَى سَيِّدِ الْوَلَدِ صَاحِبِ
قَابِ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ الْبَرَكَةُ التَّحِيَّاتُ أَمَّا بَعْدُ فَقَدْ وَصَلْتُ إِلَى
مِنْ جَنَائِكُمْ كِتَابٌ كَرِيمٌ كِتَابٌ يُعْرَفُ فِي وَجْهِهِ عِبَارَاتُهُ نَضْرَةُ النُّعِيمِ آيِنُ فَرْقِهِ
بِـمَقْدَارِ سُرُورِ آيِنِ خُطَابِ سَيِّدِ لَانِقِ آيِنِ كِتَابِ مَقِيدِ مَاتِيكِهٔ اَزْرَاهِ شَكْسِتِ نَفْسِ وَفَرُوتِنِ
كِهْ دَانِ تَامَهُ نَامِ بَزْكَاشْتِهٔ اَنْدِ دَرِ حَقِّ آيِنِ مَغْرُورِ دَوْرِ اَزْكَارِ صَادِقِ وَبَيَانِ وَاقِعِ سِتِ دَرِ يَوْمِ
نَجَاتِ آيِنِ كَرِوَابِ تَحْلِيصِ سُبُوتِ الْاَرْبَابِ آيِنِ مَسْكِينِ نَبُودِ دَرِ رَنَكِ سِتْعَارِ هَسْتِ اَزْ
مُسْتَعِيرِ سَوَالِ سِتِ اَزْ مَحْتِاجِ فَقِيرِ سَبْجِ كَوْنِ دَرِ خُودِ مَنَاسِبَتِ بَايِنِ طَائِفَةِ عَلَيْهِ نَمِے مَبْدِ وَمُشَاكَلَتِ
وَرَا سَرِ طَبَقَةِ رُسْنِيَةِ دَرِ نِيَايِدِ مَعِ ذَالِكِ طَالِبَانِے كِهْ اَزْ اَطْرَافِ وَكَلَفَاتِ مِے آيِنْدِ بَقْدَرِ سِتْعَادِ
بِهَرِ وَرِ مِشُونْدِ وَخِيَالِ كَمَالِ وَكَمَالِ مَنَایِنْدِ آيِنِ هَمِهٔ اَزْ بَرَكَاتِ بَزْكَانِ سِتِ اَزْ اَنْقَاسِ نَفْسِ
اَيِشَانِ آيِنِ مَسْكِينِ دَرِ مِیَانِ سِتِ مَصْرَعِ مَا خُودِ نِیْمِ آيِنِ هَمِهٔ اَلْحَانِ نَطْرِبِ سِتِ + بَلِے
نِیْسِي وَعَدَمِیْتِ ذَاتِي مَكْمَلِ سِتِ وَجُودِ وَسَايِرِ كَمَالَاتِ كِهْ تَوَابِعِ وَجُودِ اَنْدِ هَمِهٔ دَرِ مَسْتَقَارِ وَ
اَزْ مَرْتَبَةِ وَجُوبِ سِتِ مَكْمَلِ بِيچارِ ذَاتِ خُودِ اَفْرَا مَوْشِ كِهْ اَلْكَامِلِ عَارِیْتِ خُودِ اَخِيرِ وَكَامِلِ تَقْوَانُودِ
هَسْتِ وَدَرِ اَخْتِ اَوْصَافِ مَوْلَاے خُودِ شَرِكِ حُسْتِ آيِنِ كِهْ دَرِ عَوْنِ وَاثَانِیْتِ پیدِ اَكْرُ
نَدَانَسْتِ هَسْتِ كِهْ ذَاتِ عَدَمِ سِتِ كِهْ مَثَابِرِ شَرِّ وَفَسَادِ سِتِ چَنَانِ وَجُودِ مَبْدِ اَهْرِ خیرِ وَكَمَالِ سِتِ
اَزْ جِهَالِ ذَاتِي اَوْسْتِ كِهْ خُودِ اَكَامِلِ اَلْسَتِ هَسْتِ كَمَالِ دَرِ حَقِّ اَوَانْتَفَاعِے كَمَالِ سِتِ اَزْ وَجْهِ
وَخیرِیْتِ دَرِ سَلْبِ خیرِیْتِ خُوشِ كَفْتِ سِتِ وَصَافِیْ خُودِ بَرِ غَمِ حَاسِدِ تَاكِهْ تَرْدِیجِ حُجْنِ
مَتَاعِ كَلِیدِ تَاكِهْ سَخْنِ بَجَائِے دِیْكَرِ رِفْتِ آيِنِ دَرِ وِیْشِ دَلِیْشِ اَزْ كُوشِے غَايِبَانِے وَازِ دُعَاے
ظَهْرِ الْغَيْبِ فَارِغِ نِیْسْتِ اَنْشَاءُ اللّٰهِ تَعَالٰی اَمِیدِ وَارِیْمِ كِهْ اَزْ رَاهِ مَحَبَّتِے كِهْ بَايِنِ طَبَقَةِ عَلَيْهِ وَارِنْدِ اَنْدِ
فِیَوْضِ وَبَرَكَاتِ اَيِشَانِ فِیَوْضِ مَنْدِ بَاشَنْدِ وَازِ اَنْوَارِ وَاَسْمَاءِ آيِنِ اَكَا بَرِ بِهَرِ مَنْدِ كِهْ دَرِ آيِنِ مَحَبَّتِ
رَا سَرِ مَایَةِ سَعَادَتِ تَقْوَرِ فَرَا مِیْنْدِ حَقِّ بُحَانِ آتِشِ آيِنِ مَحَبَّتِ رَا سَرِ مَبْدِ سَازِ وَشَعْلَةِ شَوْقِ رَا مَشْتَعِلِ
اَكْرُ وَاَنْدِ تَا اَزْ مَاسُوكِهْ بِتَمَامِ بَرِ اَنْدِ وَبِسَرِ پَرْدَةِ قُرْبِ مَعْرِفَتِ رَسَا مَدَانِةِ قُرْبِیْتِ مَحَبَّتِ كِهْ رَا مَاسُوكِهْ

بجاریں

بجاریں

افادہ و استفادہ و بہتہ بصحت است خصوص طریقہ ما کہ مدار بصحت است تا حصول بصحت
کامل مکمل بر اوضاع شرعیہ و سنن مرضیہ مستقیم باشند و از لہو لعب و صحبت ناجنس معرض بمانند
و بوظائف و اذکار ماثورہ اوقات را سمو دارند شغال بعلوم دینیہ از اعظم عبادات است والسلام

مکتوب صد شخصت سوم

بمیر عثمان کولابی در حقیقہ فناے قلب و ترغیب فناے نفس حامداً و مُصلیاً مکتوب
مرغوب سیدہ مشرت بخش گردید از جریان ذکر اسم ذات و سربان آن در عمہ لطائف مکتوب تمام
بدن و رسیدن نفی و اثبات تا چہل و یکبار و بے تعلقی دل از ماسو کجیکہ اگر در دل مکتوب
نگذرد کہ بزنگاشہ بودند مطالعہ آن خوشوقت ساخت اللہم زد این حالت کہ ماسو بر دل
خطور کند ہر چند اخطار نماید بواسطہ نسیانے کہ دل را از ماسو حاصل شدہ است معتریفناے
قلب است و درجہ اولی است از درجات ولایت سعی نمایند کہ بدرجات دیگر ترقی نمایند و کمال
انسانی برسند بر جادہ شریعت علیہ و سنت سنہ مستقیم بوند و در مراضی مولائے حقیقی حل شانہ
بجان کوشند و توشہ آخرت را آمادہ سازند و دوستا زباید آید و السلام اولاً و آخراً

مکتوب صد شخصت چہارم

بشیخ حسین منصور برکی جلندری در شرح احوال و اذواق و تعبیر قلع کہ نوشتہ بود و جواب تفاسیر
بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ و السلام علی عبادہ الذین اصطفے مکتوب مرغوب
کہ متضمن اذواق سنہ و وقایع علیہ بود رسید مشرت بخش گردید حق سبحانہ ابواب رقیات را سمو
مفتوح و دراد و بر جادہ سنت نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام و النجیۃ استقامت
نوشتہ بودند گاہے بنسبتہائے مالا یشار الہا یا شادۃ و لا عبادۃ مشرت ببسانند
گاہے بخلعتہائے نورانی مزین سرافراز نمایند گویا بخواست رایہ خواست کشان کشان

بے نسبتی کہ برتبه بیچونی تعلق دارد نیز چون است از عبارت و اشارت برتر ذوقی است
بیانی و لذت در شناسی بخدا تا بخشی گاه آن نسبت بیچونی را بصورت مثالیه و اینها
تا بضم و افهام نزدیک و بتعبیر صاید و آنچه نوشته اند که شخصی صابر شامی فرماید که وجود
در همه ممکنات ساریست آری عارف تامم المعرفة که از همه اسما و صفات بهره ورست
بمنزله کل است مرا فرد عالم را از آنست که حقیقت محمدی را در سائر حقان سرایان است بعضی
عرفا گفته اند که هنگام تجلی ذاتی عارف خود را کل و محیط اشیا در میابد و این مقام عارف
گفته است که جمع محمدی صلی الله علیه و سلم آجمع است از جمع الہی جمیع محمدی جامع
مرتبه و جوب امکان است نه جمع الہی باید دانست که این از قبیل اشتباه و انموج شے است
باصطلاح آن چه آنچه جمع محمدی است علیه و آله الصلوٰۃ والسلام و ظل و انموج مرتبه و جوب
است تعالی و تقدس نه اصل آن مرتبه که برتر از آن است که در احاطه ممکن آید خوش گفت
بیت تو از خوبی نمی گنجی بعالم مرا هرگز کجا گنجی در آغوش و آنچه نوشته اند از مشاہدہ عباد
میت و باز ظاهری یافتن او بتوجہ شما و نیز منعکس شدن نسبت و خواطر شخصی که وارد شده است
در شما و نیز شفا یافتن مریضی که معالجه او بیاسر رسید بود بتوجہ شما همه بظهور پیوست و
باعث مزید شکرانہ گشت نوشته بودند که هر گاه توفیق اعمال مضیبه میایم نورانیت و صفای
و جبر کمال در خود مشاہدہ میایم و اگر فرو گذاشت ادب باز آداب نوده می آید که ورت آن
نیز بر وجه کمال خود می فهمم محمد و ما در حدیث آمده است مَنْ سَاءَتْهُ سَيِّئَتُهُ وَسَرَقَتْهُ
حَسَنَتُهُ فَمَوْمُونٌ و آنچه در باب تضاعف حسنات در سجد فقر نوشته اند نیک است لیکن
اگر این معالجه معاینه مشاہدہ گردد و خوبتر بود هر چند در استخارہ این معنی معلوم کرده اید اما از راه
استمال نه رسید بودند که اگر از ولی گناه کبیره صادر شود از ولایت می افتد یا نه محمد و ما مقرر
مشایخ است که الفانی لا یورد کسے کہ یفتاک اتم مشرف شده است امید است که بگناه رود
سید رضی احمد عن ابی امامہ ان رجلا سال رسول الله صلی الله علیه و سلم ما الايمان قل اذا سرتك حسنك و ما اولك
سینتك فانت مؤمن و مشکوة کتاب الايمان

نایب

نایب
نایب
نایب

لیکن امید داریم کہ ولی مرکب گناہ کبیر نشود کہ اولیاء اللہ محفوظ اند غالباً ارادہ سفر کو ہستان
نمودہ اند نیک و مبارک است بعد از تجارت متوجہ شوند و اگر فقیر توفیق یافت از نوشتن کتابت خود
معاف نخواہد داشت و آنچه در باب ترقی و ملاحات و بہرہ یافتن از محبت ذاتیہ بر نگاشته اند
مخدوم بہرہ محبت ذاتیہ بفہمے در آید اما ملاحات بسیار نازک است بہرہ و تامل کرد خواہ
شد انشاء اللہ تعالیٰ از تعین مبداء تعین خود استغفار کردہ بودند پیشتر ملاحظہ فرمائید و لایست
کہ بر قدم کلام پیغمبر آید نمودہ است بر قدم ہر پیغمبر کہ ہستند جزئی اسمی کہ مبداء تعین آن پیغمبر
عَلَيْهِ سَلَامٌ وَ عَلَی سَائِرِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ الصَّلَاةُ وَالتَّسْلِيمَاتُ بِرُطْبِ تَحْقِيقِ
حضرت ایشان مَا قَدْ سَمِعْنَا اللَّهُ سُبْحَانَهُ بِسِرِّهِ الْأَقْدَاسِ مَبْدَأِ تَعْيِينِ شَاسْتِ وَالسَّلَامُ عَلَیْ

مکتوب صد شصت و پنجم

بخدمت حضرت

مِنْ أَتْبَعِ الْهَدَى

بیادت پناہ میر محمد اسحاق در انسار محبت. ہُوَ حَقُّ سُبْحَانَهُ أَبْوَابِ فِیوضِ بہوارہ مفتوح دارد
کتابتے کہ از راہ کمال شوق از سال داشتہ بودند ذوقین و خوشوقت ساخت این شوق را سرمایہ
سعادت دانند و این محبت را در یک معرفت فہمند محبت است کہ سبب ظہور و اظہار گشتہ است
و گنج مکنون را در عصر بروز آورده و پر دگیان غیب الغیب را آشاکلی نمودہ بنصہ شہود و شہادت
آورده و پرده را از روی نشان بکشود و طریقہ عشق و ولولہ محبت منسلوک گشتہ حُب ازلی است
کہ درین مظاہر تجلی فرمودہ است در راہ ترقی را و اساخہ مصرع یک نشاہ و دوجا ظہور کردہ
انوار و انسار محبت چہ توان بیان نمود کہ معاملہ از اوج بحفیض آورده و باز از حفیض باوج برود
کہ دیدہ اند روشن است حق تعالیٰ از فیوض آنحضرت بہرہ کاملہ عطا فرماید و التَّسْلَامُ

مکتوب صد شصت و ششم

بسید نور بہرہ در جواب استفسار ما وَاكُنْخَلُ اللَّهُ وَسَلَامٌ عَلَی عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى

کتابتے کہ سیادت و نقابت پناہ میر سید نور بہر فرستادہ بودند رسید مسترت بخش گردید آنچه از
اشغال باطنہ و ورزش رابطہ کہ بعد از نماز صبح و وقت خواب استعمال مینمایند نیک است رسید
کہ نتیجہ بخش گردد و آنچه نوشته آید کہ لطائف اربعہ غیر خفی حسب الامر توجہ دارد محمد و اشارت
شدہ است فقیر بر گزاین امر کردہ باشد خفی را از سایر لطائف بے حد جدا کردہ برین بعد بہر
پنج لطیفہ توجہ میکردہ باشند تا از پنجگانہ ارکان ولایت و از کمال ہر کدام بہرہ مند شوند و در
ذکر عبادت مقید جمعیت و ملاوت نشوند ذکر باید گفت بحلاوت و بے ملاوت عبادت ہر
اشق بود ثواب آن امید است کہ بیشتر شود و آفرادیکہ بعد از ہر نماز و وقت خواب میخوانند اکثر فرما
الفاظ نبوی است صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہر چند در بعضی اوجیہ تفاوت در تعیین
عدد و تعیین وقت حاصل نمائدت بود میخوانند باشند آری شدہ اما ثور نیست یکے للہی بجز
الحسن الخ ویم بشیخ عبدالقادر الخ سیوم نَادِ عَلَیَّ الخ و دُعَا و اَوَّلُ گنجایش دارد کہ بخوانند
منع نمیکند دعا سیوم از شعار اہل سنت نیست موقوف باشد اگر از ثنات اہل سنت استعمال این
دعا نقل معتمد دیدہ باشند محتالند بعد از ہر نماز فرض آری کسی میخواندہ باشد در حدیث آمدہ است
و فضیلت این عمل لَمْ یَمْنَعْهُ مِنْ دُخُولِ الْجَنَّةِ اِلَّا الْمَوْتُ و نیز آمدہ است کَانَ اللہُ یَتَوَلَّی

قبض روحہ

مکتوب صد شخص ہفتہ

وَالسَّلَامُ

بامان بیگ خشی در تعبیر واقعہ و شرح حال او بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ حَامِدًا وَ مُصَلِّيًا
مکتوب مرغوب رسید مسترت بخش گردید بیکر و فکر معمور باشند و توشہ آخرت را آمادہ سازند
در رضامندی مولا کے حقیقی صل شائہ بجان کوشند و آنچه دوبار دیدہ آید کہ ہفت طبقہ زمین
شق شدہ است و نظر بہ پشت مای رسید نیک است و شعر است از استعداد نزول تام کہ متر
است بر عروج کامل و جمیع صفات را کہ کم میآید مقدمہ فنا کے اتم است چہ ممکنات چونکہ مظاہر
اسما و صفات انازوات بہرہ ندارند و کم شدن صفات کم شدن ذات سالک است چہ ذات

درائے صفات چیز دیگر نیست عزیزے گفته است مصراع کم شدن در کم شدن دین
من است نوشته بودند کہ در نماز و در تلاوت خود را بیکار میایم ظاہر آن معنی باشد کہ خود را
در میان بنیم این دید خوب اصل است و نتیجہ کم یافتن صفات است چہ ہر گاہ کہ صفات ہر چیز
و کم شد اینکس کہ موصوف بود بیکار و معطل گشت و در تلاوت و جز آن در میان نماند و السلام

مکتوب صد شخصت و نہم

بمعانق و معارف آگاہ شیخ عبدالاحد برادر زادہ حضرت ایشان سلمہ اللہ تعالیٰ در آنکہ فیض
از مبدی فیاض دائمی است اگر کمی نقصان است از اینجانب است الحمد للہ و سلام علی
عبادہ الذین اصطفی مکتوب مرغوب رسیدہ سرت بخش گردید بعافیت و جمعیت باشند و بر
طریقہ مرضیہ مستقیم روند و اجبہ دور افتادہ را بدعا یاد آرند و اجبہ را نیز از خود غافل نمانند و فلغ
نقہ مصراع فراغت از تومیت نمیشود مارا از مبدی فیض تعطیل نیست ہمارہ در کار است
بحسب استعدادات و قابلیتات اگر قبض و تعطیل است نشان آن قابل است نہ فیض حیرہ معشوق
در قرایات متقابلہ او باندازہ صفاست و نورانیت آئینہ ہر وقت منعکس نمایان است آئینہ کہ
زنگار دارد پذیرای صوت نیست کمی نقصان از جانب آئینہ است نہ از جانب صورت ایشان
بسیر مرکزی خود نموده بودند مطالعہ آن خوشوقت ساخت حق بجانہ از کمالات و خصائص
آن بہرہ تمام عطا فرماید اِنَّہ قَرِيبٌ مُّجِيبٌ وَالسَّلَامُ اَوَّلًا وَاٰخِرًا

مکتوب صد شخصت و نہم

بمحمد یحیی پسر قاضی چوکی کابلی شرح احوال او و ابواب فیوض ہمارہ مفتوح باد کتابتہ کہ
مجتبت فرستادہ بودند رسیدہ سرت بخش گردید از ملکہ شدن ذکر قلبی نوشتہ بودند کہ اگر بشکلت
خواہد کہ خود را نگاہ دارد نتواند شکر این نعمت بجا آرند این حالت را دوام آگاہی یادداشت

گویند تا زمانه که حضور ذکر تکلف است یاد کرد دست چون دوام پذیرد و از تکلف و ارم
 یادداشت شود بهیئت دارم همه جا با همه کس در همه حال در دل تو آرزو و در دیده خیال +
 سعی فرمایند که خطره مایه و از دل برود که اگر سالها قصد کند و تکلف نماید خطره غیر گذرد و بسط
 نیایند که دل را از مایه حاصل شده است این حالت معبر بنفائے قلب است قدم اول است
 در اظہار ولایت مصرع این کار دولت است کنون تا کار رسد و قانعی که دیده اند روشن
 و عالی است از مناسبت تامله خبر رسید حق سبحانه ترقیات ارزانی فرماید والسلام اولاً و آخراً

مکتوب صد هفتم

بمیرزا محمد امین بخاری در جواب سوالی که نموده بودند که انبیاء علیهم الصلوٰات والبرکات
 در مقام رضا بوده اند پس آیا کریمه و کسوف یعطیک ربک فترضه بجه معنی است پس
 الله الرحمن الرحیم الحمد لله العلی الاعلی و سلام علی عبادہ الذین اصطفی
 خصوصاً علی سید الوزی صاحب قاب قوسین او ادنی و علی الہ واصحابہ البررة
 الشقی بور و صحیفه گرامی مشرف گردید سلامت بعافیت باشند و بر جاده شریعت و سنت مستقیم
 روند و از صورت بحقیقت آیند و از ظل باصل گرایند نوشته بودند که اخلاص و محبت روز بروز در
 تزیید است حمد لله سبحانه علی ذلک امید است که آتش محبت مشتعل شود و شعله شوق
 سرفراز گردد تا از مایه تمام برآند و بقصد اقصی رسانند نوشته بودند که انبیاء علیهم الصلوٰات
 والبرکات در مقام رضا بوده اند پس آیا کریمه و کسوف یعطیک ربک فترضه بجه
 معنی است محذور و مایه رضا و گونه است رضامیت پیش از وجود عطیه انبیاء علیهم الصلوٰات
 والبرکات امر و زاین رضا حاصل است عطیه و عدم عطیه نعمت و نعمت درین رضا مستوی
 است هر چه از ان طرف میرسد و قضا از لی بران رفته است بان اونی اند و رضامیت
 وجود عطیه پیغمبر صلی الله تعالی علیه و آله و سلم در روز قیامت چون عطیات و انعامات

بیشتر شود از قبول شفاعت مغفرت امت و اجلاس عرش و جز آن پیغمبر فرماید علیه
 الصلوٰۃ والسلام پس است من رضی شدم از امام محمد باقر منقول است که گفت اهل عراق
 شما میگویند که از جی ایه در قرآن مجید لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ است و ما اهل بیت بر آنیم
 که امید در آیه و لَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ بیشتر است چه حضرت رسالت صلی الله
 تعالیٰ علیه و آله و سلم راضی نشود که یکی از امت او در روز باشد گویم که میتواند که از جی
 ایه نسبت به عامه خلق آیه اولی بود و از جی نسبت باین امت آیه ثانیه بود و این تباین در
 رضا در رنگ تباین علمین است باعتبار تباین حال معلومین چه حق سبحانه جمیع اشیا را بعلم
 ازلی میداند مع ذلک میفرماید وَلِيَعْلَمَ اللَّهُ مَنْ يَنْصُرُهُ وَدُسُلَهُ بِالْغَيْبِ فَلْيَعْلَمَنَّ
 اللَّهُ الَّذِينَ صَدَقُوا وَلْيَعْلَمَنَّ الْكَذِبِينَ و امثال ذلک علم ازلی علم است یا شمای
 پیش از وجود اشیا و علم ثانی علم است بعد وجود اشیا و این هر دو علم مباین اند با آنکه گویم که معنی
 فتراضی زیادتی رضاست اصل رضا بیشتر بود و احوال زیادتی رضا حاصل شود اگر گویند که آنست
 صلی الله تعالیٰ علیه و آله و سلم بدوام رضا موصوفست پس قول امام که رضی نشود که یکی از
 امت او بدو رخ رود بجه معنی بود و رضا و عدم رضا در یک محل چگونه جمع شود گویم معنی رضی نشود
 این است که منفرد و خوشوقت نشود و عدم الفراح که حزن باشد منافی رضا بقضاست
 تا میک وقت جمع نشوند چه در مصائب سخت مومن منفرد نیست بلکه منموم و محزون است
 مع ذلک رضا بقضا دارد العین تَدْمَعُ وَالْقَلْبُ يَحْزَنُ وَانْثَابَ فِرَاقُكَ يَا اَبْرَاهِيْمَ
 لَمْ حَزُونُونَ قَوْلِ نَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَدَرُورَةُ طه رضا بهین
 معنی است كَعَلَّكَ تَرْضَىٰ یعنی شاید که تو خوشنود شوی و در سورة الضحیٰ هم اگر رضا بمعنی
 فرح و خوشنودی گرفته شود اصل سوال من دفع میگرد و السلام اَوَّلًا وَاخِرًا

۱۰۰۰ بر آملین بکر طبع است در سورة حدید و پاره قال فاضلکم ۱۰۰۰ واقع است در آغاز سورة مکتوبات از پاره ۱۰۰۰
 علق (۲۰) ۱۰۰۰ متفق علیه و هذا قطعه من حدیث طویل مشکوة کتاب الجنائز باب البکاء

مکتوب صد ہفتا و دوم

مکتوب صد ہفتا و دوم

محافظ عبد اللہ منڈکی نصیحت و تعبیر واقعہ بعد الحمد والصلوة و تبلیغ الدعوات میرساند و کتابت ازان برادر رسید خوشوقت ساخت حمدا لله بسبحانہ کہ بعافیت اند از یاد دوستان فارغ نہ اوقات را بگذرد فکر نمودارند و مولائے حقیقی را جل شانہ رضی سازند و توشہ آخرت را آمادہ کنند واقعہ کہ پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ و سلم دیدہ اند از شر شیطان ایمن ماندہ اند نیک روشن است دوشیطان گویا شیطان آفاقی و شیطان انفسی است شیطانے کہ زیر خورده است و مرده است باز دار و خورده است و خون از دهن بینی و گوش او برآمدہ زندہ گشتہ است شیطان آفاقی است کہ بر ہر عصیان بویستی بادی گرفتار شدہ است و بحیوۃ چند روزہ دنیاوی زندہ شدہ و میتواند کہ این مردن او نسبت بشما باشد کہ از اغوائے او ایمن باشند و فی الحقیقت تا بقائے دنیا زندہ است و شیطان دویم کہ مال کار او مردن است شیطان انفسی است کہ نفس امارہ است و تا بود شدن مردن او بعد اللہ و اللہی بشارت است باستعداد فنائے او کہ مَوْتُوا قَبْلَ أَنْ تَمُوتُوا اشارت باین فناست و ولایت خاصہ منوط باین فناست شیطان آفاقی دشمن بیرونی است و شیطان انفسی دشمن درونی است دشمن بیرونی بید و دشمن درونی کار نیست تواند کرد و چون دشمن درونی از اوصاف ذمیمہ میرد و بتزکیہ سد امید است کہ از شر دشمن بیرونی نجات حاصل آید و السلام

مکتوب صد ہفتا و دوم

بسم نعت اللہ بنگالی در شرح احوال و تعبیر واقعہ او بعد الحمد والصلوة و تبلیغ الدعوات میرساند کہ متضمن احوال علیہ و وقایع سنیہ بود رسید خوشوقت ساخت یک واقعہ عنایات از حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی دیدہ اید و در واقعہ دیگر از آن سر علیہ و علی

محافظ عبد اللہ منڈکی

اِلَی الصَّلٰوۃِ وَالتَّلَامُ عَنایاتِ مُعَایَنۃِ نُوْدۃِ ایدِ و در واقعہ سیوم باران مرورید و مر جان بر سر شما
 میبارد بعد از ان معلوم کرده اید کہ این باران از شماست این ہر شہ واقعہ نیکِ روشن است و آنچه
 دیدہ اید کہ آن سرور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بشارتِ اَنگشتِ عطا فرمودہ اند نگین ندارد
 مانا کہ اَنگشتِ کنایت از کمالاتِ ولایتِ محمدی باشد و نگین عبارت از ولایتِ احمدی بود
 باز در ہمان واقعہ دیدہ اید کہ از شما ستون نور ظاہر شد بعدہ این ستون دوبارہ شدہ ہر کدام تمثیل
 بصورتِ آدمی گشت بعدہ دیدہ اید کہ از نورِ انہا عالمی متور میگرد و بعد از ان حضرت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی
 عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نہادر رسید کہ انوارِ ہر دوازست این ستون نورانی حقیقتِ شماست این
 ہر دوبارہ کہ تمثیل بصورتِ آدمی شدند گویا لطائفِ عالمِ خلق و لطائفِ اَمْرِ شماست و چون
 ہر کدام ازین لطائفِ بکمال خود رسیدہ اند و نورانی گشتہ عالمی از انہا متور گشتہ است و این بشارت
 است شگرت و آنچه از حقوقِ بحقیقۃ الحقائق و بہرہ یافتن از مرکز و دید اتحاد بسید الرسل عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ
 الصَّلٰوۃِ وَالتَّلَامُ نَکاشتہ بودند بوضوح پیوست و بسبب خوشحالی گروید اللہُمَّ
 زِدْ وَالتَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَعَلٰی مَنْ لَدَیْکُمْ

مکتوب (۱۴۳) صد ہفتاد و سیوم

بسیادتِ پناہ میر محمد ابراہیم در کمالاتِ محبت و تشویقِ بآن حق سبحانہ و تعالیٰ ابوابِ فیوضِ اعمی
 مفتوح و ارادِ صغیفہ گرامی رسیدہ خوشوقت ساخت و دولولہ شوق و طنطنہ محبت و بیقراری فی
 آرامی کہ از حد افزون ست اظہار نمودہ بودند بوضوح پیوست آرزو مصرع در عشق چنین
 بوجہیہا باشد ہا این قسم شوق و محبت آرزوئے طلب است و متمنائے سالکان کہ پردہ از رو
 کار میکشاید و معاملہ بسین را بساعات مے آرد و محبوبان عقیلہ عقل قدر این محبت را ندانند
 و این جنونِ اعیب و علت مے انگارند اگر مقدارِ سر موعے ازین متمنا برایشان پردہ بکشاید و بگویند
 این جنون گردند و بعد از آنکہ از بند عقل کمیوشوند پیست عقل گردند کہ دل در بند زلفش چون خوش

ساز من اتبع الهدی

۱۴۱

عاقلان و یوانه گردند از پی زنجیر با + این جنون سرایه سعادت است و شمر قرب معرفت است
در حدیث است لَنْ یُؤْمِنَ أَحَدُکُمْ حَتّٰی یُقَالَ إِنَّکُمْ مَجْنُونٌ نوشته بودند که ماه مبارک
رمضان در سرزند گذرانند بهتر است هفت هفت استخاره هر یک برابر میکنند امید است که مبارک
باشد اینقدر است که هر چه میکنند رعایت حکمت را از دست ندهند نوعی نشود که سبب ایقاع
فتنه گردد اذْعُرْ اِلٰی سَبِيلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ . فَقُولَا لَهُ
قَوْلًا لَّیْسَ اَعْلَیْکُمْ یَتَذَکَّرُ اَوْ یُخْشٰی وَالسَّلَامُ اَوَّلًا وَاٰخِرًا

مکتوب صد هفتاد و چهارم

بمیر شرف الدین حسین اندجانی ثم لا ھوی در فضیلت فقر و استغنا با ذکر حدیث جلیل القدر
اللہ تعالیٰ ابواب فیوض المنفوح دار و مکاتیب شریفه پی در پی در سید خوشوقت ساخت
نعمت خوشگوار که نصیب روزگار شماست فقر و استغناست فقر را چه نویسد که در شان آن آمده است
الفقر فخری و استغنا تجلی است با خلاق اللہ تعالیٰ در حدیث است اَتَانِیْ جِبْرِیْلُ
فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ عِشْ مَا شِئْتَ فَإِنَّکَ مَیِّتٌ وَ احْبِبْ مَنْ شِئْتَ فَإِنَّکَ مُفَارِقٌ وَ اعْمَلْ
مَا شِئْتَ فَإِنَّکَ مَجْزِیٌّ یٰہِ وَ اعْلَمْ أَنَّ شَرَفَ الْمُؤْمِنِ قِیَامُهُ بِالْکِلِّ وَ عِزُّهُ اسْتِغْنَاؤُهُ
مِنَ النَّاسِ اِذَا کَرِمَیْ مَجْلِسٍ کَمِیْشِ اِزِیْنِ نُوْشَتْ بُودَنْدِ کَرَمٌ تَرَا شَدَّ وَ اَرْعَجِبْ دَوْرَ تَرَبُّودٍ وَ دَرِیَاسِ
نَسَبِ بَاطِنِ وَ اِزْ دِیَادِ کِیْفِیَّتِ اَنْ کُوشَنْدِ وَ بَا خَوَالِ یَا اِنْ نِیکِ پَر دَا زَنْدِ وَ تَوَجُّهَاتِ فَرَا مِیَنْدِ
تَا اَنْ تَارِ تَرْقِیَّاتِ ظَاہِرِ شُدِ وَ اِیْنِ دَوْرِ اَزْ کَارِ اَبْعَا یَا دَا زَنْدِ وَ السَّلَامُ اَوَّلًا وَاٰخِرًا

مکتوب صد هفتاد و پنجم

بسراندر خان نصیحت و تعبیر قانع او بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

سنة و الذی فی الحصن الحصین الجزیری اکثر و اذکر اللہ حق یقولوا مجنون = دواء احمد و غیره ۵۲ واقع است
در آخر سورة غل و پانہ ربہ (۱۴) ۱۲ واقع است و سورة طہ از پارہ (۱۶) ۱۲

وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ صحیفہ نگرامی کہ رسید
 بہجت افزا اگر دید سلامت و بعافیت باشد و بر عبادہ شریعت و سنت مستقیم بوند ایام مغفرت
 بامیتاد کشید و شوق ملاقات چگونه نوشته آید چه توان کرد ہر چیز را وقت معین است لیکن
 آجیل کتاب ہر طور کہ حق سبحانہ تعالیٰ دار و رضی باید بود ۵ ہر کہ بود مراد محبوب از وصل
 ہزار بار بہتر بہر حال بطاعات و عبادات سرگرم بوند و بزرگ و فکر پر دازند و در آمادگی آخرت
 کوشند و ہر ترحمائے مولائے حقیقی حل شانہ خواہند و آجہ دور افتادہ را بدعائے خیر یاد آرند
 چیز ہائے کہ در مراقبہ دیدہ آید ہمہ نیک است و بشارتست فتح مکہ کہ کردہ آید کہ معظمہ گویا اشارت
 بقلب انسانی بعلاقہ آنکہ مرکز و خلص من است و قلب نیز خلص انسانست آنچه در طہیت
 انسان ثابت است در قلب تنہا نیز ثابت است لہذا اصلاح جسد منوط بصلاح قلب است
 و فساد آن بفساد آن و فتح مکہ اشارتست تجلیص قلب از جنگل دشمن و بشارتست بحصول
 کمال مراد را چہ قلب اولاد سلطنت نفس است و راغوائے او چون بعنایت حق حل و علا قلب
 از تسلط نفس بر آید و از راغوائے او وارد راہ کمال پوید و بقرب معرفت کہ کمال انسانی است
 رسد و آنچه پیر و مرشد شما میگوید کہ حالے کہ تو داری بجزمت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و
 آلہ وسلم فروائے قیامت گواہی خواہم داد بشارتست بحصول حال بروج کمال کہ قابل شہاد
 آن روز بود و آنچه از جانب دست راست شما سلام مضبوط و بلند دادند و شما جواب سلام دادید
 نیز بشارتست بسلامتی از آفات داین است و آنچه میگویند کہ آسمان را برائے شما شگافہ
 بشارتست بعروج روحی و ترقیات اعمال بر بالائے آسمان بیت اے عاشقان
 عاشقان ہنگام آن شد در جہان مرغ دلم طیران کند بالائے ہفت آسمان والسلام علیکم وعلی
 آئینہ الہدی

سائرین

مکتوب صد ہفتاد و ششم

بمیر الشہ پشاوری نصیحت و محافظت طریقہ شیخ طریقت و خدمت اہل حقوق

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ اللَّهُ تَعَالَى أَبْوَابُ فُتُوحٍ دَارُ أَوْحَالٍ وَأَوْصَاعٍ بِهَمِّهِ حَالٌ مُسْتَوْجِبٌ
 حَمْدِي الْجَلالِ سَتِ الْمَسْئُولُ مِنَ اللَّهِ بِسُخَّانِهِ عَافِيَتُكُمْ وَأَسِيقَاتُكُمْ عَلَى جَادَةِ
 الشَّرِيعَةِ الْعَلِيَّةِ وَالشُّنَّةِ السَّيْنِيَّةِ الْمُصْطَفَوِيَّةِ عَلَى صَاحِبِهَا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ
 وَالْحَيَّةِ فَإِنَّهَا مَلَكَ الْأَمْرِ وَمَدَارُ النِّجَاةِ وَذُوْنَهُ خُرُطُ الْقَتَادِ طَرِيقُهُ مَرْضِيَّةُ
 خَوَاجَةِ مَرْحُومِ رَانِيكَ حَايَتِ كُنْزِ دُستِ ایشان را از دست ندهند و باران را طریقی
 مُعَاشِرَتِ نیک فرمایند و در خدمت و رضا مندی فرزندان ایشان بجان کوشند و آجند
 دور افتاده را بدعا کے خیر یا دآزند و کمربست را در خدمت و عبادت مولائے حقیقی جَلَّتْ
 عَظَمَتُهُ بِحُجَّتِ بَرَبِند و در این مہلت قلیلہ رضا مندی اور اعتراف شانه طہل نمایند مرنی
 صَوِّی ہر چند از سر رفته است لیکن مرنی حقیقی عَزَّوَجَلَّ قائم و دائم است فَإِنَّ اللَّهَ
 حَتَّى لَا يَمُوتَ حَلَقَةُ ذِكْرٍ رَاكِرْمٍ دَلِرْدُو بَخْلُوتِ وَتَنَهَائِي رَاغِبٌ كُشَنَدُ و در شبان روزی
 یکد وقت برائے عزت مُعَدِّباید ساخت و ذکر و فکر و تذکیر زلات و تقصیرات و توبہ و
 استغفار و نفی وجود و سایر کمالات و نفی مرادات از خود دران وقت از منعمات
 باید شمرد و باقی اوقات در افادہ و استفادہ صرف باید کرد و السَّلَامُ

ایمان

دست

مکتوب صد ہفتاد و ہفتم

خواجه عبد السلام کابلی در تعلیم طریقیہ ایتقہ و حل ایراد کہ بر کریمہ و مَا خَلَقْتُ الْيَحْنَ وَالْإِلَاشَ
 إِلَّا لِيَعْبُدُونِ نموده و تعبیر واقعہ ۴ اللہ تعالیٰ کہ سب مرضیات خویش مکرم دارد و در کتابت
 خواجه عبد الاخر ازین فقیر التماس طریقیہ توبہ و توجہ بدل نموده بودند مخی و ما از زلات و تقصیرات
 گذشتہ نا دم شوند و توبہ و نضوح نمایند و تہ بار کلمہ استغفار بزبان آرند بعد از ان بقلب صنوبری
 کہ آشیانہ حقیقت جامعہ قلبیہ است و در پہلوئے چپ واقع است متوجہ گردید لفظ مبارک

۱۰۰

شود

لے این کریمہ واقع است در سورۃ الذاریت از پارہ قال فما ظلمکم ۱۰

دل

اللہ را مان بگذرانند و بزبان دل آنرا بگویند و بران مداومت نمایند چنانکه این ذکر ملکہ
دل شود و حضور مع اللہ صفت لازم آورد و نوشته بودند کہ حق سبحانہ میفرماید کہ مَا خَلَقْتُ
الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ پس باید کہ ہمہ را نسبت کہ عبادت و معرفت را شاید رسانند
طفل میرانند را و ہر چہ باشد تمدد و قاضی بیضاوی این کریمہ را از ظاہر و حقیقت مصروف
داشتہ است و بر تمثیل و مبالغہ حمل کردہ میگوید مَا خَلَقْتُمْ عَلَى صُورَةٍ مُّتَوَحِّجَةٍ إِلَى الْعِبَادَةِ
مُغْلِبَةٍ لَهَا جَعَلَ خَلْقَكُمْ مُغْتَابًا بِهَا مِبَالِغَةً فِي ذَلِكَ وَلَوْ جُعِلَ عَلَى ظَاهِرِهِ مَعَارِفُ اللَّهِ لَيْلٍ
يَمْنَعُهُ لِأَنَّ أَعْمَالَ اللَّهِ تَعَالَى غَيْرُ مُعَلَّلَةٍ بِالْأَعْرَاضِ يُنَافِي ظَاهِرُهُ قَوْلَهُ تَعَالَى
وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَمِيزُوا بَيْنَهُمْ لِيَعْبُدُوا بِمَكَانٍ
عِبَادًا إِلَيَّ بَلَدٌ فِي لَاسْتِثْنَاءٍ وَآيُضًا لِّبَعْضِ مَفْتَرِينَ كَفَّةً أُنْذِرُكُمْ مَرَادُ جَنِّ وَالنَّاسِ مُؤْمِنِينَ بِرُوحِ
فَرِيقٍ أُنْذِرُكُمْ جَنِّ وَالنَّاسِ بِدَلِيلِ قَوْلِهِ تَعَالَى وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ
فَلَا إِشْكَالَ أَيْضًا وَتَمِيزُوا بَيْنَهُمْ لِيَعْبُدُوا بِمَكَانٍ عِبَادًا إِلَيَّ بَلَدٌ فِي لَاسْتِثْنَاءٍ وَآيُضًا لِّبَعْضِ مَفْتَرِينَ
عَقْلٍ مَشْهُورٍ بِهَذَا چنانچہ مشرکان بران رُوح موجد شوند و بگویند وَاللَّهِ رَبَّنَا مَا كُنَّا مَشْرُوكِينَ
وَدَوَّاقِعُهُ كَمَا وَدَّ أَنْ يَرَوْا وَنِيكَ مُبَارَكٌ سَتَ ظَاهِرُ الزُّشَا قُوْتِ دِينَ مَتِينٍ وَآخِرُ سُنَّتِي
وَإِمَامَتِي بِدَعْتِي بِوُقُوعِ آيَتِي بِمُتَعَبِيرٍ وَفَتَنِ قَبْرِ مُبَارَكٍ شُودِ از چیز ہائے کہ بران افتادہ است ہم
سبب بر آوردن در ویست شُودِ از لائے اندیشہ شیوع بدعت وستی دین متین وَالسَّلَامُ أَوَّلًا وَ

مکتوب صد ہفتاد و ہشتم

اخیرا

بلا پایندہ محمد کابلی در عزائے خواجہ مرحوم و ترغیب بر خدمت اہل حقوق پسندیدہ اللہ

۱۵ ای مستعد قحط رکب فیہم عقولا وجعل لہم حواس و آلات واجبا ما منقادہ وغیرہا من اسباب العبادۃ ۱۶
۱۷ یشیر الی اندکان دیک فیہم الشهوة والغضب الان العقل حاکم علیہا ۱۸ ۱۹ این کریمہ واقع است در سورہ
اعراف و پارہ قال للآء ۲۰ ۲۱ وقیل معناه الا لنا مہم بالعبادۃ ۲۲ ۲۳ واقع است در سورہ انفام
از پارہ واذا سمعوا ۲۴

الرحمن الرحیم حامداً و مُصلیاً و مکتوب شریف بتعاقب یکدیگر رسید مستر بخش
 گردیده از شوق ملاقات و موافق وقوع آن که برنگاشته بودند بوضوح پیوست و دستاویز
 نیز مشتاق و اندک ملاقات بروقت موقوف است لکن اجل کتاب آنچه از فراق خواجہ مرحوم
 قدس میرزا مرقوم نموده بودند ہمہ برجاست ما تم دیگران در یک جزو زمین است و ما تم اهل
 در زمین و آسمان است و در ظاهر و باطن سرایت کرده که از فیوض و برکات شان محروم گشته
 از استماع این خبر وحشت اثر چه گوید که چه نوع الم و ماتم دوتے داد لیکن چون بتقدیر و اراده
 محبوب حقیقی و فاعل مختار است غیر از صبر و رضا و تسلیم چاره دیگر نیست انا لله وانا
 الیه راجعون بیستے چند کہ در شکایت فلک روزگار نوشته بودند و این مصرع از ان ایست
 مصرع فلک بامن خسته بیدا کرد بسیار غیر مناسب فلک بیچاره در روزگار بیدار
 چه بود کہ حوادث بآن منسوب بودند ہر چه هست بارادہ و تقدیر حق است جل و علا و زمان و
 آسمان در فعل او سبحانه بیگونہ و خط نیست ہر چه میکند ہمہ داد و عدل است بیدادی آنجا
 کنجایش ندارد ان الله لا یظلمُ مثقالَ ذرۃ ظلم و بیدادی و آنحضرت اثبات کردن از ارفع
 قبل حق است استغفر الله من جمیع ما کره الله قولاً و فعلاً و خاطراً خدمت و
 رعایت جماعہ و فرزندان خواجہ مرحوم و خدمت خانقاہ بقصیر راضی نباشند و بجان کوشند و
 مکافات احسانها خواجہ مرحوم بخدمت و بلجونی فرزندان ایشان نمایند قل لا اسئلكم علیہ
 اجر الا المودة فی القربی بر خوانند و اجبتہ دور افتادہ بدعا خیر یاد داند والسلام والاکرام

مکتوب صد ہفتاد و نہم

شیخ میر محمد موسی در شرح احوال و حقیقہ فنا فی نفس و انکسار اللہ و سلام علی
 عبادہ الذین اصطفی اللہ تعالی ابواب فیوض و فضل را ہموارہ مفتوح دارد و نوشته بودند
 کہ فنا فی قلب شدہ است و فنا فی نفس میشود اما میخواہم کہ فنا بالکل شود و صفات از خود جدا

شدہ پہل ملحق گرد و مخدوما آنچه حاصل شد بہت نعمت ست شکرانہ آن بجا آرند و منتظر ترقی
و بکملہ کائناتی وجود و صفات از خود نمایند تا این ہستی بہام از میان خست بر بند و بعد
ملحق گرد و صفات نیز جدا شد و پہل ملحق گرد و این زمان فنا کے نفس شے نماید و از آثار
و انانیت بر آید بعد از بقائے اتم نفس باطمینان سد و آنچه نوشته اید کہ فنا کے نفس
از مخدوما این مقدمہ فنا کے نفس ست نہ فنا کے نفس فنا کے نفس آن وقت ست کہ مذکور
شد و آنچه از احوال باریان نوشته بودند کہ بعضی در ذکر لطافت اند و بعضی بفنائے قلب
اند خوشوقت ساخت بکار خود مگر گرم باشند و خلوت راغب بوند و کسب مراضی ہوا حقیق
جل شانہ کوشش نمایند و توشہ گو و قیامت بہتیار سازند و دوستاں را بدعا یاد آرند براہ
دینی حافظ محمد طاہر و رب علی سلام خوانند والسلام والا کرام

و بعد کمال حاصل

۵۱۱

اول و آخر

مکتوب صد و شتادہم (۱۸۰)

بمیر عزیز و تحریض بر طلب آرامی بسم اللہ الرحمن الرحیم حامداً و معیلاً اللہ تعالیٰ
ابواب فیوض ہموارہ مفتوح و اردو صحیفہ گرامی رسید مسرت بخش گردیدہ سلامت و جمعیت
باشند و در وصول مطلب اعلیٰ بجان کوشند و از بایں طلب فرو نہ نشینند افسر کی دین پرورد
نصیب خدا باد عزیز کے گفتہ ست کہ تصوف صطرب چون سکون آمد تصوف نہاند محجب
بے محبوب آرام نیست و باسوی او انس و الفت نیگیرد و جمعیت ندارد و جمعیت او در تفرق و عشق
ست و آرام در بے آرامی مصراع جمعیت من آنکہ پریشان تو باشم ۲ از دوام شریعتان شغل
باطن و استقامت بر جادہ شریعت مرقوم نموده بودند باعث خوشحالی گردید زائد کہ ان
سبحانہ توفیقاً و محبتہ و شوقاً والسلام علیکم و علی سائر من اتبع الہام

مکتوب صد و شتادہم (۱۹۱)

خواجہ محمد صدیق لقب نواحہ ماہ پسر خواجہ عبدالرحمن نقشبندی در شرح احوال او و فرق در
 تائے جذبہ کہ مقام حیرت و فنا حقیقی بعد الحمد و از مسائل التجیات میرساند احوال
 محال مستوجب حمدت المسؤل من اللہ سبحانہ سلا متکم واستقامتکم علی
 عادۃ الشریعۃ العلیۃ و السنۃ الشنیۃ المصطفویۃ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام
 التجیۃ و ترقی در حیاتکم المعنویۃ صحیفہ گرامی رسید مسرت بخش گردیدہ چون تضمن
 ذواق و احوال فہم بود مطالعہ آن مسرت بر مسرت افزود حق سبحانہ ہموارہ در ترقی دار
 این ہستی بویہ کہ حجاب پردہ است بر گوشتی حقیقی تمام از میان بردارد و مطلوب حقیقی
 بے مزاحمت اغیار بر منقذہ ظہور آید و حضور خود بخود روئے نماید نصیب سبک ازین مقام سہل و آس
 در محال است و تلاشی و انہدام تا وجود او در میان است از مطلوب نشانے نیست و چون مطلوب
 جلوہ فرماید طالب بیچارہ رو بصر اعدام آرد و نامے نشانے ازے مانند حلق صفت خواجگی با
 ندگی چه صورت دارد نوشته بودند کہ الحال حال نیست کہ در خود هیچ چیز را ملاحظہ نمیکند کہ بہت نیست
 خود و احوال بلند است لیکن سعی نمایند کہ از ہستی اثرے مانند نیستی و عدم صرف مطلق ملحق شوند
 تا فناء حقیقی روئے نماید و عین و اثر از سبک نمایند این زمان ہما و صاف و منتسبات را از
 خود نفی نمایند و سلب میکنند و آنچه برگذاشتہ اند حالت گم شدن حیرت و عدت است و فنا
 در جہت جذبہ گم شدہ چہ دانند کہ صاحب اوصاف است یا نہ و در خود هیچ اثرے را ملاحظہ نمیکند
 کہ بہت یا نیست نفی و اثبات وقتے کند کہ از خود و اوصاف خود خبر داشتہ باشد بہت
 حسن تو چنان کرد مرا زیر و زبر و کز زلف و خط و خال تو ام نیست خبر و صاحب فنا حقیقی
 صاحب شعور و تمیز است و حقائق اشیا را گماہی است چہ درین موطن فنا و بقا از یکدیگر متمیز
 ہستند در عین فنا باقی است و در عین بقا فانی میدانند کہ ذات اعدم است و اوصاف کمال درو
 عاریتی است و استفادہ از مرتبہ و جب است بے تکلف از خود نفی آن نماید و بجا بے کشاید
 اثبات است اثبات میکند و خود را بعد صرف ملحق میاید و بے از خیریت و کمال اخصاس

احوال و ذواق

بج

بج

بج

نے فرمایا ہر خدیہ بقا مشرف شود و ولادت ثانیہ مولود گردد و عرفت ربی بجمع الاضداد
من لم یصدق لم یدر۔ فتأمل فان هذا الفرق دقیق قلما یتمت بہ فیلتبس
الحالان ویشتبہ الصورة بالحقیقة وحقیقة الامر عند الله العلی الاعلیٰ

مکتوب صد شتاویوم (۱۸۲)

بسم نور و زنجیاریاوشی در بیان آنکہ اصل در رنگ ظل و اباید گذشت تا وصول بذات میر آید
بعد الحمد والصلوة واز سال النجیات میرساند احوال ہمہ حال مستوجب حمد است امید کہ
آن سیادت افتاب نیز بعافیت باشند و بر جادہ شریعت و سنت مستقیم و مستقیم بوند و از صورت
بحقیقت آیند و از ظل باصل و از اصل باورائے آن پویند ہر چند از اصل گذشتن در عدم خود کوشید
است کہ بے حاصل است و بظاہر تحصیل لیکن محبات را بذات تعالیٰ بحکم المؤمن مع من احب
معتبتے است بے کیفیت و ذات عزت شانہ و رائے ظل و اصل است لاجرم این محبت از اصول باید
گذشت تا معیت بے کیفیت حاصل نماید و خود را و اصول خود را گذاشتہ با مطلوب ہم آغوش بود
من لم یصدق لم یدر۔ لله الحمد و المنة کہ سعادت آثار میر عمر از فیوض برکات روضہ
منورہ بہرہ ور گردید و در صحبت درویشان مجاوران آن فوائد کثیرہ اخذ نموده و ترقیات بسیار
کرده و بر خورداران میر عثمان و میر علی کمال برسد و السلام اولاً و آخراً

بسم نور و زنجیاریاوشی

۱۸۲

مکتوب صد شتاویوم (۱۸۳)

بمحمد بنی پسر قاضی چوکی کابلی در تحسین حال و جواب الی و از آیہ کریمہ و فضلنا هم علیٰ کثیر
من خلقنا نفصیلاً و غیر ذلک بعد الحمد والصلوة واز سال النجیات میرساند
مکتوب شریف مشرف ساخت از جمعیت باطن و قوت البطہ عقیدت و اخلاص و شوق
ملاقات و موافق آن مرقوم نموده بودند بوضوح پیوست ہمہ چیز موقوف بر وقت است

و بقیہ الدعوات

لِکُلِّ أَجَلٍ کِتَابٌ امید است کہ آتش شوق مشتعل شود و نازہ محبت سر بلند گردد و تا از مایوسی
 باطل بر ماند و بطلب اعلیٰ برساند نوشته بودند کہ بذکر نفی و اثبات اشتغال مینماید گاہی معاملہ
 عجبت و میدہ مقام نفی را از مقام اثبات ممتاز میاید در جانب نفی جز نیستی و عدم نیست
 اگر اخیاناً و صورت هستی متجلی شود آنرا از ظلال و پرتو میاید و چیز کہ اطلاق هستی بر آن تواند
 کرد و طرف اثبات مبینہ ما للذرایب و دلت الذرایب ہر جہ در مایہ آفاق و انفس
 ظاہر شود ہمہ ظلال و امثال است و تسلی بشبہ و مثال کریمہ و نحن اقرب الیک من جبل
 الوردین شاہد حال تا از آفاق و انفس نگذرد و بسیر قربت زسد این معیار پرده نکشاید
 حق سبحانہ آنچه در آفاق و انفس ظہر است آنرا در احوال آیات و الہ ساختہ است و فرمودہ سنوہم
 آیاتنا فی الافاق و فی انفسہم حتی یتبین لہم اَنَّهُ الْحَقُّ مُطَالَعَةُ اِنْ حَالِ شَہَادَہِ
 و همچنین آنچه بعد ازین نوشتہ اند کہ درین وقت از دیانت نہایت نزدیک بشیر قاصر میاید
 آیہ کریمہ و نحن اقرب الیک من جبل الوردین تصدیق مینماید بسیار خوشوقت ساخت
 و از علو فطرت شاہد و لولہ تعالیٰ ہموارہ در ترقیات و ارادہ نوشتہ بودند آیہ کریمہ فضلنا
 علیٰ کثیر ممن خلقنا تفضیلاً مفید تفضیل غیر انسان است و ازین آیہ تفضیل غیر انسان بر انسان
 لازم نمی آید غایہ الامر ازین کہ تفضیل انسان بر جمیع اسوائیا و نمی آید گفتہ اند کہ مستثنیٰ درین جا ملائکہ اند
 فضل جنس انسان بر جنس ملائکہ سرچند ازینجا مستفاد نیست لیکن اگر بعضی افراد انسان را
 بر ہمہ افراد ملائکہ فضل بود گنجایش از بعضی گفتہ اند کہ کثیر درین جا بمعنی کل است پس طبعی شبہ
 نیست لیکن این توجہ بعید است از مقطعات و متشابہات قرآنی پر سید بودند و حل
 آن خواستہ مخد و ما طریق اسلم در متشابہات نیست کہ بآن ایمان آریم و علم آنرا بحق سبحانہ
 تفویض نمایم اسرار رنجانی است کہ باخص خواص بندگان خود در میان آورده است و بر مژ
 و اشارت سخن کرده و از نامحرمان ستور ساختہ و ہر کہ سیر این معیار و پرده کشودہ با ظہار آن

۱۵ واقع است در آخر سورہ نجم السجدہ و پارہ الی یزد ۱۵ واقع است در سورہ بنی اسرائیل و پارہ سبحان الذی ۱۲
 ۱۵ در نسخہ فقیر لفظ لازم موجود نیست و اللہ اعلم ابو السعد

جرات نموده و بنوشتن و گفتن آن آنسر دلیری نکرده حل آن از بهیضاوی مدارک چه صوت دارد
و ازین مسکین نادان چگونه این عقده کشاید معذور خواهند داشت وَالسَّلَامُ عَلَیْ مَنْ اتَّبَعَ الْهَدٰی

مکتوب (۱۸۴) ضد شتا و بهام

بجای بیکم که یک از اہل حقوق است در تحریض بر تحصیل فنا و عدمیت ذاتی اللہ تعالیٰ ذات
بابرکات را مشمول الطاف و عنایات خویش داشته بجزایات قویہ معنویہ مکرم و ممتاز دارد
ملاحظہ گرامی کہ از راہ کرم نامزد این مسکین نموده بودند مشرف ساخت و مسرت بخش گردید
بسلامت باشند و ہمواره در ترقی بوندن استواری یوماً فہو مغبون معلوم شریف باشد
کہ بزرگترین حجاب میان بندہ و حق سبحانہ وجود سالک است کہ منشأ انانیت و بنفائے شرکت
است بجللہ کائناتی وجود و سایر کمالات از خود باید نمود بحدیکہ عدمیت ذاتیہ رونماید و وجود و سایر
کمالات بطل خود عائد شود چہ ہر کمال کہ در ممکن است ہمہ استفاد و استعار از ان جناب مقدس
آنچہ ذاتی اوست عدم است و ممکن باین دید عاریتی خود را کامل و خیر تصور کرده است و شرکت و
انانیت و دعویہ ہم سری بہم رسانیدہ چون بسابقہ عنایت عدمیت ذاتی اور و نہ نماید
کمالات ہمہ عائد بطل کمالات شود و سر رشته سعادت بدست آید و از شرک خفی و انانیت آمارہ
وارد و بنفائے حقیقی مشرف شود و آمارہ باطمینان آید مصرع این کار دولت است کنون
تا کہ ادہند بیت چون بدستی کہ ظل کیستی + فارغی گر مردی و وزیرستی + این در افتاد
امید و است کہ گاہے بدعا و توجہ یاد فرمایند وَالسَّلَامُ +

مکتوب (۱۸۵) ضد شتا و بہجم

بخواجہ امان اللہ و خواجہ مومن برانیوی مدعو مطلب در بیان آنکہ تجلیات و ظہورات ہستہ
بظلال است وصال و جہ کمال موعود با خیر است بَعْدَ الْحُکِّ وَالصَّلٰوۃ وَتَبْلِیغِ الدَّعٰوٰتِ

وَالسَّلَامُ مِيرساند مکتوب شریف رسید مسرت بخش گردید و اظهار شوق و آرزو مندی طاقا
نموده بودند و دوستان از این مشتاق داند و حدیث نفیس و اَنَا إِلَهُكُمْ لَا شِدَّةَ شَوْقًا بَرَحُوا
نصیب عاشق مسکین درین نشاء بهیدار همین شوق و اضطراب پیش و التهاب است پیست
متاع کزین ربگذر میریم + لب خشک و مزگان تر میریم + وصال و جبر کمال موعود
ای نشاء اخروی است کریمه من کان یَرْجُو الْفَقَاءَ اللَّهُ فَإِنَّ أَجَلَ اللَّهِ لَا تَدَالٍ بَرَسَتْ
و آنچه از بعضی صوفیه علیه درین دار شهود مشاهده اثبات نموده اند و تجلیات و ظلمات قرار
داوه اند و ابسته بظلال است و تسلی بشبه مثال طالب ذات امدت تعالی بآن تسلی نگردد
و از آب بسراب گراید نهایت سعی درین دار بے مدار رفع محجب استار است نه آنکه مطلوب
راورد و ام آرند و غمقار اشکار کنند پیست عتقا شکار کس نشود و ام باز بین کاینجا همیشه باد
بدست است و ام آری بعضی از اخص خواص بندگان هستند که دنیا را ایشان را علم
آخرت داده اند اگر درین نشاء چیز بماند که موعود بنشاء اخروی است در حق ایشان ظهور فرماید
و از مراتب ظلال تمام گذرانیده بذات بخت رسانند و نصیب لایان ذروه غلیا عطا فرمایند
کنجایش دارد پیست اگر چه این لحظه ممکن کار شب نیست بهر بخت مقبلان این هم عجب است
وَالسَّلَامُ عَلَیْكُمْ وَعَلَى سَائِرِ مَنْ لَدُنْکُمْ سَعَادَاتِ آثار میان شیخ محمد کمال برسد
استماع اخبار توفیق شماسبب مسرت دوستان است اللَّهُمَّ زِدْ دَکَرِ خود سرگرم باشند و
از پائے طلب فرو نشینند و از ترقی باز نمانند من استوی یَوْمَاهُ فَمَنْ مَغْبُونٌ اُمید دارند

و اما غافل ندانند

مکتوب صد و شصت و هشتم

بیمور بیگ کولابی در ترغیب بحصول استمرار حالت عدت و تحسین دید قصه اعمال لبسم
اللَّهُ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ کتابی که از راه محبت فرستاده بودند رسیده خوشوقت ساخت

۱۵ در سورة مکتوب از پاره امن خلق ۱۲

نوشته بودند کہ وقت سکوت از قالب اثرے نمی بینم چنان معلوم میشود کہ گویا هیچ در میان نیست
در حیرت میمانم کہ این چه باشد مخدوم هیچ جائے حیرت نیست کہ جائے است نیکو سالکان را
دست میدهند لیکن معتبر آنست کہ این حالت دوام پیدا کند و مراقبہ و غیر مراقبہ و سکوت و غیر
سکوت در دید عدیت و نیستی یکسان بود و عدیت ذاتیہ رود و وجود موهوم کہ منشأ انانیت
آمارہ است و بزوال آرد و آنچه نوشته اند کہ اگر طاعت و عبادت کردہ میشود از ان استغفرا
کرده نظر بر فضل و کرم او دارد و مطالعہ آن مخطوط ساخت ہر چند دید قصور در اعمال پیدا شود
اعمال را قیمت افزاید و قابل قبول سازد گفتہ اند اِعْمَلْ وَاسْتَغْفِرْ از عمل باز نماند و استغفرا
از ان نماید و نظر بر فضل صرف دشتہ باشد راہ بندگی این است دیگر بر کہ از عہدہ اسم ذات نتواند برآمد
ذکر لسانی ہم اورا بگویند امید است کہ ہر دو ذکر نتیجہ بدینند دیگر در کتابت اخوی غری حاجی محمد عاشو
نوشته بودند کہ عد چہل پورہ شدہ است مخدوم داشت دیگر را ہم اذن است کہ مجموع آن صد میشود والسلام

مکتوب صد ہشتاد و ہفتم (۱۸۷)

بیکے از نسا و صاحبات در وعظ نصیحت نوشتم شدہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
حَامِدًا وَ مُصَلِّيًا عَصمت پناہ و عفت و شگاہ ہمیشہ مشفقہ محترمہ ازین مسکین سلام عافیت
انجام خوانند صحیفہ شریفہ رسید مسرت بخش گردیدہ چون منی از محبت فقر ا بود و شعر از طلب
مطلوب بہ ہمتا مسرت بر مسرت افزود امید کہ نازہ این محبت سراز شود و شعلہ طلب مستعل
گردد تا از مایہ بیگانہ و با مطلوب حقیقی یگانہ گردانند ہر حال تا حصول صحبت بوظائف طاعات
و عبادات مقتد بودند و وقت را در لاطائے صرف نکنند و بلکہ و لعبت پر دازند کہ نتیجہ آن غیر
از حسرت و ندامت ہیچ نیست و در جل و حرمت شرعی نیک احتیاط فرمایند و بمقتضائے امر
و نہی زندگانی نمایند حق تعالی بندہ را مہمل نیافریدہ است و بطیرا و نگذاشتہ تا ہر چہ داند بکند
مہولائے حقیقی بر سر خود دارد کہ اورا با و امر و نواہی بتلا ساختہ است این کس چارہ ندارد بغیر از ان

ایضاً

۱۸۸

که بمقتضای آن عمل کند و آئینہ متمرّد شود و بحق انواع عقوبات بود حمد الله تعالی بحاجت آنکه
که فرزندان شما توفیق نیک یافته اند و کار ایشان ترقی است غبطه بر احوال ایشان آید زکدھم الله
تعالی توفیقاً این فقیر را از دُعا خیر و توجّه غائبانہ فارغ ندانند دولت دوام مستدام باد

مکتوب صد و شصت و دوم

شرح

بود

۱۸۹

بسیادت پناوشیخ یوسف گردیزی در جواب کتابت او که از گرمی صحبت نوشته بودند بسم
الله الرحمن الرحیم الحمد لله وسلام علی عباده الذین اصطفی بود و ملاطفه گرمی
مسترف گردید حمد الله سبحانہ کہ بعافیت بوطن مالوت رسیدید و فرزندان متعلقان را
بعافیت یافتید خلعتہائے کہ از بندگان عنایت شدہ است مبارک باشد از حلقہ نشستن و
متاثر شدن یاران و پیوستن شدن بعضی و دیدن سرور کائنات را علیہ افضل الصلوٰات
و اکمل التحیات کہ بزنگاشہ بودند بوضوح پیوست و سبب سترت گردید شکر خداوندی جل شانہ
بجا آید و طالب زیادتیا باشد بخلوت بیشتر رغبت فرمایند و بدگر کشی پرورند و توشہ آخرت را
آمادہ سازند و لتنظر نفس مآقلا مت یعدی و آنکہ بعضی مردم بے آنکہ توجہ کرده ننویسند
افتد و از خود میر و ندیر آن ظاہر است کہ از تاثیر صحبت ست مآمول از دوستان دُعا سلامتی
خاتمہ است و السلام علیکم و علی سائر من اتبع الہدی و التزم متابعت
المصطفی علیہ و علی الہ الصلوٰات و التسلیمات و البرکات علی

مکتوب صد و شصت و سوم

بموجب علی ملتانی در شرح احوال او در ترغیب بخص از دقایق عجب و ریاضت از کمالات تلاوت
قرآن مجید و محویت ذکر و ذکر و ذکر بعد الحمد و الصلوٰة و تبلیغ الدعوات میرساند
کتابیکہ فرستادہ بودند رسید خوشوقت ساخت حق سبحانہ بجمیعت طرود و ابواب ترقیات

مفتوح سازد و از دید تصور و زلات و معاصی ظهور و قایق عجب و ریاض استغفار و گریه و تضرع و
 زاری بران نوشته بودند بعد از آن روز دیگر دیدید که ریاض و عجب از شمار داشته اند لیکن چون
 آدمی شکر محض است هنوز بعضی دقائق آن هست که من بر آن مطلع نشده ام و خود را بدترین
 خلایق میدانم مخدوم و ما شکر خداوندی جل شانّه برین دید و برین تخلص بجای آرند تخلص و دقائق
 عجب و ریاض که شکر خفی است امریست عظیم که مترتب است بر فائز اتم سلوک طریقه صوفیه
 علیه برائے تحصیل تخلص است از دقائق این شکر و حصول حقیقت اخلاص است علم و عمل در
 کتب شرعیه مبین است و اخلاص وابسته بخدمت صوفیه علیه است علم و عمل به اخلاص
 مقبول نیست و نیکوین است به روح و وقایع دیگر که دیده اند و منزل خود را بالا آسمان
 یافتند و پیغمبر را صلّی الله تعالی علیه و آله و سلم و صدیق اکبر را رضی الله عنه دیدید بحال شما توجّه
 دارند و وقت دیگر دستار شمعانیت کردند و فرمودند که این خلعت ولایت است واضح گردید
 همه نیک و روشن است بکار خود مقید باشند نوشته بودند که در تلاوت قرآن لذت بسیار شود
 چرا لذت نشود که صفت حقیقی بنفس خود جلوه گریست و از صفت بوصف راه کشاده است
 بیست اندر سخن دوست نهان خواهم گشتن تا بر لب آب و بوسه نم چو نش بخواند نوشته
 بودند که در حلقه عشا خود را محو در حضرت سالت پناه یافتیم و ظهر او صلّی الله تعالی علیه
 و آله و سلم دیدم چنانچه هنگام ذکر کلمه طیبه لا اله الا الله انار رسول الله میگفتم ما
 که به اختیار از زبان شما این کلمه برآمده باشد با اختیار این قسم کلمه نمیتوان گفت هر چند مطلوب
 الحال باشد نوشته بودند که ذکر در لطائف بسته نیایم مخدوم و ما ذکر و توجّه و حضور تا زمانه است
 که وجود ذکر در میان است چون ذکر رخت بصرائے عدم کشد و مناسبات همه باصل عامد شد
 ذکر و حضور هم ملحق باصل گردید و حضور بذات ذاتی رفت این مان عارف در خود نه ذکر بیند
 نه حضور بعد از آن اگر ذکر و حضور است خود بخود است و نصیب عارف ازین مقام استهلاک و
 انعدام است و زوال انانیت و شکر خفی است مصراع از حضرت ذات بهر استهلاک است والسلام

۶۴۱

۶۴۲

۶۴۳

۶۴۴

۶۴۵

۶۴۶

مکتوب صد و نودم (۱۹۰)

بدوست محمد بیگ نصیحت شمر از کمالات نماز: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ حَامِدًا
 مُصَلِّيًا وَکِتَابَتِ از شما بتعاقب یکدیگر رسید خوشوقت ساخت حمد اللہ سبحانہ کہ
 بعافیت اندواز یاد و رجبہ غافل نمید و تعمیر باطن مشغول اند سعی نمایند کہ راہ ترقی ہموارہ مفتوح
 باشد مِّنْ اَسْتَوٰی یَوْمَہٗ فَمَوْغِبُونَ اَنْفُسَہُمْ عَزِیزٌ مُّقْتَدِمٌ سَعٰی نَمَیْنُکَ بِطَاقَتِ
 نہ و در اہم اشیا مصروف بود باید کہ از مراقبہ و ذکر لسانی و تلاوت و نماز و علقہ ذکر خالی بنہا
 و بہر کدام کہ وقت تقاضا کند جمعیت بیشتر بخشد بہمان پروازند و تکرار کلمہ طیبہ بزبان غیب
 تر بوند و آنچہ حضرت ایشان مَقَدْ سَنَّ اللّٰهُ سُبْحَانَہٗ بَسِیْرَہٗ بَرَنگاشہ اند کہ مبتدی اوقات
 خود را بذر بر ہیچے معمور دارد کہ بغیر از ادائے فرائض و سنن مؤکدہ ہیچ چیز نپروازد و عبادات فائز
 را ہم موقوف دارد در ست است لیکن شما ازین حکم خارجید این حکم خاص بادل است شامہر
 وقت تقاضا میکند از امور مذکورہ و بیشتر جمعیت بخشد و کیفیت زیادہ آرد بہمان مشغول
 باشند و چیز بامے کہ نماز تعلق دارد در ہر دو کتابت نوشتہ بودند مطالعہ آن بسیار ذوقین
 ساخت علی الخصوص آنچہ نوشتہ اید کہ خواندن نماز جمعیت و خطبہ بسیار دست میدہد و غیر از
 نماز ہیچ چیز پروختن خوش نمے آید و ہر حرفی کہ در نماز از مخرج خود مے بر آید اظہار خوشوقتیہا
 مینماید مین وقت این حقیر را گویا از جاکے بجاکے میسزند بسیار خوشوقت ساخت و لذات
 معنویہ بخشد خوش گفت بہیت اندر سخن دوست نہان خواہم گشتن + تا بلرب بوسہ زخم
 چونش بخواند معالمتی کہ در ادائے نماز روئے میدہد فوق ہمہ حالات و نشانی از فصل سیدہ
 بے شائبہ ظلمت و پرورہ را از روئے کار میکشاید و از گوش باغوش مے آرد و السَّلَامُ

مکتوب یکصد و نود و یکم (۱۹۱)

بمشیت آب حیات عجل در جواب کتابت او و ترغیب طلب مطلوب بہمتا بسم اللہ الرحمن الرحیم
 الزحیم حامداً للہ العظیم و مصلياً علی رسولہ الکریم پور و نامہ گرامی مشرف و ہج
 گردیدہ نعمت کہ از اوان یا دیگر فتاران نمایند مردم و در از کار با وجود بے صغری مخطوطہ خط
 گرند بے از پیشگاہ خیس است و محبت ازلی سبب ظہور و اظہار گردیدہ است و با وجود غنائے
 ذاتی خلق را بجناب خویش دعوت فرمودہ و رہسب آنجناب قدس نمودہ و از روی کرم آن را را کشتو
 افسوس است کہ با وجود دعوت و با وجود ہمنوی از آنجناب لایزال محبوب ہجور باشیم و در بند نفس و
 ہوا بانیم شے در جہان شادے و ما فارغ و در قح جرء و ما ہشیارہ بعد ازین دست
 بیش و دامن دست بعد ازین گوش من و حلقہ یارہ با اینہم دوری و ہجوری از یاد و دستا
 غافل نیست و از لوازم محبت خالی نہ این مسکین نیز از دوستان دیونہ دعا و توجہ غائبانہ دارد
 والسلام اولاً و آخراً

مکتوب یکصد و نو و دوم (۱۹۲)

بسیادت پناہ میر محمد ابراہیم در جواب کتابت او کہ از التذاذ در نماز نوشتہ و از محبت و اخلاص
 مرقوم نوشتہ بعد الحمد والصلوۃ و از مسال التخیات میرساند صحیفہ گرامی کہ از راہ محبت
 فرستادہ بودند وصول یافت از شوق بے آرامیہائے خود نوشتہ بودند بوضوح پیوست حق
 سبحانہ قادر است کہ با خیر و وجہ ملاقات میسر آرد چون محبت شہادت است امید است کہ در
 اخذ فیوض و برکات از یاران حضور کمی نکنند فقیر نیز در مادہ شہادت یافتہ است و معیت
 شمار از معیت بعضی یاران حضور زیادہ تر دیدہ امیدواریم کہ باندازہ آن آثار مترتب شود
 نوشتہ بودند کہ اکثر اوقات در خود کیفیت سوائے کیفیت سابق میاید اغلب کہ از مقام فوق
 حفظ شدہ باشد بے حفظ از مقام فوق حاصل است کہ کیفیت مسطورہ بران مترتب است لیکن
 بہین مقام تحتانی بے آنکہ دخول در مقام فوقانی شدہ باشد مانا کہ التذاذ و کیفیت کہ در مقام
 دست میدہد الخ اثر بہین کیفیت جدیدہ بود مرقوم نمودہ بودند کہ بعضی اوقات چنان محسوس

میشود که راجع و ساجد شخصی دیگرست میتواند که این مبدأ تعین بود که سالک بآن بقایا بدست
اعضائے وجود همگی دست گرفت + نامے ست زمن بر من باقی بجاوست + سراز سجد
برداشتن چگونه خوش آید که سجد و موطن کمال قرب است حدیث الساجد یسجد علی قد فی الله
تعالی فلیسجد و لیبرغب شود باشد نوشته بودند با وجود این وقتی که صورت تراد تصور
مے آرد از همه زیاده لذت میدهد و عجب وقت میشود و فیض و انوار در خود عجب ملاحظه میکند و اخلاص
بحد است که اگر بر اهل خانه ظاهر شود نزدیک است که از نا فهمی خود کفیه کنند و ما این همه کمال
مناسبیت معنوی و اتحاد خبر میدهم امید است که باندازه آن جذب معانی نماید و معیت تمام

حاصل کنند والسلام

مکتوب صد و دوم (۱۹۳)

اولاً و آخراً

بسیادت پناه میر محمد یعقوب در تحریر بر ذکر و طاعات الحمد لله و سلام علی عباد
الذین اصطفی مکتوب مرغوب فرزند نور چشم رسید خوشوقت ساخت بذكر و فکر مقید باشند و
بر کسب مرضیات حق سبحانه سرگرم بودند قوت جوانی را صرف طاعات و عبادات نمایند حدیث
شائب نشأ فی عبادۃ الله شونده باشند ما بر امثال شما جوانان غبطه میریم آیام جوانی مادر هوا
و هوس گذشت الحال حسرت و ندامت نقد وقت است جوانی باز نمی آید تنی بیما حاصل حاصل است
همان قضیه است شخصی گفته لیت الشباب یعود از هجوم خطرات و لغتگ نشوند بکار خود
مقید باشند و استغفار بسیار می کرده باشند والسلام اولاً و آخراً

مکتوب صد و چهارم (۱۹۴)

بشیخ محمد باقر لاهیجی در بیان آنکه خانه را از صاحب خانه نسبت است الحمد لله و سلام علی
عباده الذین اصطفی مکتوب شریف رسید مسرت بخش گردید از ملاقات خلیفه عهد که
بر رنگاشته بودند مفصلاً بوضوح پیوست حق سبحانه عواقب امور بخیر کناد و خلیفه وقت را توفیق

و استقامت بخشاد و از برکات و نسبت این کار نصیب کامل باد و اگر می مجلس و احوال باران
 که نوشته بودند بتفصیل واضح گردید و سبب خوشنودی و خوشوقتی شد حق سبحانه دوستان از این
 برقیات وارد و ابواب فیوض مفتوح سازد نوشته بودند منزله که در جهان آباد در اینجا گرفته اند
 بی فیض بود که چه نویسد بعد از آن که چند روز در اینجا نشست و خواست کرد آنقدر محاط بانوار
 ظاهر میشود که در جانب فوق بعنق العرش گذشته و از جانب تحت از تحت الشری تجاوز نمود
 گویا فنا و بقا بعروج و نزول این فقیر بهم رسانیده و این کشوف در رنگ محسوسات ظاهری
 که گنجایشش ریب نیست بلی و لا دحض من کانس الکرام نصیب خانه را با صاحب خانه
 اتصالی خاص و حق جوار است و از انوار و برکات او امیدوار از اینجا بزرگی و عظمت بیت الله
 قیاس باید نمود و انوار و برکات آنرا باید فهمید فاللله اعلم و رب الارباب حضرت ایشان
 قدس سره که نیز از انوار و برکات خانهای سکونت خود را بیان میفرمودند و عجایب و غرائب آن
 مواطن را اظهار می نمودند و خانهای که در جوار آن خانهای بودند برکات آنرا نیز میفرمودند
 و سفره در منزل قرنی و بلاد که فرو می آمدند حقایق آن بلاد و قرنی برایشان ظهور میکرد
 و مشکشف میگشت بعضی از آن حقایق مومن و بعضی از آن کافر و السلام اؤلا و آخر

کتابت مصوری

کتابت مصوری

کتابت مصوری

کتابت مصوری

مکتوب یکصد و نهم (۱۹۵)

بمخدومزاده عالیجاه شیخ محمد خلیل الله در شرح احوال و بعد الحمد والصلوة بفرزند
 نور چشم میرساند احوال همه حال مستوجب حمد و الجلال است المسؤل من الله سبحانه
 عافیتکم و استقامتکم ظاهر او باطن او و ترقی درجاتکم حقیقه و معنی کتابت
 از راه محبت فرستاده بودند رسید و قانع بشیر که نوشته بودند مطالعه آن ذوقین ساخت حق
 معانی مکنونه را بمنصه ظهور آورد و از قوت لفظ رساند به کام نوشتن کتابت شمارا بجلعت من
 بدوازه تعیین جوی یافت و وصول معلوم شد دخول هنوز شخص نیست و حقیقت احمدی اگر تفسیر

کتابت مصوری

حقیقت کعبہ است چنانچہ از بعضی عبارات حضرت ایشان معلوم میشود پس حاصل است ایضا
توجہ نداد و اگر تعین نجبی است پس نیز در معرض حصول است و اگر امری دیگر است محتاج توجہ است
میدوار باشند آنچه دیده اید که فقیر در حق شما میگوید که بدو نائب مناسب بدین است از من است
تمام خبر میدهد و از اتحاد معنوی شعر دیگر نوشته بودند اگر چه این حکم باریافتگان جناب
قیومت بی ادبی است الخ فقیر باین قسم عبارات که درباره این دو کار بنویسند رضی
گذشت من بعد نخواهند نوشت بعد از نوشتن کتابت مره ثانیه که توجہ واقع شد معلوم گردید
که دخول دران حقیقت میسر شد و العِلْمُ عِنْدَ اللَّهِ سُبْحَانَهُ اگر ولایت شما ولایت محمدی
عَلَيْهَا صَلَواتُ اللَّهِ وَسَلَامُهُ وَالنَّجَاتُ لَيْسَ بِدُخُولٍ لِحَقِّهَا بِالْإِصْلَاحِ است
وگره بالتبع است و الفرع وَالسَّلَامُ أَوَّلًا وَآخِرًا

مکتوب

مکتوب یکصد و دوشستم

مکتوب یکصد و دوشستم

مکتوب

مکتوب

مکتوب

سلام محمد من حافظ آبادی در شمه انکالات نماز بعد الحمد والصلوة و تبلیغ الدعوات
میرساند کتابی که فرستاده بودند رسید خوشوقت ساخت نوشته بودند که بعضی اوقات در نماز
فرض خصوصاً در حالت امامت حالتی روی میدهد که گویا جسد گذاشته میشود از مهابت عظمت
او تعالی و در وقت سجده خوش نمی آید که سر از سجده برداشته شود واضح گردید مطالعہ آن دو قس
خوشوقت ساخت حق سبحانہ انکالات آن بہرہ اتم عطا فرماید و از حقیقت آن بزرگوار
نماز معراج مومن است انموجب حالت عزاجیہ در نماز ہویدا میگرد و التَّاجِدُ يَسْجُدُ عَلَى
قَدَمَيْ اللَّهِ فَلْيَسْجُدْ وَلْيَرْغَبْ فَطَوْبَى لِمَنْ دُقِقَ لَدَائِمًا بِأَدَائِمًا وَشَرَّاطِهَا
وَآخِذَ حَظًا مِنْ كُلِّ مِنْ أَزْكَانَهَا وَطَوَّلَ سُجُودَهَا وَفِيَّامَهَا وَغُرُوبٍ مِنْ صُورِهَا إِلَى
حَقَائِقِهَا وَالسَّلَامُ

عَلَى مَنْ اتَّبَعَ الْهُدَى

مکتوب یکصد و دویستم

بمحافظة اسحاق بنه آئی در تعبیر خواب و حقیقت فنائے قلب و نفس و بسیم اللہ الرحمن الرحیم
 الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى وصيغه گرامی سید مشرت بخش گردیدہ آنکه
 حضرت اسحاق علی نبینا وعلیه الصلوٰۃ والسلام در خواب بشما شکر کلام فرستاده اند
 و شمارا بکمال طلبید اند بعد از آن شما چند مرتبہ مکہ معظمہ را در خواب دیدید نیک و مبارک است از مناسبت
 معنویہ یا حضرت علیہ السلام مشعرست و دیدن مکہ مبارک را بعد از این خواب مؤید این معنی است
 چه کعبہ را یا حضرت و پدر بزرگوار و برادرین حضرت علیہم الصلوٰۃ والسلام خصوصیتے است
 خاص دوستہ مرتبہ کہ خود را بر منہ یافته اید و چون بر چه پوشیدید باز بر منہ یافتید تعبیر آن فنائے
 و گست از تعلقات و فنائے قلب کہ معلوم میکنید تقوی آن دیدست و کمال گست
 منوط بقنائے نفس است و خروج او از ذمام اوصاف و اخلاق و از انانیت و ترفع و عدم انقیاد
 با حکام الہی جل شانہ کہ در نہاد او مودع است در فنائے قلب و ال علم حصولی شایست نفس
 حاضر درین موطن هنوز بر پائے است و علم حصولی او بر جای درین قنار خیز از تعلقات آفاق
 رستہ است و از گرفتاری غیر خود گست لیکن از آفات نفس بالکل خلاص نگشتہ است و از انانیت
 او تمام ترستہ در فنائے قلب زوال علم حصولی کافی است و خروج از علائق آفاق بسند
 علت او ذاتی نیست عرضی است مرض او درونی نیست بیرونی است زوال تعلقات بیرونی
 تزکیہ و تطہیر او کفایت میکند بسیار آفاق در حق او فنا بخش و در فنائے نفس زوال علم حصولی
 کہ عبارت از نفس حاضرست ناگزیرست زوال تعلقات آفاق در فنائے او کفایت نکند مرض
 او ذاتی است تا او در میان ست بلائے او جانست مصرع تو مباش اصل کمال اینست
 تفصیل این معاملہ در مکاتیب دیگر مذکورست و تحقیق آنکہ زوال نفس حاضر با وجود بقائے تکالیف
 شرعیہ و احکام بشریت بچہ معنیست مصرع مباش و مباش مشکل اینست و الشکر

مکتوب یکصد و دواہتم (۱۹۸)

میرزا محمد صادق پسر نصیر خان در علامت فنائے قلب حقیقت تبدل صفات و تحسین اقدار
 دیدہ بود، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بَعْدَ الْحَمْدِ وَالصَّلٰوةِ وَارْسَالِ التَّحِيَّاتِ میرساند
 مکتوب شریف رسید مسترت بخش گردید سلامت و بعافیت باشند و بر جاودہ شریعت و سنت
 مستقیم بودند نوشته بودند کہ شیخ محمد حسین صحبت داشته و توجہات گرفته دین چند روز اثناء
 بندگی سلطانی و بفنائے قلب فرمودند کہ شدہ است محمد و علامت فنائے قلب آنست کہ خطرہ
 ماسوی حق حل و علا از دل مطلقاً برود بگو کہ اگر تکلف یا داسو نماید سرگز یادش نیاید بوسطہ
 نیانے کہ دل از ماسوی حاصل شدہ است این حالت قدم اقل است در احوال ولایت و کمال
 نخستین است کہ شرط کمالات دیگر است این دولت کہ شمار ادرین مدت قلیلہ روئے دادہ است
 اجل نعمت شکر خداوندی حل شأنہ بجا آرند و منتظر ترقیات باشند نوشته بودند کہ حرکت
 دماغ گاہے میاید آیا فنائے نفس حاصل شدہ است یا نہ محمد و ما فنائے نفس امر دیگر است بجز
 دماغ کار سنا و علم حضوری کہ بذات خود متعلق است در رنگ علم حصولی در راہ باید گذشت
 تا فنائے نفس روئے نماید چنانچہ زوال علم حصولی بفنائے قلب تعلق دارد و در مراقبہ از تبدل
 صفات بر خود کہ نوشته بودند نیک است گو یا از شأنہ بشانہ دیگر میردید نوشته بودند کہ در
 مشغولی مے بینم کہ ضعیف است خوش روبرو فقیر ظاہر گشت و گفت کہ بقیہ طینت آنست
 صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کہ ماندہ بود از گردن بالا بحضرت ایشان مرحوم عطا گشتہ
 و چیز دیگر کہ از دواتی ماندہ بود اشارت بفقر کردہ گفت کہ از ابرو بالا با و عطاشدہ محمد و
 خلقت حضرت ایشان از بقیہ طینت نبی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم و السلام برست
 علیم از آنرا حضرت سجدہ شکر بجا آرند کہ این قسم آنست اردو واقعہ بشما نمودہ اند از مناسبت ہاتھ
 خبر رسید ہر چند در تعین موضع خلقت دہر دو با تفاوت فتنہ است دیگر شیخ عبدالحق از
 یارین خوب خوب است و صاحب کمالات اگر با صحبت دارند و توجہ بگیرند گنجایش دارد و
 نیک است و السلام علیکم وعلی سائر من اتبع الہدی

مکتوب (۱۹۹) صد نو و نہم

بشیخ عبدالحق بنگالی در آنکہ از ورود طلبات رسان لرزان باشند و از مکر خداوندی محل شانه
 امین بنوند و شمره از کمالات محبت بعد الحمد والصلوة و از سال التحیات میرسانند
 مکتوب شریف رسید مسرت بخش گردید نوشته بودند کہ پیش ازین کتابتے از جهان آباد فرستاد
 بودیم مخدوما معلوم نیست کہ آن کتابت بارید باشد یا نہ اگر رسید باشد مضمون آن بخاطر
 نیست نوشته بودند کہ درین سفر کس بسیار داخل طریقہ علیہ شدہ اند خصوصاً اکثر شریکان قبائل
 حمد لله سبحانہ علی ذلک نیک باحوال آہل ہند و از مدو حلقہ نوکر و مشغولی را گرم سازند
 از ورود طلبات رسان لرزان باشند و از مکر خداوندی محل شانه و عتر سلطانہ امین نشوند و ہمارہ
 ملتی متضرع باشند مبادا در کارخانہ عظیم خلل بیفتد و اشتغال خلق از حق سبحانہ باز دارد و گرمی
 طالبان سبب خنکی این کس گردد بہر حال ہم بیاران صحبت دارند و استغفار و التجار از دست
 ندیند و عمل و استغفر و در شب باز روزی یکہ و وقت برائے خلوت نمود سازند و ذکر کثیر و
 تذکر و توب و زلات و توب و انابت دران ہنگام غنیمت شمرند و آجہ دور افتادہ با بدعا
 خیر یاد آرند از محبت و اخلاص میرزا محمد صادق حسن بیگ نوشتہ بودند تہ اخذ فیوض
 و برکات باندا نہ محبت است کہ معافی خفیہ را جذب مینماید و محبت برنگ محبوب برآرد و
 فنا و بقا کہ از کان ولایت اندر نتیجہ محبت اند اگر محبت نیمیور دروازہ ظہور و اظہار و وجود
 و ایجاد را کہ میکشود و طالب بطلوب ہمنونی کہ مینمود و السلام علیکم و علی سائرین اللہ

مکتوب (۲۰۰) دو صد

بشیخ حسین منصور جالندھری در شرح احوال او کہ متضمن بعضی انراست بسم اللہ
 الرحمن الرحیم حامداً و مصلياً اللہ تعالی ابواب فیوض را ہمارہ مفتوح دارد و مکتوب

افضل الصلوات والاعمال النجیات

شریف کہ محتوی بر بشارت صحت و ظهور اثر آن از سرور کائنات علیہ وعلیٰ الہ الصلوٰۃ والسلام بود و نیز وقتیکہ در نماز امام جماعتی بودید بعد از ادائے نماز چون خود را بخصوص عا کر دیدید اثر اجابت ظاہر نشد و چون جماعت اہل اقتدار و ادعایہ شریک گردید آثار اجابت بظہور پیوست و سائر اذواق و مواجید رسیدہ سترت بخش گردید اللہم زد نوشتہ بودند کہ الحاق بحقیقتہ الحقائق کہ یافتہ اید آیا بتعین حتی است یا نہ آنچه بالفعل بفہم می در آید تعین حتی است و موافق آن خلعت و زینت نیز مشہو میگردد و نوشتہ بودند کہ نوعی از محبوبیت درین تعین محسوس میگردد چرا محسوس نگردد کہ حقیقت حبیبت العالمین است علیہ وعلیٰ الہ الصلوٰۃ والسلام کہ رئیس محبوبان و رئیس مرادان است اگر محبوبیت درین تعین نباشد کجا باشد غایتہ ما فی الباب کسے کہ بوصول این موطن مشرف شود ازین معنی بہرہ یاب است خواہ باصالت رسیدہ باشند خواہ بطفیل و ضمیمت دیگر علی تفاوت درجات الفرقین واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم بحقائق الاشیاء و الامور کلہا و السلام علی من اتبع الهدی

بسم اللہ

بسم اللہ

مکتوب دوم و حکم

بسیادت پناہ سید ابوالخیر شاہ آبادی در ذکر بعضی از خصائص نسبت حضرت پیر و تکبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بعد الحمد و الصلوٰۃ و تبلیغ الدعوات میرساند کہ کتابت شریف رسیدہ خوشوقت ساخت آنچه از احوال خود نوشتہ اند کہ از بار وجود کہ برین ہستی ناتوان افتد بنوعی میشود کہ بر مورچہ ضعیفہ بار کوہ عظیم افتد آن میماند فلما تجلی ربہ للجبل جعلہ دکا و خر مؤمنی صیغہ بوضوح پیوست اللہم زد امید است کہ این باب آثار بشارت را بہتمام بر دارد و بار خوشگوار آرد نوشتہ بودند کہ کلام حضرت ایشان از مرتبہ ذات بخت است و کلام سائر عزیزان از مرتبہ صفات یا ظلال صفات است محمد و ما نسبت آنحضرت نسبت اصحاب کرام است و آخرتیت است کہ برنگ اولیت برآمد است این نسبت شریفہ را با نسبتہائے دیگر عزیزان چہ نسبت آن نسبتہا از

بسم اللہ

قیدِ نفسِ نرستہ است و بورائے آن نشناختہ و این نسبتِ عزیزہ مخیر از ورائے آفاق و
انفس است و ورائے جذبہ و سلوک است تا کجا نویسد و التَّكَلَامُ

مکتوب (۲۰۲) دوصد و دوم

بصلاح آثار صوفی پایندہ محمد کابلی در شرح احوال او اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ
اصطفیٰ مکتوب شریف رسید خوشوقت ساخت حق سبحانہ بجمعیّت صوری و منوی اردو و رجا
شرعیّت و طریقت استقامت دید نوشته بودند کہ خود را درین ایام داخل تعین حتی میاید بلکه از مرکز
ہم بہرہ منہوم میشود و در سکوت تنہا در حلقہ یاران کہ در مراقبہ میقوم تمام را نور محمدی علیہ و علی
الہ الصلوٰۃ والسلام فرو میگردد و مخدوم این نسبت علیہ حکم عنقا مغرب دارد و عقل و ہوش
از تصور و خطور آن میلزد و اللہ تعالیٰ حصول این معنی را مبارک و میمون گرداند و سبب ہدایت
جمع کثیر سازد و احاطہ نور بہر البصاحب نور ساندانہ ذریب تحجیب واقعہ کہ در باب نہایت
غنیم دیدہ اید و در کتابت فرزند می نوشته اید مطالعہ نمودہ درین باب توجہ و دعا را بیش از پیش
بکار برند کہ مسلمانان حق تعالیٰ از فتن و امان خود و امان و امان آرد و والسلام اولاً و آخراً

مکتوب (۲۰۳) دوصد و سوم

بمیر سید اسرار در بیان آنکہ لقاء حقیقی موعود با آخرت است و مشاہدات دنیاوی ہمہ بظلال است
است و شمنہ از کمالات نماز اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصطفیٰ اللہ تعالیٰ
ابواب فیوض را ہموارہ مفتوح دارد و نامہ نامی صحیفہ گرامی کہ نامزد این مسکین نمود بودند بورود آن
مشرّف گردید اظہار تا کہ از دوری صوری ضروری نمودہ بودند از این جانب نیز حدیث شوق برخیزد
وَالْمُؤْمِنُ مِرَاةُ الْمُؤْمِنِ بخاطر آرنجہ تو ان کرد و دنیا محل فراق است موطن لقاء آخرت است
حق سبحانہ با حسن و جہ آنجا جمع سازد و تلافی این فراق نماید و لقاء حق محل و علا نیز موعود

دوینست و سوم

نہجہ

بآخرت است من کان یرجو القلہ للہ فان اجل اللہ لای یموت از مقدمات آخرت است
 مشاہدات و محایرات کہ در دنیا بآن تسلی میگینند و رنگ سرب است کہ تشنہ آزار آب پزند
 و عالی ہمت بآن فریفتہ نشود و از سرب سیراب نگردد و مشاہدات دنیاوی ہمہ بظلال وابستہ
 است و از قید خیال رستہ ہر چہ دیدہ شد و دانستہ شد آن ہمہ غیر است آری چون نماز معراج مومن
 است و مصلی کامل و صحن ادا کے از دنیا مے برآید و منشأ اخروی مے پیوندد اگر نمودار دولت
 کہ بآخرت موعود است در وقت ادا کے آن رومے نماید گنجایش دارد دنیا و زعت آخرت است
 ہر قدر کہ دین موطن افزونی در زراعت نمودہ آید اجر آن اتم و اکمل بود و مراتب قرب و شہود در
 آخرت زیادہ تر حاصل نماید و افزونی زراعت یا در کیفیت است و یا در کمیت آنچه معتبر است افزونی
 در کیفیت است چہ افزونی در کمیت از علوم ہم مآید و افزونی کیفیت بخواص مخصوص است چہ نفوس شان
 از دولت فنا و بقا باطمینان پیوستہ و از آسائش رستہ و ازین بگذر طاعات و عبادات از ریا و
 دقائق شرک بعید است و باخلاص نزدیک بقبول اقرب سلوک طریقہ علیہ برائے تحصیل حقیقت
 اخلاص است بے تحمل و تکلف کہ منوط بقنائے نفس است و اطمینان او و حصول حقیقت بندگی
 است کہ مربوط است بتخلص از دقائق شرک تا اسلام حقیقی رومے نماید و حقیقت صلوة و سایر
 طاعات پروردہ کشاید نہ آنکہ مطلوب را در دام آرند و عنقا را شکار کنند مصرع عنقا شکار کس
 نشود دام بازین گویند علم الفناء و البقاء تدور علی صحیحۃ النیۃ و خلوص العبودیۃ
 و فاسو ذلک مغالطہ و زندقہ اللہم ارفنا حقائق الاشیاء کما ہی و جنبنا عن
 الاشتغال بالملاہی بحرفۃ من مازا غر بصرہ و ما طغی علیہ و علیہ الصلوٰت و السلاّم
 فاعل و السلام

نماز معراج

خواص مخصوص

نمایط

نمایط

مکتوب دوم چہارم

اولاً و آخراً

بشیخ انور نورسری در تعبیر وقائع او بحق سبحانہ و تعالیٰ باعلیٰ مرتبہ کمال ترقی و ماد کتابتے کہ

لسہ واقعہ است در شروع سورہ عنکبوت از پارہ من خلق (۲۰) ۱۱

بجانب

اند

عالی

از آنکه بر دل باشد و این

فرستاده بودند رسید فرحت افزای گردید آنچه میگویند که شمار اقطاب العالم نام کرده اند بشارت
حصول کمالات قطبیت است نه منصب قطبیت و همچنین آنچه دیده اند که شمار بر تخت کین فخر
بر آنست همراه خود گرفته است تعبیر آن نیز مثل تعبیر واقع اولی است نوشته بودند که وقت و داع گفته
بودی که نسبت شما اعلی است و شمارا می بینم که بزرگوار است اند اما گفتی که آن کدام نسبت است
که عالی است متحد و مانسته که دارید و نقد وقت شماست بعلم موصوف است احتیاج تعین ندارد
از مشرف شدن بحقیقه الحقائق نوشته بودند نیک روشن و مبارک است اگر می مجلس و تائیر صحبت
که قبل آورده اند فکر خداوندی جل شأنه بر آن بجای آید و باحوال طلبه نیک پروا آید و توجهات
گمارید لیکن از کبر حق جل و علایرسان لرزان باشد فلا یأمن مکر الله الا للقوم الخلیرون ه

و السلام

مکتوب (۲۰۵) دوصد و پنجم

بمختوم مراده عالی منقبت شیخ عبدالاحد امور که تعلق بولایت احمدی تعین حجتی دارند الحمد
لله علی نعمائهم و الصلوة و السلام علی افضل انبیائهم و علی اهلهم و اصحابهم و سائر اولیائهم
نامه گرامی که مشتمل بر فقرات شوق و شعرا شورا نگین بود رسید مسرت بخش گردید آنچه از اذواق
و مواجید سینه نگارش رفته بود بوضوح بیست مسطور بود که بعد از وصول بولایت احمدی که سر
محبوبیت است عارف متلون بلون محبوبیت و کو علی سبیل الا نعکاس خواهد بود و خود را هم
باین بلون ملایم و هم تسلیم بلباس محبوبیت حل این دقیقه نمایند که لباس مذکور از راه دخول
ولایت احمدی ظاهر شده است یا این جداست و تعین آن که از راه ولایت احمدی مفهوم میشود جدا
سعادت آمارا اگر پیش از وصول باین ولایت بلباس خود را تسلیم میافتد پس اجمال حاصل بود
قوی بود و اگر بعد از وصول باین لباس ظاهر شده است پس ظاهر آنست که منشأ آن همین ولایت
و آنچه در بادی نظر می آید هم آنست که هر دو نامی از آن ولایت اند که سر سر محبوبیت است جدایی
مفهوم نمیشود و نسبت عموم و خصوص که تعین حجتی و ولایت احمدی ثابت کرده اند از انجا تفویض

۹۹۰

اسمى بر تعیین جتنی مفهوم میشود و این محل تامل است چه تعیین جتنی منتهای حقایق ممکنات است
حقیقتی از حقایق ممکنات فوق آن نیست چنانچه حضرت ایشان بآن تصریح کرده اند و برین تقدیر
ترقی از تعیین جتنی جائز بلکه واقع بود و حال آنکه از اغیر واقع و محال نوشته اند که قدم از انجام بر داشتن و پیش
نهادن قدم در وجوب ماندن است و از امکان بر آمدن که محال عقلی و شرعی است و التسلک امر

مکتوب (۲۰۶) دوصد و ششم

بهاجی محمد شریف خادم در محل آنکه رضا بقضائمانافی طلب و دعاست مبعداً للحمْد والصلوة
وتبلیغ الدعوات میرساند کتابت شما که متضمن الفاظ کثیر نفس بود رسیده فرحت افزا اگر چه
خوب واقع شد که باطل منیارجوع یافتاد و از راه فقرائے طریق نوشته گذشت بعد از آنچه تقدیر
بظهور خواهد پیوست پرسید بودند که حدیث اِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ مَعَالِيَ الْاَهْلِیْمُ مقتضی آنست که
امور عالییه باید طلبیدن و مقام رضا و عبودیت تقاضا میکند که این کس بیج طلب نکند که منافی
عبودیت و رضاست مخدوم این سوال در مطلق دعائے آید چه دعا و خواستن امری منافی رضا و
تسلیم است جواب منافات منوع است بواسطه آنکه بوجود در منی باشد و طالب یادی بود طلبی یادی
عدم رضا بوجود نیست قُلْ رَبِّ زِدْنِیْ حِلْمًا وَهَبْ لِیْ مُلْکًا لَا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ مِّنْ
بَعْدِیْ دُوْستَانِ حَقِّ حِلْمٍ عَلَا از بلائے اور منی اندر مع ذلک دعائے دفع بلیه میکند و رب
اِنِّیْ مَسْنِی الضُّرِّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ اگر رضا بقضائمانافی طلب بود چه امری عا شود
وَقَالَ رَبُّکُمُ ادْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ اَیْسَ معلوم شد که منافات فیما بین ثابت نیست در باب
بشارت که نوشته بودند موقوف بر حضور دارند و قلم را معذور و اللّٰهُ اعْلَمُ

مکتوب (۲۰۷) دوصد و هفتم

بخواجہ ماه پسر خواجہ عبدالرحمن نقشبندی در شرح بعضی کلمات مصطلحی قوم اللّٰهُ تعالیٰ ابواب

فیوض را همواره مفتوح داشته بر جاده شریعت غرا و سنت مصطفی علیه و علی الهی الصلوٰات
والبرکات علی المستقیم و مستقیم دار و حیضه شریفه رسید مشرت بخش گردید شرح بعضی از
مصطلحات قوم نمود و بوند باند که جمع عبارت از آنست که خلق را از حق جل و علا جدا نمید و
سکرا اوصاف و احکام یک بر دیگر جاری سازد و این را کفر طریقت گویند و اکثر خطیبات سکرات
که از مشایخ صادر شده است ناشی از مقام جمع است درین مقام ذکر از غلبه سکرا ثقله و
وسوسه میداند و نماز را شرک می بیند و بعد و دوی می بیند و بقول انا الحق و سبحانی
می سراید جمع الجمع که از افرق بعد جمع نیز گویند آنست که خلق را از حق سبحانه جدا بیند و تمیز آید بعد
بے تمیزی که در مقام جمع بود و صحو بعد از سکرا حاصل شود و اسلام پس از کفر و سوسه نماید و بزرگوار
پیر و از سیر آفاقی مطلوب بیرون از خود جستن است و سیر انفسی در خود امن و در دل خود گردیدن
گفته اند سیر آفاقی بعد در بعد است و سیر انفسی قرب در قرب یافت در خودست بیرون از خود
یافت نیست بیت بحیو ناینا مبر هر سو دست با تو در زیر گلیم است هر چه هست +
سیر الی الله سیر تا اسمی است از اسمائ الهی خل و علا که مبدأ القین سالک است درین سیر قطع دایره
امکان است الی ان ینتہی الی الانیم الذی هو من مراتب الوجوب سیر فی الله عبارت
از سیر در ان اسم و در ظلال الحصول آن اسم است پس سیر فی الله یعنی سیر فی اسماء الله تعالی و فی
صفاته باشد این بر دو سیر محصل کمال اند و مراتب عروج و انجاء و سیر دیگر است که نزول و انکسار
تعلق دارد سیر عن الله باشد و سیر فی الاشیاء سیر ثالث در الله نزول است و سیر رابع کمال
نزول است که مقام دعوت است بر رخ آزا گویند که وسط بود میان دو چیز که رنگ هر دو طرف
دشته باشد حقیقت محمدی را علی صاجها الصلوٰة والسلام که مقام وحدت است بر رخ
وحدت کبری گویند که وسط است میان اطلاق ذات و مراتب تقیدات مرتبه واحدیت که اعیان
ثابت اند و حقایق ممکنات و این مرتبه وحدت هم رنگ اطلاق دارد و هم رنگ تقید مطلق است مقید
بقید اطلاق و مطلق است که ضد او تقید است اطلاق مرتبه فوق که مرتبه لا تعین است اطلاق

شانه

است بے قید اطلاق و بے ضدت تعین و اعیان ثابتہ را برزخ بین الوجود و العدم گفته اند
 کہ رنگے از وجود دارند کہ در علم الہی حل شانہ وجود دارند و ہم رنگ عدم در خارج معدوم اند و قبر را
 برزخ گفته اند میان دنیا و آخرت و احکام ہر دو دارد من قات قاتاً فقد قامت قیامتہ
 و احکام قیامت ان عذاب حساب و ثواب و انقطاع اعمال دارد و احکام دنیا نیز در انقطاع
 عذاب از کفار شبہائے جموعہ و روز جمعہ ماہ رمضان ولایت صغری و ولایت کبری و ولایت
 علیا این الفاظ از مصطلحات خاص حضرت ایشان است کہ در کلام قوم موجود نیست ولایت
 صغری ولایت اولیاست کہ بظلال انما وصفات تعلق دارد ولایت کبری ولایت انبیاست
 علیہم السلام کہ باہل متعلق است و ولایت علیا ولایت ملا اعلیٰ است کہ فوق این ہر دو
 ولایت است و کمالات نبوت کمال است کہ متعلق نبوت انبیاست علیہم الصلوٰۃ
 والسلام و فوق کمالات ولایت گاہ بہ تفصیل کمالات این ولایت تہ گانہ و کمالات نبوت
 در مکتوب بیان طریق از مکتوبات جلد اول حضرت ایشان است از انجا طلب فرماید محمد و ما
 رسالہ الیست کہ این فقیر در شرح بعضی کلمات کہ در طریقہ ما زبان زد و دارند بالتماس بعضی از
 نوشتہ است نقل آنرا فرستادہ است مطالعہ خواہند کرد والسلام علیکم وعلیٰ سائر من
 اتبع الہدی و التزم متابعتہ المصطفیٰ علیہ وعلیٰ الہ الصلوٰۃ و التسلیمات والبرکات الخ

مکتوب دوشہم (۲۰۸)

بشیخ عالی سلطانپوری در ترغیب ضابطہ و در فضیلت فقر مکتوب مرغوب رسید آنچه از
 مضائق روزگار مرقوم نمودہ بودند ہمہ بوضوح پیوست سبب تفکر خاطر گردید اللہ تعالیٰ از علم
 غیب کشایش کند و انداد فرماید فقیر درین باب فاتحہ خواند از دعا غافل نیست مخدوماتک کردن
 فراخ گردانیدن رزق ہم فعل است تعالیٰ کہے یا مکن ظل نیست اللہ یبسط الرزق لمن
 یشاء و یبسطہ بندہ مقبول آنست کہ بفعل ارادہ و تقدیر او تعالیٰ رخصی باشد و چین بر

نکند و کشادہ پیشانی و خرم بود این فقر و تنگی محیشت بخواص بندگان خود عنایت میکند مگر مقصود
از آفرینش ایشانند سعادت این کس است کہ در امرے باین برگزیدگان شریک باشد اگر قدر این
نعمت بداند و راه صبر رضا پیش گیرد و امید است کہ فروائے قیامت نیز در انوار برکات این برگزیدگان
شریک شود و از انس شان رزق بردارد و تنگ نشوند و از حیات خود تیزی ننمایند حیوة کہ در غفلت
گذرد قابل تبری است در دنیا براے عمرش و قسم نیاورد و اند محل عیش و سریش است لکن
اِنَّ الْحَيٰثِ عَيْشِ الْاٰخِرَةِ وَ دُنْيَا براے طاعت و عبادت آورده اند و مطلوب معرفت حق
است جل و علا اگر درین امور مطلوب چل است جائے ماتم است دنیا و ا فیہا کراے آن نمیکند کہ بقدر
آن دین زندگانی فانی تنگ آیند کہ عشر آن سبب نیر آخرت است وَالسَّلَامُ اَوَّلًا وَاٰخِرًا

چونکہ

مکتوب دوصد و نهم

پیچ

بلا شاد مراد قلی پشاورى در ترغیب پر دختن باحوال طلبہ و ترغیب از مکر خداوندی علی شانہ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ حَامِدًا وَ مُصَلِّيًا وَ مُسَلِّمًا مکتوب مرغوب سیدہ مسرت بخش
گردید از اجتماع طلبہ و گرمی مجلس و تاثیر صحبت و حصول فتائے قلب بعضی یاران را کہ نوشته بودند
بوضوح انجامید و خوشوقت ساخت بیت آسمان سجده کند بہر زمینے کہ درو + یکد کس
یکد نفس بہر خدا نشینند + نیک باحوال یاران بہر دوزند و تو جہات نمایند و ترغیب نکند
نسبت علی الدوام کنند لکن از زور و طالبان ترسان لرزان باشند و از مکر خداوندی علی شانہ
ایمن نبوند مبادا خرابی این کس درین ضمن خواستہ باشند باجملہ درین باب ہموارہ ملحق و
مستضرع بوند و از عجب و پندار ایمن نباشند رَبَّنَا اِنَّا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً وَ هِیْئْ
لَنَا مِنْ اَمْرِ نَارِشَدًا وَ السَّلَامُ عَلٰی مَنْ اَتْبَعَ الْهُدٰی

۱۳۱

۱۳۲

مکتوب دوصد و دہم

۱۳۳

بصوفی محمد حسین کابلی شرح احوال او ۱۰ یسیم اللہ الرحمن الرحیم بعد الحمد والصلوة و
 تبلیغ الدعوات میر ساند مکتوب مرغوب سید خوشوقت ساخت واقعات روشن کہ نوشتہ اند
 از عیدن سرور کائنات علیہ وعلیٰ الہ افضل الصلوٰات واکمل التحیات وعبادت شد
 خلعت سبز از ایشان وچمن دو خلعت دیگر از ہر کدام از حضرات حسین ویدن خود را بصورت زین
 خوش رو بلباس سبز و بر تمام بندائے اعضا زبورمائے فاخرو و در ہمان مان شیرے حملہ کنان
 بر شما ظاہر گشتن بعد از ان خلاصی یافتن از ان واد کردن و گمانہ شکر و خواندن تمام قرآن
 در ان وقت ہر واضح و ہر دید اگر دید ہر کدام نیک مالی است نوشتہ بودند کہ چون در راہ میروم ہر چیز کہ
 در میان آسمان زمین است ہمراہ فقیر میروند و وقت ہر چیز کہ مشاہدہ کردہ میشود نوشتہ
 ہمہ اوست بگوش میرسد و از ہوش ہر دو بجہ دین راہ غیب الغیب ہر ذرہ از ذرات این راہ بندہ
 ایتی انا اللہ سے سراید و ہر دیو این باوید بعشوہ پری خود را مینماید و بہ پیش خویش مسلک را
 میخواند و راہ زنی طالب میکند بلند ہستہ باید کہ مدنگا بر ابریم پیغمبر علی بنیینا وعلیہ وعلیٰ الہ
 الصلوٰۃ والسلام باہما البقات نماید و فریقتہ حسن مہوم شان نگردد لا ایت الا ظین
 گوید و بذاتے کہ سزاوار طلب است و لم یزل ولا یزال صفت اوست پدید و برانہ ائی و جفت
 و جہی الایۃ سراید و در قبرستانے کہ میر وید و انوات دامن شمارا گرفته چیز مائے طلبند انہیک
 است آنچه از دست شما بیاید موافق طلب با ایشان بگذرانید نوشتہ بودند ہر گاہ در نماز ستاد
 میثوم در صفت جمیع انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام خود را مے بینم و آنچه از رکوع و سجود آورده
 بفقیر موافقت میکنند و بعد از نماز خلوت چیز ما بفقیر میگویند و هیچ بخاطر نیساند مخد و ما
 مقصود از آفرینش انبیاء علیہم السلام و ہر دولتی کہ ہست برائے ایشان آمدہ است سلام
 امان است کہ در امرے از امور باین بزرگواران شرکت پیدا کنند و بتابعیت ایشان
 از الوش ایشان چاشنی چشند اللہم لا تحرمنا من برکاتہم واجعلنا من متابعی
 اثارہم والسلام علی من اتبع الہدای

مکتوب (۲۱۱) دوصد بازوم

۱۶۱

بہ نصیر خان مآندرز نصیحت بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ حَافِظًا وَمُصَلِّيًا اللّٰهُ تَعَالٰی
 مشمول الطاف وعلیٰ خوش داشتہ یکسب مہریتات خود کرم و ممتازوار و صحیفہ ہر شریفہ کہ بدست صوفی
 محمد حسین فرستادہ بودند رسید چون مخبر از سلامتی دوستان بود مسرت بخش گردید صوفی ہشتا
 الیہ از ان مشفق خیلہ رضامند و شکر گزار آمدہ است ہر خدمتے کہ نسبت بموی الیہ بوقوع آمدہ
 است بر محلست خدمت فقر و اہل اللہ شمرہ کات است و سبب کشایش کار دنیا و آخرت
 مخدومہ حیات دنیاوی بسیار قلیل است و معاملہ آخرت ابدی و غیر منقطع با قیل کے ست کہ ان
 فرصت قلیل را غنیمت شمر دہ توشہ آخرت آمادہ ساز و باین انعام مودودہ ملک کبدی ست
 اردو و رضا کے مولائے حقیقی محل شائہ حاصل کند اوقات را بذکر کثیر و ادائے فرائض و سنن معہور
 باید داشت و از منہیات شرعیہ از محرمات و مکروہات یکسو باید بودین کس بندہ است محکوم بطور
 اولگذاشتہ اند تا ہر چه خواہد بکند مولائے بر سر خود ادا چارہ ندارد بغیر از انکہ بقصد انکسار و انواری
 او زندگانی نماید و آلا بندہ متمر و باشد مستحق انواع عقوبات بود شفقت آثار احقاق اگا
 شیخ عبد الخالق از یاران خوب خوب ماست و صاحب کمالات و احوال علیہ است صحبت و
 خدمت اورا غنیمت دانند در کار یاد دعا و ستمداد از وطن بند و ختم حضرت خواجہا کاندہ مشیخت
 اخوی اعزی شیخ محمد صادق را سلام برساند شفقتہائے شمارا دیدہ وطن دوستان اینجا را فراموش
 کردہ اند خوش گفت ۵ دہافیہ من عیب غیر ان ضیفہ ۶ یلام ہنسیان الاحبۃ والوطن

۱۶۲

مکتوب (۲۱۲) دوصد و واروم

۱۶۳

و السلام اولاد و اخا

بصلاح آثار صوفی پائیدہ محمد کابل در جواب کتابت او کہ مستفہن احوال سنیتہ بود و فرق میان فہم
 قلب و فہم نفس بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بَعْدَ الْحَمْدِ وَالصَّلٰوةِ وَارِسَالِ الْحَبِیْبِ

میرساند مکتوب مرغوب سید حمد اللہ سبحانہ کہ بعافیت بوطن رسیدند و اوقات را
بجمعیت میگذرانند و یا بلان جمع میشوند و حلقہ ذکر منعقد میشود و معاملہ در ترقی است نوشته
بودند کہ خود را دین ایام داخل تعین جنی میابند الخ مبارک است اللهم ارننا حقائق الاشیاء
کما هی از محبت و اخلاص حافظ مقصود علی نسبت بفقرار نوشته بودند و نیز مرقوم نموده
بودند کہ کتابت فقیر با میرخان گذرانید و سعی نمود همه واضح گردید جزاۃ اللہ سبحانہ خیر
الجزاۃ امید است کہ موافق محبت از راه معیت فیض مند شود و اخذ معانی خفیه نماید در احوال
مشترک الیہ نوشته بودند کہ بی تعلقی دل بہر رسیدند و خطرہ ما بسوا بمل نمیگذرد و اینحال بی
شریف است و معتبر است بفنائے قلب قدم اول است در اطوار ولایت گفته اند تانیابی
نہی دل را کہ نقطائے تام از ما بسوا حاصل شود کہ اگر تکلف یاد ما بسوا نماید یادش نیاید دلیل
یافت ست سعی نمایند کہ قدم پیش بپند دین قناہر حیدر نیان ما بسوا حاصل است و حضور بی
غیبت کائن لکن نفس حاضر هنوز بر جاست و انانیت ناسی بر پا جای باید کند کہ این نفس حاضر
روز و ال آورده و این کوه آلود بکلمہ طیبہ از بیخ و بن بر کنده شود و انانیت و معاومات کہ
بمولائے خود دارد منقعی شود این حالت معتبر بفنائے نفس است قدم ثانی است دین راہ

ما

ما

ما

و السلام علی

من اتبع الهدی

مکتوب دوم (۲۱۳)

بخواجہ قاسم بندگی در شرح حال او و ستر حقوق عدم بعد مطلق بعد حقوق کمالات باطل و وجه
انفکال یک از حقوق دیگر بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد لله العلی الاعلی
و الصلوٰۃ والسلام علی رسولہ سید الوذی صاحب قاب قوسین و اذنی
و علی الہ و صحیحہ البرزۃ الثقی تابعہ صحائف گرامی بتعاقب یکدیگر رسید مسرت بخش
و شوق افزا گردید سلامت بعافیت باشند و بر جادہ شریعت و طریقت مستقیم بودند فان
الاستقامۃ فوق الکرامۃ و ہی مدار النجاة و ید و نہا خوطا الفتاد از شوق

ن

ملاقات برنگاشته بودند ازین جانب و ستار از انیز مشتاق داند و اشتد شوق از مبدأ وصل
تصور فرمایند چون رابطه محبت قوی است بمقتضای حدیث المومع مع من احب معیت
معنوی باندازه این کائنات است و این فیض کشاده و آنچه از احوال خود نوشته اند که نه از وجود حکم
مانده و نه از عدم اثر بسیار خوشوقت ساخت این قسم فنا که وجود با کمالات تابع خود باصل خود
ملحق شود و عدم که مرآت آن کمالات بود نیز باصل خود که عدم مطلق باشد لاحق گردد و انظار
اقسام فناست که از عارف نه عین میماند و نه اثر لا یبقی و لا تذو عدم که از اعدام دیگر
جدا شده بود و با انعکاس کمالات بود در مرآت او و چون کمالات باصل خود رجوع کردند بایه الاشیاء
عدم را اعدام دیگر نماند عدم نیز عدم مطلق رجوع کرد اگر گویند برین تقدیر باید که تلازم باشد میان حقوق
کمالات باصل و میان حقوق عدم بعدم مطلق و حال آنکه حقوق عدم بعد از حقوق کمالات است
بعده و مانیه و بیاست که حقوق کمالات شود و حقوق عدم نشود و بر این انفاک چیست
گوئیم که بعد از حقوق کمالات باصل علاقه میماند کمالات را بر مرآت عدم و فنا متحقق میشود بعد
از ان بمرور این علاقه هم بر طرف میشود پس تا زمانی که علاقه بر مرآت باقی است مانع از حقوق عدم
است بعدم مطلق چنانچه الامتیاز عدم ولو فی الجملة باقی است و بعد از ان علاقه مانع بکل زایل
میشود و بعید نیست که گفته شود که اگر حقوق کمالات بطل اسم است که مبدأ تعین سالک است
علاقه اصالت و ظلیت ثابت است که مانع از حقوق عدم است و چون سالک ترقی نماید و از
ظل اسم باصل اسم ملحق شود علاقه مذکور نماند که عین ثابته او همان ظل بوده است نه اصل
این زمان عدم نیز بعدم مطلق رود و فنا ایتم حاصل میآید اطف المصباح فقد طلعت الصباح
و السلام

مکتوب (۲۱۳) و وصد حیاتم

۱۱

خواجہ عبدالصمد کابل در جواب کتابت او که متضمن بر بعضی اذواق و دید قصور بود و اشارت به اشارت
بعد الحمد والصلوة و از سال النجیات میرساند صحیفه شریفه رسید مشرت بخش

گردید مقتدات کسیر نفس و دید تصور که مرقوم نموده بود بموجب پیوست این دید تصور نعمت است عظمی سبب
 تنویر باطن است و وسیله قبول طاعات حق سبحانه این دید اثرات دهد و این کسر الکسیر گرداند و
 چون این دید غالب آید عارف کاتب بین خود را معطل و بیکار میاورد چنانچه نیاید که بر سر و کاغذ
 ثبت نماید و کاتب شمال را همواره در کار می بیند این دید از ظهور نور قدیم است و از مشاهده کمال
 و جمال لا یزال است که در جنب آن همه نقص و شر بنظر می آید اذ انجلی الله للشیء خضع له از
 مراتب این دید است آنچه نوشته آید که این نسبت جمیع لطائف امر و خلق را فرو میگردد ازین کسرت هیچ
 نام و نشان و عین و اثر باقی نمی ماند و بجز ذات بحت و کمالات ذاتیه او سبحانه و تعالی امری دیگر
 مفهوم و معلوم نیاید و در باب تبار شریات و نقص ذاتی خود آگاهی نیاید و صفات کمال از و نه بیند کمال و
 جمال لا یزال پرده نکشاید و بذات و کمالات ذاتیه او راه نیاید بدینا متحد و مانگام تسوید این سطور
 بر زینت و خلعت عجب بنظر درآمد معلوم شد که شمار از مقام خلعت نصیبیست و این تزیین از آن
 است که مانا که ولایت شما ولایت ابراهیمیست علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام و الغیب
 عند الله تعالی والسلام علیکم و علی سائر من اتبع الهدی و الله اعلم

مکتوب دوصد و پانزدهم (۲۱۵)

بمیرزا محمد صادق پسر نصیر خان در اندرز بسم الله الرحمن الرحیم بعد الحمد والصلوة
 و از سال التحیات میرساند مکتوب مرغوب رسید مشرت بخش گردید صریح از هر چه میرود سخن
 دوست خوشتر است تا مترین عبارات در سیر سلوک اهل این طائفان آیه کریمه است ما عندکم
 ننفذ و ما عند الله باقی طالب صادق تا از مناسبات تمی نگردد و وجود و سایر کمالات که بر تو کمالات
 اوست تعالی بجل حواله نماید و با بنجاب قدس سپارد و بانوار لا یزال بقا نیاید همیشه
 اگر بر سر کوه عشق بگشته شوی شکرانه بده که خون بهائے تو منم شاہبازے باید که در بحال
 این کریمه غواصی نماید و از عموم و کل ما که در آن کریمه واقع است بهر در و دیگر از آثار خود نوشته بود

سبب تشویش خاطر گردید و بعد از آنکه بجهت تبدیل یافت بقیه که مانده است امید است
که آنهم بر طرف گردد و شکر حق جل و علا بجا آید دیگر صحبت شیخ محمد حسین بطریقہ اکابر آشنا
شدید و فوائد کثیره اخذ نمود و ترقیات کردید اکنون مختارید اگر در صحبت شیخ عبدالحق که صاحب
کمال است بنشینید و توجهات بگیری خوب مناسبت سرچشمه یکست بوظائف طاعات
از کار سرگرم باشید و حیوة چند روزہ را غنیمت شمرید و توشہ آخرت را جتیا سازید و دوستان
بدعاے خیر یاد آرید والسلام علیکم وعلیٰ سائر من اتبع الہدے

مکتوب (۲۱۶) و وصہ شانزدهم

بمخدومزادہ علی جہاہ شیخ غلیل اللہ در ترغیب انزوا و بیسم اللہ الرحمن الرحیم بعد الحمد
والصلوة و تبلیغ الدعوات میرساند احوال بہہ حال مستوجب حمد و جلال است امید است
کہ آن فرزند عزیز نیز بعافیت باشد و بر جادہ سنت مستقیم بود و در مدارج قرب ہموارہ مرتقی
مشتاقان زیر بار انتظار اند کم کرده ایشانرا بسکارسازند و عمر حیدر روزہ را در زاویہ گمنامی و
بمجاہدت مزار سامی صرف نمایند و از برکات انوار آن بقعہ بہرہ بگیرند و اقباس نورانی
تا ہمہ نور گردند اللہم اجعلنی نوراً نورست کہ سبب اظہار و ظہور است خلقت من نور اللہ
و المؤمنون من نور ذی بزرگی نور از کریمہ اللہ نور السموات و الارض و حدیث
نورانی ارادہ لایب معادہ بقا باشد را کہ استفادہ از حدیث من قتلہ فانادیتہ و کر
فاحینا و جعلنا لہ نوراً بیان فرمود ماسل از دوستان دعاست والسلام اوکلا

مکتوب (۲۱۷) و وصہ ہفتم

بسیامت پناہ سید محمد شریف در حل آنو کہ او کہ پرسید بود بعد الحمد والصلوة نموده
کہ سیامت پناہ سید شریف حل آنو کہ چند ازین رویش خواستہ بود باندازہ فہم خود در حل آن

۱۰۰

۱۰۱

۱۰۲

۱۰۳

نوشتہ آید الْمَسْئُولُ مِنَ اللَّهِ بِسُحَّانِهِ الْعِظَمَةِ وَالتَّوْفِيقِ سَوَالِ قُلِ بَيْنَ صِفَتِ
 جمادات دارد و روح از لطائف است این هر دو در حالت مفارقت از هیچ حالت خبری ندارند
 و در حالت اتصال که متکلف و متکلف اند چه طور است جواب دینما یکن مع الاجتماع ما
 لا یكون مع الا نفرا د سوال دویم بعد از موت که بدن و روح را مفارقت و قطعیت
 حاصل شد ثواب قبر و عذاب قبر که بر حق است چه طور است جواب قبر روح را با بدن تعلقی و
 اتصالے می بخشند که سبب ادراک ثواب عذاب شوند آن قدر که موجب حسن و حرکت شوند
 یعنی که در خواب متکلف و متکلف میشوند و هیچ اثر لذت و الم بر ظاهر او پیدا نیست سوال سیوم
 ترقیات سلوک نہایت پذیرست یا نه جواب اگر سیر سیرا کہ تفصیل اسما و صفات افتاد
 پس مراتب وصول حق و نہایت پذیر نیست لہذا گفتہ اند منازل الوصول لا تنقطع
 ابداً الا بدین و اگر قطع مراتب اسما و صفات اجمالاً شود پس منازل وصول انقطاع پذیرست
 چنانچہ تحقیق آن در مکاتیب حضرت ایشان کائن است سوال چہارم در میان حال و علم
 چه تفاوت است و ازین ہر دو کدام بہتر است جواب حال اشرف است از علم و علم مقدمہ حال
 علم خاص و عوام راست و حال خاصہ اہل و خد و کمال است علم اگر بقصنائے آن عمل نشود
 حجت است بر عالم و اگر علم منقلب بحال شود از حجت ہے بر آید ہکذا سمعت من سیدی
 و مرشدی رضی اللہ تعالی عنہ سوال پنجم نزول کمال گمراہی چیست و گمراہی را میگویند
 در شریعت گمراہی ہمانست کہ خلاف شرع شریف و زود اما گمراہ طریقت کرانامند جواب گمراہ
 طریقت آنست کہ خلاف شریعت کند و یا خلاف طریقت و زود و از اطاعت پیر بیرون شود
 سوال ششم بعد حصول جمیع کمالات و کمال شدن انسان توجہ او بکدام جہت میباشد و بکدام
 جانب متوجہ میگردد جواب بعد حصول کمالات کہ بعروج تعلق دارد بخلیت متوجہ حق است جل
 و علا و اگر کمالات عروج طے کردہ و روبرو نزول آورد و برائے تکمیل ناقصان بعالم بازش برگردد
 اگر کمالات ولایت را طے کردہ نزول میکند پس بظاہر متوجہ خلق است و باطن متوجہ حق جل و علا

و اگر کمالات نبوت را با انجام رسانده بنزول آمده است پس بظاهر و باطن متوجه خلق است و
 بخلیت رُوح دعوت دارد سوال بیستم مسئله تجدد و امثال که در خصوص بیان نموده است گمائی
 از حقیقت آن الرفعات فرموده واقف سازند جواب تجدد و امثال که بعضی صوفیه بآن قائلند
 نزد ما به ثبوت نه پیوسته است این مُعامله اگر هست در شهر سالک است و بس در نفس امر چه
 اگر این مُعامله نفس امری باشد لازم می آید که معصیت یکم کند و معذب دیگر بود و این قضیه
 عدالت بعید است و منشأ این دید که بعضی سالکان را روستی دهد در مکتوبات قدسی آیات تفصیل
 مذکور است از اینجا طلب نمایند سوال ششم بیاد این ضعیف آمد که عزیزی فرموده گوش بند و گوش
 بند و چشم بند پس این هر سه را که بست کدام چیز مشغول شود و باز ازین مشغول نتیجه که حاصل
 میشود چیست جواب همین بند کردن ذکر و مشغول است گفته اند دل از دشمن باز دارد و دوست را
 طبعیدن حاجت نیست و نتیجه آن نتیجه ذکر است بعد از آن موافق حال طالب هر چه پیران
 نماید مشغول باشد سوال نهم آنکه نفس ولایت چیست و صفت ولایت کدام جواب نفس ولایت
 فنا و بقا است و بستن و پیوستن و صفت ولایت التجافی عن دار الغرور و التکاهب و

بگویند

گوش بند و چشم بند

لِدارِ القَرَارِ

مکتوب دوشم شرم

بمحمد باقر لاهیوی در حسین احوال او و بیان کمالات محبت بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الحمد لله
 ذی الانعام والصلوة والسلام علی رسولہ سید الانام و علی الیکرام و
 صحبہ العظام الی یوم القیام اما بعد مکتوب شریف سید فرحت فراوان سانید بجایست و توفیق
 باشند و بر جاده شریعت علیہ وسعت سنیة مستقیم بوند آنچه از اذواق و مواجید خود در مکاتیب
 نوشته اند بسیار عالیست عقل عقیل شکل که باین قافیه بے تائید الهی جل شانہ بے برد و دیده
 باید که در کمال این معانی نماید نور الهی جل شانہ که حدیث بنظر بنور الله ایمانے بآن دار

و

سے یعنی نفوس الیکم کہ از تالیفات حضرت شیخ محی الدین عربی است قدس سرہ //

کہ ہم میں ان تراریں فرماید کہ لا یَحْمِلُ عَطَايَا الْمَلِكِ إِلَّا مَطَايَاہُ نوشتہ بودند درینو لایستہ خاص از
 جناب سرور علیہ و علیہ اہلہ افضل الصلوٰات والتسلیمات در حق خود فرمائیے میند و
 آنحضرت را میخیزد خودے ہمد و نیز عنایات و لطافت از حضرت مجتہد العالی ثانی کہ میا بید و
 چیز بایے کہ در مراتب عروج و منازل نزول کہ مذکور میشود و سیلانی سکر احیانا و صحو احیانا
 ہمہ بوضوح پیوست و خوشوقت ساخت اللہم زدہ ہر چند رشتہ محبت و رابطہ معنوی
 قوی تر بود و اخذ فیوض و برکات بیشتر نماید و بدرجات علی ترقیات فرماید مدار کار بر محبت
 خصوص در طریقہ ما کہ نسبت ما انعکاسی و انصباعی است مرید بر رابطہ محبت کہ بہ پیر وارد و مبرور
 ایام رنگ اوے بر آید و بجاذبہ محبت اخذ معانی خفیہ از باطن او مینماید المذموم مع من احب
 معیت هیچ دقیقه را نمیکند از کہ نصیب محبت صادق نگردد ہر چند محبت بیش نیست بیش ہر چند محبت
 بیش جذب صفات بیش علی الخصوص محبت کہ با صحبت جمع شود کہ صحبت پیر نیز از ازکان و
 شرائط این را هست و چون این طریق منسوب بصدیق اکبر است رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ و آن
 حضرت در محبت و فدویت بہمتا بود و لاجرم او را در قرآن مجید معیت یاد نمود و الذین معہ
 فرمودنا چار نمود و ماصت اللہ فی صدیقی الا و قد صبیبتہ فی صدر ابی بکر و ما
 ظنک باثنین اللہ ثالثا گر دید و بشرافت ثانی اثنین سر بلند گشت مدار این طریق
 نیز بر محبت آمد و این محبت معاملہ ایشان را از ہمہ بیش بود

مکتوب (۲۱۹) دو صد نوزدہم

بکلام فصیح الدین در تعبیر واقعہ و توجیہ قول حضرت شیخ عبد القادر قیس سترہ کہ فرمودہ از مشرق
 تا مغرب هیچ ولی از اولیا اللہ خفی مذہب نیست جز وہ بسم اللہ الرحمن الرحیم
 الحمد لله على الآلہ والصلوٰۃ والسلام على افضل انبیاءہ و علی اہلہ و علی اصحابہ
 و سائر احبابہ اما بعد مکتوب مرغوب سید خوشوقت ساخت اظہار شوق و عطش نموده بودند

موقوف بر وقت است لکن اجل کتاب امید است که آتش شوق مشتعل شود و ناره محبت بلند
گردد و تا از مایه سوی تمام بر ماند و بطلب اعلی برساند اوقات را با اتم امور معمور دارند و در رضایندی
حق صل و علا بجان کوشند و توشه گور و قیامت آماده سازند جَاءَتِ الرَّاحِفَةُ تَتَّبِعُهَا
الرَّاحِدَةُ فَتَرْجُلُهُ الْمَوْتُ بِحَاثَا فَيَرَهُ آنچه در واقع دیده اید که برادر خورد شمار طلت نموده است
می تواند که برادر خورد عبارت از شیطان همزاد شما باشد و خورد بودن او باعتبار آنست که در وجود
و ولادت تابع شماست و مرگ او عبارت از عدم ظفر اوست بر شما و نارسیدن او برادر خود
اضلال و اغوا و توجه شدن سرور کائنات علیه و علی الیه افضل الصلوات و اکمل
التحیات و اعزّه دیگر نماز جنازه او کنایت از اکمال مرگ و اتمام خسران اوست میگویند
که بر آن چیز چهار تکبیر گفتیم یعنی آنرا وداع کردیم و از آن خلاصی یافتیم مصراع چهار تکبیر دوم
یکسره بر سر چه که هست هو این حضور آن سرور صلی الله تعالی علیه و آله و سلم گویا بر اس
تمشیر و تهنیت شما بوده است به تمیم تخلص شما از شر آن لعین و سلامت ماندن شما از کید آن و
نیز می تواند که مراد از برادر خورد قلب باشد و خورد بودن او باعتبار آنست که قلب عالم اصغر گویند
و انسان را عالم اصغر گفته اند آنچه در عالم کبیر است در عالم اصغر کائن است که انسان باشد و آنچه که در
عالم اصغر است در عالم اصغر ثابت که قلب انسان بود و طلت نمودن او فتل اوست که مامور است
در صیرت مؤمنان قبل آن تَمُوتُوا و نماز جنازه او عبارت از شفاعت است در حق او با کمال
فنائت او و حصول بقا و ترقی درجات مراد او و بعد از فراغ از جنازه که بسیج جامع در جماعت مسلمانان
و آمدید گویا کنایت از آن است که بعد تخلص از شر لعین و یا بعد از حصول فنا قابلیت آن پیدا
کردید که در عباد صالحین که با سلام حقیقی مشرف اند و در جنت وصال که بسیج کبیر است کنایه از آنست
و رسید فاذ خلّی فی عبادی و اذ خلّی جَنَّتِی محمد و ایدین سرور کائنات و منخر موجودات علیه
و علی الیه افضل الصلوات و اکمل التحیات و خواب واقع شد و طاب آن نیست که بصورتی که
در دینه منوره مدفونند بهمان صورت دیده شود و هر صورتی که دیده شود امید است که از تشل شیطان

در این کتاب
چهار تکبیر

نکته

توجه

محموظ باشد لیکن باید دانست که وقایع و مناسبات بیشتر اند و مخیر استعدا و دالات بر حصول ندارند
جلانی باید کند که معاملہ از قوت لفعیل آید و از گوش باغوش رسد و آنچه حضرت شیخ عبدالقادر قدس سرہ
فرمودہ کہ از مشرق تا مغرب پیچ ولی از اولیاء اللہ خفی نہیب نیست جز قیہ متواند کہ معنی عبارت
چنین باشد کہ امر مذکور ولی از رجال الغیب جز قیہ نیست چہ مخاطب طلب جال الغیب بودہ است
موافق طلب او باو عن کردند الغیب عند اللہ عزوجل والسلام اولاً و آخراً

مکتوب دوم

بخدمت و مرادہ عالی درجات صاحب تکمیل و از شاہ صاحب الوقا و تمکین شیخ سیف الدین محمد درین
احکام عروج و نزول و دقائق سیر مریدی و مرادی شمر از احوال بادشاہ دین پناہ سلیمان ربیعہ
اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ و سلام علی عبادہ الطین اصطفی مکتوب شریف فرزند ارجمند
رسیدہ مسرت بخش گردید آنچه از اذواق و واجید قلمی نودہ بودند در اشارہ راہ از مزارات متبرکہ کہ آثار
اشفاق و مہربانیہا مشاہدہ نمودید خصوص از مزار تبرک حضرت خواجہ ماقیاس سیرۃ معلانہ کردہ
نوشتید ہمہ بوضوح انجامید و مسرت بر مسرت افزود و نوشتہ بودند کہ نسبت این فقیر بنزول باطل است
بہ نزول شما اتم ظاہر میشود و این از شاد و وصول فیض نخل اللہ اثر آنست ہنگام عروج چونکہ
رہبانی است جل و علا از خلق بیگانگی و بیگناہی است ماجرہ شستن و توجہ نمودن بطلابہ حیرت
و غیر مطبوع این معنی در اولیاء عزلت و غیر مرجوعین بیشتر است در اولیاء مرجوعین اہل عشرت کہ
کاس عروج واقع میشود کہ چہ غیر مرجع را بہ مناسبتی تمام است بخلق و مرجع را کہ عروج واقع شود
آنقدر نیست چہ مشکوک و اوائس او در مراتب نزول است و آنچه نوشتہ اید کہ دین روز ما عروج
خاص واقع شد و راہ وصول خود را در نہایت علو و ترین یافت و حسن نصارت آن از بیان خارج
ست و این مسلک مخصوص مراد آنست کہ مرید از اینجا قدم گاہے نیست مطالعہ آن سبب لذت
معنوی گشت آری محبوب از انقلاب محبت براہ اجتہاد کشان کشان میرند و مریدان براہ انابت

پائے خود میر وند از فتن تا برون فرق بسیار است **اللَّهُ يُجْتَبَى إِلَيْهِ مَنْ تَشَاءُ وَيَهْدِي لِلْكَرْبِ مَنْ يُنِيبُ** در راه انابت چون پائے خود رفتن است یا صفت مشقت بیشتر است و در راه اجتناب چون راه برون است یا صفت مشقت آنقدر و کم است یا صفت او اشیان احکام شرعی و اتباع سنت سنتیه است و اجتناب از بدعت نامرضیه مراد از امیر بند ریاضت کتد یا نه و در راه نخواهند گذاشت خوش گفت ۵ عشق معشوقان نهانست و شیر و عشق عاشق باد و صمد طبل و نصیر و لیک عشق عاشقان تن زه کند و عشق معشوقان خوش و فریه کند و آرس مریدے که صحبت مریدے افتد و فنا فی الشیخ حاصل کند و شرائط صحبت ہما آگن بجا آرد سیر و نیز مشابہ سیر مراد این باشد و در نگشای خود محتاج مشقت و ریاضت نبود همان محبت شیخ را سیر او باشد و کمالات او متحقق سازد مصرعہ خاص کند بندہ مصلحت عام و محاب سول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برکت صحبت او و کمالات او رسیدند و از اولیاء امت سبقت کردند آنچه در احوال پادشاہ دین پناہ سکر رتبہ رفوہ نموده بودند از سران ذکر و لطائف و حصول سلطان ذکر و رابطہ و قلب خطرات و قبول کلمہ حق و رفع بعضی منکرات و ظهور لوازم طلب ہمہ بوضوح پیوست شکر خداوندی جل شانہ بجا آورد و در طبقہ سلاطین این نوع امور حکم غنائے مغرب دارد در حدیث آمده است مَنْ أَخْبَى مَسْنَتِي بَعْدَ مَا أُمِيتَتْ فَلَهُ أَجْرُ مِائَةِ شَهِيدٍ **اللَّهُمَّ زِدْهُ تَوْفِيقًا وَطَلِبًا وَشَوْقًا وَتَرْقِيًا فِي مَرَاتِبِ قُرْبِكَ** این درویش از آنچه وظیفہ فقیر است از دعا و توجہ فارغ نیست و صلاح ظاہر و باطن شان را در روزہ گری باطن ایشان را بہ نسبت اکابر مہمور میاید و امیدوار است کہ درین نزدیکی بقنائے قلب مشرف شوند کہ درجہ اولی است از درجات ولایت و این معنی را در حق ایشان قریب الحصول میاید مصرع باکر میان کار بادشوار نیست والسلام **أَوَّلًا وَآخِرًا**

مکتوبات و وصد بیت و حکم (۲۶۱)

بسلطان وقت سکر رتبہ در اظہار مجتہا و روابطہائے معنویہ و در بیان اذا بکی القلب من

الْفَقْدِ ضِجْكَ الزُّوْمِ مِنَ الْوَجْدِ مِلْسِمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ أُولَى مَا يُقْلَدُ مُحَمَّدٌ اللَّهُ
 بُحْبَاهُ ثُمَّ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ وَآلِهِ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ
 اللَّهِ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ وَبِكَ وَمَا أَعْدَدْتُ لَهَا قَالَ مَا أَعْدَدْتُ لَهَا إِلَّا أَنِي أُحِبُّ
 اللَّهَ وَرَسُولَهُ قَالَ أَنْتَ مَعَهُ مَنْ أَحْبَبْتَ قَالَ أَنَسٌ فَمَا رَأَيْتُ الْمُسْلِمِينَ فَرَحُوا
 بِشَيْءٍ بَعْدَ الْإِسْلَامِ فَرَحَهُمْ بِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي الْحَدِيثِ أَيْضًا عَلَى مَا نُقِلَ أَصْحَبُوا
 مَعَ اللَّهِ فَإِنْ كُنْتُمْ تَسْتَطِيعُونَ أَنْ تَصْحَبُوا مَعَ اللَّهِ فَاصْحَبُوا مَعَ مَنْ يُصْحَبُ مَعَ اللَّهِ حَتَّى
 يُوصِلَكُمْ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَمَّا بَعْدُ كَثَرَيْنِ دُعَا كَوَيَانَ مُحَمَّدٍ مَعْصُومٍ بَعْضِ بَارِيَانِ كَانَ حُضُورُ نَفْسِ
 كَهْفِ الْعَالَمِينَ ظِلُّ اللَّهِ عَلَى الْعَالَمِينَ حَضَرَتْ أَيْدِ الْمُتَوَكِّلِينَ أَنَا اللَّهُ تَعَالَى
 بَرْهَانَهُ مِير ساند فرمان عالی شان کہ از کمال عنایت مہربانی مرقوم قلم عنبرین تم گشتہ بود خواجہ
 محمد شریعت بخاری در اعتراف از منہ رسانید و فقرائے مینوار بہ تشریفات علیہ بنواخت قد وصل
 الینا کتاب کریم کتاب تعرف فی وجوہ عبادتہ نضرۃ النعیم از فحوائے آن شوق
 و طلب این راہ ہوید بود انا بخا امید واری وصول بحصول انجامید عزیز سگفتہ است اگر نخواہست
 و اندوختے خواست قالوا اذ ابکی القلب من الفقد ضجک الزؤم من الوجد کریم دل
 از راہ شوق و طلب حاصل شود از ادیل دریافت روح کشتہ اند بیانش آنست کہ لطائف خمسہ
 عالم امر حکم ہمسایہ و ہم نشین دارند و بعضی از انہا لطیف تر اند از بعضی دیگر و ہر کدام کہ لطیف تر
 بعالکیم غیب نزدیکتر است و در اخذ فیوض از حضرت و تاب عرش شانہ سبقت دارد و چون بر لطیفہ
 ازین لطائف عطیہ وارد میشود لطیفہ دیگر کہ نزدیک است از ان واقف گشتہ بآن دولت شک
 غیبتہ میخورد و در طلب آن کوشش مینماید و گریم شوق و انگیز او میشود اگر بر پیچ یکے ازین لطائف
 وارد و غیبی روئے نیاید ہمہ غافل میبودند و راہ طلب مسند و میبود پس گریم قلب دلیل است بر یافت
 روح چہ قلب روح را با یکدیگر نسبت ہمسایگی و اتصال است و از یافت یکے دیگرے واقف و از
 نایافت آن دولت ناالان در طلب آن دوان الحمد لله و المیتہ کہ فقیر زادہ منظور نظر قبول گشتہ

و اثر صحبت بحصول انجامیده و از امر معروف و نهی منکر که شیوه فقیر زاده است اظهار شکر و رضایت
نموده است شکر خداوندی جل شانہ برین عطیہ بجا آورد و سبب از یاد دعا گوئی گردید چه نعمتی
است کہ با این طمطراق بادشاہت و مدبرہ سلطنت کہ حق بسمع قبول افتد و گفتہ نامربوط
مؤثر شود و بشری عبادی الذین یستمعون القول فی تتبعون احسنہ اولیک
الذین ہدہم اللہ و اولیک ہم اولوا الالباب صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و
آلہ اجمعین و بآرک و سلم

مکتوب دوم (۲۲۲) و وصیت دوم

بکمال شرف الدین سلطان موسی در سربموس شدن سالک مقامی و علاج آن بسم اللہ الرحمن الرحیم
بعد الحمد والصلوة و تبلیغ الدعوات میرساند احوال ہمہ حال مستوجب حمد ذی الجلال است
المسؤل من اللہ تعالی عافیتمکم و استقامتکم و ظاہراً و باطناً نوشته بودند
کہ وقت تحریر توجہ حال خود گشت مقام نمودار شد ہر چند خواست کہ دخول نماید مشر نشد مخدوما
چون نمودار شدہ است و در شا خواست دخول پیدا شد امید است کہ دخل شوید و خط ازان فراگیر
اگر نخواستہ و اندوختہ خواست از گرمی حلقہ اصحاب ترقیات ایشان بر نگاشته بوند شکر
خداوندی جل شانہ بجا آورد اللہم زد بیت آسمان سجد کند بہر زمین کہ در وہ یکدو
کس یکدو نفس بہر خدا بشینند از مجوس شدن عزیزے کہ بہر توجہ او تاثیرات عظیم بمردم
روئے میداد رقم نموده بودند مخدوما سبب من اصدور زلت و ارتکاب گناہ است علاج آن بتوبہ
انابت و توجہ پیرست یا انتفاع طلب شوق است علاج آن نیز توجہات پیرست کہ از
برکت آن ہم شوق طلب ہم میرسد و ہم ترقیات بحصول انجامد یا عدم مناسبت استعداد
بفوق علاج آن نیز صحبت و محبت تام است بہ پیر کہ از فوق نصیب یابد و توجہ و مہربانی پیر بہر
آن از استعداد خود بالا رود و بجا ذبہ محبت جلب معافی خفیہ پیر نماید این سیر قسری است نہ
طبعی یا خلل در عقاد است و این باطل نیست بہمان سستی عقیدہ کہ ناسو نیست قوی ستر ادا و

تا اعتقاد تام و فانی اشبح حاصل نکند ترقی صوت پذیر نیست و بجای دانی گرفتار فقیر منگام
این تحریر توجیه و تخلص آن عزیز کرد و تخلص او معلوم گردید امید که باز گرفتار صبر نگردد و لایزال

اولاً و آخراً

مکتوب دوصد نسبت و سیوم

بای

بمشیت مآب شیخ محمد یوسف گردیزی در تعبیر و قانع او و ترغیب حلقه ذکر و صحبت با طالبان
بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى هجده گرامی که
بدست طابعه اللطیف رسول داشته بودند رسید مسترت بخش گردید و آنچه در واقع دیده اید که این
فقیر میان جو کلان یا قدس سوره بروشته بر سر شما گذاشته است و شما آنحضرت را بر سر خود
سیرید و شما کیفیت و حالے شکر و روع داده است و لذت بهر سید که در کتابت گنجی مخدوما
ظاهر فیوض و برکات از ایشان بشمارسد و نسبت بیاید لیکن کسی که ایشان را بدشته بر سر شما
گذاشته فی الحقیقه آن نسبت از آن کس است فلیعلم کانه ینفع جدا و در واقع دیگر که
دیده اید حضرت خواجه بزرگ و فقیر بشما تمشیر و سپرداده ایم و شما بران سیرت کنید و نه شسته اید
تمشیر و سپردار و زدن و پناه است از شر آن و تکیه دن اعتماد است بران و فیلهای بسیار
با علم و تقار و قرنا و شریک میشمیش شما میرود و مردم بسیار جمع اند و همه منتظر شما اند اشاره
بعلو شان شما و سرداری و مرجعیت شما لیکن خواب مخبر استعداد است حق سبحانه از قوت بعل
آرد و از گوش یا غوش ساند آنکه قریب عجیب حلقه ذکر را بر پا دارند و اهل طریق را سرگرم سازند
سردی و جنگی نصیب آید ابا و ابل ذکر و طالبان صادق صحبت دارند و بغیر ایشان بی ضرورت
نیرو دارند بیت با عاشقان نشین همه عاشقی گزین با هر که نیست عاشق با او مشوق قرین
و بقرابت اعمال پروازند و طالب قیامت بودند من استوی یوماه فهو مغبون واجب
- و کما افتاده را بدعای خیر یاد آرند والسلام والا کرام

دویش

مکتوب (۲۲۴) دوشنبہ چہم

بیت

محب علی ملتانی در شرح احوال سنجیدہ او + اللہ تعالیٰ بمراتب کمال و کمال ترقیات و یاد
کتابتے کہ ارزاہ محبت فرستادہ بودند و احوال سنیہ مرقوم نموده رسیدہ خوشوقت ساخت از قیام
و توار و فنا و بقا با احکام متباینہ ہر کدام و ظہور نمودن معنی تَخَلُّقُوا بِاخْلَاقِ اللہِ تَعَالٰی
بر وجہ کمال کہ نوشتہ بودند بوضوح انجامید اللہم زد و آنچه نوشتہ اند پس از ان کیفیتے روئے
و ادماہیت خود را ماہیت از کان صلوٰۃ بخشوع بازیافت و از کان مذکور و خشوع را اجزائے
ماہیت خود ذوقی نمودہ این دید و این یافت خیلے غالب ست مطالعہ آن بسیار خوشحال
ساخت امیدت کہ این فنا و بقا کہ باز کان نماز بحصول پیوستہ است وسیلہ وصول بحقیقت
آن شود و تحقق بصورت ہم آغوشی حقیقت رساند نماز معشوقے ست دل را در عالم غیب الغیب
حقیقتے دارد کہ فوق ہمہ حقانیت حدیث نفیس قَدْ يٰ مُحَمَّدٌ عَلَيْكَ السَّلَامُ فَإِنَّ اللہَ يُصَلِّیْ
ایمانیت بآن حقیقت بیت چکہ مشک تر از دستم گراں گیسو چنگ افتد +
و د صبح از گریہ نام گراں مہ در کنار آید + وَالسَّلَامُ وَالْاُكْرَامُ

۱۵۱

۱۵۲

بیت

مکتوب (۲۲۵) دوشنبہ پنجم

بیامت پناہ میر محمد ابراہیم ولد شیخ میر در شرح حال و تہنیت اللہ الرحمن الرحیم صحیفہ
گرامی رسیدہ سترت بخش گردید از شوق ملاقات برنگاشته بودند ازین جانب نیز اجبہ اشتاق
دانند و حدیث نفیس وَاَنَا اِلَيْهِمْ لَا شَدُّ شَوْقًا مِنْهُمْ بر خوانند نوشتہ بودند کہ گاہے میاید
نورے در سینہ بس روشن ست و گاہے آن نور را در تمام اعضائے خود میاید چنان متخلل میشود
کہ گویا تمام وجود نور محض ست از بے ہر فیض و نور کہ از عالم غیب برین کس میاید اول بر سینہ
مے آید کہ متخلل علم و دانش ست و موضع لطائف عالم امر کہ اقرب ست بعالم قدس ہر چند بعد

حصول کمال نبوت و ولایت قربانصیب عالم خلق میشود و عالم امر تابع او لیکن این قرب بعد کسب
کمال است و قرب عالم امر خلقی و حیلی و بعد ورود بقدر سینه به سایر اعضا میرود و تمام وجود
را نور میسازد بآنکه گویم که مضغه قلبیه از عالم خلق است و محل آن سینه است پس سینه مخصوص
بعالم امر نشد چون آیه کریمه نازل شد اَوَمَنْ كَانَ مِيتًا فَاحْيَيْنَاهُ وَجَعَلْنَا لَهُ نُورًا
يَمْشِي فِي النَّاسِ اَلَا يَرَى رُسُلًا تَكْفُرُ صَلَّيْ عَلَى عَلِيٍّ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَرَوُا النُّوْرَ اِذَا دَاخَلَ الصَّدْرَ
اَنْفَقَ فَقِيْلَ هَلْ لِيْذٰلِكَ عِلْمٌ يٰرَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ الصَّلٰوَةُ وَاَلَسَلَامُ الْجَنّٰفِي
عَنْ دَارِ الْغُرُوْدِ وَالتَّاهِبِ لِدَارِ الْفَرَادِيسِ مِنْ حَدِيثِ اِيْمَانِ سِتِّ بَآنَكَ نُوْرٌ وُلِّ بِرِسْنِهِ قُلَامُ اَيْ
از دید قصور اعمال و افعال و اقوال و نیات خود و خراب ابر یا فتن خود را مرقوم نموده بودند نیکست
این دید قصور قیامت اعمال را میفرایند و بقبول نزد کبریا سازد چه توان کرد نصیب مکن بیچاره قصور نقص
ست و ابر و خراب تر از عدم چه چیز خواهد بود و کمالات همه با بل آن عاقد است کل شیء یترجع الی
اصْلِهِ اَللّٰهُمَّ اِنْ فَاحَقَّ اَنْ اَشْیَاءُ كَمَا هِيَ تَوَشَّتْ بُوْدْنَكَ شَخْصًا اَزَارِ صَغْبٍ وَاَلْحَاتِ
كَأَنَّكَ نِشْدَ رُزْ تَوْجِهَ بَانِجَانِ نُوْدُوْ وَاَزَارِ مِیَانِ كَشِیْدَ مَتَوَجِّهٍ اَنْ مَرِیضٌ شَدْمَ بَعْدَ اَز تَوْجِهٍ
خَفْتَه طَلَن مَرِیضٌ بِهَم رَسِیْدَ بَكْزَرِ اَزَارِ اُوْدَرِ خُوْدِ یَا فَنَمَ بَاز تَوْجِهَ بَانِجَانِ نُوْدُوْ اَزَارِ اَز فَقِیْرٍ بِهَم رُزْ
شَد وَاَضَحَ كَرْدِیْدَ مَوْفِقِ اِعْتِقَادِ شَمَا بِشَمَا یَسْمَانِیْدَ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عِبْدِیْ یٰ بِي اَسْجِهَ وَاَبِیْ فَرْزَنْدِیْ
اَبُو الْقَاسِمِ نُوْشْتَه بُوْضُوْجِ بِوَسْتِ اَللّٰهُ تَعَالٰی جَزَائِ خِیْر وَاَدُوْ السَّلَامُ وَاِلَّا كُرَامُ

مکتوبات (۲۲۹) دو صد بیت و ششم

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الشكر
والمنة والصلوة والسلام على الحبيب محمد وآله والتحية مكتوب مرغوب سید
خوشوقت گردانید الله تعالی بجافیت وبقیامت وارد و در مراتب قرب ترقیات کرامت فرماید
بشارت که هنگام رخصت بشما گفته بودم الحال بهم که ملاحظه مینماید آن معنی در شما مطلقاً میکند و شمارا

۱۰۰

مهر و آن انوار و انوار در میاید بلکه بیشتر از سابق معلوم میگردد و ترقی در آن مقام بفهم میاید
اما دخول در مقام فوق ضعیف نمیشود و فقیر درین باب به توجیه نیست امیدوار باشند جوابها سوله
شمار امیلان حضرت به تصویب فقیر نوشته است مطالعه خواهند نمود و فقیر خالی از ضعف نیست
و کتابهای بسیار نوشته بودی باران خود نتوانست نوشت بخلوت راغب باشند و اوقات
در این امور صرف سازند و از تذکر موت و قیامت فارغ نبوند جاءت الزا جفته تشبیهها
الزاد فیه جاء الموت یحذنا فیه مآول از دوستان مآل سلامتی خاتمه است والسلام
علیکم و علی سائر من اتبع الهدی و التزم متابعة المصطفی علیه و علی اله الصلوات و البرکات

العلی

مکتوب دوسلدیت و تم

دیت

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
بِسْطَانِ وَ قَدْ ظَلَمَ الْعَالِي دِرْيَانِ مَعَارِفِي كِتَابِي بِغِنَا دَارِهِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ
الرَّحِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي نَوَّرَ قُلُوبَ الْعَارِفِينَ بِذِكْرِهِ وَ أَنْطَقَ السِّتَمَ بِشُكْرِهِ وَ
عَمَّرَ جَوَارِحَهُمْ بِحُجْمِ مَيْتِهِ وَ سَقَاهُمْ بِحَبِّتِهِ شَرَابَ مَعْرِفَتِهِ وَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
وَ حْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ
وَ عَلَيَّ الْهَ وَ أَصْحَابِهِ نَجْمُ الْهُدَى صَلَوةً وَ سَلَامًا مَا دَامَ بَيْنَ أَيْدِي أَقْلٍ اللَّهُ تَبَارَكَ وَ
تَعَالَى كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ وَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ
وَ سَلَّمَ وَ كَيْفَ مَا قَالَ كَيْفَ شَعَرَ الْأَكْلُ شَيْءٌ مَا خَلَا اللَّهُ بِاطِلٍ مَسْوِي حَقِ جَلِ عِلْمِ
مَالِكٍ لَانْتِ مَحْضَرِ بَاطِلِ حَقِ نَما وَ عَدَمِ حَقِ وَ جُودِ آسَاذَاتِ وَ عَدَمِ حَقِ مَا وَائِ حَقِ
شَرِ وَ نَقْصِ حَقِ وَ جُودِ وَ تَبَاجِ وَ جُودِ وَ صِفَاتِ كَمَالِ وَ رُوسُفَاوُ وَ سَتَوَارِزِ وَ جُودِ وَ جُودِ
كَمَالِ وَ سَتِ تَعَالَى بِسْمِ خَيْرِ كَمَالِ عَمَّةِ عَائِدِ تَابِ قَدَرِ بَاشِدِ وَ شَرِ وَ نَقْصِ بَتَامِ رَاجِ بِكَمَلِ وَ جُودِ
مَا أَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنْ اللَّهِ وَ مَا أَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَفْسِكَ مُؤَيِّدِ بِنِ مَعْنَى حَقِ
مَكِينِ كَمَالِ نَادَانِي ذَاتِ خُودِ رَا فَرَامُوشِ سَاخِ حَقِ وَ تَشْرِثِ وَ نَقْصِ لَاتِي خُودِ شَرِ بَشَةِ كَمَالِ

۱۰۱

۱۰۲

باج

عاریتی خود را خیر و کمال خیال کرده است و بعد از خیرات دانسته و بنیاد دراز برین بنیاد نهاده این
 رنگزد و عوی همسری بولای خود جل شانه پیدا کرده در عونت و انانیت آماره ازینجا ناشی گشته
 عجب معامله است اصل که بکمال جمال رسیده است در پرده است و از نظر پوشیده و ظل که منشأ
 نقص و شرارت است خود را به تهمت بعنوان اصل هویدا کرده و بر نظر اربابان جلوه داده است
 پری نهفته رخ و دیو در کمر و ناز و بسوخت عقل و حیرت که این چه نوع محبت است و چون بسایه
 غایت سالک بر عدیه ذاتیه خود اطلاع یابد و صفات کمال را بر تو کلمات اویقین نماید و
 این کلمات درست باطل حواله کند و خود را که منزات این کلمات بود خالی محض نماید و عدم
 صرف میند بقتل حقیقی مشرف شود و از انانیت آماره و آماره بتدریج باطمینان
 رسد این زمان نعمت حق اتمام شود و ملو می تقدس ستره بیت چون بدستی که ظلم
 کیستی و فارغی گردی و وزیر کیستی اما بعد فرمان عالی شان در انسداد از منبر بر تو نزول انداخته
 فقر بینوار انواع بهمت و شرف رسانید بیت از آمدنش چو گل شگفتم و دامن دامن
 بهار رفتم و از فصاحت نظم رنگین و لکس و بلاغت معانی و نکات آن چه توان نگاشت
 ۵ یقی کل لفظ منیر و وض من المنی و فی کل سطر منیر عقد من الدرد
 کیفیت سبق باطن را در کتابت فقیر زاده پیش نوشته است بنظر عالی در آمد باشد ستم و توجیه
 غائبانه ازین شکسته فرموده اند هر چند از راه دعا گوئی قدیمی سابقا هم اکثری بدعا و توجیه آنحضرت
 مشغول بوده درینولا که این قسم مهربانها و خصوصیت در میان آمده خود بجمع بهمت بطریق معهود
 این سلسله علیه و ترقی باطن باز و یاد کیفیت آن و استقامت و نصرت ظاهری و مقید است
 و هیچ وجه بتقصیر ضامن ندارد از بارگزاران جهان داری و حسن خاتمه اظهار رفته بود چون اولی
 از گرم خویش خوف دین باب غایت فرموده است امیدواریم حاصل گشت این خوف
 کار با صفت آسان میگردد و در حدیث آمده است لا یختم خوفان خوف الدنیا و خوف
 الاخره و آدای خدات و لوازم خیر خواهی فقیر زاده چون بنظر نظر عالی شده موجب سعادت و شادمانی

باج

باج

باج

اعتیاد را گردیده و الحق که فقیر زاده که صاحب کتابت صورتی معنویت و بغزت و عدم اختلاط خود
و صحبت چندانی سر نه داشت لیکن معنی خیرخواهی او ابرین معنی آورده است و باب برادر دینی
که نیز بکمالیات ظاهری و باطن آراسته است گرم فرموده بودند سابقا هم حق صحبت بمشارالیه هم دارند
الحال بموجب افر علی بیشتر از بیشتر خواهد کوشید مری حقیقی است جل شانه خود در طلب مید
و در طلب خود میدواند و خود را در وصل میکشاید مصراع از ما و شما بهانه بر ساختند
آفتاب سلطنت و کو که محلت تابند و در خشان باد +

و عجب است
و عجب است
و عجب است

مکتوب (۲۲۸) و وصد نسبت و تم

دینیت

بدست محمد بیگ و فضائل نماز و در بیان آنکه لذت که در ادای فرض آن رؤید حاصل است ابواب
ترقیات مفتوح باد و کتابت شاپه در پی رسید خوشوقت ساخت آنچه از جمعیت و نماز ذکر
در ذکر و حلقه یاران نوشته بودند نعمت عظمی است شکر این نعمت بجا آرند و در از دیار جمعیت آن
کوشند و مانند آنکه در نماز خصوص نماز فرض رؤید و با اصالت نسبت مشورت و از آنجا
کار مخیر نوشته بودند نوافل که به نیت تکمیل فرض کرده شود همان لذت می بخشد بعد از آن هر
میخواهد این نیت در نوافل دست نمیدهد و اگر تکلیف احضار نیت میکند بیجلا و قی می انجامد
مدار کار بر فرض است گو در نوافل آن نیت دست نمیدهد هیچ فکر نکند و در تکمیل نسبت فرض
و لذت آن کوشند و السلام اولاً و آخراً

در غیر آن نیست

مکتوب (۲۲۹) و وصد نسبت و نهم

دینیت

خواجہ کلان خواجہ مزاری نقشبندی پسر خواجہ عوض مزاری بخاری در بیان آنکه ظل هر چه دارد
اصل است لیکن از کمال نانی اصل خود را فراموش کرده است و در صل فاقه او و بنیم الله الرحمن
الرحیم الحمد لله العلی الاعلی و الصلوة والسلام علی نبیه و ججیه المصطفی

و از آنکه در دست

اِلَهِ وَاصْحَابِهِ الْبَرَكَةُ الْتَمَّ اَمَّا بَعْدُ وَصَحِيفَةُ كَرَامِي اَنْتَانِ جَنَابِ بَابِیْنِ دُرُوشِشِ دِلْرِیشِ رَسِیدِ
 مُشْرِفِ سَاخْتِ سَلَامَتِ وَبِعَافِیَّتِ بَاشُنْدِ بِرَجَاوَهُ شَرِیعَتِ عَلَیْهِهِ وَنُفُوتِ سَنَةِ مُسْتَقِیْمِ مَوَدُّوْنَ
 ظِلِّ بِصُلِّ آئِنْدِ وَازِلْفَظِ بِمَعْنٰی كَرَايِنْدُ وَخُوشِ كُفْتِ بِمِیْتِ قَوْمِ زَوْجِ دُخُولِشِ قَانِیْ + رُفْتِ
 زِ حُرُوفِ مَعْنَانِ + حُصُولِ مِلَّیَّتِ مُرَبُّوْستِ بِوَصُولِ بَابِیْ كِهْ مَبْدَأُ تَعْقِیْنِ سَالِكِستِ فَنَاسِ
 دِرَانِ اَسْمِ وَسَالِكِ ظِلِّ اَبْنِ اَسْمِستِ وَظِلِّ هَرِجِ دَارِ اَزْ خِیْرِ وِکْمَالِ دُخُنِ جَمَالِ هَمَّ بِرِ تَوَاضُعِستِ بَخُوْ
 دِ سِیِّحِ حَیْرِ مُسْتَقْلَالِ نَدَارِ وَلیکنِ ظِلِّ اِنْ كَمَالِ نَادَانِیْ اَصْلِ خُودِ رَا فَرَا مِوِشِ كَرْدِهستِ وَبِخُودِ كُفْتِ
 كُشْتِ وِکْمَالِ جَمَالِ كِهْ اَزْ فُضْلِستِ اَزْ خُودِ نَهستِ خُودِ رَا كَامِلِ مَبْدَأُ خِیْرَاتِ تَصَوُّرِ نَمُودِهستِ رُغُوْثِ
 وَآنَانِیَّتِ پِیْدَا كَرْدِه وَازِیْنِ رِیْگِزِ مِیْهَرِیْ شَرِكِ بِلَوْلَايِ خُودِ جُسْتِه بِمِیْتِ بِرِیْ نَهْمَتِ رُخِ وَ
 دِیُوْدِ كَرِ شَمْعِ كُونا زَبْ + بِسُوءِ عَقْلِ نَحِیْرَتِ كِهْ اِیْنِ چِهْ بُوْیِجِیْستِ + دِچُونِ سَابِقِهْ عَنَانِیَّتِ دُرُوشِ كَمَالِ
 وَجَمَالِ فُضْلِ هُوْیْدَا كَرْدِ وَایْنِ كَمَالَاتِ اِنْوِکَاسِ رَا دِستِ بِاَصْلِ سِیَّارِ دُورِ مَدِیْتِ قَانِیْ خُودِ عَالَمِ
 وَبِیْنِا كَرْدِ وَخُودِ رَا مَالِكِ لَشْتِ یَا بَدَا نَزْمَانِ سِرْشَمْعِ سَعَادَتِ بِدِستِ آیدِ وَازِ شَرَارَتِ كَا مَرِهْ اُمِیدِ
 نَجَاتِ یَا بَدِ بِلَوْلَوِیْ قَدِیْنِ سُرُوءِ بِمِیْتِ چُونِ بَدِستِیْ كِهْ ظِلِّ كِیْسِیْ + فَا رَغِیْ كَرْمُودِیْ دُوزِیْسِیْ +
 اَللّٰهُ تَعَالٰی اَمْثَالَ دُورِ اَزْ كَارِ اَزْ اِلْفِیْلِ شَمَاشِ اِسْبَازَانِ كِهْ بَا نَشِیْنِ بَزْرِ گَانْدِ وَبِجَاوَرِ رُوضَهْ مَقْدَرِ
 مُسْتَعِیْدِ اِیْمَانِ بَابِیْنِ مَعْنَانِ دَمَادِ دُخْرِیْ اَزِیْنِ مُشْرَبِ رُوزِیْ كُنَا وَازِ اَنْوَارِ دُورِ كَاتِ اَنْ مَوْطِنِ
 هَمْوَارِ چِشْمِ اِسْطِطَارِ دِرَا هِستِ وَازِ فِیَوْضِ فَا سُرَارِ اَنْ جَابِیْ اُمِیدِ اَرِیْمِیْتِ دِیْنِ دِیَارِ بِلَدِ اَنْزِ
 اَمِّ كِهْ كَا هِیْ + نِسِیْمِ عَاطِفَتِ زَانِ دِیَارِ آیدِ + دَاقِقِ طَوِیْلِ كِهْ بَزْرِ گَا شَمْعِ اَنْدِزِیْكِستِ اَزْ مَنَاسِبَاتِ
 مَعْنَوِیْةِ مُخِیْرِ وَخَطَرِ سُوَالِ مَقْطَعَاتِ قُرْآنِیْ هَمِّ شُعْرِ اَزِ اَنْسِتِ + اِجْتِمَاعِ حُلُوْا تَحْتِ تَرَا دِ وِیَا زَهْرِ
 یَكْ كَلْبِیْنِ گُویَا اِیْمَانِیْسِتِ بِنَسَبِ خَاصِ اَنْخَضَرْتِ كِهْ مُقْتَبِسِ اَزْ اَنْوَارِ خَاتِمِ الْاَنْبِیَاستِ عَلَیْهِهِ وَ
 عَلَیْهِمُ الصَّلَاةُ وَالْبَرَكَاتُ وَخَوَاجِهْ هَاشِمِ عَلَیْهِ الرِّحْمَةُ اَشَارَهْ بَابِ اَنْمُودِه اَسْجَاكِ كُفْتِهْ بِمِیْتِ
 بِشِیْرِیْنِیْ نَمَكِ یَا بِنِیَا یَدِ + چِهْ اِعْجَازِستِ كَا یْنِ لَبِ مِیْنَا یَدِ + وَشَمَارِ كِهْ اَزِ اَنْ نِعْمَتِ دَاوِهْ اَنْدِشَارِ
 اِسْتِ شُكْرِفِ بَا یَدِ دِاَنْسِتِ كِهْ بَزْرِ گَانِ مَابِ رُوقَاعِ وَنَمَاسَاتِ چَنْدَانِ اِعْتِبَارِ نَهَادِهْ اَنْدِ مَعْتَبِرِ نَهستِ

که در بیداری روئے نماید خواب بیشتر استعدادست باینکه باید کند که معامله از قوت بفعل آید از
گوش باغوش رسد والسلام اولاً و آخراً

دو بیت

مکتوب (۲۳۰) دوسم

نیمه

بحاجی حبیب حساری و تعبیر قانع و منامات و با شرح احوال یاران او و مایه ناسب ذلک
بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله على نعمائهم والصلوة والسلام على افضل
انبيائهم وعلى آله واصحابهم وسائر احوالهم اما بعد مكاتيب شريفه بتجارب يكدم رسیده
مسترت بخش گردید آنچه از منامات و وقائع و احوال خود و احوال یاران خود و اظهار شوق و آرزو
و مقدمات کسر نفس خود و دید قصور و استفسار و آیات فقهیه در باب ارسال فتن من الکفین
و انصاف کعبین در کوع و جز آن همه بوضوح انجامید و فرحت بر فرحت بخشید و آنچه نوشته اند
که روزی بخاطر رسید که باینهمه گفتگوئے خلق و مست نهادی یاران حال تو چون خواهد شد الهام
بگوش رسید فسیکفیکم الله الی اخر الاية بسیار خوشوقت ساخت و امیدوار گردید
این کلام مبارک جامع خیرات و برکات است و بیشتر درجات و قربات و آنچه دیدم که شمار تحت
نشسته آید و تجویز بادشاهی بر شما کرده اند و برین معنی اتفاق نموده و همه مردم رو ب شما آورده اند و
تعظیم میکنند و مبارکباد میدهند و شما تعجب میکنید که این معامله چگونه صدق داشته باشد حال آنکه
معامله من درین ایام بسیار کشیده است و خود را لاشه محض مییابم و مخد و مانع جانے تعجب نیست
این باین و این لاشیه بیفید سلطنت منوی است هر چند معدوم و لاشه تر ظهور کمالات و حریت
از رقیبت و خلق باخلاق که از جمله آن ملکیت است زیاده تر و هر چند مایوس تر از ظلال و راسته تر
و در حیرت پادشاه که بشما عقد کرده اند میتوان که مبدا تعین شما باشد عقد بستن بآن متحقق شدن است
بآن فنا و بقاست بآن چون آن مبدا تعین جز نیست از جزئیات نشان کلی که مبدا تعین
پنجم است که شمار قدم او هستید لاجرم از ابد خیر نموده اند که این جزئی از آن کلی بظهور آمده است و

۱۹۹
۱۹۹۱۹۹
۱۹۹

۱۹۹

متولد شدہ و ان شان کلی حکم بادشاہ دارد بر جزئیات بے واسطہ بواسطہ خود در واقعہ دیگر کہ نوشتہ اند
 خود عریان شدید و مرانیز عریان ساختہ در آغوش کشیدید و بدن منے خود را بر من میمالید و با ہم ص
 جامہ خواب خوابیدہ راز نامے پنهان با ہم میگفتیم الخ بسیار خوب است و از مناسبت تانہ مخبر و از
 نصیب یافتن آنسر زبانی مشعر واقعہ کہ برادر شما دیدہ است رسول صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ و سلم
 اوراد کنار کشیدہ اند و حضرت ایشان قد سنا اللہ سبحانہ کبیرہ از یک طبیب ایشان فقیر ز جابر
 دیگر و فقیر ز اما و سایر یاران فقیر ہمہ ہم آمدہ الخ خوشوقت ساخت امید کہ از برکات آن حضرت
 علیہ الصلوٰۃ والسلام بہرہ تام یابد مطالعہ احوال مشارالیه نیز خوشوقت ساخت و ہمچنین
 احوال ملاحظہ شد کہ نوشتہ بودید نیک وصل است احوال یاران دیگر ہم خوب است حق سبحانہ و تعالی
 روز بروز ترقیات مادمخدا و آنچه حضرت ایشان در باب معویت تخلص از دقایق شرک خفی و غیو
 نمون کلمہ اثبات کہ در ضمن کلمہ نفی و اثبات است از ہمہ بذاتہائے ایشان عدم لیاقت آن بجناب
 مقدس یعنی بکلمہ لا الہ الا اللہ اثبات الوہیت خود میکند و الا اللہ ایشان ہم با ایشان عالم
 است نہ بان درود علیا فرمودہ اند و خود را ازین حکم استثناء نمودہ و نیز آنچه برین فقیر در حرم
 کعبہ معظمہ روئے دادہ نوشتہ بودند و نیز اظہار نمودہ بودند کہ از ان لمن کہ این محارف شگرت دیدہ است
 میان خوف و رجاست در سان لرزان است نمیداند کہ از کدام طائفہ باشد سعادت آثار این پس
 ولزہ رجاست و دیست کہ در مان ندارد و دایست کہ دوا پذیر نیست شجر لقد عصفت
 حیتہ الہوی کیدی فلا طیب لہا ولا راقی بیت ہمہ صبح وصل جیان من شام نامری
 کہ سیاه بخت ہجرم شب من سحر ندارد شہبازے باید کہ خلیل دار علیہ الصلوٰۃ والسلام از ہمہ
 ماسوی موافقہ و برانہ لا اُحِبُّ الْاَفْلَیْنِ مترجم گشتہ از دقایق شرک و اہد و متبیری کرد و
 قبلہ توجہ را حدیث ذلت تعالی ساختہ بر زبان درشتان آرداتی و جغت و جیمی للذی
 فطر السموات والارض حنیفا و ما انا من المشرکین این معنی را اکثر مردم بتام معنی
 انا کہ کہ بحقیقت این معانی رسد از دقایق شرک و اہد حکم غفاری و غریب دارد و دیگر انا من خود

مکرر بنویسد و آنجا را خالی گذاشتن معقول نمینماید بهر حال اگر شوق غالب آید تا هفت استخاره
بکنند بعد اقبال قلب متعجب این خود گردند و تافح اندر بجای خود نصب نمایند بعد استخاره والسلام

عَلَيْهِمْ اَتَّبِعِ الْهُدَى

مکتوب دوصدی و حکم

بمیرزا الطیف بخاری مد آنکه سلطان ذکر از مختصرات نیست از بزرگان آمده است و در مقامات کسوف
وید قصود بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى
على سيدنا الوصي بن علي صاحب قلوب قوسين او اذني وعلى اله واصحابه ثجوه الهدى
مكتوب شریفه بتعاقب یکدیگر رسید بسبب مسرت گردید اند تعالی سلامت درود و بر جوده شریعت علیه
وسنت حسینه مستقیم کند و ابواب ترقیات را مفتوح سازد آنکه اقربا بجنبش مرقوم نموده بودند که در
وقت زیارت بزرگان از جانب دیدن صبح چیز تازه فرو میگردد و کیفیت و حضوری حاصل میشود
لیکن نمیدانند که آن چه چیز است محمد و این انوار و برکات نسبت است که از بزرگان بشما میرسد شکرانه
بجا آید و قبول نمایند و بترانه هل من تمیزند مترنم باشند واقعه بود و درازست که دیده و نوشته آید
که چهار باغی است آدست اله و بعد از بیدار شدن از خواب خود را غرق فیض باقیه نیک روشن است
حق سبحانه از واقعه بوقع آرد و از گوش باغوش سازد نوشته بودند که روزی از حقایق و معارف
ایشان میگذاشت سخن از سلطان فکر مذکور شد رئیس اهل مجلس سوال کرد که تا حال باین اسم ذکر
مسموع نشده و در کتابها نیز بنظر ندر آمده آیا این سخن اولیا سابق است یا مالت ایشان است محمد
سلطان کرد و طریقه مانان زد و شایع و ذائع است و ما از بیان خود شنوده آمده ایم مختصر نیست
هر چه هست از بزرگان است خدمت شیخ عبد القدوس که انا کار مشایخ هند بوده اند قریب بزمان
حضرت خواجه احرار قدس سیرت و آثار عمر استغراق و بی خودی بر ایشان غالب شمعنا چه اکثر و
در استغراق میبودند و اوقات نماز با و از بلند ایشان از ایدار میساختند سیر از ایشان پرسیدند
فرمودند بل بندگان بسیار کوتم سلطان ذکر هر زمان غالب آید و مرا از من میر باید مرقوم نموده بودند

اگر ده تنه از یاران و خلفائے تو درین ملک باشند گنجایش دارد که نعت این حدود بسیارست خبر گرفتن طالبان حق تو مفوض داشته اند ضرورت که از ریح مسکون خبر گیری مخدوم این مسکین خود را در هیچ شمار نمی آرد و ملک و لاشه می پندارد و بنا بران بامر می تواند پرداخت و بشکرت مولای حقیقی جلّت عظمتش خود را نمیتواند منصوب ساخت بیت من بحیم و کم زینج هم بسیار و زینج و کم ازینج نیاید کاره و مرتبی حقیقی اوست تعالی و ریح مسکون جز آن همه در تحت تصرف اوست عزیزانه مصراع از ما و شما بهانه بر ساخته اند هر کس را میخواند که بتوسط یکبار دوستان خود فیض مند و کمال برساند آنکس را بصحبت او میرساند یا این یا آنکس میرساند آنکس اگر موزنجیر شود و اگر دیگر است آن مان موافق افزاگزیر است با جمله امثال و همچنان دور از کار را سوگ بجز و ماتم حصیان شهن از همه چیز ضرور و لابد است و گوشه ملازمتی با مراعات شریعت انیم خلق را با و سپرد و مکرر متبادر کسب مرضیات و بجانیه چست باید تربست اذکر اسم ربك و بکمل اليه تبشیرا درین ضمن هر که مناسبت دارد فیض خواهد برد و الا لا دلائل

مکتوبات
حصه

مکتوبات
حصه

مکتوب دوصدی دوم

در بعضی اسرار که در شرح احوال که بخند و مراده عالی درجه شیخ سیف المله والدین سلمه بنه رقم فرموده اند بسم الله الرحمن الرحيم بعد الحمد والصلوة واذ سال التحیات میرساند مکتوب مرغوب که مستظمن اذواق علیّه واذواق حسنیّه بود خوشوقت ساخت و بعبه حبت دل و راحت جان گردید نوشته بودند که با وجود نسبت مجبوتیت و اثر استعلاقه آن جانب تکمیل و ارشاد روزافزون است چرا روزافزون نبوک که افضل محبوبان سرور دین و دنیا است و جانب ارشاد و تکمیل و رو علیّه و علی الیه افضل الصلوات واکمل التحیات از همه زیاده تر بود مرقوم نموده بودند که بعضی اوقات بمباحث امور مباهه نزول واقع میشود و تا بان امور مثبت و نهی معاظمه تکمیل زبون افتد بکتاب خص و مباهات تقویت جانب بشریت که مبد تکمیل است

میکند و از کتاب عزیمت و محب پرورش جانب ملکیت نماید که باز شاد کار ندارد و لکل وجهه
 اولیا و غیر مرخومین در کمال جانب ملک و ملکیت کوشش نمایند و از کمالات بشریت و عوت حفظ
 ندارند و اولیا و مرخومین تکمیل سر و جانب میکنند و ملکیت را با بشریت جمع ساخته اند این کار
 بر او حق محل و علا قائم اند شعر کافی فی الوصال تجبید نفسی و فی الفجران مولی المور
 بیت بحر که بود مراد محبوب از وصل هزار بار خوشتر مضمون حدیث است ان الله کما یحب
 ان یتوکل فی نعمته یحب ان یتوکل فی خصیه یا بدانست که مباح که مقرون به بیت صاحب
 شود و اصل مستجابات میگرد و در خصت عزیمت میشود نوم العلماء عباده شود و باشند علی
 الخصوص مباح که با خدا و تعالی بوقوع آید و خل فی الرض و واجبات میگرد و چنانچه این معنی بتفصیل از
 مکتوبات جلد ثانی حضرت ایشان واضح و واضح است نوشته بودند که در مجالس سلطانی طرفدار لازم
 الاستیثار جلوه میدهند و مجرد و خل بآن محافل بعروج و نزول خاص ممتاز میسازند بآل کمال
 از هر بقعه فیوض انوار مناسبه آن بقعه اخذ نمایند و از هر زمین کمال مناسب آن زمین میگیرند
 نه مناسبت با کمالات قنات و زمین را موافقت با کمالات بقا بقعه است بعروج مناسبت
 و در و بقعه بنزول حرم که را کمالات معاملات جداست و حرم مدینه را فیوض و کار و بار جداست
 هر خوش پسرا حرکات و گشت و در احوال بندگان حضرت برنگاشته بودند که از وسعت لطیفه
 اخفی و مناسبت تام بآن خبر میدهند از مطالعه آن فوق و ماکر و لطیفه اخفی اعلائے لطائف است
 و ولایت آن فوق سائر ولایات است و این لطیفه را خصوصیت است خاص بسور کائنات و منحصر
 موجودات علیه و علی الیه الصلوات و التسلیمات و البرکات فقیر نیز ایشان را مناسبت
 بلطفه اخفی در میاید و الغیب عند الله سبحانه

مکتوبات (۱۳۳) دو صد و سی و دوم

بلا شاه مراد پیشادری در ترغیب گماشتن بر توجیهات بر طلب فیض نیکو قوم گردید پس اللهم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ بَعْدَ الْحَمْدِ وَالصَّلَاةِ وَتَبْلِغِ الدَّعَوَاتِ مِيرَسَانْدُ مَكْتُوبِ مَرْغُوبِ سَيِّدِهِ
 مَسْرُوتِ بَخْشِ گروید بعافیت باشند و بر جاده شریعت علیهِ و سنتِ سَنَیْهِ مُسْتَقِیمِ بوند و از ظلمِ بَکَلِ
 آیند و از اَسَمِ بُمُشْتِی گرانند و بکارِ خودِ مَرگرم باشند و در تعمیرِ باطنِ بَکَلِ کوشند تا راهِ ترقیِ مَفْتُوحِ بوند
 و از سرگرمیِ بیدارِ خودِ نوشته بودند شکرِ خداوندی عَلِ شانه بجا آرند و توجُّهاتِ بَکَلِ شَانِ
 بگمانند و در ترقیاتِ شَانِ کوشند بِسْمِ آسمانِ بجهتِ پیرِ مَنی که در و یکدو کس یکدو نفس
 بهر خدا بنشینند و لیکن بکمالِ خودِ بیشترِ می نمایند و بخلوتِ رَغَبِ بوند که تکمیلِ دگران
 فَرَحِ کمالِ خودِست و السَّلَامُ أَوَّلًا وَآخِرًا

مکتوب (۲۳۲) دوصدسی چهارم

بِخَوَاجَةِ مُحَمَّدٍ وَفَاحِصَارِی مَارِجَاعِ خَوَاطِ بِرَادَةِ اَوْتَعَالِ وَتَجْبِیرِ وَاقِعِهِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ
 الرَّحِيمِ بَعْدَ الْحَمْدِ وَالصَّلَاةِ وَتَبْلِغِ الدَّعَوَاتِ مِيرَسَانْدُ مَكْتُوبِ مَرْغُوبِ مَوْلِیَ اَنْجَمِ از تَعْرِیْقِ
 و حَوَاطِ رُفْدِ کَارِ مَرْقُومِ نُوْدِه بوند بوضوحِ اِنْجَامِ مَقْدُومِ و ما بِه از حقِ بایرِ دیدِ تَعَالِ و کَشَائِشِ کَارِ
 بِهَمِ از دُجَانَةِ بایرِ جُست و اِنْ یَمْسُکَ اللَّهُ بَصْرَ فَلَآ کَاشِفَ لَهُ اِلَّا هُوَ در کِتَابِ سَابِقِ
 دُو وَاَقِعِ نُوْشْتِه بوند در مِکِ بِیَمِ خُودِ را و در دِگَرِ حَضَرِ عِیْسَی رَا عَلِی نَبِیْنَا و عَلَیْهِ الصَّلَاةُ
 السَّلَامُ لِسَانِاتِ بسیارِ روشنِ عَالِی ست خوشوقتِ سَاحَتِ و امیدوارِ گردانید و از وَاَقِعِ دَوِیمِ مَنَاشِ
 شَا بِحَضَرِ رُوحِ اَللهِ ظَاہِرِ مِشُودِ عَلِی نَبِیْنَا و عَلَیْهِ الصَّلَاةُ و السَّلَامُ حَقِ سُبْحَانَهُ و تَعَالِی از
 بَرَکَاتِ و اَنوَارِ اِیْشَانِ بِهَرِ دَرِ سَازِ دُ و السَّلَامُ مَحْمُودِ و مَادِرِ کِتَابِ خُودِ نَامِ فَعِیرِ اَبَا لَادِست از نَامِ
 حَقِ بَکَلِ و عَلَا نُوْشْتِه ایدِ خُوبِ وَاَقِعِ نَشْدِه است توبه بکنید مِنْ بَعْدِ حَیْنِ وَاَقِعِ نَشْدِ و ظَاہِرِ البَطْرِیْقِ
 سَهو وَاَقِعِ شَدِه باشد بِهَرِ حَالِ توبه و اِنَابَتِ در کَارِست اَبْوَابِ تَرْقِیَاتِ مَفْتُوحِ بَادِ

مکتوب (۲۳۵) دوصدسی پنجم

بملاقا سم پسر صوفی مغربی در شرح حال او کتابتی که از راه محبت ارسال داشته بودید رسید
خوشوقت ساخت از تصفیه عناصر از ربه عموماً و تصفیه عنصر خاک خصوصاً نوشته بودند مطامع
آن بسیار مخطوط ساخت حالتی است بس شگرت و همچنین حالتی که در نماز رومید حاصل است
از حالت معراجیه است که خواص عباد را رومید به نوشته بودند که در ابتدا محبت حق را جل و علا
آن قدر مشاهده میکرد که از بیان خارج بود و الحال آن محبت او را در خود مشاهده میکند و نه عدم محبت را
بلکه محبت و عدم محبت از نسبت اعتبارات است تا محال که در صفات و اعتبارات است
محبت را گنجایش است و چون از صفات و اعتبارات معالیه فوق رود محبت و عدم آن ساقط
شود و در رنگ سائر نسب محبت نیز در راه ماند و التکلام

مکتوب دوصدی و ششم

بمیر عثمان کولابی در حل سوال او که در ابتدا ظاهر در رنگ باطن سرگرم است بعد از آن رفته رفته
سرگرمی سابق در ظاهر نماند و بسم الله الرحمن الرحیم بعد الحمد والصلوة و الاذکار
التحیات میرساند صحیفه شریفه که نامزد این مسکین نموده بودند رسید مشرت بخش گردید سلامت
و عافیت باشند بر جاده شریعت و طریقت مستقیم روند و از ظن باصل آیند و از لفظ بجنه
گرایند نوشته بودند پیش ازین که در سکوت می نشستم عجب کیفیت و جمعیت در جمیع لطائف
حاصل میشد اگر چه بهایم شد که به شعور می ساخت و شب و روز ظاهر بکار مقید بود و الحال که نسبتاً
به کیفیت شده است و دل را به تعلقی از دنیا و آخرت بر وجه کمال پیدا شده است ظاهر در کار
به پروائی میکند وستی مینماید بسبب حسیت بدانند در ابتدا ظاهر و باطن مختلط اند و از انوار و
برکات باطن ظاهر سیراب و بهر دست بنابران ظاهر نیز در رنگ باطن با حضور و سرگرم است
چون باطن از ظاهر جدا نگردد و تعلقی او ازین گسسته شود و معالیه از ابتدا بتوسط آید حضور
آگاهی باطن بظاهر کمتر سرایت کند لاجرم ظاهر اگر به پروائی نماید وستی پیدا کند گنجایش دارد

حرارت و سرگرمی او عارضی بوده نه ذاتی نوشته بودند الحال که در سکوت می نشینم خود را گم می کنم
بعضی تجلیها و نورانیتهای دست میدهند یک دست عزیز می گوید که گم شدن گم شدن و نیست
بگریه گوید اشتیاقی عدلاً اَعُوذُ اَبداً امید است که این گم شدن و نیست شمول پیدا کند
راقبه و غیر مراقبه یکسان شود و التلاک

مکتوب دویست و سی و هفتم

بایان بیک در آنکه از تفارقات صوریه از آنجناب مقدس محبوب نباید شد و در تعبیر واقع که دیده
بوده بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ بَعْدَ الْحَمْدِ وَالصَّلَاةِ وَارِسَالِ التَّحِيَّاتِ میرساند مکتوب
خریف رسید خوشوقت ساخت از تفارقات دنیا دلی و کثرت قروض و بدسلوکی اهل خانه شکایت
نموده بودند همه را از حق باید دید تعالی و تقدس و بعروض این امور از وسعانه نباید محجوب و باین علاقه
تفرقات صوریه را از اسباب محیث معنوی باید ساخت بیت درل غم دنیا غم معشوق شود
باوه کرام بود خسته کند شیشه کما در راه و از راه دانه پرسید که از هجوم خطرات پریشانم گفت بمقتضا
الکراهه بکل شیء یحیط به من احاطه و شمول مطلوب معلوم است خطره را از اسباب فصل باید شمرده از
موجبات فصل و پیوسته ابواب مشاهده مفتوح باید داشت و درین غفلت را مفسد و این جواب هر چند
برقاعده توحید و اتحاد است لیکن علاقه ظلیت اصالت هیچ جائز نیست از ظن باطل شایسته
و آنچه در خواب دیده اید که پیش فقیر بساط شطرنج پهن کرده گذاشته اند و فقیر بشما میگویم که همه مردم
که حاضرند همراه ما شطرنج بازی کرده اند الحال نوبت شماست بیایید همراه ما بازی کنید و شما شروع در بازی
کرده اید که بیدار شدید مخدوم و بساط شطرنج و بازی کردن بآن گویا عبادت از باختن و جود بشریت
در حق حل و عکالی یعنی دیگران باختند اند الحال نوبت است این باختن عبارت از تحکیم است از تعلقات
بشری و فاسد است از صفات انسانی است پارسا را مقام گرفت و الله است گفت او بدید و جواز من بیکان با هم

مکتوب دویست و سی و هشتم

این

دو صد

شیخ محمد باقر لاهیجی در شرح احوال او که بزنگاشته بود بنسب الله الرحمن الرحیم بعد الحمد للصلوة
و از سال التحیات میرساند احوال همه حال مستوجب حمدت المسؤل من الله سبحانه عافیتکم و
استقامتکم ظاهر و باطن از ارفیق بر یک پنج ست فرصت ظاهر نیست غایب الامر بهین بار
بر داشته بیرون بزند و نماز جمعه حاضر میکنند آنرا فرصت گویند یا نه شمع کیتک تحلو و الحیوة
مریوة . لیتک ترضی و لا نامر غضاب . کیتک الذی یبنی و بینک عامر . و ینبئ و
بین العالمین خراب . مکاتیب شریفه پے پے رسید و قین ساخت مرقوم نموده بودند که
گاه گاه قسم دوم مقام رضا یعنی رضا انظر به خواست پر تو انداز میکرد و فقیر نیز پاره املد در
از یاد این کیفیت نموده حق سبحانه برو جمل کمال بخی گردانید بدست که این رضا مقدم است بر رضا
دوم که ضایع بنده باشد چه تقدم از انظر است پس برین تقدیر اگر این قسم سحر را قسم اول بگویند
النسب بود گویند که در پیشانی مشهور میگردد چون پیشانی محل ظهور شقاوت و سعادت است متوجه
که نور ایمان در پیشانی متمثل بگویشده باشد چون سینه محل علوم و اسرار است پس و گویند که در
سینه و سینه مشهور است اشارت بود باحاطه نور علوم و اسرار سینه را از مشاهد برکات
ماه مبارک رمضان عشره اعتکاف و لیالی ختم قرآن مجید مشاهده انوار و طلعات بخود و مردم
جوار و کاسه با امام جمیع صف اول معلوم کردن خوشوقتی جناب س نسبت بخود معلوم نمودن معانی
ما و مبارک ازین کس مغفرت ذنوب سابقه و یافتن مناسبت با اسرار مشاہدات و مقطعات و
و شب اخیر بحسرت و داع نمودن که نوشته بودند همه بوضوح بیوست و خوشوقت ساخت و در
شوال که مکاشفه عظیمه و داد و مکرر کر این خطاب به جهت شنیدید که صریحاً خطاب بشما نمودن
که این کلام شفا بوده و کان فضل الله علیک عظیم از خواندن این معنی ذوقهای داد
که چه نویسد علو ال داد و شکو او قلیل من عبادی الشکور آنچه از احوال یاران خود
و ترقیات بعضی از ایشان و گرمی مجلس بزنگاشته بودند بوضوح بیوست اللهم زد بیست
آسمان بخند بهر زبانی که در و یکد و کس یکد نفس بهر خد بنشینند و السلام اولاً و آخراً

نقده

نقده

نقده

مکتوب دوست سی و نہم (۲۳۹)

دوست

دوست

دوست

شیخ ابو ظفر برائے نوی در جواب کتابت او و شمع در بیان انوار و انوار و ضئے منورہ حضرت محمد
 الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ با ذکر مجملے از احوال و مقامات یداران حضور و اشعار کمال
 خود بسم اللہ الرحمن الرحیم بعد الحمد والصلوة و از سالی التحیات میرساند صحیفہ
 گرامی رسید خوشوقت ساخت خدا اللہ سبحانہ کہ بعافیت بوطن مالون رسید و اوقات
 بجمعیت میگذرد و یاران سرگرمند و واردات و کیفیات گوناگون رو میدہد و بعضی عقدہ های قیصر
 کہ از دستے آرزوهای حل آن دشمن درین سفر حل شد لیکن تفصیل آن نوشتید و شرح واردات
 و کیفیات نہ نمودید بہر حال ہمارہ در ترقیات باشند و جمعیت و استقامت ظاہر و باطن موج منور
 گردند اظہار شوق ملاقات و شوق زیارت روضہ منورہ نمودہ بودند فقیر را نیز اشتاق مانند و از
 انوار و انوار و روضہ سیر کہ ہمارہ مستفیض و مستنیر بود این درویش دلریش برکات و فیوض این
 بقعہ مبارکہ را چہ تواند بیان نمود کہ از فہم و وہم آفتال طاقص فہمان بیرون ست مصراع
 اے از خیال برون در تو خیال کے رسد بخم ولایت ست کہ در زمین ہند سبز گشتہ است و آب
 زمزم و کوثر تریت یافتہ لاجرم رشک ہند و ولایت شدہ است و ثمرات و نتائج آن کماثل
 ثمرات و نتائج حرمین شریفین آمدہ و مجاوران و زائران و اوارین برکات بہرہ مند اند و ازین
 ثمرات مستمند مصراع کہنیثا لا رب الا رب التعلیم نفعہا فقیر مذتے ست کہ بصفت بدنی
 گرفتار ست و از کار اسم فروماندہ مع ذلک اہل طلب از اطراف و اکناف درنگ مورخ
 میرزید بقدر طاقت باحوال آنہا پرداختہ میشود و آثار عظیم دستر شدان پیدا میشود و شعلہ
 شوق و آتش شان افزاید و سربلند میشود و تخلص انعلاق و آزادی از اسوی در اول قسم
 حاصل مینمایند خنکی و گرفتاری نصیب این بیچارہ آمدہ است فقرہ ہجر و دوری بنام او برآمدہ
 چہ توان کرد ہمیت ہجر یکہ بود مراد محبوب از وصل ہزار بار خوشتر آید ہجر سبب وصل

جمع کثیر است و این دوری باعث قربِ حضوری دیگران این خنکی و گرفتاری وسیله شوق و آزادی خلق بسیارست فهم من فهم والسلام و لا و آخراً

مکتوب (۲۳۰) دوست و چهل

دوست

بمحمد میرک بیگ خشی گرز بردار و ذکر احوال حافظ محمد صادق کابلی بعد الحمد والصلوة و از سال التَّحِيَّاتِ میرساند که احوال همه حال مستوجب حمد است الْمُسَوَّلُ مِنَ اللَّهِ سُبْحَانَهُ سَلَامَتُكُمْ وَاسْتِقَامَتُكُمْ ظَاهِرًا وَبَاطِنًا مَعْلُوم شریف باشد حقائق و معارف آگاه اخوی اعزّی شیخ محمد صادق از اخضر اصحاب و خالص اخیاب این جانب است بلکه از راه ولادت معنوی داخل فرزندان است بالتامس شمار و آن محدود نموده شده است امید که یاران و دوستان از صحبت مشارالیه مستفید و متفیض خواهند شد والسلام علیکم وعلی سائر من اتبع الهدی

مکتوب (۲۳۱) دوست و چهل و یکم

دوست

بحافظ محمد صادق کابلی در جواب کتابت او و در آنکه اجازت مقید باشخاص محدود و داخل خلافت نیست الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَّمَ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى اللَّهُ تَعَالَى أَبْوَاب تَرْقِيَاتِ رَأْسُهُ مَفْتُوح دارد کتابت شریف که نامزد این مسکین نموده بودند بطلالعه متبحر و سرور گردید از تعمیر اوقات به تلاوت قرآن مجید برنگاشته بودند اَللّهُمَّ زِدْ از تکرار کلمه طیبه نوشته اند از آن هم خالی نباشند و یاران هم صحبت دارند و توجهات را از آنها دریغ نکنند و در آمدن استحال نمایند و هر جا که باشند آجبه را بدعا یاد دارند و باب اجازت اهل سپاه نوشته بودند که مردم گفتگو دارند و محمد و آنچه شمار جواب آن مردم گفته اید سخن بهمانست بزرگان با اهل ایتدا را که رشد و صحبت آنها می بینند این قسم اجازت مقید باشخاص محدود داده اند که درین طریق علیه صحبت بشرط فناء در یکدیگر به از عزلت است چندیکه یکی مشغول شده بنشینند اولی است از آنکه تنها مشغول باشد چه

کلام

ہجری

اجتماع فیض یکدیگر بہ ہمدگر منعکس میشود و این داخل خلافت نیست کہ از اختراط است و این قسم
خصت ہم شرط باستقامت است بر شریعت و رسوخ بر محبت شیوخ والسلام

دو بیت

مکتوب دوم و صد چہل و دوم

اللہ

بمخدومزادہ عالی درجہ شیخ سیف الدین سلمہ اللہ و آبقاہ در شرح احوال سلطان وقت
سلمہ ربکہ با ذکر بعض معارف مناسبہ آن بعد الحمد والصلوۃ و از سال التحیات
میرساند مکتوب مرغوب سید خوشوقت ساخت آنچه از احوال پادشاہ دین پناہ قوم نمود بود
ہمہ بوضوح انجامید و طبقہ سلاطین ظہور این نوع امور از غلبہ روزگار است اللہم زدناک
چون صفات خود را بر توصفات حق باید حل شانہ تجلی صفات بود و کمال این تجلی آنست کہ
این صفات را بحق بہل باید و خود را کہ مرآت آن کمالات بود خالی محض باید و عدم صرف
بیند این زبان نہ ذکرے بودند تو تجھے و حضور کہ چه بعد از حقوق کمالات بہل این امور نیز عائد بان
جناب مقدس میشوند بعد از ان اگر ذکر است خود بخود است و اگر توجہ و حضور است ہم خود بخود
عارف دین ہنگام رخت بصحرا کے عدم کشیدہ است و از ہمہ مناسبات ہی گشتہ این حالت معبر
بفنائے نفس است خوش گفت بہیت معشوق اگر چہ گشت ہجائہ ماہ ویران از اقل است
ویرانہ ماہ نوشتہ بودند کہ مبدی العین خود را صفیت علم یافته اند و میفرمایند کہ باین صفیت مبارک
بیشتر مناسبت یافته میشود و از مطالعہ آن حظا نمود نزدیک بود کہ رقص کند حق سبحانہ از
برکات این صفیت بزرگ بہرہ تمام عطا فرماید اِنَّہ قَرِیْبٌ تَحِیْتُکَ وَالسَّلَامُ

دو بیت

مکتوب سوم و صد چہل و سوم

نیز بمخدومزادہ بآستحقاق شیخ سیف الدین سلمہ اللہ و آبقاہ نامہ نامی آن فرزند گرامی
رسید بہجت افزا اگر دید کتابت محبت الفقراء کا مکار خان جوابے کہ متضمن فوائد و نصائح

ضروری است نوشته فرستاده است حق تعالی تاثیر بخشد بیست نصیحت گوش کن جانان که
از جان دوست دارند + جوانان سعادتمند پندیردانا را + وَالسَّلَامُ

دست

مکتوب (۲۴۴) دوشم و چهل و چهارم

به بختاور خان مدد ذکر بعضی اسرار کلمه مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللَّهِ بَاقٍ + حَامِدًا وَ
مُصَلِّيًا اَللّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی شَمُولُ لَطَافٍ وَ عَنَایَاتِ خَوِیش داشته بجزایات قویه معنویه مکرّم و
ممتاز دارد اجتماع اخبار توفیق و حسن نشاء حق طلبی خدمت و رعایت فقرائے باب الله آن
مشفق بے اختیار بران معارف که بدعائے ظم الغیب از یاد این امور مشتغل باشد و توجّه غائبانه
برائے ترقی درجات صورتیه معنویه ایشان بر گمارد مصراع از هر چه میرود سخن دوست خوشتر
تمامترین عبارات در سیر سلوک اهل الله این آیه کریمه است مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللَّهِ
بَاقٍ + طَالِبِ صَادِقِ تَابِزِ مَنَسِّبَاتِ تَهی نگر دو وجود و سایر کمالات که بر تو کمالات است تعالی
بهمل حواله نماید و با بجناب قدس سپارد و با توار لایزال بقایا بدست گریه بر کوه عشق ما
گشته بشوی + شکرانه بده که خون بهائے تو منم + شاهبازے باید که در بچار اشرار این کریمه غوامی
نماید و از عموم دو کلمه ما که در آن کریمه واقع است بهره ور گردد و اشفاق پناهاش محمد باقر که بجای
فرزند است و کمالات صورتیه معنویه آراسته شکر گذاری اشفاق ایشان را مکرر نوشته بسبب
مسترت فقر اگر دید و با محبت از یاد دوا گوئی گشت خدمت و رعایت درویشان باب الله
وسیله ترقی دارین است و بسبب کشایش مشکلات دولت دارین مکمل و محصل باد + +

نکته

نکته

نکته

مکتوب (۲۴۵) دویست و چهل و پنجم

بمخدومزاده عالی درجه صاحب کمالات صلیه و صل اسرار و معاملات بلند حضرت خواجه محمد نقشبند
در جواب بعضی احوال و اذواق آن مخدومزاده که زبان قلم با حضرت معروض داشته بودند بابتشارت

حصولِ این اسرارِ عالیہ پسیم اللہ الخیر الرحمن الرحیم الحمد لله وسلام علی عباده الذین
 اصطفیٰ آنچه از اذواقِ علیہ و مواجیدِ سنیہ و شمولِ عنایات و مواہب کہ در مادہ خود احسان
 نموده اند و سرفرازی یافتن بآسرا چلت و مقب شدن بالقاب بزرگ و مشاہدہ نمودن عجایب
 غنیج و دلال و ملہم شدن بنزول بے کیف بعد از ان احسان این نزول و در میان آمدن امور
 کہ لا عین راأت ولا اذن سمعت کہ رنگاشتمہ بودند ہمہ بوضوح پیوست و سبب لذات
 معنویہ گردید علو رتبہ این اسرار را چہ بیان نماید کہ از حیطہ درک عقل و تصویر خیال بیرون است
 من کلمہ یذوق کم یدر فقیر نزدیک باین چیز ما در مادہ شما معلوم میکند و الغیب عند اللہ
 تعلی ہر چہ نوشتہ اید یا جمال نوشتہ ظاہر تفصیل را بمتناہی حوالہ نموده اید بے این نوع امور
 بنوشتن راست نمی آید بلکہ بے بیان ہم نمی در آید همان قصہ است کہ نوشتہ اید و یضیق
 صدای و لا یطلق لسانی و اگر فقیر از دعا و توجہ در بارہ مرض شما غافل نیست و شفا
 شما را می خواہد بلکہ می بیند والسلام

مکتوب دویست و چہل و ششم

نیز در تصدیق بعضی اسرار لازم الاستتار مخدومزادہ برجادہ حضرت خواجہ نقشبند کہ بزبان
 قلم معروض داشتہ بودند الحمد لله وسلام علی عباده الذین اصطفیٰ چہ نویسد کہ از
 مطالعہ رقعہ شریفہ کہ شمل بر الہامات عجیبہ و القاب غریبہ و خطابات علیہ و تشریفات و
 مکریمات سنیہ کہ بان ممتاز سر بلند شدہ اند چہ قدر خوشوقت و متکذذ گردید و آنچه از اسرار
 غلت و محبت و تحقق بان کہ از اسرار لازم الاستتار است باجمال مرقوم نموده بودند و از
 مشاہدہ احوال انوار و برکات این شہر مبارک و معاینہ نمودن فتح ابواب آسمانہا و ابواب
 جنان ہمہ بوضوح پیوست امور است کہ دیدہ عقل و فکر در درک آن خیرہ و در راہ ست جز بانوار
 الہی و تائیدات نامناہی بان بے نتوان برد احتیاج تصدیق این فقیر ندارد مع ذلک

تصدیق در تصدیق است و آنچه که دیده اید و تعبیر آن خواسته محتاج به تعبیر نیست از کمال بشارت
معنوی خبر رسید به تاجائے رسید است که با اتحاد کشید و شرکت در معاملات پیدا شده و جهت
تاکید بر یافا کفایت ناموده الهام باین معنی سروده و التسلام

مکتوب (۲۴۷) و صد چهل و هفتم

نیز بمحمد و مزاده برگزیده صاحب انوار و مقامات علیه حضرت خواجه نقشبند سلمه الله و
ابقاء و بشارت بحصول صحت بعد الحمد و الصلوة ابواب ترقیات همواره مفتوح
باد و آنچه که در باب ترقیات معنوی خود دیده اید مبارک باشد شتاق اسماع آئیم فقیر از دعا
و توجه غافل نیست و ترقی باطن و استقامت ظاهر شما هر یوزه مینماید و در بعضی اوقات
صحت و شفای شما معاین میشود و اطمینان برین معنی بحصول انجامه و الغیب عند
الله یسبحانه خاطر خود جمع دارند و صحت را یقین تصور نمایند العاقبة بالعافیة

مکتوب (۲۴۸) و سیست و چهل و هشتم

بمحمد و مزاده بر جاده شیخ عبدالاحد در بشارت حصول مناسبت بعضی انوار و معاملات
بعد الحمد و الصلوة نموده مآید رفته شریفه رسید و مضامین دلکش آن دل نشین
گردید و اشعار رنگین آن متلون و ذوقین ساخت و در آشنائے این نوشن شمارت بکلی
بمقام صباحت یافت بلکه نصیب از آن معلوم کرد و بعضی لوازم آن مقام شگرف در شما
مشاهده نموده و نیز مناسبت بقطعات قرآنی مفهوم میگردد هر چند ندانند که این مناسبت
از کدام رگدز باشد چه مقطعات کنایات از معاملات است هر که معامله حاصل است
مناسبت نصیب هر چه گفته شود در حق او صادق است و الا مناسبت چگونه باشد درین
حیران است و مسموع نشده است که معاملات عبارت از چه چیز است تا اثبات دلفی آن

نموده آید و در باب شرائط یقین طلب بامرے یا عدم شرائط پنج حکم نمیتواند کرد و نه در
مادہ خود و نه در دیگرے به یقین نمیداند که این فقیر اشتغال باین امر مرضی است یا غیر مرضی
و این تصرف در ملک او عز شأنه و صرف وقت که عزیزترین اشیاست در پی حشلق
چگونه است ازین مگر کباب دیده پر آب است نوشته بودند که خود را از خاصان نمیدانم
که خاصا از اقرب عظیم باشد البتہ این فقیر شمار از خاصان مے شمر و قرب شمارا بیش از بیش
مے فہم بیشتر ہرچہ بنویسد والسلام اولاد آخر

مکتوب دوم و صد پیل و سوم

شیخ محمد باقر لاهیوی در جواب عریضہ او: حَافِظُ دُعا و مُصَلِّیاً و مُسَلِّماً اَمَّا بَعْدُ مِيرَسَانْد
مکتوب شریف رسید بجهت افزا کردید کیفیتے کہ در نماز عشاء و داده بود از مشاہدہ خواہش
از اطراف و ظہور آثار آن در خود و نیز شنودن آواز بکرات از سیمہ در نماز و ترک نماز اینچونیم
بوضوح پیوست اللہم زد حمدایلہ سبحانہ علی ذلک و علی جمیع نعسانہ
والسلام علیکم و علی سائر من اتبع الہدی

مکتوب دویست و پنجاہم

بحاجی شیخ محمد فضل اللہ در جواب عریضہ او کہ مشکل احوال خود و احوال یاران خود و بعد
الحمد و الصلوٰۃ و از مسائل التخیلات میرساند مکتوب مرغوب کہ مستصحبین واقعہ روشن احوال
پسندیدہ یاران بود رسید سترت بخش گردید حق سبحانہ ہمارہ در رقیات دہشتہ از کمالات
سابقان بہرہ ور کند و یاران طریق ہم در ترقی باشند تو جہات را از ایشان دریغ ندارند اینان
را مرایائے کمالات خود دانند و از رقیات شان شکر بجا آرند و آنچه نوشته اند کہ در ماہ رمضان
در مسجد نصیحت ہوم واقعہ مے بینیم گویا شب جمعہ است و نورے ساطع شدہ کہ از روزہ ہم

گشته و من شب قدر گمان برم از نیک و مبارک است و شب قدر معتبر بشب سال است از بزرگوار
آن زیاده ازین چه باشد که نحمدت سرور دین و دنیا داران شب مشرف شدید و شهادت نبوت
و رسالت او صلوات الله تعالی علیه و آله و سلم داده اید و آنچه خود را بعنوان رسالت دید اید
و در عباد و رسل داخل یافته علیهم السلام بپیش کلمات رسالت نبوت است نه منصب
رسالت و نبوت که ختم یافته است و التسلام

مکتوب دویست و پنجاه و یکم

در بیان طریق توجّه و نصیحت به فقیر حقیر جامع این مکتوبات شریف حاجی محمد عاشور بخاری احمدی
معصومی نقشبندی لک الحمد لله و السلام علیه عباد الله الذین اصطفی اخوی اعزّی محمد عاشور سلام
عافیت انجام خوانند کتابی که از راه محبت فرستاده بودند رسید خوشوقت ساخت از جمیع
یاران نوشته بودند حق سبحانه دوستان را بجمیعت دارد و راه ترقی بکشاید نوشته بودند که طریقه توجّه
بمن نگفته محمّد و ما توجّه امر است ظاهر احتیاج به بیان ندارد هر روش که بدل خود توجّه شوید بدل ظاهر
نیز بهمان روش توجّه باید کرد و در حلقه یاران نشینند و خود را در میان بنهند و به باطن بزرگان مسجّه
باشند و در تعمیر اوقات و نفی وجود بشریت بجان کوشند و دوستان را بدعا یاد آرند و التسلام اولاً

و آخراً

مکتوب دویست و پنجاه و دوم

در توبه

أُرْسِلَ إِلَى الشَّيْخِ عُمَرَ الْحَضْرَمِيِّ فِي النَّصِيحَةِ وَالذُّعَاءِ عَلَى سَبِيلِ الْإِشَارَةِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ
وَسَلَامٌ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى أَفْئَاكُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْكَ وَعَمَّا انْتَسَبَ إِلَيْكَ وَ
أَبْقَاكَ بِهِمْ وَبِكَمَالَاتِ أَسْمَائِهِ وَصِفَاتِهِ وَهَذِهِ الدَّوْلَةُ الْفُصُولَى لَا تَتَيَسَّرُ إِلَّا
بِمُتَابَعَةِ السُّنَّةِ وَالْإِجْتِنَابِ عَنِ الْبِدْعَةِ وَالرُّسُوحِ عَلَى حُبِّهِ الشَّيْخِ وَالْفَنَاءِ فِيهِ
رَزَقَكَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ هَذِهِ الْمَعَانِي ذَوْقًا وَشَوْقًا فَلْيَمَانَا وَاحْتِسَانًا بِحُزْمَةٍ

سَيِّدِ الْبَشَرِ الْمُطَهَّرِ عَنْ زَيْغِ الْبَصَرِ

محمد اشرف المصطفیٰ
مفتی محمد علی

مکتوب (۲۵۳) دوست پنجاہ ویسوم

بمخدومزادہ عالی درجہ جامع الکملات اصوریہ و المعنویہ نعم الخلف محمد اشرف دراندند و
نصائح نافعہ بابتشارہ عالیہ در مشرب محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام و التحیۃ +
الحمد لله وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ مکتوب مرغوب محبت اسلوب فرزند
ارشدی نور چشمی رسید خوشوقت ساخت و مضمون آن بوضع بیوست احوال نویسان باشند
اوقات ربوظائف طاعات مراقبات محمود اند و از دال و ظلال باصل و مذلول حقیقی رُو دارند
و از علم بحیرت و از گفت بنجاموشی و از پوست بفر و از لفظ بمعنی گرانید خوش گفت بیست
قوسے ر و جو د خویش فانی + رفتہ ز حروف در معانی + ہر چند مطلوب حقیقی چنانچہ در لفظ معنی
و بیرون پوست و مغز است اصل ازان و لت نیز در نگہ ظل در راست ۵ اصل و فرع
انہ سرانے روزی ہی + ہر دو مانند و حیث کیسہ تہی + اما چون کہ بابل این نسبت علیہ فی الجملہ
محبت و ارادت درست گردانند امید است کہ باندازہ آن نقاب از جمال این معنی با و بکشایند و بشیر
از ان مشرب عطا فرمایند و آنچه نوشته بودند کہ خود را محمدی المشرب میا بم مبارک است سعادت
آثار فقیر نیز این معنی را بشنامے فہدات ربک و اسیم المغفرۃ

مکتوب (۲۵۴) دوست پنجاہ چہام

بمخدومزادہ بر جادہ عارف باشد شیخ صبیحۃ اللہ در رغبت تربیت طلبہ رضامندی خوان طریق
فرزند تو فقی آثاری لازالت کرامتہ و استقامتہ بجمیعت باشد حمد اللہ سبحانہ کہ
اخی محمد ضیف از شما بسیار رضامند و رضامندی اخوان طریق از نعم جلیلہ او بجا نہ است
در حدیث نفیس آمدہ است مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللَّهَ یقین کہ پیشتر ہم در رضامندی

لہ این مکتوبات از نسخہ خواجہ ابوسعید احمد خان ملکہ بنیہ نقل ہوا

اصحیۃ الامین

بمخدومزادہ عالی

ایشان خواهند کوشید و دیگر چون جمع مستورات از از باب طلبہ بشمار مربوط اند خود را بہر نوع جمعیت
داشته آن جماعہ را سبب جمعیت گردند و احوال را نویسان باشند و اللہ سبحانہ و العالیٰ

مکتوب (۲۵۵) ولیست پنجاہ و پنجم

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيد المرسلين محمد وآله واصحابه
اجمعين ترقيات ظاہری و باطنی و عروجات صوری و معنوی ایشان از حضرت و سبب العظمت
جل برانہ مساکت نموده آید باجابت قرین با و بحر مہمہ جد کہ الا فجد علیہ و علی الہ
الصلوٰات والتسلیمات والبرکات مصرع از ہر حیر میرود سخن دست خوشترست
آدمی تا زمانے کہ گرفتار مادی و دنیوی و ساحت سینہ و بہ نقوش ماسوی مستقیقش
بمرض باطن گرفتارست از قرب او تعالی دور و منحور فکر از الہ این مرض دین فرصت سیر
از اہم مقامست و علاج دفع این غلبت معنوی و فہمیت قلیل از عظیم مقاصد از الہ این مرض
را مربوط بذکر کثیر داشته اند و طہارت باطن را از لوث ماسوی منوط بیا و او تعالی گردانیدہ
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا وَبَسُحُوا بَكْرَةً وَاصِيلًا ذِكْرًا كَثِيرًا
محقق گردد کہ غفلت در قفائے آن نبود کہ دین او سیم قابلست و مہمہ مرض باطن عزیز
فرماید کہ لَوْ أَقْبَلَ مُقْبِلٌ عَلَى اللَّهِ مَدَّةَ عُمُرَةٍ ثُمَّ أَغْرَضَ عَنْهُ لَخُطِرَ فَكَانَ مَا فَاتَهُ أَكْثَرُ
مِمَّا نَالَ وَكَانَ الْإِنْفِرُ كَرَانَسْتِ کہ ماسوی مذکور از ساحت سینہ رخت بر بندد و کوس صلت زند
و از جمیع بایستنیہا پاک و صفا شود نہ از شادی و نیا شادان گردند نہ از غم آن غمگین بحدیکہ
اگر تکلف اخطار ماسوی نماید میسر نیاید بواسطہ نسیانے کہ باطن را از ماسوی حاصل گشتہ است
و بدون این نسیانے ذکر او سبحانہ بایاد ماسوا مختلطست و ہر چہ دران شرکت غیرست شایان
جناب قدس و تعالیست اَللّٰهُ الَّذِي خَالِصُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَ اذْكُرْ تَبَّكَ اِذَا
فَسَّيْتَ مَسَاوِ تَعَالٰی اِيْحَالَتُ مُؤَبَّرٌ بِنَاسْتِ وَ قَدِمَ اَقْلَسْتِ دِينِ اِهْ سِيرَالِي شَدِ اِيْحَالَتُ بَانِجَامِ

میرسد بعد از ان شروع در سیر فی اللہ و سیر در کمالات اسمائی و صفائی اوست تعالیٰ این سیر
 سیر معشوق در عاشق نیز گویند چه عاشق دین موطن از سیر سیر گشته است بیت آینه صورت
 از سفر دور است • کان پذیرا کے صورت از نور است • و کمالات این سیر مربوط بنشأء اخرویست
 معاملات این نشأء قانیہ نسبت بمعاملات آن نشأء شیعہ پیش نیست حکم ششمی دارد
 نسبت بدریائے محیط پس نظر عالی ہمتان مقصود بر نشأء اخرویست و کمالات این
 نشأء مغتر و سیر ابیگر و ندانند از حال آن نورانی جان خبر داد و اندکان رسول اللہ
 ﷺ علیہ و آلہ و سلم دائم الحزن متواصل بالفکر باوجود این کمالات کہ
 اورا علیہ و علیہ الصلوٰۃ والسلام حاصل بود خورسند بود و ازین نشأء اغراض نموده
 اللہم الرفیق الاعلیٰ گویان رخت با خرت برود در آخرت ظاہرست کہ این حزن مفعول
 خواہد شد انشاء اللہ تعالیٰ چه آن موطن موطن حزن نیست موطن حزن دنیا است کریمہ و کسوف
 یعطیک ربک فترضه مؤید این معنیست و شرح معانی کہ با خرت موعود است از موت
 الموت جسری یوصل الحبيب الی الحبيب کریمہ من کان یرجو لقاء اللہ فان اجاب اللہ
 کلات ایمانست از ان رفرے آن معانی اگر بعضی را در نماز کہ موعود مومن است و از دنیا
 گسستن و با خرت پیوستن است رود بدگنجایش دارد و در حدیث شریف آمده است کہ وقت
 نماز حجابیکہ در میان بندہ و خداست محل و علا مرتفع میگردد و ارحمن یا بلال و قرۃ عینی
 فی الصلوٰۃ نیز اشارہ است بآن بآن محل رضا و شادی آخرتست و محل درد و فقدان
 دنیا بہترین امتنع این موطن درد و اندوهست و گوارا نعم این ماندہ سوز و گداز آرام اینجا در
 بے آرامیست و ساز و سوز و فصل اینجا طلبیدن دیار در کوزہ جستن است و آفتاب را در پشت
 آب دیدن این نشأء پیش از مزرعہ نیست مرآن نشأء را ہر قدر افزونی رزاعت نمود آمد
 توقع ثمرات بے اندازہ است این و از دا عملست و راجد در پیشست و وقت عمل حسنا
 طلبیدن بے حاصلست الا من اعطاه اللہ بسبحانہ لیل نیاہ حکم آخرتہ فیجوز

اَنْ يُرْسَمَ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرِهِ الْمَعْدِي فِي هَذِهِ النَّشْأَةِ وَلَمْ يَنْقُصْ مِنْ اَجْرِهِ فِي الْاٰخِرَةِ
 كَمَا قَالَ اللهُ تَعَالٰی فِي شانِ خَلِيلِهِ عَلٰی نَبِيِّنَا وَعَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَاتَيْنَاكَ
 اَجْرًا فِي الدُّنْيَا وَلَنَّاكَ فِي الْاٰخِرَةِ لِمَنْ الصَّالِحِينَ مِثْرًا اَكْرَمَ مِنْ اَجْرِ مَنْ كَانَ فِي
 مِثْرٍ مِنْ رَجُلٍ مُقْبِلًا اِنْ هُمْ عَجِبُ مِثْرٍ بِذَلِكَ فَضَّلَ اللهُ يُؤْتِيهِ مَنْ يُؤْتِيهِ
 مَنْ يَشَاءُ وَاللهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ فَقَرَأْنَا مَا اخْوَى اعْزَى مَعَارِفِ اَكْأَبَى مُحَمَّدًا
 كَمَا اَزْجَلَهُ مَعْتَمَانِ رُوزِ كَارِست وَاَزْخُورِي در خدمت و تربیت اہل شد كَلَانِ شَدُو و ہموارہ
 اوقات او مصروف طاعات است و بواسطہ قلت اسباب معیشت و كثرت متعلقان خیلگی
 مشغول الاوقات میباشد چون اطمارع این احوال این قسم مردم بایشان کہ مرقی و مہربان
 فقر انداز جملہ ضروریات بود بنا بران جرأت نموده گستاخی مینماید کہ اگر از سر کار انداوس
 بمتعلقان او کہ قوت لایموت ایشان میشدہ باشد شود موجب ترقیات دنیا و آخرت
 چه نعمت است کہ درویشی نان از ایشان بخورد و قوت آنرا صرف عبادت
 و طاعات خداوندی بکلی سلطانہ نماید
 وَالسَّلَامُ اَوَّلًا وَاٰخِرًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قَدْ تَمَّ الْجُزْءُ الثَّلَاثُ مِنَ الْمَكَاتِبِ الْمَعْصُومَةِ بِعَوْنِ اللهِ وَفَضْلِهِ وَمَنْعِهِ وَكَرَمِهِ
 وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى ذٰلِكَ جَمِيعِ نِعْمَانِهِ كَمَا يَنْبَغِي وَيُجْبَرِي وَيْلِيهِ الْجُزْءُ الْاَوَّلُ فَالثَّلَاثُ اَنْتَ
 اللهُ تَعَالٰی هَذَا مِنَ التَّرْتِيبِ الْمَعْكُوسِ الرَّجُوعِ مِنَ الْاٰخِرِ اِلَى الْاَوَّلِ وَالْاَشْتَغَالِ بِالْاَهْمِ
 فَالْاَهْمُ وَقَدْ اَفْرَغْنَا الْوَسْعَ وَالطَّاقَةَ لِتَصِحِّحِهِ وَتَقْيِيقِهِ وَمَا كُنَّا نَهْتَدِيْ لَوْلَا اَنْ هَدَانَا اللهُ وَ
 صَلَّى اللهُ تَعَالٰی وَسَلَّمُ وَبَارَكَ اَفْضَلُ الصَّلٰوَاتِ وَالتَّسْلِيْمَاتِ وَالْبَرَكَاتِ عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ سَيِّدِنَا
 مُحَمَّدٍ وَعَلَى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ اَجْمَعِينَ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ بِرَحْمَتِهِ وَهُوَ رَحِمُ الرَّاحِمِينَ وَاخْرُجْنَا اَنْ
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَاَنَا الْعَبْدُ الْمَصْحُوحُ الْمَدْعُوُّ بِنُورِ احْمَدٍ عَفَا اللهُ عَنْهُ وَعَنْ سُلَافِهِ
 وَعَنْ الْمُؤَنِّينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ نَسْتَلِئُ مِنَ الْهَجْرَةِ النَّبَوِيَّةِ عَلَى صَاحِبِهَا
 اَلْفَ اَلْفَ مَحْتَمَةً

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اشاریہ مکتوبات معصومیہ

الف

- | | |
|------------------------------------|-----------------------------|
| ۸۔ ابوالقاسمؒ (مخدوم زادہ) | ۱۔ آدم بنوریؒ |
| دوم: ۱۰۲ - ۱۲۱ - ۱۲۳ - ۱۲۹ | سوم: ۷۰ |
| سوم: ۲۲۵ | ۲۔ آدم تہی (تتوی) |
| ۹۔ ابوالقاسم (بن محمد مراد لاہوری) | دوم: ۵۹ - ۶۳ - ۷۶ - ۷۷ |
| دوم: ۶۱ | ۳۔ ابراہیم (خواجہ) |
| ۱۰۔ ابوالہعالی (میرزا) | اول: ۱۷۳ |
| سوم: ۵۶ - ۱۷ | ۴۔ ابواسحق (حافظ) |
| ۱۱۔ ابوالمکارم | سوم: ۲۲ - ۱۱۹ - ۱۹۷ |
| سوم: ۱۵۳ | ۵۔ ابوالنخیر شاہ آبادی |
| ۱۲۔ ابو محمد لاہوری (ملا) | سوم: ۷۳ - ۲۰۱ |
| سوم: ۴۰ | ۶۔ ابوالفضل کشمیری (مولانا) |
| ۱۳۔ ادریس (ملا) | دوم: ۲۳ |
| اول: ۱۲۲ | ۷۔ ابوالفیض کابلی (ملا) |
| ۱۴۔ اسد اشراق خان | دوم: ۳۸ |
| اول: ۵۰ | |

۱۵- اسد اللہ بیگ	۲۵- امیر خان (سید)
اول: ۲۰۴	دوم: ۱۰۰
۱۶- اسر ایل (سید)	۲۶- انور نور سرائی (شیخ)
دوم: ۹۱	سوم: ۱۳۱-۱۵۵-۲۰۴
سوم: ۱۰۷-۱۱۶-۲۰۳	۲۷- اورنگ زیب عالمگیر
۱۷- اسماعیل (میرزا)	اول: ۶۴ (شاہزادہ)
اول: ۲۰۹	دوم: ۵ (سلطان وقت)
۱۸- اسد داد (میاں)	سوم: (سلطان وقت) ۶-۱۲۲
اول: ۵۸	۲۲۱-۲۲۷
۱۹- اسد رکھا سرتدی	
سوم: ۱۰۴	
۲۰- الیاس (شیخ)	
اول: ۱۶۵	
۲۱- امام الدین پنجابی (شیخ)	
سوم: ۹۲	
۲۲- امان اللہ ٹبرہان پوری (میرزا)	
اول: ۲۲۷-۲۰۵-۱۸۶-۷۶-۲۲۷	
دوم: ۹۴	
سوم: ۵۴-۷۰-۹۳-۱۲۶-۱۸۵	
۲۳- امان اللہ نبیرہ شیخ حمید بنگالی	
سوم: ۳۴-۸۱	
۲۴- امان بیگ بدخشی	
سوم: ۱۶۷	
	۲- باقی بخاری (میر)
	دوم: ۲۴
	۳- بلان بیگ
	سوم: ۲۳۷
	۴- بایزید ابن بدیع الدین سہارن پوری
	دوم: ۴۲-۷۳-۷۴-۸۰
	۸۵-۱۳۹
	سوم: ۱۰۸-۱۵۲
	۵- بختاورد خان
	سوم: ۲۴۴

۶۔ بدر بیگ سمرقندی

دوم: ۹۳

سوم: ۹۶

۷۔ بدر الدین سمرقندی

اول: ۴۰-۱۹۴

۸۔ بدر الدین سلطان پوری

اول: ۳۵

دوم: ۴۸-۱۱۴

سوم: ۶۵

۹۔ بدیع الدین (شیخ)

سوم: ۱۱۷

۱۰۔ بر خوردار کابلی (مولانا)

دوم: ۱۰۶

۱۱۔ بیگم جیو

سوم: ۸۹

پ

۱۔ پائندہ محمد کابلی

سوم: ۱۹-۷۲-۱۷۸-۲۰۲

۲۱۲

۲۔ پیر محمد

دوم: ۹۰

❖

ت

۱۔ تاج الدین سنہلی

سوم: ۷۰

۲۔ تربیت خان (قوجدار جون پور)

(د ۱۰۹۵ھ)

اول: ۱۶۴

۳۔ تیمور بیگ کولابی

سوم: ۸۲-۱۸۶

ج

۱۔ جاتان بیگم بنت عبدالرحیم خان خانان

(زوجة دانیال ابن اکبر بادشاہ)

المتوفیہ ۱۰۷۰ھ

اول: ۲۳-۵۴

۲۔ جان محمد بیگ کولابی

دوم: ۱۳۳-۱۵۴

سوم: ۲۶-۷۸-۱۱۴-۱۳۸

- ۱۳۸

۳۔ جعفر خان (جملۃ الملکی)

سوم: ۹۴-۹۸-۱۱۱-۱۱۹-۱۲۳

۴۔ جعفر (قاضی)

سوم: ۸۸

۵۔ جمال (ملا)

سوم: ۱۵۰

۶۔ جمال الدین (شیخ)

اول: ۱۴۷ - ۱۸۱

۷۔ جمال (شیخ)

سوم: ۳۰

۸۔ جنید حقی (شیخ)

دوم: ۱۳۷

ح

۱۔ حاجی بیگ

سوم: ۱۰۹ - ۱۸۴

۲۔ حافظ جیو

سوم: ۱۳۶

۳۔ حامد (ملا)

دوم: ۲۶

۴۔ حبیب اللہ حصاری ثم بخاری (حاجی)

دوم: ۱۳۴

سوم: ۵۷ - ۲۱۰ - ۲۳۰

۵۔ حسن (شیخ)

اول: ۱۵۹

۶۔ حسن بیگ

سوم: ۱۹۹

۷۔ حسن علی پشاور

اول: ۲۸ - ۳۹ - ۶۱ - ۶۵ - ۷۳

۹۸ - ۱۲۵ - ۱۳۴ - ۱۳۵ - ۱۳۹

۱۴۸ - ۲۱۴

دوم: ۱ - ۲

سوم: ۱۱۵

۸۔ حسین الخلوئی الرومی

دوم: ۴۰

۹۔ حسین منصور (شیخ) جالندری

دوم: ۹۲ - ۱۰۹ - ۱۲۰

سوم: ۳۰ - ۳۵ - ۹۹ - ۱۳۰

۱۶۴ - ۲۰۰

۱۰۔ حمید حمیدی

اول: ۱۹۲

۱۱۔ حیدر لاہوری (قاضی)

سوم: ۳۲

خ

۱۔ خواجہ احمد (بخاری) المتوفی ۱۰۷۲ھ

دوم: ۳۲ - ۱۳۰

سوم: ۶۸ - ۱۰۹ - ۱۲۴ - ۱۳۲

۲۔ خواجہ پادشاہ بلخی

سوم: ۸۳

۳ - خواجه ترندی (شاه)

اول: ۲۵ - ۱۲۶

۴ - خواجه گدا

اول: ۱۷۲

۵ - خالد سلطان پوری

سوم: ۲۰۸

۶ - خلیل الله (ابن محمد سعید)

دوم: ۱۴۰

سوم: ۳ - ۱۹۵ - ۲۱۶

ک

۱ - درویش محمد برکی جالندھری

سوم: ۵۵

۲ - دوست محمد بیگ

سوم: ۱۹۰ - ۲۲۸

۳ - دینار (خواجه)

اول: ۱۰ - ۹۰

س

۱ - رجب علی

سوم: ۱۷۹

۲ - رشید آغا

اول: ۱۶۸ - ۱۸۷ - ۱۹۸

۳ - رعایت خان (فوجدار سیستان)

(م ۱۰۷۳ھ)

سوم: ۸۵ - ۸۶ - ۸۷

۴ - رفعت بیگ (میر)

اول: ۳۸ - ۴۰ - ۸۱

سوم: ۵۲ - ۷۶

ز

۱ - زین العابدین مکی

دوم: ۴۱

س

۱ - سجادول (اخوند عبدالحق)

اول: ۱۹۷

۲ - سرانداز خان

سوم: ۱۷۵

۳ - سعد الله کابلی (صوفی)

دوم: ۱۳۵

سوم: ۲۶ - ۴۲ - ۵۹

۴ - سلیم تلخی (حاجی)

دوم: ۵۵ - ۶۰ - ۱۳۸

۵ - سید بی بی صاحبہ

دوم: ۳۳

ش

۱ - شاہ جیو

دوم: ۱۱۸

۲ - شاہ محمد

سوم: ۹۰

۳ - شرف الدین حسین لاہوری

دوم: ۸۷-۶۵-۶۴

سوم: ۱۰۵-۱۷۴

۴ - شرف الدین سلطان پوری

سوم: ۱۳۳-۲۲۲

۵ - شمس الدین خوشگی

اول: ۳۶

۶ - شمس الدین علی قلی خانی (میر)

اول: ۲۳۲

۷ - شہداد (ملا)

اول: ۱۱۷

ض

۱ - ضیاء الدین حسین (اسلام خان)

(دم ۷۴۳ھ)

اول: ۱۵-۲۴-۳۵-۱۶۹

سوم: ۱۳-۱۵

۲ - ضیائی مودودی

سوم: ۶۷

ط

۱ - طاہر (ملا)

سوم: ۱

۲ - طاہر بدخشی ثم جون پوری

اول: ۹۱

۳ - طاہر بیگ (میرزا)

اول: ۷۵

ع

۱ - عادل بیگ (پسر کامل بیگ)

سوم: ۱۳۵

۲ - عبدالاحد وحدت (شاہ گل)

دوم: ۱۱۹

سوم: ۱۱۷-۱۲۸-۱۴۰-۱۶۸-

۲۰۵-۲۴۸

۳ - عبدالحلیل دہلوی (حافظ)

سوم: ۱۴۱-۱۹۱

۴ - عبدالحکیم

دوم: ۱۱۰

۵

۱۶- عبدالسلام کابلی	۵- عبدالحجید برهان پوری
سوم: ۱۷۷	اول: ۷۷
۱۷- عبدالسلام (نلا)	۶- عبدالحی پٹنی
دوم: ۲۰	اول: ۹۴
۱۸- عبدالصمد کابلی	۷- عبدالحق بنگالی
اول: ۲۳-۸۳-۱۸۸	سوم: ۱۹۹-۲۱۵
سوم: ۳۱-۱۵۶-۲۱۴	۸- عبدالحق (مولانا)
۱۹- عبدالقدوس (شیخ)	سوم: ۱۷-۵۶-۲۱۱
سوم: ۲۳۱	۹- عبدالرحمن بلخی (سلطان)
۲۰- عبدالغفار بلخی	سوم: ۴۱-۱۳۹-۱۴۵
دوم: ۵۶	۱۰- عبدالرحمن (برادر عرب بخاری)
۲۱- عبدالغفور (حافظ پشاور)	سوم: ۱۰-۴۸
اول: ۱۳۸-۱۵۷	۱۱- عبدالرحمن (میر)
۲۲- عبدالفتاح پسر میر محمد نعمان	دوم: ۷۰
سوم: ۲۵	۱۲- عبدالرحمن نقشبندی
۲۳- عبدالکریم (حافظ)	دوم: ۱۶
اول: ۳۴-۱۶۶-۱۶۷	سوم: ۱۲۹-۱۸۱-۲۰۷
۲۴- عبدالکریم (شیخ)	۱۳- عبدالرحیم (خواجہ)
سوم: ۳۷	سوم: ۱۱۲
۲۵- عبدالکریم (کابلی)	۱۴- عبدالرزاق (نلا)
دوم: ۱۴	دوم: ۳۶-۳۷
۲۶- عبداللطیف شکر خانی	۱۵- عبدالرشید (حافظ)
اول: ۹-۱۱۵-۱۶۰-۲۰۷	اول: ۱۹

۳۸- عبید اللطیف (میرزا)	۲۷- عبداللطیف (ملا)
اول: ۲۵-۲۹-۵۷-۷۳-۱۰۴	سوم: ۲۲۳
۱۱۶-۱۲۳-۱۳۷-۱۴۱-۱۵۴	۲۸- عبداللطیف (ہمیشہ زادہ خواجہ محمد معصوم)
۱۸۲-۲۲۴	سوم: ۵۳
۳۹- عبید اللہ کولابی	۲۹- عبداللہ اسلام خانی
سوم: ۳۳-۴۴-۱۵۴	سوم: ۸
۴۰- عثمان کولابی (میر)	۳۰- عبداللہ بختی کابی
سوم: ۱۶۳-۲۳۶	سوم: ۳۷
۴۱- عثمان (میر)	۳۱- عبداللہ پشاور
سوم: ۱۸۱	اول: ۱۲۲
۴۲- عرب بخاری (برادر عبدالرحمن)	سوم: ۱۷۶
اول: ۱۵۵	۳۲- عبداللہ (شیخ)
دوم: ۲۹-۶۶	سوم: ۱۵۲
۴۳- عزیز اللہ	۳۳- عبداللہ کولابی
دوم: ۱۱۸	دوم: ۱۳۱
۴۴- عزیز (میر)	۳۴- عبداللہ ملکندی (حافظ)
سوم: ۱۸۰	سوم: ۱۷۱
۴۵- عطاء اللہ سورتی	۳۵- عبداللہ مقتدر
سوم: ۲۷-۸۸	سوم: ۸۱
۴۶- (سید) علی بارسہ (نور الدین علی خان بن	۳۶- عبدالواحد
سید عبداللہ بارسہ) (م ۱۱۱۹ھ)	سوم: ۱۵۰
دوم: ۸۸-۹۵-۱۴۳	۳۷- عبداللہادی بدایونی
سوم: ۷۱-۱۱۳	اول: ۲۳۳

۴۷ - علیم جنال آبادی (شیخ)

اول - ۲۸ - ۱۴۰

دوم: ۵۴

سوم: ۹۴ - ۹۵ - ۱۱۲ - ۱۲۱ - ۱۲۲ - ۱۲۷

۱۲۷

۴۸ - علی محمد (ملا)

دوم: ۲۰

۴۹ - علی (میر)

سوم: ۱۸۱

۵۰ - عمر الحضرمی

سوم: ۲۵۲

۵۱ - عمر (میر)

سوم: ۱۸۱

۵۲ - عنایت اللہ (قاضی)

سوم: ۹

غ

۱ - قازی سرمدی (مولانا)

دوم: ۶۸ - ۱۸

۲ - غضنفر (میرزا)

دوم: ۲۱ - ۴۹

سوم: ۲۳

۳ - غلام محمد افغان

اول: ۳۷

سوم: ۳۸

۴ - غلام محمد فاروق

دوم: ۹

ف

۱ - فضل کابلی (ملا)

سوم: ۸۰

۲ - فتح اللہ (ملا)

سوم: ۲۳۰

۳ - فتح خان شیرپوری

اول: ۱۵۲

۴ - فیصیح الدین

سوم: ۲۱۹

۵ - فیصیح الدین (مولانا)

دوم: ۱۲۶

۶ - فضل اللہ (شاہ) بڑیلان پوری

اول: ۱۰۷

۷ - فضل اللہ (شیخ)

دوم: ۱۲۸

سوم: ۲۵۰

۸ - فقیر اللہ بنگالی (پٹنہ)

سوم: ۹۷

۹ - فقیر بامیر خان

سوم: ۲۱۲

۱۰ - فیض اللہ بنگالی

اول: ۲۲۳

۱۱ - فیض محمد فتح آبادی (ملا)

سوم: ۷۹

ق

۱ - قاسم (ابن صوفی مغربی)

سوم: ۲۳۵

۲ - قاسم پتنی

سوم: ۲۱۳

۳ - قاسم روپڑی (ملا)

سوم: ۵۸

۴ - قلیج اللہ

اول: ۱۱

ک

۱ - کام گار خان

سوم: ۲۴۳

ل

۱ - لطف اللہ بن سعید خان

اول: ۱۰۰ - ۱۷۶

۲ - لطیف بخاری (میرزا)

سوم: ۱۰ - ۱۶۱ - ۲۳۱

م

۱ - مہ جیو (محترمہ)

دوم: ۱۱۳

۲ - مجدد الف ثانی قدس سرہ

اول: ۱ - ۲ - ۳ - ۴ - ۵ -

۷ - ۸

۳ - محب علی (ملتان)

سوم: ۱۸۹ - ۲۲۲

۴ - محسن سیالکوٹی (مولانا)

دوم: ۴۸

۵ - محسن کشمیری (مولانا)

اول: ۱۲۳

۶ - محمد (سید)

سوم: ۱۳۲

۷ - محمد (بن محمد طیب التہامی)

دوم: ۷۹

۸ - محمد ابراہیم (ابن میر محمد نعمان)

اول: ۷۸

÷

دوم: ۲۸-۱۲۷	۹- محمد ابراہیم (سید)
سوم: ۲۹-۱۷۰	دوم: ۱۲۸-۱۲۹-۱۵۰
۱۹- محمد امین لاہوری	۱۰- محمد ابراہیم (پسر محمد یعقوب)
دوم: ۱۱۶	سوم: ۱۵۹-۱۷۳-۱۹۲-۲۲۵
۲۰- محمد باقر فتح آبادی (ارادت خان)	۱۱- محمد اسحق (پسر محمد یعقوب)
دوم: ۶۹	سوم: ۱۵۹-۱۶۵-۲۲۶
۲۱- محمد باقر لاہوری	۱۲- محمد اسحق (سید)
دوم: ۲۷-۱۲۶	دوم: ۱۵۱-۱۵۲
سوم: ۱۱-۱۰۰-۱۰۱-۱۰۲-۱۱۷	۱۳- محمد اشرف (م ۱۱۷ھ)
۱۲۸-۱۵۰-۱۵۷-۱۹۲-۲۱۸	اول: ۲۲۹-۲۳۸
۲۳۸-۲۴۲-۲۴۹	دوم: ۱۲۴-۱۲۵
۲۲- محمد بربان پوری (شیخ)	سوم: ۲۵۳
سوم: ۱۲۵-۱۸۵	۱۴- محمد افضل (ابن بدرالدین سرہندی)
۲۳- محمد بیگ لخی	اول: ۷۰-۱۹۴
سوم: ۸۴	۱۵- محمد افضل (خواجہ)
۲۴- محمد جان اکبر آبادی (حاجی)	دوم: ۱۱۸
اول: ۲۰-۲۱	۱۶- محمد افغان
دوم: ۹۷	اول: ۳۳-۱۷۱
۲۵- محمد حسین (حاجی)	۱۷- محمد امین حافظ آبادی
اول: ۲۶-۱۵۳-۱۷۵-۱۹۹	اول: ۱۱۹
سوم: ۱۹۸-۲۱۵	دوم: ۱-۱۵۳
۲۶- محمد حسین کابلی	سوم: ۱۰۲-۱۹۶
سوم: ۱۳۶-۲۱۰-۲۱۱	۱۸- محمد امین بخاری (میر)

۲۷- محمد حکیم ابن قاضی اسلم	دوم: ۱۰۵
اول: ۱۳۰	۳۶- محمد زاہد
۲۸- محمد حنیف (کابلی)	سوم: ۱۳۲-۱۵۰
اول: ۱۲-۲۲-۴۴-۵۵-۷۹	۳۷- محمد زاہد (صوفی برق انداز)
۸۶-۸۸-۸۹-۱۲۰-۱۵۸	سوم: ۶۱
۱۷۰-۲۰۱	۳۸- محمد زمان (پسر رعایت خان)
دوم: ۳-۶-۸-۱۰-۱۱-۱۳-۱۵	سوم: ۸۵
۱۷-۱۹-۲۰-۲۲-۲۴-۲۵	۳۹- محمد زمان (سید)
۲۷-۳۰-۳۱-۸۱-۱۴۶-۱۴۸	دوم: ۱۰۷
سوم: ۳۷-۴۳-۷۷-۱۵۴-۲۵۴	۴۰- محمد سعید (م ۱۰۷۰)
۲۹- محمد خانی (میر)	سوم: ۱-۳-۲۰-۶۸
اول: ۲۸-۴۹-۱۴۷-۲۱۱	۴۱- محمد سعید سازنگ پوری
۳۰- محمد خان ورکی	دوم: ۷۲
سوم: ۱۵۸	سوم: ۷۴
۳۱- محمد خدلی (جذبی-خواجہ)	۴۲- محمد سیف الدین (م ۱۰۹۶)
اول: ۹۵	اول: ۹۰-۲۳۵
۳۲- محمد رضا (پسر رعایت خان)	سوم: ۲۲۰-۲۲۱-۲۲۷-۲۳۲
سوم: ۸۶	۲۲۲-۲۲۳
۳۳- محمد رضا (فضائل بیگ)	۴۳- محمد شاہ (گزر بردار)
دوم: ۱۵	دوم: ۳۱-۴۵-۵۷-۱۵۵
۳۴- محمد رؤف کابلی	۴۴- محمد شریف (حافظ) لاہوری
دوم: ۱۴۵	اول: ۱۳-۴۱-۱۲۲-۱۳۱-۱۳۲
۳۵- محمد زاہد جدید	۱۵۰-۲۰۲

۵۲ - محمد صالح کولابی	دوم: ۹۸ - ۱۴۶
اول: ۶۹	سوم: ۱۲ - ۱۳ - ۹۲
۵۳ - محمد صبغة الله (دم ۱۲۱ھ)	۴۵ - محمد شریف بخاری
اول: ۶۳ - ۱۸۹ - ۱۹۶ - ۲۱۵ - ۲۳۱	دوم: ۱۳۶
سوم: ۲۵۴	سوم: ۶۹ - ۱۵۱ - ۲۱۴ - ۲۲۱
۵۴ - محمد صدیق پشادری	۴۶ - محمد شریف (حاجی) قادم
اول: ۱۸ - ۵۶ - ۵۹ - ۶۶ - ۸۴	دوم: ۵۳
۱۱۱ - ۱۱۲ - ۱۱۴ - ۱۱۶ - ۱۱۸	سوم: ۱۳۷ - ۲۰۶
۱۲۲ - ۱۲۴ - ۱۲۹ - ۱۳۳ - ۱۳۸	۴۷ - محمد صادق ابن نصیر خان (میرزا)
۱۳۹ - ۱۴۴ - ۱۴۶ - ۱۴۹ - ۱۷۹	دوم: ۴۳ - ۴۸
۱۸۲ - ۲۱۴ - ۲۲۰ - ۲۲۱ - ۲۲۲	سوم: ۱۶ - ۴۷ - ۱۹۸ - ۱۹۹
۲۲۸ - ۲۲۶	۲۱۱ - ۲۱۵
دوم: ۱ - ۳ - ۷ - ۳۵	۴۸ - محمد صادق بخاری ثم مدنی
سوم: ۷۵ - ۱۲۰	اول: ۴۴
۵۵ - محمد صدیق سرسندی (ولد محمد صالح تنہا سیری)	سوم: ۴۶ - ۱۱۰
سوم: ۷۷ - ۷۸ - ۸۳	۴۹ - محمد صادق پتینی
۵۶ - محمد صدیق کشمی (بدخشی) ہدایت	سوم: ۱۴۳
(دم ۱۰۵۱ھ)	۵۰ - محمد صادق کابلی (حافظ)
اول: ۵ - ۶۹ - ۱۶۱	دوم: ۱۱۷
سوم: ۹۱	سوم: ۲۴۰ - ۲۴۱
۵۷ - محمد صلاح کابلی	۵۱ - محمد صالح تنہا سیری
دوم: ۱۲	اول: ۱۰۵
۵۸ - محمد طاہر (حافظ) سوم: ۱۷۹	سوم: ۱۰۳

۵۹ - محمد عارف	۶۸ - محمد کاشف
سوم: ۱۵۰	اول: ۸۲ - ۱۴۲ - ۱۴۲
۶۰ - محمد عارف کشمیری	۶۹ - محمد کاظم (پسر خواجہ محمد ہاشم)
سوم: ۵	اول: ۹۶
۶۱ - محمد عارف (حاجی)	۷۰ - محمد گل (گل محمد) مفتی پشادری
اول: ۲۱۳ - ۲۲۵	اول: ۲۱۲
سوم: ۴۲ - ۸۱ - ۱۲۸	۷۱ - محمد ماہ پسر عبدالرحمن نقشبندی
۶۲ - محمد عارف لاہوری	سوم: ۱۲۹ - ۱۸۱ - ۲۰۷
دوم: ۵۰ - ۸۴	۷۲ - محمد محسن (حافظ)
۶۳ - محمد عاشور بخاری	دوم: ۶۷
اول: ۱۴۵	سوم: ۳۹ - ۱۳۸
دوم: ۳۲ - ۱۳۲	۷۳ - محمد معصوم
سوم: ۲ - ۸۲ - ۱۸۶ - ۲۵۱	دوم: ۱۲۵
۶۴ - محمد عبید اللہ (مروج الشریعہ سنہ ۸۳ھ)	۷۴ - محمد معین
اول: ۶۸ - ۸۵ - ۱۱۰ - ۱۲۱ - ۱۵۶	دوم: ۴۶
۱۸۳ - ۱۹۱ - ۱۹۲ - ۲۱۹ - ۲۳۰ - ۲۳۶	۷۵ - محمد معشوق طوسی
سوم: ۱۹ - ۶۹ - ۱۱۷ - ۱۱۸	سوم: ۱۰۸
۶۵ - محمد فاروق (ابن عبدالغفور سمرقندی)	۷۶ - محمد مقیم قصوری
اول: ۴۰ - ۸۰ - ۹۹ - ۱۰۶ - ۱۰۸ - ۱۰۹	اول: ۵۱
۶۶ - محمد فاضل	۷۷ - محمد موسیٰ
سوم: ۱۵۰	سوم: ۱۷۹
۶۷ - محمد قلی	۷۸ - محمد موسیٰ (ملا)
اول: ۶۲	دوم: ۱۲۲

۱۰- نور محمد بیگ	ن	۱۰۹- میرزا جان
اول: ۲۰۰	۱- نصیر خان	دوم: ۱۰۱-۴۰۴
۱۱- نور محمد تپنی (سورتی)	سوم: ۲۱۱	۱۱۰- میر عماد
اول: ۲۸-۹۳	۲- نظام کولابی (حاجی)	دوم: ۱۰۸
و	دوم: ۸۲	۱۱۱- میرزا گل بہاری
۱- ولی جہتی (شیخ)	۳- نعمت اللہ (ملا پشاور)	سوم: ۶۲
دوم: ۱۴۲	اول: ۱۳۶-۱۳۹-۱۵۱	۱۱۲- میرک شیخ
۲- ولی داد برکی	۴- نعمت اللہ بنگالی (سید)	اول: ۳۰-۱۲۷
سوم: ۳۵	سوم: ۱۳۴-۱۷۲	۱۱۳- میرک عباد اللہ
۵	۵- نعمت اللہ قادری (شاہ)	(ابن محمد زاہد کابلی)
۱- ہمت خان (میر عیسیٰ؟)	ابن عطار اللہ تارولی (المتوفی ۱۰۷۳ھ)	اول: ۲۱۰-۲۳۹
دوم: ۱۲۴	اول: ۲۷-۷۴	۱۱۴- میرک عطار اللہ
۲- ہمت خان (میر عیسیٰ میرن ان)	۶- (سید) نور بکر بارہہ سیف خان	اول: ۱۸۵
اسلام خان بدخشی (دم ۹۲-۱۰۱ھ)	(دم ۱۱۰۸ھ)	۱۱۵- میرک محمد (گز بردار)
اول: ۲۱۸	دوم: ۹۶-۹۹	دوم: ۱۱۲
ی	سوم: ۴۵-۱۶۶	۱۱۶- میرک محمد بیگ بدخشی
۱- یار محمد	۷- نور بیگ	سوم: ۴۹-۶۰-۲۴۰
اول: ۳۲	سوم: ۲۱	۱۱۷- میرک معین الدین
۲- یوسف (حاجی)	۸- نور میر	دوم: ۸۹-۱۵۶
سوم: ۶۸-۶۹	سوم: ۱۸۲	۱۱۸- میر معصوم
	۹- نور محمد	اول: ۱۶
	سوم: ۸۵-۸۷-۸۸	۱۱۹- میر مغول
	۸۹-۹۰	اول: ۴۶

صفحه	مضمون	صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۶۴	مکتوب سی و نهم در بیان حقیقت فنا	۶۴	فنا و بقا و در آنکه در کار بر نفس است	۶۴	علم و تیز را گنجایش است و چهل سال
۶۵	و بقا و حقیقت اطمینان نفس و اشاره	۶۵	لیکن از اعمال ناگزیر است	۶۵	بنیبات ذات اندر چهل سال تیزی
۶۶	بمنشأ تجد و امثال در آنکه اختصار	۶۶	مکتوب چهل و نهم در مواعظت	۶۶	افزاید و مذکر بعضی از فصل
۶۷	تجلی ذات با حضرت علیه الصلوٰه و السلام	۶۷	مکتوب چهل و ششم در بیان آنکه صید	۶۷	مکتوب پنجاه و نهم در احکام موالا
۶۸	پدیده منی است زلال در این اثر یا مختصر	۶۸	مستی حقیقی جز با مستی نمی توان کرد	۶۸	با کفار و احکام تقیید فضیلت حب
۶۹	بجمعی است بیان منتهای عروج	۶۹	مکتوب چهل و نهم در بیان خصایف	۶۹	و بعضی از امور و رجاء که میگویند
۷۰	عالم امر نفس مطمئنه و عناصر رجب	۷۰	طریق حضرت خوجان ایامی با نچه	۷۰	که تقیری بدنا بود و است یکس
۷۱	مکتوب سی و ششم در آنکه محبت جلد	۷۱	حضرت مجتهد قدس سره و آن متاثر اند	۷۱	مکتوب پنجاه و ششم برزایا و الی
۷۲	معانی معنای دور و در غیب طاعات	۷۲	در بیان طریق نفی و اثبات	۷۲	در جواب کتابت او که اهل طلب و
۷۳	عزالت آنکه مقصود از سیر و سلوک	۷۳	مکتوب چهل و ششم در بیان برکات	۷۳	شوق صحبت نموده بود و یادگر بعضی از
۷۴	پیری و مردی نیست بلکه نیستی و کم نیست	۷۴	دین و تحریر و دوم حفظ نسبت	۷۴	احوال شیخ عبدالحق و ختم مکتوب
۷۵	مکتوب سی و نهم در تحریر بر طلب	۷۵	مکتوب چهل و نهم در بیان آنکه	۷۵	بحدیث حلیل القدر
۷۶	حق جل و علا	۷۶	طالب اباید طلب حقیقی را و راه	۷۶	مکتوب پنجاه و نهم در تبصیر قانع
۷۷	مکتوب سی و نهم در تبصیر و اتقوا	۷۷	آفاق و انفس جوید	۷۷	مکتوب الیه که دیده و نوشته
۷۸	فنا فی الله شو و بقا بالله شود و آنکه	۷۸	مکتوب پنجاه و نهم در نصیحت مکتوب	۷۸	مکتوب پنجاه و نهم در بیان آنکه فنا
۷۹	مطلوب نشاء نایه پس در حق است	۷۹	الیه و تفقد احوال او	۷۹	بقا بعلاقه ظلیت اصالت است و در
۸۰	مکتوب سی و نهم در شرح احوال مکتوب	۸۰	مکتوب پنجاه و نهم در بیان آنکه	۸۰	معامله بنیبات اندر این طلاقه نماید
۸۱	الیه و بیان آنکه نزد قوم یافت مطلوب	۸۱	طالب مدت را ترک کثرت ناگزیر	۸۱	فنا و بقا انقطاع پذیرد در بیان آنکه
۸۲	منحصراً نفس است و نزد حضرت	۸۲	و تحریر بر اتماع سنت و قناعت	۸۲	و چه را بود راه است نه بذات و در بیان
۸۳	مجتهد قدس سره بیرون انفس	۸۳	از بدعت	۸۳	بعضی از کمالات صلواتیه
۸۴	مکتوب چهل و نهم در تحقیق عدسیت ذاتیه	۸۴	مکتوب پنجاه و دوم در تحریر	۸۴	مکتوب پنجاه و نهم در بیان آنکه
۸۵	مکتوب چهل و نهم در تبصیر بر	۸۵	اعراض از خود و اقبال با صل	۸۵	الیه و تبصیر در قطع و در بعضی از
۸۶	کسب رضی حق جل و علا	۸۶	و حصول تهلاک و نیستی تا بقای اتم	۸۶	حضرت صدیق اکبر
۸۷	مکتوب چهل و دوم در جواب قانع	۸۷	بر آن مترتب شود	۸۷	مکتوب شصتم در بیان آنکه فوج هر چه
۸۸	مکتوب و آنکه نسبت از هر چه برسد از پیر	۸۸	مکتوب پنجاه و سوم در شرح قول	۸۸	دارد مستغنا و از اصل است
۸۹	خود باید دانست	۸۹	لایزال الله الا الله و بیان آنکه تحقق	۸۹	مکتوب شصت و یکم در تبصیر در مکتوب
۹۰	مکتوب چهل و سوم در رجاء حوائج	۹۰	بکلام مجید از آثار این پیر	۹۰	دید و بود
۹۱	باراده او کمالی و عدم تلون آن	۹۱	مکتوب پنجاه و چهارم در بیان آنکه	۹۱	مکتوب شصت و دوم در جواب مل
۹۲	مکتوب چهل و چهارم در شرح کمال	۹۲	تا مسائل سالک صفات و تبارک	۹۲	شبه که مکتوب بر کلام حضرت مجتهد

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۱۴	مجدد قدس سرہ نورہ در جواب مسئلہ معتزلہ کہ حدیثی روایت آورده اند	۱۱۴	مکتوب ہفتاد و یکم در بیان کمال محبت و دقائق آن۔	۱۲۶	مکتوب ہشتاد و دوم در بیان سلطان کرد و حصول حدیث و کمال
۱۱۵	و نیز در جواب اعتراضی کہ بر مبارک تبار کرد	۱۱۵	مکتوب ہفتاد و دوم در غیب	۱۲۶	کہ فوق آنست ترغیب بنفی مراد آن۔
۱۰۴	مکتوب شخصیت و مسموم در جواب کتاب	۱۱۶	نشیق بنیات حرمین شریفین۔	۱۲۷	مکتوب ہشتاد و سوم در بنیانی
۱۰۵	مکتوب الیہ کہ مشعر از فناء و بقا اتم بوده	۱۱۷	مکتوب ہفتاد و سوم در بیان فناء	۱۲۷	این دنیا ترغیب بر تعمیر اوقات۔
۱۰۵	مکتوب شخصیت و چهارم در اظہار	۱۱۸	لطائف عالم امر و بقائے و فرق بینا	۱۲۷	مکتوب ہشتاد و چهارم در غیب
۱۰۶	انتقاریہ ضد مقدسہ آن سرور صلی اللہ	۱۱۸	فنا و فناء فی فناء و معنی و قدہ حدود	۱۲۷	بر طاعات و تحصیل نیستی۔
	علیہ وسلم و در بیان اذکار و اعمال کہ	۱۱۸	بیان آنکہ توحید ہیوی و جودی نفی جو	۱۲۸	مکتوب ہشتاد و پنجم در تعزات مسمومہ
	مناسبت ہر کدام از ولایات ثلاثہ و	۱۱۸	ساکت یا نہ در بیان تجلی ذات متعالی	۱۲۸	موجب قیامت معنویہ است۔
	کمالات نبوت فوق آن در اشارت	۱۱۸	و آنکہ تجلی زہری تجلی ذات نیست بلکہ	۱۲۸	مکتوب ہشتاد و ششم در غیب
	بقامات کہ ترقی در آنچہ مربوط با اعمال	۱۱۸	تجلی صوری است کہ دون تہلیات	۱۲۸	مجبوحہ و اشارت یعنی یاد کرد و
	نیست بلکہ بفضل بعضی بایست	۱۱۸	مکتوب ہفتاد و چهارم در تعبیر اتم	۱۲۸	یادداشت۔
۱۰۶	مکتوب شخصیت و پنجم در اظہار شہاد	۱۱۹	مکتوب الیہ و در بیان آنکہ یافت	۱۲۹	مکتوب ہشتاد و پنجم در مضائق
	طاعات و ایمان بقیوس و برکات ضد	۱۱۹	مطلوبہ آفاق و انفس است۔	۱۲۹	ارباع حوادث بارادہ زلی اذکار
	منور حضرت محمد الف ثانی ۷۱۔	۱۲۰	مکتوب ہفتاد و پنجم در بیان کرم	۱۳۰	مکتوب ہشتاد و ششم در بیان بعضی
۱۰۸	مکتوب شخصیت و ششم در بیان شوق و	۱۲۰	و فد و اظہار الاثم و باطنہ۔	۱۳۰	درجات سلوک آنکہ کسب حلال است
	اظہار الم دوری از مکتوب الیہ۔	۱۲۱	مکتوب ہشتاد و ششم در تحسین احوال	۱۳۱	عالمی و خل ذکر است۔
۱۰۸	مکتوب شخصیت و ہفتم در تعریف بر رفیع	۱۲۱	مکتوب الیہ و فوائد کلمہ طیبہ۔	۱۳۱	مکتوب ہشتاد و ہفتم در مصالح و تعزیر
۱۰۹	مرادات کہ منوط است بزوال صفت	۱۲۱	مکتوب ہفتاد و ہفتم در اظہار	۱۳۱	واقعہ مکتوب الیہا۔
	ارادت و تعبیر دقائق و اتمام حصول	۱۲۱	تاسع بر عمر گذشتہ۔	۱۳۲	مکتوب نوحہ دم در فوائد صحبت برکات
	کمال فناء و زوال غلاق و دیم۔	۱۲۲	مکتوب ہفتاد و ششم در بیان آنکہ	۱۳۲	روضہ حضرت مجتہد قدس سرہ۔
۱۱۰	مکتوب شخصیت و ششم در بیان آنکہ	۱۲۲	نصیب ان مرتبہ علیہا عجز و نایاب است	۱۳۲	مکتوب نوحہ و یکم در اظہار فراق حضرت
	جمیع صوری در طاعات از نسبت	۱۲۳	مکتوب ہفتاد و ہفتم در تعبیر دقائق مکتوب	۱۳۲	مجدد الف ثانی و ششم از کمالات
	معنوی است و تحریف تفسیری از عربیہ	۱۲۳	الیہ تحقیق مقام شرح صد و فیض وسط	۱۳۲	ایشان این مکتوب از بود بعضی
۱۱۱	مکتوب شخصیت و ہفتم در مصالح مکتوب الیہ	۱۲۳	مکتوب ہشتاد و پنجم در تحسین احوال	۱۳۲	اوراق او گم شدہ۔
از احوال	مکتوب ہفتاد و دوم در ذکر بعضی احوال	۱۲۴	مکتوب الیہ و تحریص بر علمیت	۱۳۵	مکتوب نوحہ و دوم در نصیحت و ترغیب
۱۱۳	میرزا امان اللہ شرح استفادائے او	۱۲۵	مکتوب ہشتاد و یکم در احوال بعضی	۱۳۶	بر تحصیل معرفت با خدا از احوال حاجی
	از برکات حضرت ایشان صاحب		یاران و مناقب و ضدہ منور حضرت		محمد شریف۔
	مکاتیب سلمہ تہلے۔		پیر دستگیر	۱۳۶	مکتوب نوحہ و سوم در شرح حال الیہ

صفحه	مضمون	صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۱۳۷	و کمالات نماز۔	۱۵۱	مکتوب صد و نهم در ترجیح ایمان غیب	۱۶۳	مکتوب صد و بیست و یکم در مقامات
۱۳۸	مکتوب نود و چهارم در تفسیر	۱۵۲	برایمان ششہودی۔	۱۶۶	محبت ذاتیہ و شرح قبض و بسط و
۱۳۹	و تحریص تحصیل معرفت۔	۱۵۳	مکتوب صد و دہم در حقیقت	۱۶۷	سستی در کار سالک و سیرت فی باطن
۱۴۰	مکتوب نود و پنجم در ترغیب بر سر	۱۵۴	لایذکر اندالالہ۔	۱۶۸	و مبالغہ آن منافع محبت پر محبت مرید
۱۴۱	نعم ظاہر و باطن۔	۱۵۵	مکتوب صد و یازدهم در اسرار محبت	۱۶۹	بیان قربیت این طریق از طرق دیگر و
۱۴۲	مکتوب نود و ششم در بیان ذوق	۱۵۶	و فضائل احسان با خلق اللہ۔	۱۷۰	آنکہ این طریق اہل سہل است و در
۱۴۳	و شرح احوال مکتوب الیہ۔	۱۵۷	مکتوب صد و دوازدهم در جواب	۱۷۱	مکتوب صد و بیست و دوم در فضائل
۱۴۴	مکتوب نود و ہفتم در انداز مکتوب	۱۵۸	عریفہ مکتوب الیہ کہ در شرح احوال خود	۱۷۲	سجد و ترغیب بر ترقی از ذکر بزرگواران
۱۴۵	مکتوب نود و ہشتم در ترغیب بر	۱۵۹	مکتوب صد و سیزدهم در ترجیح ایمان	۱۷۳	تسبیح و تعالیٰ و بیان آنکہ او با سجد و راز
۱۴۶	تحقیق سستی و تعمیر اوقات۔	۱۶۰	غیب برایمان ششہود۔	۱۷۴	تجلیات مشاہدات و اسما و صفات باید
۱۴۷	مکتوب نود و نهم در شرح احوال	۱۶۱	مکتوب صد و چہارم در بیان آنکہ	۱۷۵	سود صد و بیست و سوم در سیر
۱۴۸	مکتوب الیہ با اشارہ عالی۔	۱۶۲	بر جمیع وقایع اعتبار نباید نہاد۔	۱۷۶	مشوق در عاشق و جامعیت قلب عارف
۱۴۹	مکتوب صد و در جواب کتابت	۱۶۳	مکتوب صد و پانزدہم در فضیلت	۱۷۷	مکتوب صد و بیست و چہارم در شرح
۱۵۰	علامہ ملا قراہ پوری کہ متضمن احوال	۱۶۴	استقامت۔	۱۷۸	عالی با مکتوب الیہ و تعبیر واقعہ۔
۱۵۱	بلند و وقایع ارجمند بود۔	۱۶۵	مکتوب صد و شانزدهم در حقیقت	۱۷۹	مکتوب صد و بیست و پنجم در بعضی از
۱۵۲	مکتوب صد و یکم در شرح احوال	۱۶۶	اتم و تحقیق نام از ذائق شکر خفی	۱۸۰	اسرار خاصہ صلوٰۃ و تعبیر و قلح۔
۱۵۳	الیہ کہ نوشتہ بود۔	۱۶۷	مکتوب صد و ہفتم در گرمی محبت	۱۸۱	مکتوب صد و بیست و ششم در تعبیر
۱۵۴	مکتوب صد و دوم در جواب کتابت	۱۶۸	و افادہ فیوض برکات طالبان۔	۱۸۲	و شرح حدیث معراج۔
۱۵۵	علامہ امین بابشارت۔	۱۶۹	مکتوب صد و ہشتم در شرح دید	۱۸۳	مکتوب صد و بیست و ہفتم در فضائل نماز
۱۵۶	مکتوب صد و سوم در تعبیر خواب مکتوب	۱۷۰	قصود اشادت بکمالات کہ فوق	۱۸۴	و رفع آثار بشریت و اسرار محبت در
۱۵۷	مکتوب صد و چہارم در نصیحت مکتوب الیہ۔	۱۷۱	کمالات و لایات نبوت است	۱۸۵	شرح احوال مکتوب الیہ کہ نوشتہ۔
۱۵۸	مکتوب صد و پنجم در بیان حال و در	۱۷۲	و شمر از کمالات صفت علم۔	۱۸۶	مکتوب صد و بیست و ہشتم در شرح
۱۵۹	ظلال اصول سنت با تامل کریم	۱۷۳	مکتوب صد و نوزدهم در فصاحت	۱۸۷	حوال ابشار حصول مقامات عالیہ
۱۶۰	یسقون من رحمت۔	۱۷۴	و تعبیر وقایع۔	۱۸۸	مکتوب الیہ بیان آنکہ عروج لطافت
۱۶۱	مکتوب صد و ششم در ملوحت ہدم	۱۷۵	مکتوب صد و بیست و نهم در بیان کمال	۱۸۹	عالم امر تا کی است و نصیب عباد صریح
۱۶۲	التفات با سوائے محبوب حق۔	۱۷۶	فنا و نیستی و حصول کمال این معنی	۱۹۰	از کجا دل شبہ بر فوق حقیقت قرآنی
۱۶۳	مکتوب صد و ہفتم در ملوحت مجرب طالب	۱۷۷	و صدیق کبریا و دھان ایمان و	۱۹۱	بر کمالات نبوت بیان آنکہ نصیب ذات
۱۶۴	مکتوب صد و ہشتم در حقیقت لایذکر	۱۷۸	بدین سبب برایمان است ایمان	۱۹۲	غیر صاحب نبوت را و فوق حقیقت
۱۶۵	الالہ فی تعلق بتعالیٰ اثبات و	۱۷۹	بمقامات فوق۔	۱۹۳	فی محمدی الشریعہ از راه نبوت و شیخ

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۱۳	مکتوب صمد و شصت و یکم در بیان	۲۲۵	مکتوب صمد و ہفتاد و چہارم در فضیلت		بطلال ست وصال بزرگ کمال موجود
۲۱۳	حقیقت فنا نیستی۔		فقرو استغنا با ذکر حدیث نبیل القدر۔		باخرت ست۔
۲۱۳	مکتوب صمد و شصت و دوم در بیان تقدیر	۲۲۵	مکتوب صمد و ہفتاد و پنجم در نصیحت و تعبیر	۲۳۵	مکتوب صمد و ہشتاد و ششم در ترغیب بر حصول
۲۱۵	مشعر از ہفتم فرست و نادیدن خود در	۲۲۶	دقائق مکتوب الیہ۔	۲۳۶	استمرار حالت عدت وین و یہ قصور اعمال
	معاملہ افادہ بیان حقیقت مکرر فنا و	۲۲۶	مکتوب صمد و ہفتاد و ششم در نصیحت	۲۳۶	مکتوب صمد و ہشتاد و ہفتم در غلط و صحت
	و در بیان انکہ مدار افادہ و استفادہ صبر است	۲۲۷	محافظت طریقت شیخ طریقت خدمت الہ	۲۳۷	مکتوب صمد و ہشتاد و ہشتم در جواب
۲۱۶	مکتوب صمد و شصت و سوم در حقیقت		حقوق۔		کتابت مکتوب الیہ کہ اگر می صحبت و شہادت
	فنائے قلب ترغیب بر فنا نفس۔	۲۲۷	مکتوب صمد و ہفتاد و ہفتم در تعلیم طریقت	۲۳۷	مکتوب صمد و ہشتاد و نہم در شرح احوال مکتوب الیہ
۲۱۶	مکتوب صمد و شصت و چہارم در شرح جواب	۲۲۸	حل ایراد کہ بر کرمیہ و مخالفت الجح	۲۳۸	و در ترغیب بخلص از دقائق ریاض و عجب
۲۱۷	و از ذائق و تعبیر دقائق کہ مکتوب الیہ		والانس الالیعبد من و تعبیر واقعہ۔		و شہاد کمالات تلاوت قرآن مجید و محبت
	و در جواب استفسار بآئی او۔	۲۲۸	مکتوب صمد و ہفتاد و ششم در دعا و اوراد		ذکر و ذکر در مذکور۔
۲۱۸	مکتوب صمد و شصت و پنجم در بیان اسرار	۲۲۹	بر خدمت الہ حقوق۔	۲۳۹	مکتوب صمد و نود و دوم در نصیحت و شہاد از
۲۱۸	مکتوب صمد و شصت و ششم در جواب	۲۲۹	مکتوب صمد و ہفتاد و نہم در شرح احوال		کمالات نماز۔
۲۱۹	استفسار بآئی مکتوب الیہ۔	۲۳۰	مکتوب الیہ حقیقت فنا نفس۔	۲۳۹	مکتوب صمد و نود و یکم در جواب کتابت
۲۱۹	مکتوب صمد و شصت و ہفتم در تعبیر واقعہ	۲۳۰	مکتوب صمد و ہشتاد و نہم در تحریض طلب	۲۴۰	مکتوب الیہ و ترغیب طلب مطلوب بہرہ
	و شرح حال او۔		بآرامی۔	۲۴۰	مکتوب صمد و نود و دوم در جواب کتابت
۲۲۰	مکتوب صمد و شصت و ہشتم در بیان انکہ	۲۳۰	مکتوب صمد و ہشتاد و یکم در شرح احوال		مکتوب الیہ از التذات نماز و از محبت
	فیض از بند فیاض الہی است اگر کی و	۲۳۱	مکتوب الیہ فرق در فنائے جذبہ		و اخلاص نوشتہ۔
	تقصان است از نیانہ است۔		کہ مقام حیرت و فنائے حقیقی۔	۲۴۱	مکتوب صمد و نود و سوم در تحریض ذکر
۲۲۰	مکتوب صمد و شصت و نہم در شرح احوال	۲۳۲	مکتوب صمد و ہشتاد و دوم در بیان انکہ		و طاعات۔
۲۲۱	مکتوب الیہ۔		اصل را در رنگ ظل بایہ گداشت	۲۴۱	مکتوب صمد و نود و چہارم در بیان انکہ
۲۲۱	مکتوب صمد و ہفتاد و در جواب الیہ انبیا		تا وصول بذات میسر شود۔	۲۴۲	خانہ را از صاحب خانہ نصیب۔
۲۲۲	علیہم السلام در مقام رضا بودہ اند پس	۲۳۲	مکتوب صمد و ہشتاد و سوم در تحسین حال	۲۴۲	مکتوب صمد و نود و پنجم در شرح حال مکتوب الیہ
	کریم و لیسوف بیطیک ربک فترضی بچیستی	۲۳۳	جواب ال از کریم فضلنا ہم علی کثیر	۲۴۳	مکتوب صمد و نود و ششم در شہاد کمالات نماز
۲۲۳	مکتوب صمد و ہفتاد و یکم نصیحت و تعبیر واقعہ		من خلقنا و غیر ذلک۔	۲۴۳	مکتوب صمد و نود و ہفتم در تعبیر خواب
۲۲۳	مکتوب صمد و ہفتاد و دوم در شرح احوال	۲۳۴	مکتوب صمد و ہشتاد و چہارم در تحریض	۲۴۴	و حقیقت فنائے نفس و قلب۔
۲۲۴	مکتوب الیہ و تعبیر واقعہ۔		بجھیل فنا و عدت ذاتی۔	۲۴۴	مکتوب صمد و نود و ششم در علامات فنائے
۲۲۴	مکتوب صمد و ہفتاد و سوم در کمالات	۲۳۴	مکتوب صمد و ہشتاد و پنجم در علو طلب	۲۴۵	قلب و حقیقت تبدل صفات و
	محبت و تشویق بآن۔	۲۳۵	و در بیان انکہ تجلیات و کمالات و بہشت		تحسین واقعہ۔

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۴۶	مکتوب صد و نود و نہم در نکاح و طلاق	۲۵۶	مکتوب صد و دوازدهم در جواب	۲۶۸	مکتوب صد و سبست و دوم در مجوب
۲۴۷	ترسان و از ان شہدہ از مکر خداوند	۲۵۷	کتابت مکتوب الیہ و فرق میان	۲۶۹	شدن سالک در مقام و علاج آن
۲۴۸	ایمن نبود شہدہ از کمالات محبت	۲۵۸	فنائے قلب و فنائے نفس	۲۷۰	مکتوب صد و سبست و سوم در تعبیر
۲۴۹	مکتوب صد و ششم در شرح احوال مکتوب	۲۵۹	مکتوب صد و سیزدهم در شرح	۲۷۱	دقائق مکتوب الیہ و ترغیب بر حلقہ
۲۵۰	که متضمن بعضی از اسرار بود	۲۶۰	حال مکتوب الیہ سر حقوق عدم بدم	۲۷۲	ذکر صحبت با طالبان
۲۵۱	مکتوب صد و یکم در ذکر بعضی از خصایص	۲۶۱	مطلق بعد حقوق کمالات باصل و وجہ	۲۷۳	مکتوب صد و سبست و چهارم در شرح
۲۵۲	نسبت حضرت پیر و تکیہ	۲۶۲	انفکاک یک حقوق از حقوق دیگر	۲۷۴	احوال مکتوب الیہ
۲۵۳	مکتوب صد و دوم در شرح احوال	۲۶۳	مکتوب صد و چہارم در جواب	۲۷۵	مکتوب صد و سبست و پنجم در شرح
۲۵۴	مکتوب الیہ	۲۶۴	کتابت مکتوب الیہ کہ متضمن بعضی	۲۷۶	حال مکتوب الیہ
۲۵۵	مکتوب صد و سوم در بیان انکشاف	۲۶۵	از اذواق و دیدہ تصور بود و اشارت	۲۷۷	مکتوب صد و سبست و ششم در بشارت
۲۵۶	حقیقی موعود با خیریت و مشاہدات	۲۶۶	بہ بشارت	۲۷۸	مکتوب صد و سبست و ہفتم در بیان
۲۵۷	دنیادی بر بظلال دہست و شمار از	۲۶۷	مکتوب صد و پانزدہم در اندرز	۲۷۹	مکتوب صد و سبست و ہفتم در بیان
۲۵۸	کمالات نماز	۲۶۸	مکتوب صد و شانزدہم در ترغیب	۲۸۰	مکتوب صد و سبست و ہفتم در بیان
۲۵۹	مکتوب صد و چہارم در بیان مکتوب	۲۶۹	بر انزوا	۲۸۱	نماز و در بیان انکشاف تہ کہ در ادائے
۲۶۰	مکتوب صد و پنجم در بیان اموریکہ تعلق	۲۷۰	مکتوب صد و ہفتم در حل اسول	۲۸۲	فرض آن رویدہ باصل است
۲۶۱	بالات احمدی و تعین نجبی دارند	۲۷۱	مکتوب الیہ کہ پر سیدہ بود	۲۸۳	مکتوب صد و سبست و ہفتم در بیان
۲۶۲	مکتوب صد و ششم در حل اکثر ضما	۲۷۲	مکتوب صد و ہشتم در تحسین احوال	۲۸۴	انکہ ظل ہر چہ دارد از اصل است
۲۶۳	بالقضاء منافی طلب و عاست	۲۷۳	مکتوب الیہ و در بیان کمالات محبت	۲۸۵	لیکن از کمال نادانی اصل خود را فراموش
۲۶۴	مکتوب صد و ہفتم در شرح بعضی حکمت	۲۷۴	مکتوب صد و نوزدہم در تعبیر واقعہ	۲۸۶	کرده است و در حل واقعہ
۲۶۵	مصطلح قوم	۲۷۵	توجیہ قول شیخ عبد القادر قدس	۲۸۷	مکتوب صد و سبست و ہفتم در تعبیر دقائق
۲۶۶	مکتوب صد و ششم در ترغیب رضا	۲۷۶	سرہ کہ از شرق تا مغرب پیچ ولی از	۲۸۸	و منامات مکتوب الیہ با شرح احوال
۲۶۷	در فضیلت فقر	۲۷۷	اولیاء اللہ فی نہج محبت جزوے	۲۸۹	یاران او و مایہ ناسب و تلک
۲۶۸	مکتوب صد و ہفتم در ترغیب بر	۲۷۸	مکتوب صد و ہفتم در بیان احکام	۲۹۰	مکتوب صد و سبست و ہفتم در حکم در انکہ سلطان
۲۶۹	پر دختن باحوال طلبہ و تربیب از	۲۷۹	عروج و نزول و دقائق سیر مریدی	۲۹۱	ذکر از مختصرات نیست از بزرگان
۲۷۰	مکر خداوندی	۲۸۰	و مرادی و شہدہ از احوال بادشاہ و شہادہ	۲۹۲	آمدہ در مقامات کس نفوس و تصور
۲۷۱	مکتوب صد و دوم در شرح احوال	۲۸۱	مکتوب صد و سبست و یکم در التماس	۲۹۳	مکتوب صد و سبست و دوم در
۲۷۲	مکتوب الیہ	۲۸۲	مجتہبہ و در ابواب معنویہ در بیان انکہ	۲۹۴	بعضی اسرار کہ در شرح احوال
۲۷۳	مکتوب صد و یازدہم در اندرز	۲۸۳	از انکی العطب من الفقہ ضحک الروح	۲۹۵	مکتوب الیہ مرقوم نموده
۲۷۴	و فیض است	۲۸۴	من الوجود	۲۹۶	مکتوب صد و سبست و سوم در

